فہرست مضامین بہار شریعت حصہ اول

پہلا حصہ

(کتاب العقائد)

دوسرا حصہ

(کتاب الطہارت)

تیسرا حصہ

(کتاب الصلوٰۃ)

چوتھا حصہ

(کتاب الجنائز)

پانچواں حصہ

(کتاب الزکوٰۃ)

(کتاب الصوم)

چھٹا حصہ

(کتاب الحج)

نواں حصہ

(کتاب العتاق)

(کتاب الیمین)

(کتاب الحدود)

(کتاب السیر)



اختتام جلد اول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلے اسے پڑھیے

الحمدللہ عزوجل مکتبہ اعلیٰ حضرت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جو لٹریچر بھی اپنے معزز قارئین تک پہنچائے اس میں کسی نہ کسی لحاظ سے انفرادیت ضرور ہو قطع نظر اس کے کہ وہ پہلی دفعہ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہا ہو یا اس سے قبل بھی وہ شائع ہوا ہو اور آپ لوگوں نے اس سے استفادہ کیا ہو۔

اس "انفرادیت" کو قائم رکھنے کے لیے ہمارے ادارہ کے تمام متعلقین مصنف و مترجم سے لے کر کمپوزر و پروف ریڈر اور ڈیزائنر و کاتب اور دیگر تمام لوگ دلجمعی کے ساتھ محنت کرتے ہیں تب جا کر کوئی کتاب ظاہری و باطنی حسن سے مزین ہو کر آپ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ کر داد و تحسین حاصل کرتی ہے۔ میری ذاتی طور پر یہی کوشش ہوتی ہے کہ کتاب کی طباعت کے تمام مراحل میں اپنے اپنے کام کے ماہر لوگوں سے رابطہ کیا جائے تاکہ کوئی بھی کتاب اچھے سے اچھے انداز میں آپ لوگوں تک پہنچے۔

اس میں ہم اس حقیقت کا بھی ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ ابھی ہم اس کام میں نئے ہیں اور ہماری کاوشیں ابھی صرف ارادوں تک محدود ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ ابھی ہم اس میں تھوڑی ہی کامیابی حاصل کر پائے ہیں جبکہ ابھی ہمیں مزید کامیابیوں کے حصول کے لیے بہت زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ہمارے "قارئین" کی محبتیں اور "علمائے اہلسنت" کی شفقتیں ہمارے ساتھ رہیں تو ہم اپنے مقاصد کو ضرور حاصل کر لیں گے۔

اب ذرا زیرِ نظر کتاب "بہارِ شریعت" کی طرف توجہ فرمائیے۔

یہ کتاب اور اس کے مصنف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب فقہ حنفی کے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کہنا بھی مبالغہ آمیز نہ ہوگا کہ یہ کتاب انڈیا اور پاکستان میں نہ جانے کتنی بار ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر تقسیم ہو چکی ہے۔ کیونکہ صرف لاہور کے ایک ادارے نے مختصر سے وقت میں اس کتاب کو تقریباً اٹھارہ ہزار کی تعداد میں چھاپ کر لوگوں تک پہنچایا۔ جبکہ صرف لاہور میں اس کے چھاپنے والے کم و بیش آٹھ کے قریب ادارے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے بقیہ شہروں اور پھر انڈیا کی تعداد الگ ہے۔

اگرچہ دیگر اداروں نے بھی اس کو شائع کیا اور ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس کو بہتر سے بہتر بنانے اور اس کو عام سے عام تر کرنے کی کوشش کی اور یقیناً اپنے اپنے وقت میں سبھی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اب اسی مقصد کے پیشِ نظر "مکتبہ اعلیٰ حضرت" بھی اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور اس سلسلے میں جو کام ہم نے اس کو بہتر سے بہتر بنانے میں کیا وہ ذیل میں درج کیے دیتے ہیں تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ ہم نے اس پر کتنی محنت کی ہے۔

1. قرآنی آیات کے مکمل حوالہ جات پارہ نمبر، سورۃ کا نام اور آیت کا نمبر درج کیا۔
2. ترجمہ: اکثر مقامات پر کنز الایمان جو کہ قرآن کا سب سے بہترین اردو ترجمہ ہے درج کرنے کا اہتمام کیا ہے (جبکہ کئی مقامات پر ساتھ ترجمہ کا نام دکھایا گیا ہے)۔

3. حدیث کو نمبر لگا کر نئی سطر سے شروع کرنے کا اہتمام کیا تا کہ ہر حدیث نمایاں ہو سکے۔ نیز احادیث مبارکہ میں راویانِ حدیث میں بزرگوں کے نام کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" اور صحابہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" (حسبِ موقع متعلقہ صیغوں کے ساتھ) جبکہ نبی اکرم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور حسبِ موقع "صلی اللہ علیک وسلم"، دیگر انبیاء کے ناموں کے ساتھ "علیہ السلام" اور اللہ کے نام کے ساتھ بڑے خوبصورت انداز میں "عزوجل" لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

4. سابقہ تمام ایڈیشن میں ماسوائے چند ایک کے، ایک مسئلہ ختم ہونے پر دوسرا مسئلہ بالکل اس کے متصل شروع ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے کتاب کا صفحہ جو پہلی سطر سے شروع ہوا تو آخر سطر تک ایک ہی پیرا نظر آتا تھا جو کہ قاری کے لیے باعثِ کوفت ضرور بنتا تھا۔ ہم نے اس بات کے پیشِ نظر ہر مسئلہ کو بھی ایک نئی سطر سے شروع کر دیا تا کہ قاری کو اس کوفت سے بچایا جا سکے۔

نیز کثرت سے چھپنے کے سبب کسی ایڈیشن میں دو چار مسئلے رہ جانا پبلشرز کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہ رہ گیا تھا اس کی روک کے لیے نیز متلاشیانِ حضرات کے لیے تا کہ جب وہ حوالہ وغیرہ دیں تو باب کے ساتھ مسئلہ نمبر اگر بتا دیں تو زیادہ سہولت رہے گی۔ ہم نے ہر مسئلے کو نمبر لگانے کا اہتمام کیا۔

5. سابقہ تقریباً تمام ایڈیشنوں میں حواشی کو آخر میں درج کیا جاتا رہا ہے۔ نیز حواشی کے نمبر اور اس جگہ پہ اگر کوئی اور نمبر بھی لگائے گئے تو دونوں کا انداز ایک جیسا ہی رکھا گیا جس کی وجہ سے قاری صحیح طور پر آخر سے حاشیہ دیکھ کر استفادہ نہ کر پاتا تھا۔ ہم نے "مکتبہ اعلیٰ حضرت" سے شائع کرتے ہوئے اولاً تو دونوں کے نمبر لکھنے کے انداز جدا کر دیئے۔ دوسرا حواشی کو آخر سے ختم کر کے مطلوبہ صفحہ پر ہی نقل کر دیا وہ اس طرح کہ اگر عربی ہے تو ترجمہ اس کے نیچے ہی نقل کر دیا اور دیگر حواشی باقی صفحہ کے آخر میں لائن لگا کر نقل کر دیا۔

6. مسائل کے عنوانات کو مسئلہ ختم ہونے کے بعد آخر میں بڑا واضح کر کے درج کیا گیا ہے۔

7. فہرست میں فقہ کی کتابوں کے عنوانات کا عربی میں نام درج کیا ہے تا کہ مطلوبہ کتاب کا عنوان دیکھ کر فوراً اس سے مسئلہ تلاش کرنے میں دقت نہ رہے۔ سابقہ ایڈیشن میں کچھ حصوں کی فہرست تو ان سرخیوں پر مشتمل تھی جو کتاب میں موجود تھیں جبکہ کچھ حصوں کی ضمنی فہرست بنائی گئی تھی کہ ان کی سرخیاں تو کتاب میں نہ تھیں لیکن وہ مسئلہ اس میں ضرور تھا۔ ہم نے فہرست میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے فہرستیں بناتے ہوئے ان سرخیوں کو پیشِ نظر رکھ کر اجمالی فہرست تیار کر دی ہے۔

8. شروعِ کتاب میں مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف پیش کر کے اس کتاب کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ اتنی اہم اور اتنی بڑی کتاب کو چھاپنا حقیقتاً ہماری طاقت میں نہ تھا۔ یہ سب رب العالمین کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ہم سے اتنا بڑا کام لیا۔ یقیناً ہمیں اس کتاب پر وہ کام بھی کرنا چاہیے تھا جس میں اس کی تخریج بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ دیگر کئی امور جو کہ ہمارے پیشِ نظر ہیں آپ دعا فرمائیے گا کہ ہم اس کو آئندہ اس سے بھی بہتر انداز میں شائع کر سکیں۔ نیز یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اگر کوئی اصلاح طلب بات دیکھیں بالخصوص پروف ریڈنگ کی غلطیاں ہوں تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔

اللہ عزوجل ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنفِ کتاب کے درجات بلند فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت

محمد اجمل

24 اکتوبر 2004ء بمطابق 9 رمضان المبارک 1425 ہجری

مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف

ولادت با سعادت

شریعت کے صدر و شہیر طریقت کے بدر منیر مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ شرقی یوپی (انڈیا) کے مردم خیز قصبے گھوسی میں 1300ھ/1882ء میں پیدا ہوئے۔ قصبہ گھوسی وہی تاریخی مقام ہے جہاں قدیم راجگان ہند کے بعض آثار راوران کا قلعہ کوٹ کے نام سے اب بھی موجود ہے۔ موجودہ دور میں "گھوسی" کی وجہ شہرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی جائے ولادت و دفن اور ایک کثیر تعداد میں علماء و طلبائے دین کی موجودگی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق گھوسی کے ہر گھر میں تقریباً دو علماء موجود ہیں۔ اس لئے اس قصبے کا دوسرا نام "مدینۃ العلماء" بھی ہے۔

ہے گھوسی سر زمین ہند کا وہ محترم خطہ
نجانے کتنے گوہر ہیں نہاں جس کے دفینے میں

خاندان

آپ کا گھرانہ علوم وفنون اسلامیہ کا دلدادہ تھا۔ والد ماجد اور جد امجد کو علم طب میں مہارت حاصل تھی۔ آپ کے دادا مولانا خدا بخش صاحب جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ والد ماجد مولانا حکیم جمال الدین عالم و فاضل اور ماہر طبیب تھے۔ طبی مہارت اور ریاست عظمت گڑھ کا درباری طبیب ہونے کی وجہ سے آپ کا ہر طرف شہرہ تھا۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا خدا بخش صاحب سے حاصل کی۔ ان کے وصال کے بعد مولوی الٰہی بخش صاحب سے کچھ پڑھا جو آپ کے قصبہ ہی میں مدرس تھے۔ پھر شوال 1314ھ میں جونپور کے لے عازم سفر ہوئے۔ اس زمانہ میں ریل گاڑی نہ تھی گھوسی سے اعظم گڑھ پیدل اور وہاں سے جونپور اونٹ گاڑی پر پہنچے۔ ان دنوں مدرسہ حنفیہ جونپور میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خان صاحب کے فیضان علمی کا بازار گرم رہا تھا۔ علوم دینیہ کے متلاشی دور دور سے یہاں پہنچ رہے تھے۔ حضرت صدر الشریعہ نے کچھ دن ابتدائی کتابیں اپنے چچا زاد بھائی مولانا محمد صدیق صاحب اور مولانا سید هادی حسن صاحب سے پڑھیں پھر حضرت مولانا ہدایت اللہ خان صاحب سے اکتساب فیض کیا۔ حضرت مولانا ہدایت اللہ خان صاحب علیہ الرحمۃ اپنے زمانے میں ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ علم وفضل میں فقید المثال بالخصوص معقولات وحکمت میں اپنی مثال آپ تھے۔ مجاہد تحریک آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ مدتوں ان کی خدمت میں رہ کر علوم و فنون کی تحصیل کی تھی۔ زمانہ جنگ آزادی (1857) میں بھی مولانا خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ جزائر انڈیمان بھیج دیے گئے تو استاد سے جدائی ہوئی اور خود مسند درس پر متمکن ہوئے اور تشنگان علوم کو اپنے فیض سے سیراب کرتے رہے۔ نہایت شفقت وتوجہ سے پڑھاتے تھے بالخصوص مولانا محمد صدیق صاحب، مولانا سید سلیمان اشرف بہاری صاحب اور مولانا امجد علی اعظمی پر ان کا خاص کرم تھا۔

قوتِ حافظہ

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کا حافظہ بہت مضبوط تھا۔ حافظہ کی قوت شوق ومحنت اور ذہن کی سلامت روی کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسے یاد رہتی ہے جیسے ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ "کافیہ" کی عبارت زبانی یاد کی جائے تو فائدہ مند ہوگا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کرلی۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ تدریس

حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کو شروع ہی سے پڑھانے کا شوق تھا۔ یہاں تک کہ زمانہ تعلیم میں ہی نچلے درجوں کے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کی انہی خصوصیات اور نہایت ذوق وشوق کے ساتھ تحصیل علم کی وجہ سے حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ آپ پر بہت مہربان تھے۔ فرماتے تھے "شاگرد ایک ہی ملا اور وہ بھی بڑھاپے میں۔"

امام احمد رضا بریلوی سے پہلی ملاقات

مہتمم مدرسۃ اہل سنت جناب قاضی عبدالوحید صاحب بیمار پڑ گئے تو ان کی عیادت کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور محدث سورتی تشریف لائے۔ انہی دونوں بزرگوں کی موجودگی میں قاضی صاحب نے وفات پائی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محدث صاحب نے قبر میں اتارا۔ اسی موقعہ پر صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے زہد وتقویٰ للہیت اور علمی مقام سے آپ بے انتہا متاثر ہوئے، دل بے اختیار مرید ہونے کے لیے بے چین ہوگیا چنانچہ محدث سورتی کی رائے اور مشورے سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت کے دست مبارک پر بیعت ہو گئے۔

قاضی صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا جن کو علم دین سے بالکل تعلق نہ تھا۔ قرائن سے ایسا معلوم ہوا کہ خدمت دین جو مقصود اصلی ہے اب یہاں ممکن نہیں لہٰذا یکم رمضان المبارک 1326ھ کو وطن واپس آ گئے اور مدرسہ میں استعفیٰ بھیج دیا۔ چونکہ خاندانی پیشہ طبابت تھا لہٰذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل کے لیے حکیم عبدالولی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل وتکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مطب شروع کردیا۔ خاندانی پیشہ اور خداداد قابلیت کی بناء پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔

علم طب میں مہارت

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے "العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان" "علم دو ہیں ایک دین کا علم دوسرے بدن کا علم۔" یہ فضل خداوندی ہے کہ مولانا امجد علی اعظمی علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طب کے بھی وارث وامین تھے۔ جب کوئی مریض مرض سے پریشان ہو جاتا اور علاج سے عاجز آ جاتا تو وہ آپ کے پاس آتا آپ نسخہ بتا دیتے تو مریض شفایاب ہو جاتا۔ علامہ ضیاء المصطفیٰ مصباحی مدظلہ کا بیان ہے کہ صدرالشریعہ عموماً مریضوں کو اپنے برادر اکبر حکیم محمد علی گھوسوی کے پاس بھیجتے جو اپنے زمانہ کے بڑے حکیم مانے جاتے تھے لیکن اگر کوئی مریض شفایاب نہ ہوتا تو از خود دوا منگوا کر دیتے بفضلہ تعالیٰ مریض شفایاب ہو جاتا۔ انہیں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قاری ساجد گھوسوی کی والدہ کے دانت میں شدید درد ہوا جس کی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھیں۔ جب بہت دوا وعلاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہوا تو ایک دن حضرت صدرالشریعہ نے فرمایا کہ ایک پیسے کا کیا بہ منگوا لو اور اسے پیس کر مسوڑوں اور دانتوں پر مالش کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک ہی مالش سے درد جاتا رہا۔ طبابت خاندانی پیشہ ہونے کے باوجود صدرالشریعہ کا قلبی رجحان ادھر نہیں تھا اس لئے آپ نے یہ پیشہ ترک کر دیا۔ چھوڑنے کے اور بہت سے اسباب میں سے ایک سبب مندرجہ ذیل ہے:

طبِ جسمانی سے طبِ روحانی کی طرف مراجعت

1329ھ میں آپ اپنے استاذ حضرت محدث سورتی اور مرشد امام احمد رضا فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ علیہما) کی زیارت کے لیے عازم سفر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی کی خدمت میں پہنچے انہیں جب معلوم ہوا کہ ان کے لائق فائق محنتی شاگرد رشید نے تدریس کا کام چھوڑ کر مطب شروع کر دیا ہے تو بے حد غمگین ہوئے۔ حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ رخصت ہو کر بریلی جانے لگے تو ایک خط اعلیٰ حضرت کی خدمت میں تحریر فرما کر دے دیا اس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مولانا امجد علی اعظمی کو خدمت علم دین کی جانب متوجہ کرنے کی گذارش کی گئی تھی۔

جب آپ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں محدث سورتی کا خط لے کر پہنچے تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا "طبابت اچھا کام ہے کہ العلم علمان

علم الادیان وعلم الابدان لیکن اس میں صبح سویرے تاروں رہ دیکھنا پڑتا ہے۔" اس ارشاد میں جو روحانی تاثیر تھی صدر الشریعہ کے دل میں اس کا گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ مطب چھوڑ کر بریلی شریف میں دینی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ سچ ہے

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ مبالغہ آرائی نہیں حقیقت ہے کہ اگر ولی کامل امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی نظر فیض اثر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی پر نہ پڑتی تو آپ لکھنؤ کے مطب کے طبیب ہی رہتے ہزاروں تلامذہ کے استاذ اور بہار شریعت جیسی عظیم کتاب کے مصنف بننے کی سعادت حاصل نہ کر سکتے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ تقریباً دو ماہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر رہ کر کچھ ترجمے وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رمضان شریف قریب آ گیا تو اپنے وطن جانے کی اجازت مانگی۔ اعلیٰ حضرت نے اس شرط پر اجازت دی کہ جب بلایا جائے تو فوراً چلے آئیں۔

دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس

تقریباً پانچ یا چھ ماہ کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت صدر الشریعہ کو دار العلوم منظر اسلام میں بطور صدر مدرس تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے طلب کیا۔ صدر الشریعہ فوراً بریلی شریف حاضر ہو گئے۔ بریلی آئے تو بریلی ہی کے ہو کر رہ گئے صبح وشام اپنے پیر ومرشد اعلیٰ حضرت کی بافیض صحبتوں میں حاضر ہونے لگے۔ علم سے تپیدہ سینے کو عرفان واحسان کا سایہ مل گیا۔ اعلیٰ حضرت کا دست مبارک تھام کر اپنا مقصود حیات پالیا۔ علم وفضل کے پیکر پر معرفت وحقیقت کا رنگ چڑھنے لگا اور صدر الشریعہ کی شخصیت دو آتشہ بن گئی۔ بریلی شریف میں صدر الشریعہ منظر اسلام کے معلم ومدرس کی حیثیت سے آئے تھے مگر اس دور کی شہرۂ آفاق درس گاہوں سے باعزاز فراغت کے باوجود صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت کے حضور روحانی وقلبی علوم کے حصول کے واسطے طفل مکتب کی حیثیت اپنائی 'ادب شناس' آسودۂ علم امجد علی کو امام اہل سنت کی صحبت نے گوہر شب تاب بنا کر عشق وآداب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معلم بنا دیا۔ شیخ کامل نے فیوض وبرکات کی داد ودہش سے فقیہ عصر کے منصب پر لا کھڑا کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ مولانا امجد علی اعظمی پر کس قدر مہربان تھے اس کا اندازہ مولانا بہاء المصطفیٰ قادری کے بیان کردہ واقعہ سے ہوگا۔

مولانا نور الحسن ومولانا ظہور الحسن/الحق (غالباً یہی نام ہیں) یہ دونوں حضرات علم معقولات میں اپنے کو منفرد سمجھتے تھے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ ہمارا اور صدر الشریعہ کا امتحان لے لیں جو کامیاب ہو اس کو دار العلوم منظر اسلام کا صدر المدرسین بنا دیں' صدر الشریعہ اس وقت دار العلوم منظر اسلام کے صدر المدرسین تھے اس پر اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر فرمایا میں نے سب کا امتحان لے لیا ہے مگر میرے دل کو مولوی امجد علی بھا گئے ہیں۔

بریلی کی مصروفیات

بریلی میں دو کام مستقل تھے ایک دار العلوم منظر اسلام میں تدریس اور دوسرا مطبع اہل سنت پریس کا کام یعنی کاپیوں اور پروفوں کی تصحیح' کتابوں کی روانگی' خطوط کے جواب' آمد وخرچ کے حساب یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ اعلیٰ حضرت قبلہ کے بعض مسودات کا مبیضہ کرنا' فتوؤں کی نقل اور ان کی خدمت میں فتوی لکھنا' یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیا کرتے تھے۔ پھر شہر وبیرون جات کے اکثر تبلیغی جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

کاموں کی تقسیم اوقات یوں تھی کہ بعد نماز فجر ضروری وظائف وتلاوت قرآن پاک کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے پھر فوراً مدرسہ جا کر اخیر وقت مدرسہ تک تعلیم دیتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مستقلاً دو تین بجے تک پھر پریس کا کام انجام دیتے۔ ظہر کے بعد عصر تک پھر مدرسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نماز عصر مغرب تک اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعد مغرب' عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے شب تک اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں فتوی نویسی کا کام انجام دیتے اس کے بعد مکان واپس ہوتے اور بہار شریعت کی کچھ سطور تحریر فرما کر تقریباً دو بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے اخیر زمانہ حیات تک کم وبیش دس برس یہی معمول

رہا۔ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی اس محنت شاقہ و عزم و استقلال سے اس دور کے اکابر علماء حیران تھے۔ حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی کام کی مشین ہیں لیکن ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔

ترجمہ کنز الایمان کا ناقابل فراموش کارنامہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا ترجمہ قرآن مجید مسمّٰی باسم تاریخی کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (1330ھ/ 1911ء) کی افادیت، اہمیت اور دیگر تراجم پر فوقیت محتاج بیان نہیں۔ یہ عظیم الشان محافظ ایمان ترجمۂ قرآن صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آیا۔ امام احمد رضا بریلوی کو خود قرآن پاک کے ترجمہ کی ضرورت کا احساس تھا لیکن تصنیف و تالیف اور دیگر علمی مصروفیات کے بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اس کام میں تاخیر ہوتی رہی۔ آخر ایک دن صدر الشریعہ قلم، دوات اور کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور ترجمہ شروع کرنے کی درخواست کی۔ اعلیٰ حضرت نے اسی وقت ترجمہ شروع کر دیا۔ پہلے پہل ایک آیت کا ترجمہ ہوتا، پھر محسوس کر کے کہ اس طرح تکمیل میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ایک ایک رکوع کا ترجمہ ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت صدر الشریعہ اور دیگر علماء متند تفاسیر کے ساتھ ترجمہ کی مطابقت تلاش کرتے۔ انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی کہ اعلیٰ حضرت جو ترجمہ تیاری اور مطالعہ کے بغیر لکھواتے ہیں اکثر تفاسیر کے مطابق ہوتا ہے اس سلسلے میں حضرت صدر الشریعہ بعض اوقات رات کے دو دو بجے تک مصروف رہتے۔

صدر الشریعہ پر اعلیٰ حضرت کی عنایات

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے مسلسل محنت کے سبب اعلیٰ حضرت کی نظر میں مقام پیدا فرما لیا تھا۔ اعلیٰ حضرت آپ پر نہایت عنایت و شفقت اور اعتماد فرماتے تھے۔ منظر اسلام کے تمام مدرسین پر آپ کو ترجیح دیتے تھے۔ "ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت نے منظر اسلام کے جملہ مدرسین وطلباء کے متعلق حکم صادر فرمایا کہ سب لوگ وضو مولانا امجد علی صاحب کے سامنے کریں اور پھر ان کی نگرانی میں دو رکعت بالجہر ادا کریں اور یہ حکم دیا کہ ان کے وضو اور نماز کو اچھی طرح دیکھا جائے اور اس میں جو کچھ غلطیاں ہوں بتائی جائیں۔ جن لوگوں کی غلطیاں دیکھی جائیں ان کو موقع دیا جائے کہ کچھ دنوں مشق کرنے کے بعد پھر اپنے وضو اور نمازوں کا امتحان دیں جس کے متعلق (مولانا امجد علی) کہہ دیں کہ اس کا وضو اور نماز صحیح ہے وہی شخص شہر کی مسجد میں امامت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ تمام مدرسین وطلبہ نے اس حکم کی پابندی کی اور بفضلہ تعالیٰ اپنا وضو اور نمازیں لوگوں نے درست کیں۔ ایک مدرس صاحب کو یہ چیز ناپسند آئی اور انہوں نے کسی کے سامنے وضو اور نماز کا امتحان دینا باعث ذلت سمجھا اور وہ مدرسہ کی ملازمت سے مستعفی ہو کر وطن واپس چلے گئے۔

صدر الشریعہ کا لقب

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جزئیات ہمیشہ نوک زبان پر رہتی تھیں۔ اسی بنا پر دور حاضر کے مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آپ کو صدر الشریعہ کا لقب عطا فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں موقع بموقع اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے کمال فقاہت کو ظاہر فرمایا کرتے تھے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

آپ کے یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا۔

خلافت و اجازت از اعلیٰ حضرت

اٹھارہ ذی الحجہ 1333ھ کو بموقع عرس سراپا اقدس حضرت سیدنا آل رسول صاحب قدس سرہ العزیز ورضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی تحریر وطلب کے اعلیٰ حضرت نے صدر الشریعہ کو جملہ سلاسل قادریہ قدیمہ وجدیدہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی اجازت تامہ و عامہ عطا فرمائی اور اپنا خلیفہ مطلق کیا

اور اپنا عمامہ سرِ اقدس سے اتار کر حضرت صدر الشریعہ کے سر پر باندھا اور اپنی زبان پاک سے یہ الفاظ ادا فرمائے کہ "جملہ وظائف و اذکار و اعمال اور اپنی تمام مرویات حدیث و فقہ و جملہ علوم کی اور اپنی تمام تصانیف کی بلا استثناء میں اجازت نامہ و عمامہ دیتا ہوں۔ تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے نہایت محبت بھرے انداز میں آپ کا ذکر یوں فرمایا۔

میرا امجد مجد کا پکا اس سے بہت کپاتے یہ ہیں

صدر الشریعہ کا حلیہ مبارک اور عاداتِ مبارکہ سے متعلق دیگر کوائف

مزاج میں حد درجہ لطافت تھی' صاف ستھرا عمدہ لباس زیب تن فرماتے' اعلیٰ کپڑوں کی شیروانی یا جبہ بنواتے' قیمتی کامدار عمامہ باندھتے' زمانہ دراز تک حضرت صدر الشریعہ کو انتہائی قیمتی لباس میں دیکھا گیا مگر آخر عمر مبارک میں یک بیک رنگ بدل گیا اور کھدر پسند آ گیا اسی کی بنیان' اسی کا کرتا اسی کا چوڑی مہری کا پاجامہ' اسی کی گول ٹوپی' اسی کا عمامہ باندھتے۔

یہی حال کھانے کا تھا' عام طور پر متوسط کھانا تناول فرماتے لیکن کبھی کبھار نہایت اعلیٰ کھانے گھر پکوا کر خود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے حتیٰ کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھروا دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بھنا ہوا گوشت' روٹی' اور سکے ہوئے کریلے آپ کی پسندیدہ خوراک تھے عمدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی چیزوں میں بالائی کھانا پسند کرتے' عصر کے بعد عموماً ٹہلنے جاتے۔

آواز بہت بارعب' گرجدار اور بلند تھی ...... مبارک پور مدرسہ اشرفیہ کے سنگِ بنیاد کے موقع پر جامع مسجد راجہ شاہ مبارک میں تقریر فرما رہے تھے ہم لوگ پرانے مدرسہ پرانی بستی میں تھے وہاں سے آواز کی گھن گرج سنتے تھے حالانکہ لاؤڈ اسپیکر اس وقت ہندوستان میں آیا بھی نہیں تھا۔ فطری طور پر بہت رحم دل' شفیق' مہربان' بردبار' حلیم الطبع' سنجیدہ و متین تھے۔ البتہ اگر اپنے صاحبزادگان یا تلامذہ سے کوئی غلطی ہوتی تو اس زور سے ڈانٹتے کہ لوگوں کے اوسان خطا ہو جاتے۔

رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ منجھلے بھائی حکیم احمد علی صاحب دکاندار تھے' بڑے بھائی حکیم محمد علی صاحب سے ملنے ان کے گھروں پر جاتے' ان کا پورا احترام کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رنجی ہوتی تو ملا دیا کرتے۔

حلیہ مبارکہ

کشادہ پیشانی' فراخ چہرہ جس سے نورانیت عیاں' گندمی رنگ' متوسط قد' مستحکم بدن' زادہ بسطۃ فی العلم والجسم کی تصویر' گھنی داڑھی' بارعب اور پروقار شخصیت کے مالک' چال سے تواضع' عاجزی نمایاں' نشست و برخاست سنت نبوی کی آئینہ دار' گفتگو مختصر مگر معنویت سے لبریز' خوش مزاج اور ملنسار۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی تصنیفات

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ' تصنیف و تالیف کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ اسی لیے آپ نے درس و تدریس کی جاں گسل مصروفیات کے باوجود اس اہم و عظیم کام کی جانب توجہ دی اور سات 7 گراں قدر تصانیف کا بیش بہا تحفہ قوم کو پیش کیا۔ ان میں سے ایک "بہارِ شریعت" ہے جس کا اجمالی تعارف پیشِ خدمت ہے۔

بہارِ شریعت

اردو زبان میں سترہ حصوں پر مشتمل حضرت صدر الشریعہ کی یہ وہ عظیم کتاب ہے جسے فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یوں تو فقہی مسائل پر بیسیوں کتب' کتابچے اور رسائل موجود ہیں جن میں احکامِ شریعت کو اردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر رسالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہے مثلاً کسی میں صرف عقائد' کسی میں فرائض' کسی میں فقط نماز و روزہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے لیکن بہارِ شریعت کا امتیاز یہ

ہے کہ اس میں زندگی سے لے کر موت تک کے تمام مسائل شرعی کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے تو یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ اس نظام حیات کی ترجمان بہار شریعت ہے۔

مقصد تصنیف

بہار شریعت کی تصنیف کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں:

"ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا تھا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علما بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا تھا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں گے جو دین میں فقیہ ہوں (رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمان بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ) پھر جس قدر زمانہ نبوت سے بُعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کی ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا۔ اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعث برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس زبان میں صحیح مسائل پر مشتمل ہو اب تک شائع نہ ہوئی۔ بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بہ نظر خیر خواہی مسلمانان اور بمقتضائے "الدین النصح لکل مسلم" مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا۔"

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں: "اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر مسئلے میں خالص مسئلہ کا بیان ہوگا۔"

مزید فرماتے ہیں: "اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوئی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت سے مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انہیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔"

بہار شریعت کی خصوصیات

بہار شریعت بہت سی ایسی خوبیوں کی جامع ہے جو بیک وقت کسی کتاب فقہ میں موجود نہیں۔ یہاں ان تمام خوبیوں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں صرف چند اہم اور بنیادی خصائص اور امتیازات درج ذیل ہیں:

1) یہ فقہ حنفی کا دائرۃ المعارف ہے۔ اس کتاب میں زندگی کے خطوط و نقوش اور تمام لوازمات کا شرعی احاطہ کر لیا گیا ہے اور شب و روز میں پیش آنے والے تمام مسائل اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔
2) ہر باب کے ذیل میں تائیدی آیات و احادیث طیبہ کے بعد مسائل فقہیہ کا بیان ہے۔
3) اس کتاب میں ماخذ کے مکمل حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔
4) بحث کی پیچیدگیوں میں الجھے بغیر بات دلنشیں انداز میں کہی گئی ہے تاکہ قاری کے ذہن پر بوجھ نہ پڑے۔
5) عبارت نہایت جامع، سادہ اور سلیس ہے جس کو ہر معمولی اردو خواں بھی سمجھ سکتا ہے۔ جزئیات سے پہلے کلیات کی نشاندہی کر دی گئی ہے تاکہ نئے مسائل کے اخذ کرنے میں قاری کو سہولت فراہم ہو جائے۔

6) جملہ ابواب فقہ میں مسائل ضروریہ کا استقصاء ہے۔

7) مفتی بہ اور صحیح و رجیح مسائل کا التزام ہے۔

8) ترتیب مسائل اور حسن بیان میں یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

"بہار شریعت کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے مولانا سید ظہیر احمد زیدی لکھتے ہیں: "اس کتاب کے مطالعے سے دین سے لگاؤ اور عمل کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والے کے اندر دین و ایمان کا استحکام اور عقائد میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اس یقین کو قوت حاصل ہوتی ہے کہ دین اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جس میں انسانی معاشرے کی جملہ ضروریات کا تسلی بخش حل موجود ہے اور جو انسانی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔"

مزید لکھتے ہیں: اس کتاب کو آپ جتنی بار بھی پڑھیں گے آپ کی نگاہ میں اس کی عظمت اور اہمیت و افادیت بڑھتی ہی چلی جائے گی اور یہاں تک کہ مسائل شریعت کو معلوم کرنے کے لیے یہ ایک ناگزیر ضرورت محسوس ہونے لگے گی۔ عقائد و عبادات سے لے کر معاملات تک اور معاملات میں بھی پیدائش سے لے کر موت تک ہر قسم کے معاملہ کے متعلق فقہی و شرعی احکامات کو اردو میں مرتب کر دیا ہے۔ ان معاملات سے متعلق احادیث شریفہ اور آیات قرآنی بھی ترجمہ کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں اور مسائل میں ہر مسئلہ اور ہر فقہی جزئیہ کو حوالہ کتاب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے متعلق مسائل کا علم حاصل کرنے کے لیے آپ کو بہت سی کتابیں اردو زبان میں مل جائیں گی لیکن اگر آپ خرید و فروخت، رہن، ہبہ، عاریت، اجارہ (کرایہ داری) وقف، شرکت (ساجھا و کمپنیز) نکاح، طلاق، خلع، فسخ نکاح، ایلا، ظہار، لعان، نان و نفقہ، حضانت، حق مہر، قضا (فیصلہ) قانون شہادت، حق شفعہ، قرض و استقراض، زراعت، بٹائی پر کاشت، لگان داری، قواعد آب پاشی، حدود شرعیہ، زنا، سرقہ، اتہام زنا، قتل، قطع اعضاء وغیرہ کی شرعی سزائیں اور دیگر معاملات سے متعلق احکام شریعت و فرامین الٰہی معلوم کرنا چاہیں تو آپ کو ان کے تفصیلی احکام اردو زبان کے اندر صرف بہار شریعت میں ملیں گے۔ اردو زبان میں آج تک ایسی کوئی جامع کتاب احکام شریعت پر نہ ملے گی کہ ان معاملات و احکام کے علاوہ اس کتاب میں اخلاق حسنہ، اخلاق سیئہ، آداب تلاوت قرآن، فضائل تلاوت، فضائل علم دین، احکام جہاد بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں بعنوان خطر و اباحت کا بیان، حرام و حلال کا بیان اور جائز و ناجائز چیزیں بھی بیان کی گئی ہیں جس میں جزئیات بھی ہیں اور اصول بھی۔

اعلیٰ حضرت کی تصدیق و دعا

مندرجہ بالا خصائص و امتیازات کے ساتھ ساتھ بہار شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں: "فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہار شریعت تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلیٰ مولانا ابوالعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنٰی مطالعہ کیا، الحمدللہ مسائل صحیحہ، رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین۔

بہار شریعت کا ماخذ

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے بہار شریعت میں ہر مسئلہ کا حوالہ بالالتزام نقل کیا ہے اور یوں نہیں کہ ایک ہی کتاب کے حوالے نقل کرتے چلے جائیں بلکہ بیسیوں کتب تفسیر و حدیث و فقہ کے حوالے آپ نے درج کیے ہیں۔ مولانا قمر الحسن مصباحی صاحب نے نہایت محنت سے بہار شریعت کے ماخذ کا جائزہ تحریر کیا ہے لکھتے ہیں: سترہ 17 حصوں پر مشتمل بہار شریعت کے ماخذ چند طرح کے ہیں کچھ تو عقائد سے متعلق بحثوں

کے مآخذ ہیں جن میں چند فرقہ ہائے باطلہ کے رد و ابطال پر ان کی کتابوں کے حوالوں کو شواہد کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس کے علاوہ اعمال سے متعلق مآخذ میں قرآن مقدس احادیث کریمہ اور فقہ حنفی کی مستند امہات کتب ہیں۔ ایسا نہیں کہ مصنف نے کسی ایک ہی کتاب کا حوالہ ہر جگہ اور بار بار دہرایا ہو بلکہ جب جیسی ضرورت ہوئی اسی کے لحاظ سے مراجع کا حصول ہوا ہے مآخذ کی یہ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

ا قرآن مقدس

ب احادیث مبارکہ

ج کتب فقہ

د رد فرقہ ہائے باطلہ

کتب احادیث مبارکہ

الف	1 ابن ماجہ شریف		22 دعوات کبیر
	2 ابوداؤد شریف	ر	23 رزین
	3 امام احمد بن حنبل	س	24 سنن اربعہ
	4 اصحاب السنن	ش	25 شرح معانی الآثار
	5 اصبہانی		26 شرح السنہ
	6 امام مالک	ص	27 صحیح ابن خزیمہ
	7 ابن عساکر		28 صحیح ابن حبان
ب	8 بخاری شریف	ض	29 ضیا
	9 بزار	ط	30 طبرانی صغیر
	10 بیہقی		31 طبرانی کبیر
ت	11 ترمذی شریف		32 طبرانی اوسط
	12 تاریخ حاکم	ک	33 کتاب الآثار
	13 تاریخ بخاری		34 کنز العمال
	14 ترغیب	م	35 مسلم شریف
ح	15 حصن حصین		36 مشکوۃ شریف
	16 حاکم		37 مسند ابویعلی
	17 حلیہ		38 موطا امام احمد
خ	18 خطیب		39 مستدرک
د	19 دارقطنی		40 معرفہ
	20 دارمی		41 مصنف عبدالرزاق
	21 دیلمی	ن	42 نسائی شریف

حدیث کے ان مراجع پر نظر ڈالنے سے جہاں ایک طرف حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کا محدثانہ منصب اجاگر ہوتا ہے اور ثقاہت پر مہر

یقین ثبت ہوتی ہے وہیں بہارِ شریعت کی فقہی جزئیات اور اس کے مستنبط کا معیار وقیع سے وقیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اور فقہ حنفی کا حدیث وقرآن سے ارتباطِ عمل بھی واشگاف ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس کے بعد ذرا فقہ حنفی کی ان کتب پر نظر ڈالیے کہ مصنف نے کتنی ساری کتابیں نظروں میں رکھ کر بہارِ شریعت کو ترتیب دیا ہے وہ بھی فقہ حنفی کی شاہکار امہات کتب جن پر فقہ حنفی کا انحصار ہے گویا اس منظر نامے میں بہارِ شریعت ایک ایسا بنیادی کارنامہ ہے جس پر جتنا بھی زیادہ ناز کیا جائے کم ہے۔ اس تعداد کو دیکھ کر امام اہل سنت کے اس قول کی مزید وضاحت ہوتی ہے جو آپ نے تفقہ سے متعلق حضرت صدر الشریعہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا

"آپ کے یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا وجہ یہی ہے کہ وہ استفتاء سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں طبیعت اخاذ ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔"

کتب فقہ حنفی

1. بحر الرائق	2. بزازیہ
3. بحر	4. بدائع
5. تنویر الابصار	6. تبیین
7. جوہرہ نیرہ	8. حلیہ
9. خیریہ	10. خلاصۃ الفتاویٰ
11. درمختار	12. ذخیرہ
13. ردالمحتار	14. زیلعی
15. شرح وقایہ	16. شرنبلالی
17. شرح ملتقیٰ	18. حلبیہ
19. صغیری	20. طحطاوی علی المراقی الفلاح
21. عالمگیری	22. عنایہ
23. غنیہ	24. غایۃ البیان
25. غرر	26. فتاویٰ رضویہ
27. فتح القدیر	28. قاضی خان
29. قاری الہدایہ	30. کشف الغطاء
31. کنز الدقائق	32. لباب
33. مراقی الفلاح	34. منیہ
35. منتقیٰ	36. محیط
37. منسک	38. مسلک
39. مبسوط	40. مجمع الانہر
41. منحۃ الخالق	42. نظم زندویسی

43 نتائج

44 وشاح الجید

45 ہدایہ

مذکورہ بالا ہونوں مراجع حصہ دوم سے لے کر سترہویں حصہ تک بکھرے ہوئے بے شمار ابواب پر مشتمل ان ابحاث کے مراجع وماٰخذ ہیں جن میں ایک مسلمان کے داخلی اور عائلی قوانین کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور کتب فقہ کے یہ ذخائر حضرت علیہ الرحمۃ کی شان تفقہ کے غماز ہیں۔ جس میں ایک فقیہ کی اعلیٰ ژرف نگاہی زور مطالعہ اور جزئیات فقہ پر عبور رکھنے کی مکمل نشاندہی ہے۔

حصہ اول جو صرف معتقدات پر مشتمل ہے اس کے مراجع اور ہیں

چونکہ عصر حاضر میں حشرات الارض کی طرح بہت سارے فرقے جنم لے چکے ہیں جن کا مقصد مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کرنا ہے اس لئے ان کی خصوصاً نشاندہی کی گئی ہے۔ ان باطل فرقوں کے رد وابطال میں جن کتابوں کو استشہاد میں پیش کیا گیا ہے وہ کچھ اس طرح ہیں

قادیانی

1. ازالۂ اوہام

2. انجام آتھم

3. دافع البلاء

4. اربعین

5. معیار

6. کشتی نوح

7. اعجاز احمدی

8. دافع الوساوس

9. ضمیمہ انجام آتھم

وہابی

10. تقویۃ الایمان

11. ایضاح الحق

12. صراط مستقیم

13. تحذیر الناس

14. براہین قاطعہ

حصہ اوّل ودوم کی ترتیب

یہ بات یقیناً حیرت انگیز ہے کہ بہار شریعت کا حصہ دوم پہلے تصنیف کیا گیا اور حصہ اول بعد میں چونکہ دوسرے حصے میں اعمال سے متعلق بحث ہے جس میں خصوصاً طہارت کا ذکر ہے۔ مگر اعمال بغیر عقیدہ کی صحت کے ضائع و بے کار ہوتے ہیں اس لئے عقیدہ کی بحث کو تقدم لازم آیا۔ اسی لئے حصہ دوم تصنیف میں اگرچہ مقدم تھا مگر رتبۃً مؤخر ہوگیا۔ خود تحریر فرماتے ہیں

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلی امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں۔ باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستگی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کہ گندم نما جوفروش بکثرت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً ان کو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں عام ناواقف مسلمان ان کے دام تزویر میں آ کر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا اور ان بھائیوں کے لیے اس سے پہلے حصہ میں سچے اسلامی عقائد بیان کیے امید کہ برادران اسلام ان کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے عفو وعافیت دارین اور ایمان ومذہب اہل سنت پر خاتمہ کی

وعا فرمائیں۔

بہارِ شریعت کے وہ سترہ حصے جو حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کے قلم فیض رقم سے معرضِ وجود میں آئے ان میں آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور مسائل وغیرہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے

کل آیاتِ قرآنیہ	395
کتب احادیث مبارکہ	42
کل احادیث مبارکہ	2224
کتب فقہ	50 سے زائد
کل مسائل فقہیہ	9993
کتب عقیدہ وغیرہ	14
کل عقیدہ	136

یاد رہے کہ یہ ساری ابحاث 381 اہم اور اصل عنوانات کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ جن میں اصل عنوان کے تحت ضمنی عنوانات بھی ہیں جن کو یہاں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ اگر ان عناوین کا بھی ذکر کیا گیا ہوتا تو تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوتی۔ یوں ہی جن آیاتِ کریمہ کی تعداد یہاں پیش کی گئی ہے وہ ایسی آیات ہیں جن سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے وگرنہ تمثیل کے طور پر جن آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس شمار سے خارج ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری پانچ سو منتخب اور اجلہ علمائے کرام نے مل کر مرتب کیا تھا پھر بھی اس میں بہت سے جزئیات میں راجح اور مفتی بہ کی تعیین نہیں۔ ان علمائے کرام کی عظمت یہ تھی کہ دربار میں تشریف لاتے تو عالمگیر کھڑے ہو جاتے، بہارِ شریعت حضور صدر الشریعہ نے تنہا لکھی راجح اور مفتی بہ کی تعیین بھی کی، نئے مسائل کی عقدہ کشائی بھی فرمائی، عربی کتابوں میں مدون مسائل کو سلیس اور عام فہم اردو زبان میں منتقل کرنے کی مہم بھی سر کی...... اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پانچ سو علمائے کرام کی مشارکت سے ترتیب پانے والی کتاب فتاویٰ عالمگیری (ہندیہ) سے اہم خدمت ہے اسی لئے حضرت صدر الشریعہ فرماتے تھے اگر اورنگ زیب علیہ الرحمۃ زندہ ہوتے اور میری یہ خدمت دیکھ پاتے تو مجھے سونے سے تولتے۔

زمانۂ تصنیف

یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی ابتدا کب اور انتہا کب ہوئی تاہم بعض قرائن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کا زمانۂ تصنیف چودھویں صدی ہجری کے چوتھے دہے سے شروع ہوا کیونکہ ابتداء کے چند حصے جو امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان کو دکھائے گئے اور آپ نے اس کی تصدیق فرمائی تو اس میں جلد دوم کے تصدیق نامے میں 12 ربیع الآخر شریف 35ھ مرقوم ہے جس سے اس بات کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ اس حصہ دوم کا زمانۂ تصنیف یقیناً اس تصدیق سے دو ایک سال قبل ہے۔

بہارِ شریعت کے اختتام کا علم سترھویں حصے کے آخر میں حضرت صدر الشریعہ کے تحریر کردہ عرضِ حال سے ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

اس کتاب کی تصنیف میں عموماً یہی ہوا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کی تعطیل میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔ یہاں تک کہ جب 1939ء میں جنگ شروع ہوئی اور کاغذ کا ملنا نہایت مشکل ہو گیا اور اس کی طبع میں دشواریاں پیش آ گئیں تو اس کی تصنیف کا سلسلہ بھی جو کچھ تھا وہ بھی جاتا رہا اور یہ کتاب اس حد تک پوری نہ ہو سکی جس کا فقیر نے ارادہ کیا تھا بلکہ اپنا ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد اسی نہج پر ایک دوسری اور کتاب لکھی جائے گی جو تصوف اور سلوک کے مسائل پر مشتمل ہوگی جس کا اظہار اس سے پیشتر نہیں کیا گیا تھا ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ چند سال کے اندر متعدد حوادث پیہم ایسے درپیش ہوئے جنہوں نے اس قابل بھی مجھے باقی نہ رکھا کہ بہارِ شریعت کی تصنیف کو حدِ تکمیل تک پہنچاتا۔

7 شعبان 1358ھ کو میری ایک جوان لڑکی کا انتقال ہوا اور 25 ربیع الاوّل 1359ھ کو میرا منجھلا لڑکا مولوی محمد یحییٰ مرحوم کا انتقال ہوا شب دہم رمضان المبارک 1359ھ کو بڑے لڑکے مولوی حکیم شمس الھدیٰ مرحوم نے رحلت کی۔ 20 رمضان المبارک 1362ھ کو میرا چوتھا لڑکا عطاء المصطفیٰ مرحوم کا دادوں ضلع علی گڑھ میں انتقال ہوا اور اسی دوران مولوی شمس الھدیٰ مرحوم کی تین جوان لڑکیوں کا اور ان کی اہلیہ کا اور مولوی محمد یحییٰ مرحوم کے ایک لڑکے کا اور مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کی اہلیہ اور بچی کا انتقال ہوا۔ ان پیہم حوادث نے قلب و دماغ پر کافی اثر ڈالا۔ یہاں تک کہ مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کے سوم کے روز جبکہ تلاوت قرآن مجید کر رہا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہونے لگا اور اس میں برابر ترقی ہوتی رہی اور نظر کی کمزوری اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ لکھنے پڑھنے سے بالکل معذور ہوں۔ ایسی حالت میں "بہارِ شریعت" کی تکمیل میرے لیے بالکل دشوار ہوگئی اور میں نے اپنی تصنیف کو اس حد پر ختم کر دیا۔ گویا اب اس کتاب کو کامل و مکمل بھی کہا جا سکتا ہے مگر ابھی اس کا آخری تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جو زیادہ سے زیادہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا۔ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرتی اور یہ بقیہ مضامین بھی تحریر میں آ جاتے تو جمیع ابواب فقہ پر یہ کتاب مشتمل ہوتی اور کتاب مکمل ہو جاتی اور اگر میری اولاد یا تلامذہ یا علمائے اہل سنت میں سے کوئی صاحب اس کا تکملہ حصہ جو باقی رہ گیا ہے اس کی تکمیل فرمائیں تو میری عین خوشی ہے۔

حضرت صدرالشریعہ کی درج بالا تحریر 1362ھ سے معلوم ہوا کہ بہارِ شریعت کی تصنیف کا زمانہ چودھویں صدی ہجری کے چوتھے عشرے میں غالباً 1334ھ سے شروع ہو کر ساتویں عشرے کی ابتداء پر ختم ہوتا ہے۔ گویا اس عظیم تصنیف کا مکمل عرصہ تقریباً 28 برس پر مشتمل ہے۔ یاد رہے کہ اٹھائیس برس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ آپ ان برسوں میں ہمہ وقت تصنیف میں گُم رہے بلکہ تدریس سے جو وقت بچتا یا تعطیلات میں آپ نے تحریر کا کام کیا۔

حضرت حجۃ الاسلام کا پیغام

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ مسلمانوں کی صلاح و فلاح کے لیے بہارِ شریعت کو نہایت اہم خیال فرماتے تھے اور متعلقین و متوسلین کو اس کے درس کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد 1343ھ/1925ء میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا "ابتداء میں بچوں کو اسلامی قاعدہ (مصنفہ مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی) یا کوئی اور قاعدہ جو انجمن اہل سنت یا مدرسۃ التبلیغ نے منظور کیا ہو شروع کیا جائے۔ قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دینیات کے لیے بہارِ شریعت پڑھائی جائے" مزید فرماتے ہیں "بوڑھے جوان، کاشتکار، مزدور، محنتی مزدور لوگ جو پڑھنے کا وقت نہیں پاتے انہیں روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بہارِ شریعت کے مسئلے سمجھا کر سنائے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اس پر عمل بھی کریں۔"

یقیناً بہارِ شریعت سے استفادہ کا حق یونہی ادا ہو سکتا ہے کہ اسے خود پڑھیں، احباب کو پڑھائیں، قریبی مساجد یا اہم پبلک مقامات پر اس کا روزانہ یا ہفتہ وار درس جاری کریں۔ مولیٰ تعالیٰ اس کارِ خیر کی سب مسلمانوں کو توفیق دے اور حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

(یہ تمام تعارف سیرت صدرالشریعہ، محمد عطاء الرحمٰن، ایم اے، کی کتاب "سیرت صدرالشریعہ" مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت سے لیا گیا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ وَ هَدَانَا بِهٖ اِلٰی عَقَائِدِ الْاِیْمَانِ وَ اَظْهَرَ هٰذَا الدِّیْنَ الْقَوِیْمَ عَلٰی سَائِرِ الْاَدْیَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّ اٰنٍ عَلٰی سَیِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی الْغُیُوْبِ فَعَلَّمَهٗ مَا یَکُوْنُ وَمَا کَانَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَبْنِهٖ وَ حِزْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَّاجْعَلْنَا مِنْهُمْ یَا رَحْمٰنُ یَا مَنَّانُ

فقیر بارگاہ قادری ابو العلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لئے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں باوجود بے فرصتی اور بے مائگی ماضی کے "توکلاً علی اللہ" اس کام کو شروع کیا۔ ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لئے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے خصوصاً اس پُرآشوب زمانہ میں کہ گندم نما جو فروش بکثرت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں عام ناواقف مسلمان ان کے دام تزویر میں آ کر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا اور ان بھائیوں کے لئے اس پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کئے۔ امید ہے کہ برادران اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں گے اور اس فقیر کے لئے عفو و عافیت دارین اور ایمان و مذہب اہل سنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ خَیْرِ الْاَنَامِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
وَاَدْخِلْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عقائد متعلقہ ذات و صفات الٰہی جل جلالہ

عقیدہ: خدا ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں، واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

عقیدہ: وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

عقیدہ: اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اس کو محیط ہوتی ہے اور اس کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا البتہ اس کے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اس کی صفات پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفت ذات حاصل ہوتی ہے۔

عقیدہ: اس کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اس سے کسی طرح کسی نحو وجود میں جدا ہو سکیں کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم۔

عقیدہ: جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں۔

عقیدہ: اس کی صفات نہ مخلوق ہیں نہ زیر قدرت داخل

عقیدہ: ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

عقیدہ: صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے، گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ: جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے، کافر ہے۔

عقیدہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ اس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لیے بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ: وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے۔ جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

عقیدہ: وہ ہر ممکن پر قادر ہے، کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

عقیدہ: جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت اسے شامل ہو، کہ محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہوسکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہوسکے گا پھر محال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہوسکتا تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہوسکے گا تو محال نہ رہا اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے۔ یوہیں فنائے باری محال ہے۔ اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہوگی اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہے۔

عقیدہ: ہر مقدور کے لیے ضروری نہیں کہ موجود ہو جائے، البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔

عقیدہ: وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے۔ بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان، وہ بھی اس کے لیے محال۔ مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان۔ نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلقِ قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں مگر کان، آنکھ، زبان سے اس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا اور ہر موجود کو سنتا ہے۔

عقیدہ: مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے، حادث و مخلوق نہیں۔ جو قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔

عقیدہ: اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام قدیم بلاصوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث ہے اور جو لکھا قدیم ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث۔

عقیدہ: اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، اشیا بدلتی ہیں اور اس کا علم نہیں بدلتا، دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اس کو خبر ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

عقیدہ: وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے۔ علم ذاتی اس کا خاصہ ہے۔ جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیرِ خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے۔ علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو۔

عقیدہ: وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔

عقیدہ: حقیقتاً روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں۔

عقیدہ: ہر بھلائی، برائی اس نے اپنے علمِ ازلی کے موافق مقدر فرما دی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لئے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی ﷺ نے اس امت کا مجوس بتایا۔

عقیدہ: قضا تین قسم ہے

(1) مبرم حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں

اور (2) معلق محض، کہ صحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے

اور (3) معلق شبیہ بہ مبرم، کہ صحفِ ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔

وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔ ملائکہ قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ رحمتِ محضہ تھے، ان کا نامِ پاک ہی ابراہیم ہے، یعنی ابِ رحیم، مہربان باپ، ان کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے، ان کا رب فرماتا ہے یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (پ۱۲، ھود: ۷۴) ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

یہ قرآن عظیم نے ان بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کی بارگاہِ عزت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا حالانکہ ان کا رب عزوجل ان کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قومِ لوط کے بارے میں۔

حدیث میں ہے شبِ معراج حضورِ اقدس ﷺ نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے، حضورِ اقدس ﷺ نے جبریل امین علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی موسیٰ علیہ السلام۔ فرمایا کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی ان کا رب جانتا ہے کہ ان کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب یہ آیۂ کریمہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پ۳۰، الضحٰی: ۵) نازل ہوئی کہ بے شک قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (ترجمۂ کنز الایمان) حضور سید المحبوبین ﷺ نے فرمایا اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو۔ یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعتِ عزت و وجاہت ختم ہے صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم۔

مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اس کے لئے حدیث میں فرمایا: ''کہ روزِ قیامت اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے یہاں تک کہ فرمایا جائے گا یٰۤاَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اے کچے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔'' خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا مگر ایمان والوں کے لئے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا، کہنا یہ ہے کہ قومِ لوط پر عذاب قضائے مبرم حقیقی تھا، خلیل اللہ علیہ السلام اس میں جھگڑے تو انہیں ارشاد ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ (پ۱۲، ھود: ۷۶) اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو، بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور جو ظاہر قضائے معلق ہے اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے ان کی دعا سے ان کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔

اور وہ جو متوسط حالت میں ہے جسے صحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہیں اس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں "میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں" اور اسی کی نسبت حدیث میں ہیں ارشاد ہوا: اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ۔ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

مسئلہ: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے ما و شما کس گنتی میں۔ اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

مسئلہ: برا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ "جو اچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصور کرے۔"

عقیدہ: اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے۔

عقیدہ: دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء رحمہم اللہ کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔

عقیدہ: اس کا دیدار بلا کیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دہنے یا بائیں، آگے یا پیچھے، اس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ "کیونکر" کو یہاں دخل نہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اس وقت بتا دیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں اور جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں اور وقتِ دیدار نگاہ اس کا احاطہ کرے یہ محال ہے۔

عقیدہ: وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اس کے ارادے سے اسے باز رکھنے والا۔ اس کو نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا، نہ تھکے نہ اکتائے، تمام عالم کا پالنے والا، ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا، اسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا، اسی کے لئے بڑائی اور عظمت ہے۔ ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا، گناہوں کا بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، قہر و غضب فرمانے والا، اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے اس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے، جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے پست۔ ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والے کو ذلیل کر دے۔ جس کو چاہے راہِ راست پر لائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے، جسے چاہے اپنا نزدیک بنالے اور جسے چاہے مردود کر دے۔ جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عدل و انصاف ہے۔ ظلم سے پاک و صاف ہے۔ نہایت بلند و بالا ہے۔ وہ سب کو محیط ہے اس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ نفع و ضرر اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے۔ اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور برے سے ناراض۔ اس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے۔ اللہ عزوجل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اس کے ساتھ وہ کرنا جو اس کے حق میں بہتر ہو اس پر کچھ واجب نہیں۔ مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے۔ ہاں اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرما لیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفار کو جہنم میں۔ اور اس کے وعدہ و وعید بدلتے

نہیں۔ اس نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرمادے گا۔

عقیدہ: اس کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اس کے فعل کے لئے غرض نہیں کہ غرض اس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے۔ نہ اس کے فعل کے لئے غایت کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے اور نہ اس کے افعال علت و سبب کے محتاج۔ اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالمِ اسباب میں مسببات کو اسباب سے ربط فرمادیا ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے ڈالا، کوئی پاس نہ جاسکتا تھا، گوپھن میں رکھ کر پھینکا، جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: "ابراہیم کچھ حاجت ہے؟" فرمایا: "ہے مگر تم سے نہیں۔" عرض کی: پھر اسی سے کہئے جس سے حاجت ہے۔ فرمایا: عِلْمُهٗ بِحَالِيْ كِفَايَتِيْ عَنْ سُؤَالِيْ "اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است" ارشاد ہوا: يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ (پ۱۷، الانبیاء: ۶۹) اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہوجا ابراہیم پر۔ اس ارشاد کو سن کر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہوگئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو اور یہ ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علما فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ "وَسَلٰمًا" کا لفظ نہ فرمادیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوجا تو اتنی ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس کی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لئے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لئے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال۔ کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہوجائے۔

عقیدہ: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ عزوجل نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔ اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

عقیدہ: اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیا علیہم السلام بھیجے۔

عقیدہ: نبی ہونے کے لئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے۔ خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

عقیدہ: بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں، ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داود علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ عزوجل ایک، اس کا کلام ایک، اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔

عقیدہ: سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں۔ اور سب کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی ان سے اس کا حفظ نہ ہوسکا۔ کلام الٰہی جیسا اترا تھا ان کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کردیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا، لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے

ہے۔ اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ: چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی، فرمایا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ۱۴ الحجر ۹) بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں (ترجمہ کنزالایمان)۔ لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے، کہ اس نے اس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔

عقیدہ: قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ

(پ۱ البقرۃ ۲۳۔۲۴)

اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے (ترجمہ کنزالایمان)۔ لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلے میں جو ایڑی چوٹی کا زور لگایا ... اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکیں گے۔

مسئلہ: اگلی کتابیں انبیا ہی کو زبانی یاد ہوتیں، قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

عقیدہ: قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں۔ ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں، وہ سب حق ہیں۔ اس میں امت کے لئے آسانی یہ ہے کہ جس کے لئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص، کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا۔

عقیدہ: قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دئیے۔ یونہی قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔

عقیدہ: نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ فلاں وقت تک کے لیے ہے۔ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں۔

عقیدہ: قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کنکاش (سوچ بچار) وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو۔

عقیدہ: وحی نبوت انبیا علیہم السلام کے لئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لئے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں۔ اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفار و فساق کے لئے ہوتی ہے۔

عقیدہ: نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے، جو قبلِ حصولِ نبوت تمام اخلاقِ رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا ہے، اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اسے عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (پ۸ الانعام ۱۲۴) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پ۲۸ الجمعۃ ۴) اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے۔

عقیدہ: جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

عقیدہ: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور مَلَک (فرشتے) کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے، بخلاف ائمہ و اکابر اولیا کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے، ان سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفاتِ ذمیمہ سے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں، قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔ اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں، اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ: اللہ عزوجل نے انبیا علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے۔

عقیدہ: احکامِ تبلیغیہ میں انبیا علیہم السلام سے سہو و نسیان محال ہے۔

عقیدہ: ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے۔

عقیدہ: اللہ عزوجل نے انبیا علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ علمِ غیب کہ ان کو ہے اللہ عزوجل کے دیے سے ہے، لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علمِ عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے، کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیا، بلکہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآنِ عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (پ۱ البقرۃ ۸۵) یعنی قرآنِ عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں، کہ آیتِ نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیا علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں، کہ نفی علمِ ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیا علیہم السلام ہی کی شایانِ شان ہے اور منافیٔ الوہیت ہے، اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے، کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔ ذراتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال، کہ خدا جہل سے پاک۔ نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے، کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں، کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود، اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے۔

انبیا علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں، اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیا کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے، مگر بواسطہ انبیا علیہم السلام کے۔

عقیدہ: انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی علیہ السلام سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عقیدہ: نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے۔ کسی نبی علیہ السلام کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ عزوجل نے بہت سے نبی علیہم السلام بھیجے۔ بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ جن کے اسمائے طیبہ بالتصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان کہ از قسمِ جن تھا مگر بہت بڑا عابد و زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اس کا شمار تھا انکار کر بیٹھا ہمیشہ کے لیے مردود ہوا۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انہیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں۔ یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

عقیدہ: سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی۔ ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے۔ ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزا کرتے اتنے عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ہر نبی علیہ السلام پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ: نبیوں کے مختلف درجے ہیں۔ بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا۔ ان حضرات کو مرسلین اولو العزم کہتے ہیں۔ اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلا تشبیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

عقیدہ: تمام انبیا علیہم السلام اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت و عزت والے ہیں ان کو اللہ عزوجل کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ: نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز

رہتے ہیں۔ اس کو "معجزہ" کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا۔ اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ: جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ جھوٹے سچے میں فرق نہ رہے گا۔

فائدہ: نبی سے جو بات خلاف عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو "ارہاص" کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی صادر ہو اس کو "کرامت" کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اسے "معونت" کہتے ہیں۔ اور بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو "استدراج" کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو "اہانت" ہے۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔ ان کی حیات حیات شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے لہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہو گا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیا علیہم السلام کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ہیں ان میں تمام انبیا علیہم السلام شریک ہیں۔ اب بعض وہ امور جو نبی ﷺ کے خصائص میں ہیں بیان کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ: اور انبیا علیہم السلام کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی، حضور اقدس ﷺ تمام مخلوق انسان و جن بلکہ ملائکہ، حیوانات، جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور ﷺ کی اطاعت فرض ہے یوں ہی ہر مخلوق پر حضور ﷺ کی فرماں برداری ضروری۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ ملائکہ و انس و جن و حور و غلمان و حیوانات و جمادات، غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

عقیدہ: حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلۂ نبوت حضور ﷺ پر ختم کر دیا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے۔

عقیدہ: حضور ﷺ افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور ﷺ میں وہ سب جمع کر دیے گئے۔ اور ان کے علاوہ حضور ﷺ کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور ﷺ کے طفیل میں بلکہ حضور ﷺ کے دست اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور ﷺ کی صفت ہے اور حضور ﷺ اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل ہیں۔ حضور ﷺ کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل مکمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے۔

عقیدہ: محال ہے کہ کوئی حضور ﷺ کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور ﷺ کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ: حضور ﷺ کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزوجل طالب رضائے مصطفیٰ ﷺ۔

عقیدہ: حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الٰہی بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔

عقیدہ: تمام مخلوق اولین و آخرین حضور ﷺ کی نیاز مند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔

عقیدہ: قیامت کے دن مرتبۂ شفاعتِ کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ فتح بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ ﷻ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعتِ کبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کے لئے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے۔ اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مومنین و کافرین سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے اسی کا نام مقامِ محمود ہے۔ اور شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں۔ بہت سے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحقِ جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ: منصبِ شفاعت حضور کو دیا جا چکا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اور ان کا رب فرماتا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (پ۲۶ محمد۱۹) "اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو" (ترجمہ کنز الایمان)۔ (اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ) یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (پ۱۹ الشعراء ۸۸-۸۹) "جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر" (ترجمہ کنز الایمان)۔ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوالِ آخرت میں ان شاء اللہ ﷻ بیان ہوں گے۔

عقیدہ: حضور ﷺ کی محبت مدارِ ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: حضور ﷺ کی اطاعت عین طاعتِ الٰہی ہے۔ طاعتِ الٰہی بے طاعتِ حضور ﷺ ناممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور ﷺ اسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضرِ خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

عقیدہ: حضورِ اقدس ﷺ کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے۔ اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی ﷺ نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز ادا کی آفتاب پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے حضور ﷺ کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ﷺ ہی کے صدقہ میں ملیں۔

دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ گئے۔ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضورِ اقدس ﷺ کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور ﷺ کی نیند میں فرق نہ

آئے پاؤں سے بند کیا۔ سانپ نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو چہرہ انور پر گرے چشم مبارک کھلی تو عرض حال کیا حضور ﷺ نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام آگیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

عقیدہ: حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔ جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار با ادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ براہِ اختصار صلعم لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبے کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کرو کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ چاہے جنت کی راہ چلو یا جہنم کو جاؤ۔

نیز علامت محبت یہ ہے کہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور ﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ، یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ و سلام عرض کرے، بہت قریب نہ جائے نہ ادھر ادھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت محض کہ بے کار جائے۔ اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور ﷺ کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔

عقیدہ: حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السموات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

عقیدہ: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو ملا۔ روز میثاق تمام انبیا علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور حضور ﷺ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور ﷺ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیا علیہم السلام حضور ﷺ کے امتی، سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور ﷺ کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور ﷺ کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا، بایں معنی ہر جگہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔

كَالشَّمْسِ فِيْ وَسَطِ السَّمَاءِ وَنُوْرُهَا
يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَمَغَارِبًا

مگر کور باطن کا کیا علاج۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے۔ اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال۔ مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے۔ وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردودِ بارگاہ ہوگا پھر ان کے یہ افعال جن کو زلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزارہا حکم و مصالح پر مبنی ہزارہا فوائد و برکات کے مثمر ہوتے ہیں۔ ایک لغزش آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اترتے دنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروڑوں مثوبات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجۂ مبارکہ و ثمرۂ طیبہ ہے بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ملائکہ (فرشتوں) کا بیان

فرشتے اجسامِ نوری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

عقیدہ: وہ وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطأً وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

عقیدہ: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدن انسان کے اندر تصرف کرنا، کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلوٰۃ و سلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ روح قبض کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صور پھونکنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

عقیدہ: فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔

عقیدہ: ان کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

عقیدہ: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتائے سے اس کا رسول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

عقیدہ: کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا

یہ قریب بہ کفر ہے۔

عقیدہ: فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں۔ ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں۔ یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں۔ ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں۔

عقیدہ: ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔ سنّی بھی ہیں بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

عقیدہ: ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

عالمِ برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ: ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی۔ جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لئے آتے ہیں اور اس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دہنے بائیں عذاب کے۔ اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں اس لئے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں۔

عقیدہ: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہوگی جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں۔ مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت و اذیت روح پاتی ہے اور روح کے لئے خاص اپنی راحت و الم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہٖ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

عقیدہ: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر پر بعض کی چاہ زمزم شریف میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علّیین میں مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کو تعلق بدستور رہتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتے پہچانتے اس کی بات سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قرب قبر ہی سے مخصوص نہیں۔ اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں اِنَّ النُّفُوْسَ الْقُدْسِیَّۃَ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اِتَّصَلَتْ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ بے شک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔ حدیث میں فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یُخَلّٰی سَرْبُہٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ شاہ

عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "روح را قرب و بعد مکانی یکساں است" کافروں کی خبیث روحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک، بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں، اور وہ بھی کہیں ہو جو اس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اسے دیکھتے پہچانتے بات سنتے ہیں مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔

عقیدہ: یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔

عقیدہ: موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے نہ یہ کہ روح مر جاتی ہو۔ جو روح کو فنا مانے بد مذہب ہے۔

عقیدہ: مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

عقیدہ: جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ: جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ ان کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں۔ ان کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کی برابر اور شعلہ زن ہیں اور ان کے مہیب بال سر سے پاؤں تک اور دانت کئی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے۔ ان میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں مردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِیْنُکَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ؟ ان ([illegible]) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّیَ اللہُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا جواب دے گا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے سوال کا جواب دے گا ھُوَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا۔ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

جنت کی نسیم اور خوشبو اس کے پاس آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ تو سو جیسے دولہا سوتا ہے۔ یہ خواص کے لئے عموماً ہے اور عوام میں ان کے لئے جن کو وہ چاہے، ورنہ وسعت قبر حسب مراتب مختلف ہے بعض کے لئے ستر ہاتھ لمبی چوڑی بعض کے لئے جتنی وہ چاہے زیادہ حتی کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ اور عصاۃ میں بعض پر عذاب بھی ہو گا ان کی معصیت کے لائق پھر اس کے بعد ان کے پیران عظام یا مذہب کے امام یا اور اولیائے کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہے گا نجات پائیں گے۔

اور بعض نے کہا کہ مومن عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک ہے اس کے آتے ہی اٹھا لیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔ ہاں یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا سوال نکیرین و عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے یہ یوں ہو گا کہ پہلے اس کے بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی اور معاً بند کر دیں گے اس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی اور اب یہ ہے تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔

اور منافق کے لئے اس کا عکس ہوگا پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو ٹھنڈک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا معاً بند کر دیں گے۔ اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے تاکہ اس پر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرت عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس ﷺ کو نہ مان کر یا ان کی شان رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی اور کیسی آفت پائی۔ اور اگر مردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا "ھَاهْ ھَاهْ لَا اَدْرِیْ" افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں "كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَاَقُوْلُ" میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو اندھے اور بہرے ہوں گے۔ ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اور ہتھوڑے سے اس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتا یا بھیڑیا اور شکل کے ہو کر اس کو ایذا پہنچائیں گے اور نیکوں کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت میں متشکل ہو کر انس دیں گے۔

عقیدہ: عذاب قبر حق ہے اور یونہی تنعیم قبر حق ہے اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں۔ جیسا کہ اوپر گزرا جسم اگرچہ گل جائے "جل جائے" خاک ہو جائے" مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے۔ وہ مورد عذاب و ثواب ہوں گے اور انہیں پر روز قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائے گی۔ وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جس کو عجب الذنب کہتے ہیں کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے وہی تخم جسم ہیں لہذا روز قیامت روحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا نہ جسم دیگر میں۔ بالائی زائد اجزا کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا جیسے بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے۔ پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی ہیکل جوان بیماری میں گھل کر کتنا قلیل رہ جاتا ہے پھر نیا گوشت پوست آ کر مثل سابق ہو جاتا ہے ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا۔ یونہی روز قیامت کا عود ہے وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں ان کے ذرے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں رب عزوجل انہیں جمع فرما کر اس پہلی ہیات پر لا کر انہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا اس کا نام حشر ہے۔ عذاب و تنعیم قبر کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا۔ غرض کہیں ہو اس سے وہیں سوالات ہوں گے۔ اور وہیں ثواب یا عذاب اسے پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام و اولیائے کرام و علمائے دین و شہدا و حافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزوجل کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے۔

معاد و حشر کا بیان

بیشک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں۔ صرف ایک اللہ عزوجل کے لئے ہمیشگی و بقا ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی (1) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں (2) علم اٹھ جائے گا یعنی علما اٹھا لئے جائیں گے یہ مطلب نہیں کہ علما تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (3) جہل کی کثرت ہوگی۔ (4) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا (5) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی (6) علاوہ اس بڑے دجال کے اور تیس دجال

ہوں گے کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی، جن میں بعض گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی، سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیرہم، اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔ (7) مال کی کثرت ہوگی، نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔ (8) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی۔ (9) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ (10) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی، یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔ (11) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ (12) علمِ دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔ (13) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا۔ (14) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ (15) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور ماں باپ سے جدائی۔ (16) مسجد میں لوگ چلائیں گے۔ (17) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ (18) اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو برا کہیں گے۔ (19) درندے جانور آدمی سے کلام کریں گے، کوڑے کی تیچی (نوک) جوتے کا تسمہ کلام کرے گا، اس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا بلکہ خود انسان کی ران اسے خبر دے گی۔ (20) ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔ (21) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گی جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا۔

جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ مُردے جِلائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی۔ آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دَل کے دَل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں۔ اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے یا وہ جو علمِ الٰہی میں دجال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "ک ف ر" یعنی "کافر" جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے۔ صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے۔ حضرت امام مہدی صبح کی نماز پڑھائیں گے وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کے سانس کی خوشبو حد بصر تک پہنچے گی۔ وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔ (22) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا آسمان سے نزول فرمانا اس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہو چکی۔ آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا۔ نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ تمام اہلِ کتاب جو قتل سے بچیں گے سب ان پر ایمان لائیں گے۔ تمام جہان میں ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہلسنت۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے۔ چالیس برس

تک اقامت فرمائیں گے۔ نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضۂ انور میں دفن ہوں گے (24) حضرت امام مہدی کا ظاہر ہونا۔ اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیا سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے۔ صرف وہیں اسلام ہوگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے۔ اولیا انہیں پہچانیں گے ان سے درخواست بیعت کریں گے وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی هٰذَا خَلِیْفَةُ اللهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْهُ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ ان کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے۔ بعد قتل دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اس لئے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (24) یاجوج ماجوج کا خروج۔ مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج وماجوج ظاہر ہوں گے۔ یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت ان کے بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا؟ پھر دنیا میں فساد وقتل وغارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ خدا کی قدرت کہ ان کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے۔ یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو اشرفیوں کی نہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے پھر دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک آئیں گے اور ان کے تیر وکمان وترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے۔ پھر اس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اگا اور اپنی برکتیں اگل دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں انڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے۔ اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا (25) دھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا (26) دابۃ الارض کا نکلنا۔ یہ ایک جانور ہے اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ علیہ السلام اور انگشتری سلیمان علیہ السلام ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبا۔ اس وقت تمام مسلم وکافر علانیہ ظاہر ہوں گے۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی۔ جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔ (27) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔ اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس وقت کا اسلام معتبر نہیں (28) وفات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیام قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں۔ جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی۔ یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ کوئی اپنی دیوار لیستا (پلاستر کرتا) ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ

رفتہ بہت بلند ہو جائے گی۔ لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور اسرافیل علیہ السلام اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے۔ اس وقت سوا اس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا۔ وہ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (پ۲۴، المؤمن:۱۶) صرف اللہ عزوجل واحد قہار کی سلطنت ہے۔ پھر جب اللہ عزوجل چاہے گا اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ قبر مبارک سے یوں برآمد ہوں گے کہ داہنے ہاتھ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ۔ پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

عقیدہ: قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ: حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے۔ جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے۔

عقیدہ: جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ عزوجل ان سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناختنہ شدہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائے گا۔ کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔ یہ میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔

راوی حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت۔ اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے پھر بھی جب سر کے مقابل آ جاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اس کا منہ اس طرف کو ہوگا تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔ اور اب مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اس وقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اس کی تپش کون بیان کر سکے، اللہ عزوجل پناہ میں رکھے۔ بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے کمر کمر کسی کے سینہ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ دل ابل کر گلے کو آ جائیں گے۔

ہر مبتلا بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا۔ جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے۔ جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اس پر گزریں گے۔ جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر ادھر سے واپس آ کر یوں ہی اس پر گزریں گے اسی طرح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو، وعلیٰ ہذا القیاس۔ پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا "اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر"۔ عرض کریں گے کتنے میں سے

کتنے؟ ارشاد ہوگا "ہر ہزار سے نو سو ننانوے" یہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ عزوجل کا عذاب بہت سخت ہے۔ غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے۔ ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے۔ ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ عزوجل نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض افتاں و خیزاں کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی اللہ کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ عزوجل ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب عزوجل نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں؟ فرمائیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ خلت سے ممتاز فرمایا ہے۔ لوگ یہاں حاضر ہوں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہاں سے بھی وہی جواب ملے گا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، تم محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، انہیں کے حضور حاضر ہو کہ وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر بارگاہ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد ﷺ! اے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے۔

آج حضور ﷺ مطمئن ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے حضور ﷺ ملاحظہ تو فرمائیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حالت کو پہنچے۔ حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: اَنَا لَہَا میں اس کام کے لئے ہوں، اَنَا صَاحِبُکُمْ میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔ یہ فرما کر بارگاہ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ دوسری روایت میں ہے: وَقُلْ تُطَعْ فرماؤ تمہاری اطاعت کی جائے۔ پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اسے بھی دوزخ سے

نکالیں گے۔ اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اولیائے کرام، شہدا، علما، حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہو اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا۔ نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آ کر عرض کریں گے ہم نے آپ کے وضو کے لئے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لئے ڈھیلا دیا تھا علماء ان تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ: حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونے والا۔

عقیدہ: حساب کا منکر کافر ہے۔ کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خفیۃً اس سے پوچھا جائے گا تو نے یہ کیا اور یہ کیا۔ عرض کرے گا ہاں اے رب یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا۔ اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی بازپرس ہوگی جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا۔ کسی سے فرمائے گا اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا اور تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا ان کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا۔ عرض کرے گا ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کرے گا نہیں۔ فرمائے گا تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔

بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا۔ عرض کرے گا تجھ پر اور تیری کتابوں اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا۔ ارشاد ہوگا تو اچھا تو ٹھہر جا تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے۔ یہ اپنے جی میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی۔ اور اعضاء کو حکم ہوگا بول چلو اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور رب ﷻ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار وہی جانے۔ تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ اس امت میں وہ شخص بھی ہوگا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے وہ سب کھولے جائیں گے۔ رب ﷻ فرمائے گا ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا نہیں اے رب۔ پھر فرمائے گا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا نہیں اے رب فرمائے گا ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا۔ اس وقت ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ہوگا نکالا جائے گا اور حکم ہوگا جا تلوا۔ عرض کرے گا رب یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ پرچہ رکھا جائے گا وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔ بالجملہ اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

عقیدہ: حوضِ کوثر کہ نبی کریم ﷺ کو مرحمت ہوا حق ہے۔ اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے۔ اس کے کناروں پر موتی کے قبے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں۔ اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ۔ جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا۔

عقیدہ: میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے، نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے۔ دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔

عقیدہ: حضورِ اقدس ﷺ کو اللہ عزوجل مقامِ محمود عطا فرمائے گا، کہ تمام اولین و آخرین حضور ﷺ کی حمد و ستائش کریں گے۔

عقیدہ: حضورِ اقدس ﷺ کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں۔ تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔

عقیدہ: صراط حق ہے۔ یہ ایک پل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے نبی ﷺ گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیا و مرسلین، پھر یہ امت پھر اور امتیں گزریں گی اور حسبِ اختلافِ اعمال پلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے۔ بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سرین پر گھسیٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پلِ صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہلِ محشر تو پل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے گناہ، گناہگاروں کا شفیع پل کے کنارے کھڑا بکمالِ گریہ و زاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہے: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی! ان گنہگاروں کو بچا لے بچا لے۔ اور ایک اسی جگہ کیا، حضور اس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے، اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں، پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دہائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہے اور ان کے سوا کس کو پکارے، کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پوچھے، صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں اور تمام عالم کا بار ان کے ذمے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ هٰذَا
النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اٰمِيْن۔

یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لئے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لئے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا۔ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ (پ ۱۴، النحل: ۷۷) قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب (ترجمہ کنز الایمان) سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں۔ جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا کبھی نہ بھولے گا اور سب سے پہلے دیدارِ الٰہی حضورِ اقدس ﷺ کو ہوگا۔ یہاں تک تو حشر کے احوال و اہوال مختصراً بیان کئے گئے۔ ان تمام مرحلوں کے بعد اسے ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں، یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے گا جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں، اسے جہنم کہتے ہیں۔

عقیدہ: جنت و دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ: جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن

ہٹائی جائیں گی۔

عقیدہ: قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب اپنے برے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا یا حشر فقط روحوں کا ہونا) وہ حقیقتاً ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ عزوجل نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا[1]۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لئے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں[2]۔ وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹہ ظاہر کرے تو اس کی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ عزوجل و رسول ﷺ ہی جانیں۔

اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی بھی روایت خیال میں نہیں۔ البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لئے وسیع ہے۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا۔ بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگے گا۔

اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوت سرخ کی، ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے۔ موتی کی کنکریاں، عنبر کی مٹی۔ جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا۔ پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کے اوپر رواں ہیں۔ نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی۔ وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں۔ وہ پاک شراب ان سب باتوں سے

۱۔ یعنی جب دیکھے صورت دیکھا کرو تو آپ ہی جانیں گے اور جنہوں نے عالم حیات دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس کے حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ یہ حکم مثل امثال علی الخصوص صاحب معراج ﷺ

۲۔ کہ بقعہ جنت سے افضل ہے وہ تربت اطہر حضور اقدس ﷺ کو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے مگر یہ دنیا کی چیز نہیں۔

پاک وصاف ہے۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اسی وقت بھنا ہوا ان کے پاس آجائے گا۔ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے۔ ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے۔ ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی۔ خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھانا ہضم ہوجائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے پینے، جماع کی طاقت دی جائے گی۔

ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بقصد اور بلاقصد مثل سانس کے جاری ہوگی۔ کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی۔ جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی۔ بلکہ زیادتی ہوگی۔ ہر نوالے میں ستر مزے ہوں گے ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً محسوس ہوں گے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا۔ جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ۔ جنتی سب ایک دل ہوں گے ان کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو حور عین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستر ستر جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں شراب سرخ دکھائی دیتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی اور یاقوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رخسار میں آئینے سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اس پر ادنیٰ درجے کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینے کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہوجائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کرسکیں۔ مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کنواری پائے گا مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہوجائے۔

اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہوجائیں۔ جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا۔ وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے۔ ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے۔ مبارکباد اس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کی ہوں۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھووں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ سب بے ریش ہوں گے۔ سرگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور اسی (۸۰) عورتیں ہوں گی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی) خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہوجائے گی۔

جنت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔ جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر انہیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کرلے تب عرش الٰہی ظاہر ہوگا اور اللہ عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ اور ان جنتیوں کے لئے منبر بچھائے جائیں گے

نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور ان میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں۔ اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا...! دنیا کے بعض معاصی یاد دلائے گا۔ بندہ عرض کرے گا: تو اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا۔ وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے جو چاہو لو۔ پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا۔ اس میں سے جو چاہیں گے ان کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا اس کا لباس پسند کرے گا ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔

ان کی بیبیاں استقبال کریں گی اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے۔ جواب دیں گے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔ سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ عزوجل کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔ جب جنتی جنت میں جا لیں گے اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اٹھ جائے گا تو دیدار الٰہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ اٰمِیْن۔

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں، وہ ایک شمہ ہے اس کی بے شمار نعمتوں سے۔ اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ ادراک کی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآن مجید و احادیث میں جو اس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں اور ان اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو، دوزخ سے ڈرو۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ یہ جو دنیا کی آگ ہے اس آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔

جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجے کا جس پر عذاب ہوگا اس سے اللہ

عزوجل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لئے تو سب فدیہ میں دے دے گا؟ عرض کرے گا ہاں۔ فرمائے گا کہ جب تو پشت آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا۔

جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ نری سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔ اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کل کے کل اس کی ہیبت سے مر جائیں۔ اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کے کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔

حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی۔ اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے۔ پھر اس میں مختلف طبقات و وادیاں اور کوئیں ہیں۔ بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا زیادہ اس سے پناہ مانگتا ہے۔

یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا مگر کفار کی سرزنش کے لئے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے۔ لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے۔ بختی اونٹ[1] کی گردن برابر بچھو اور اللہ عزوجل جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے۔ تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی۔ خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے۔ اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا اس کے اتارنے کے لئے پانی مانگیں گے ان کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔ پیاس اس بلا کی ہو گی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ۔ پھر کفار جان سے عاجز آ کر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ السلام داروغہ جہنم کو پکاریں گے

اے مالک! (علیہ السلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے۔ مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے۔ ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے۔ ہزار برس تک رب العزت کو اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا۔ اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا "دور ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔"

اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے۔ ابتداءً آنسو نکلیں گے جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے۔ روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے۔ رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں۔ اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لئے تین دن کی راہ ہے۔ ایک ایک

۱۔ ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

داڑھ احد کے پہاڑ برابر ہوگی۔ کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہوگی۔ زبان ایک کوس دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے۔ بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آ لگے گا۔

ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن التقویم ہے اور یہ اللہ عزوجل کو محبوب ہے کہ اس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پھر آخر میں کفار کے لئے یہ ہوگا کہ ان کے قد برابر آگ کے صندوق میں انہیں بند کریں گے پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اسی طرح اس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے۔ پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں۔ یہ موت ہے وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا اے اہل جنت ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے اہل نار ہمیشگی ہے اب موت نہیں۔ اس وقت ان کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور ان کے لئے غم بالائے غم۔ نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ایمان وکفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت انبیا کی نبوت جنت و نار حشر و نشر وغیرہا۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علما میں نہ شمار کیے جاتے ہوں مگر علما کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں نہ وہ کہ کوردہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا۔ البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں۔ اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔

عقیدہ ۱: اصلِ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے۔ اعمالِ بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہیں۔ رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عنداللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عنداللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔

عقیدہ ۲: مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا اکراہِ شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کرسکتا وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں۔

مسئلہ: اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے۔

مسئلہ: عمل جوارح داخل ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبۂ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا، سر پر چوٹیاں رکھنا، قشقہ لگانا، ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کفر لازم رہتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ: جس چیز کی حلت نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جب کہ یہ حکم ضروریات دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو۔

مسئلہ: اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو اس کے حصول میں بالخصوص علم استدلالی کی حاجت نہیں۔ ہاں بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے۔ اسی بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں۔ ماتریدیہ، کہ امام علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے متبع ہوئے اور اشاعرہ، کہ حضرت امام شیخ ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے تابع ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں۔ آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے۔ ان کا اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں اس لیے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالت اذعانیہ۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے مراد مؤمن بہ و مصدق بہ ہے یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزول قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا نہ کہ خود نفس ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو البتہ ایمان قابل شدت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تنہا ایمان اس امت کے تمام افراد کے مجموع ایمانوں پر غالب ہے۔

عقیدہ: ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر۔[1]

مسئلہ: نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگ اس صفت سے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو۔ البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہتیرے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے۔

عقیدہ: شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں ولہٰذا شرع مطہرہ نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا

1۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید ۱۲ محمد کامل دہلوی

فرمائے۔ کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مردار محض۔ کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے، مشرکہ سے نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے۔ یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی۔ باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

عقیدہ: مرتکبِ کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا۔ خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرما دے، یا حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پا کر، اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

عقیدہ: جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے، وہ خود کافر ہے۔

عقیدہ: مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے، کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ خاتمہ پر بنا روزِ قیامت اور ظاہر پر مدار حکمِ شرع ہے۔ اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست مر گیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نمازِ جنازہ، کفن دفن، جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑیں۔ جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو، مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہ ضروری: حدیث میں ہے: سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً یعنی امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی۔ صحابہ نے عرض کی مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللہِ وہ ناجی فرقہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی سنت کے پیرو۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا: هُمُ الْجَمَاعَةُ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا۔ اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا، جہنم میں الگ ہوا۔ اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہلِ سنت و جماعت ہوا۔ ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے۔ بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت کہ نہ وہ ہیں نہ ان کا فتنہ پھر ان کے تذکرہ سے کیا مطلب۔ جو اس ہندوستان میں ہیں مختصراً ان کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آئیں۔ کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: اِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ اپنے کو ان سے دور رکھو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

قادیانی

کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ جناب حضرت مریم علیہا السلام کی شان جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے ان میں سے چند بطور نمونہ ذکر کیے جائیں۔

خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالآباد جہنم میں رہنے کیلئے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے۔ مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیا علیہم السلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے چنانچہ آیہ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ الْمُرْسَلِينَ (پ ۱۹، الشعراء: ۱۰۵) وغیرہا اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر۔

اب اس کے اقوال سنئے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ "خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" انجام آتھم صفحہ ۵۲ "اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔" صفحہ ۵۵ میں ہے "تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔" رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ انجام آتھم ۷۸ میں کہتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷) ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (ترجمۂ کنز الایمان)۔" وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ (پ ۲۸، الصف: ۶) سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔ دافع البلاء صفحہ ۶ میں ہے "مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ "یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔" ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے "حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔" صفحہ ۸ میں ہے "حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں بھی اس صورت میں ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی غایت ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷ میں ہے)" سورۂ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا "یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا" اس کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔" صفحہ ۶۲۹ میں ہے "ایک بادشاہ کے وقت چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔" اسی کے صفحہ ۲۶ ، ۲۸ میں لکھتا ہے "قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔"

اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے "براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔" "اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا" کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ" ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا درکنار پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ معیار صفحہ ۱۳ "اے عیسائی مشنریو! اب (ربنا المسیح) مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔" صفحہ ۱۳، ۱۴ میں ہے "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔" کشتی صفحہ ۱۳ میں ہے "مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔" نیز صفحہ ۱۶ میں ہے "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔" "دافع البلاء صفحہ ۲۰ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔" دافع

ابلاء صفحہ ۵ "خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" "انجام آتھم صفحہ ۴۱ میں لکھتا ہے "مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا" "کشتی صفحہ ۵۶ میں ہے "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔" "اعجاز احمدی" صفحہ ۱۳ "یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیش گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہیں کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔" اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جمادیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴ میں ہے "عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں" اسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر لکھا "کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے"

مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے قرآن فرماتا ہے تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ (پ۱۹، الشعراء۲۲۲) بڑے بہتان والے سخت گناہ گار پر شیطان اترتے ہیں۔ اسی صفحہ میں لکھا "ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔"

صفحہ ۱۳ میں ہے "افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جن کو ہم کسی طرح دفع نہیں کر سکتے۔"

صفحہ ۱۴ "ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔" اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے چنانچہ اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۵ میں لکھتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔" دافع الوساوس صفحہ ۳ و ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ پر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے۔ دافع البلاء ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے "ہم مسیح کو بیشک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خاکسار غلام احمد از قادیان" آگے چل کر راستبازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے "یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں" اسی کے صفحہ نمبر ۴ میں لکھا "مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ میں لکھا "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" نیز اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت حملے کئے مثلاً شریر، مکار، بدعقل، فحش گو، بد زبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بد قسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان، حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔" ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔" حضرت مسیح کے معجزات سے ایک دم انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۶ پر لکھتا ہے "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔" صفحہ ۷ پر لکھا "اس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں

سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ ازالۂ اوہام کے صفحہ ۴ میں ہے: "ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دور کرتا۔"

کہیں ان کے معجزہ کو کل کا کھلونا بتاتا ہے کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے: "اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا اور مسمریزم کا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔" غرض اس دجال قادیانی کے خرافات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لیے دفتر چاہیے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولو العزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے۔ تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔ حَاشَ لِلّٰہِ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

رافضی

ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو "تحفۂ اثنا عشریہ" دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب و شتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافتِ راشدہ کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح و فضائل بیان کیے اس کو تقیہ و بزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ بیعت کرنا اور عمر بھر ان کی مدح و ستائش میں رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہو سکتی ہے؟ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے جو ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ عزوجل ان سے راضی وہ اللہ عزوجل سے راضی کیا کافروں منافقوں کے لیے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں۔ پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے نہ کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباعِ حق میں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (پ۶، المائدہ: ۵۴) کے سچے مصداق تھے۔

پھر خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے تعلقات جن سے ہوں ان کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمۂ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المومنین عثمان غنی یا دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نکال

دیئے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ناقص ہی چھوڑا اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کرکے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں۔ مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے۔ یزدان خالقِ خیر، اہرمن خالقِ شر۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی اربوں سنکھوں خالق ہیں۔

وہابی

یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علما کو قتل کیا، صحابۂ کرام و ائمہ و علما و شہدا کی قبریں کھود ڈالیں، روضۂ انور کا نام معاذ اللہ صنمِ اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کیے، جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور ﷺ نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا۔ وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خارجی بتایا۔ اس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب التوحید" رکھا، اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے کیا جس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔

ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانوں پر حکمِ شرک و کفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانہ میں اللہ عزوجل ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی اس کے بعد صاف لکھ دیا سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا اور اس مذہب کا رکنِ اعظم اللہ عزوجل کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے۔ ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو۔

اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں اور ان کے دامِ تزویر سے بچیں اور ان کے جبہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمانوں کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان اللہ و رسول ﷺ کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو۔ مقصود یہ ہے کہ ان کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے انہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں۔ کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی ان کے مذہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے؟ کیا تم ان کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں! اسی طرح یہ لامذہب و بدمذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے۔

ایضاح الحق صفحہ ۳۵، ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رؤیت بلا جہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ مے شمارد"۔ اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ عزوجل کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ یہ تمام اہلِ سنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایانِ اہلِ سنت کو گمراہ و بدعتی بتایا۔ بحر الرائق و درمختار و عالمگیری میں ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ نقل کرکے کہ ترجمہ کیا کہ "بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو" اس کے بعد (ف) لکھ کر یہ فائدہ جڑ دیا "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" حالانکہ نبی ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَ

نبیاء اللہ ﷻ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ تو اللہ ﷻ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں۔ اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹ میں ہے "ہمارا جب خالق اللہ اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔" انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے؟ صراط مستقیم صفحہ ۹۵ "بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ (پ۱۸ النور۴۰) از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود است" مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلمات خبیثات اور کس کی شان میں؟ حضور اقدس ﷺ کی شان میں۔

جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ "روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کردینا، اقبال و ادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت، پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ شرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔"

قرآن مجید میں ہے اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰ التوبۃ۷۴) اور اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا (ترجمہ کنزالایمان)۔ قرآن تو کہتا ہے کہ نبی ﷺ نے دولت مند کردیا اور یہ کہتا ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے تو اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن عظیم میں ارشاد ہے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ (پ۷ المائدۃ۱۱۰) اے عیسیٰ! تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے اچھا کردیتا ہے (ترجمہ کنزالایمان) اور دوسری جگہ ہے اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ۳ اٰل عمرٰن۴۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردے جلاتا ہوں اللہ ﷻ کے حکم سے (ترجمہ کنزالایمان)۔ اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے شرک ہے۔ اب وہابی بتائیں کہ اللہ ﷻ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے اگر ان کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ "گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ ﷻ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ ﷻ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔" متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا۔ اس کے ببول کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کا شکار نہ کیا جائے۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی ﷺ پر کیا حکم جڑا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷ "پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ ﷻ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔" یعنی جو نبی ﷺ کی شفاعت مانے کہ حضور اللہ ﷻ کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اس کے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ، تابعین و ائمہ دین، اولیاء اللہ صالحین

سب کو مشرک و ابو جہل بنا دیا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ "کوئی شخص کہے فلاں کے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔" سبحان اللہ! خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتوں کی تعداد جان لی جائے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷ "اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔" اس میں انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامت کا صاف انکار ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۵) قسم فرشتوں کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔ صفحہ ۲۳ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنی گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالکِ ہر دوسرا ﷺ کسی چیز کے مختار نہیں۔

اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتویٰ میں لکھ دیا "کہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔" سبحان اللہ! خدا کو جھوٹا مانا پھر بھی اسلام و سنیت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا معلوم نہیں ان لوگوں نے کس شیطان چیز کو خدا ٹھہرا لیا ہے۔ ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ نبی ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے اور یہ صریح کفر ہے چنانچہ تحذیر الناس صفحہ ۳ میں ہے "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۰) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخرِ زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔" پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زمانا متاخر ہونے کو خیالِ عوام کہا اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس ﷺ نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور ﷺ کو عوام میں داخل کیا اور اہلِ فہم سے خارج کیا۔ پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً[1] فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخرِ زمانی کو حضور ﷺ نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا۔ پھر صفحہ ۴ پر لکھا "آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔" صفحہ ۱۶ پر "بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" صفحہ ۳۳ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجادِ بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا صفحہ ۳۴ پر ہے "اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفلِ نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں

بغلط بر ہدف زند تیرے

ہاں بعد وضوحِ حق اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی اور وہ اگلے کہہ گئے تھے۔ میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں تو قطع نظر اس کے کہ قانونِ محبتِ نبوی ﷺ سے یہ بات بہت بعید ہے ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے۔" جس سے ظاہر ہو گیا جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اس کا پتہ نہیں اور نبی ﷺ کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اس کو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ دیا وہ "حسام الحرمین" کے مطالعہ سے ظاہر اور اس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

---

[1] پہلے تو بالذات کا پیوند لگا تھا پھر کھل کھیلا کہ سرے سے مقامِ مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں۔ ۱۲ منہ

ان نام کے مسلمانوں سے اللہ عزوجل بچائے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے: "انبیا اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" اور جب ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیا کی نبوت کو حادث بتایا، صفحہ ۷ میں ہے: "کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں ہوسکتا ہے۔" کیا ذات وصفات کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے؟ نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال۔ جب حضور اقدس ﷺ کی نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی ﷺ بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ٹھہرے اور جو اللہ وصفات الٰہیہ کے سوا کسی کو قدیم مانے باجماع مسلمین کافر ہے۔ اس گروہ کا یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوب خدا کی فضیلت ظاہر ہو طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص ہو، مثلاً براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ "نبی ﷺ کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں۔" اور اس کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیا بلکہ اسی صفحہ پر وسعت علم نبی ﷺ کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔"

جس وسعت علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اس پر نص ہونا بیان کرتا ہے اسی کو نبی ﷺ کے لیے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اسے آیت وحدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے۔ ہر مسلمان اپنی ایمانی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی ﷺ کے علم سے زائد بتایا یا نہیں؟ ضرور زائد بتایا اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا۔ یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے، کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا۔ حفظ الایمان صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی: "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی کہ حضور جیسا علم زید وعمرو بلکہ ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ عزوجل ورسول ﷺ نے منع نہیں کیا بلکہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز ثابت، اس کو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک وبدعت کا حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصال ثواب و زیارت قبور و حاضری بارگاہ بیکس پناہ سرکار مدینہ طیبہ و عرس بزرگان دین و فاتحہ سوم و چہلم و استمداد از ارواح انبیا و اولیا اور مصیبت کے وقت انبیا و اولیا کو پکارنا وغیرہ، بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے: "پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔"

غیر مقلدین

یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے، وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزوجل اور نبی ﷺ کی شان میں بکی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں اور ان حال کے اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ

انھوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے ہیں۔ ائمہ دین کو سب وشتم سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں۔ ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں۔ یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔ تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

مسئلہ..... مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب۔

ضروری تنبیہ۔ وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت چرچا ہے جس چیز کو دیکھئے بدعت ہے لہٰذا بدعت کسے کہتے ہیں اسے بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بدعت مذمومہ وقبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف ومزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت تو مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیحہ نہیں ہوسکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور ان کے وعظ کے جلسے اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے۔ مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبان خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال وسنت وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ

امامت کا بیان

امامت دو قسم کی ہے۔ صغریٰ، کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلوٰۃ میں آئے گا۔ امامت کبریٰ۔ نبی ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی ودنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کے لیے مسلمان آزاد عاقل بالغ قادر قریشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلٰثہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضی اللہ عنہم کو خلافت سے جدا کریں۔ حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وحضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کردیا۔ مولیٰ علی علوی کیسے ہوسکتے ہیں۔ رہی عصمت یہ انبیا وملائکہ کا خاصہ ہے۔ جس کو ہم پہلے بیان کر آئے۔ امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے۔

مسئلہ..... محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل حل وعقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے۔

مسئلہ..... امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جب کہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو۔ خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ..... امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ..... عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کردیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اس وقت تک وہ والی امام ہے۔

عقیدہ: نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق وامام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ: بعد انبیا ومرسلین علیہم السلام تمام مخلوقات الٰہی انس وجن وملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے۔

عقیدہ: افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اسی کو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا بلکہ تم میں کے، تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت درکنار۔ کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم ﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلاتشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا۔ اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زائد ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ: ان کی خلافت بر ترتیب فضیلت ہے یعنی جو عنداللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا لَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو فرمایا فِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ۔

عقیدہ: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعۃ الرضوان کے لئے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔ مثلاً امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند، اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ حضرت وحشی جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا، ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔

مسئلہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم ﷺ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم انبیا علیہم السلام نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لئے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ عزوجل و رسول ﷺ کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ اور ان کو ان پر تفضیل دی اور فرمایا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ۲۷ الحدید ۱۰) سب سے اللہ عزوجل نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ ساتھ ہی ارشاد فرما دیا۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پ۲۷ الحدید ۱۰) اللہ عزوجل خوب جانتا ہے کہ جو کچھ تم کرو گے تو جب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ عزوجل سے جدا اپنی مستقل

حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ: امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے۔ مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے: "خطاء عنادی" یہ مجتہد کی شان نہیں اور "خطاء اجتہادی" یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اس پر عند اللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں۔ مگر احکامِ دنیا میں وہ دو قسم ہے: "خطاء مقرر" کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ دوسری "خطاء منکر" یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا کہ اس کی خطا باعثِ فتنہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اختلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

مسئلہ نمبر ۱: ...... یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے یہ استثنا نئی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ: منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی پھر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی ہوں گے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوکِ اسلام ہیں اسی کی طرف توراتِ مقدس میں اشارہ ہے کہ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَ مُهَاجَرُهٗ طَيْبَةُ وَ مُلْكُهٗ بِالشَّامِ وہ نبی آخر الزماں (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جرار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور اس صلح کو حضورِ اقدس ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا: اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ میرا یہ بیٹا سید ہے میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرا دے۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ حضور سید عالم ﷺ بلکہ حضرت عزت عزوجلالہ پر طعن کرتا ہے۔

عقیدہ: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محبوبۂ رسول اللہ ﷺ ہیں جو انہیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتا ہے۔ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی۔ عرفِ شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلۂ امام برحق کو کہتے ہیں عناداً ہو خواہ اجتہاداً۔ ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ گروہِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسبِ اصطلاحِ شرع اطلاقِ فئۂ باغیہ آیا ہے مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد و معاند و سرکش ہو گیا اور دشنام سمجھا جاتا ہے اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔

عقیدہ: ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الصدیق محبوبۂ محبوبِ رب العالمین جل وعلا و ﷺ پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی بد دین جہنمی۔

عقیدہ: حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بد دین خاسر ہے۔

عقیدہ: یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا معاذ اللہ اس سے اور ریحانۂ رسول اللہ ﷺ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت۔ آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے۔ ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم

ہے۔ ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مسلک سکوت یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان۔

عقیدہ: اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود و ملعون خارجی ہے۔

عقیدہ: ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔

عقیدہ: ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... ولایت وہبی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کر لے البتہ غالباً اعمال حسنہ اس عطیہ الٰہی کے لئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔

عقیدہ: تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں۔ اور تمام اولیائے محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس ﷺ نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

عقیدہ: طریقت منافی شریعت نہیں۔ وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل متصوف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے اور شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد۔

مسئلہ...... احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں جہنم کو البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

مسئلہ...... اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحاب خدمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی ﷺ کے سچے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور ﷺ کی نیابت میں ملتے ہیں۔ علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ ان میں بہت کو ما کان و ما یکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس ﷺ کے واسطہ و عطا سے۔ بے وساطت رسول ﷺ کے کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: کرامت اولیا حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

مسئلہ:...... مردہ زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا۔ غرض تمام خوارق عادات اولیاء سے ممکن ہیں سوائے اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کیلئے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لئے دعویٰ کرے کافر ہے۔

مسئلہ:...... ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں۔ چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ رہا ان کو فاعل مستقل جاننا، یہ وہابیہ کا فریب ہے۔ مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا۔ مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ:...... ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لئے سعادت و باعث برکت ہے۔

مسئلہ:...... ان کو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے۔

مسئلہ:...... اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان کے علم و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔

مسئلہ:...... انہیں ایصال ثواب نہایت موجب برکات و امر مستحب ہے، اسے عرفاً براہ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں۔ یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا۔ ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ:...... عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں، اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ: چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمد تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں۔ لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔[1]

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معلن نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَبَدًا الْاٰبِدِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

1: اس سلسلہ میں مکتبہ اعلیٰ حضرت سے شائع شدہ کتاب راہبر یا رہزن کا مطالعہ فرمائیں۔ (مرتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمُنْفَرِدِ فِیْ ذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ فَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا ضِدَّ لَہٗ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَکْمَلَانِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ لَا سِیَّمَا الْاَئِمَّۃِ الْمُجْتَھِدِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِھِمْ وَاَعْلَمِھِمْ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَالْھُمَامِ الْاَفْخَمِ الَّذِیْ سَبَقَ فِیْ مِضْمَارِ الْاِجْتِھَادِ کُلَّ فَارِسٍ وَصَدَقَ عَلَیْہِ لَوْ کَانَ الْعِلْمُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ سَیِّدِنَا اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ ثَبَّتَنَا اللّٰہُ بِہٖ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَاَعْطَانَا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃً فَاخِرَۃً وَعَطَفَنَا لَھُمْ وَبِھِمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

تمہید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو۔ بفضلہ تعالیٰ علما بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں (رواہ الترمذی عن العلاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ) پھر جس قدر عہد نبوت ﷺ سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علما کہلاتے ہیں۔ روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا۔ اس قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل جن سے ناواقف ہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعث برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ جس میں تمام ضروری مسائل ہوں اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔

لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے لکھے بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لہٰذا فقیر نے بنظر خیر خواہی مسلمانان اور محض بنائے اَلدِّیْنُ النُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس مہم بالشان کی طرف متوجہ ہوا۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(1) اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوئی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی آئیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھنے والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(2) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ اصل مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا ہر مسئلے میں خالص صحیح حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ

رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے۔ جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علماء کے کان بھی آشنا نہیں۔

(3) اس کتاب میں حتی الوسع، اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اسے اختیار کر لیتے ہیں یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں بلکہ اتباع نفس ہے لہٰذا ہر مسئلہ میں مفتٰی بہٖ، صحیح، راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دقت ہر شخص عمل کر سکے اللہ عزوجل توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَخُلَفَائِهِ الْاَخْيَارِ مِنْهُمْ وَالْاَصْهَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِي الْمَقْصُوْدِ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ.

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں (ترجمہ کنز الایمان)

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لئے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بیکار ہے تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے نہ اس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بیکار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی آدمی ہے اور اسی سے فلاح دنیوی و نجات اخروی ہے لہٰذا ہر انسان کے لئے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن ہے اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بیکار کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مرتب ہوں درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد ہو وہ جہنم کا ایندھن۔

قال اللہ تعالیٰ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (پ۱۹، الفرقان: ۲۳)

اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان) جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہو گئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسم دوم کے احکام و مسائل علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جوارح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے وہ دو قسم ہے

یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اس کے رب کے درمیان ہے بندوں کے باہمی کسی کام کا اس میں لگاؤ نہیں عام ازیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز تنہا، روزہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انہیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادت معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مدنظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہ۔ **پہلی قسم کو عبادات دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔** پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا اور رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاق ثواب ہے ورنہ گناہ و موجب

عذاب۔ قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز و روزہ و حج و زکوۃ ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ ﷻ کو بہت محبوب ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہونا ضروری ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہٰذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کئے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

کِتَابُ الطَّہارۃ

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ایک روز نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورۂ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انہیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے اس حدیث کو نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے شبیب بن ابی روح رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا ایک حدیث میں فرمایا۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

طہارت کی دو قسمیں ہیں صغریٰ۔ کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرضِ اعتقادی۔ جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اس کی فرضیت دین اسلام کے عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز رکوع سجود۔

فرضِ عملی۔ وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا۔ حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ اور شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرض عملی میں ہر شخص اس کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجب اعتقادی۔ وہ کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرض عملی و واجب عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انہیں دو میں منحصر۔

واجب عملی۔ وہ واجب اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا

ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنت مؤکدہ۔ وہ جس کو حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔

سنت غیر مؤکدہ۔ وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجب عتاب نہیں۔

مستحب۔ وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس ﷺ نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مباح۔ وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی۔ یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

مکروہ تحریمی۔ یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

اساءت۔ جس کا کرنا برا ہو اور نادراً کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی۔ جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلاف اولیٰ۔ وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطر تحقیق ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (پ 6، المائدۃ 6)

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (ترجمہ کنز الایمان)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائل وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱...... امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرما دے اور درجات بلند کرے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضو کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلاد اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا۔

حدیث ۳...... امام مالک و نسائی رحمہما اللہ عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن بندہ جب وضو کرتا ہے تو

کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔

حدیث ۴......بزار رحمۃ اللہ علیہ نے باسناد حسن سے روایت کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انہوں نے منہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

حدیث ۵......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دونا ثواب ہے۔

حدیث ۶......امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار وضو کرے اس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔

حدیث ۷......صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔

حدیث ۸......مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۹......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث ۱۰......ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے بلال! کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسی سبب سے۔

حدیث ۱۱......ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا

حدیث ۱۲......دارقطنی اور بیہقی رحمہما اللہ اپنی سنن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔

حدیث ۱۳......امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔

حدیث ۱۴......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرما دیتا (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا)

حدیث ۱۵......اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ سید عالم ﷺ کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مسواک نہ فرما لیتے۔

حدیث ۱۶......صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔

حدیث ۱۷......امام احمد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تبارک وتعالیٰ کی رضا کا۔

حدیث ۱۸......ابونعیم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں، بے مسواک کی ستر رکعتوں سے"۔

حدیث ۱۹......اور ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے افضل ہیں بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر سے افضل ہے۔

حدیث ۲۰......مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) (1) مونچھیں کترنا (2) داڑھی بڑھانا (3) مسواک کرنا (4) ناک میں پانی ڈالنا (5) ناخن ترشنا (6) انگلیوں کی چنٹیں دھونا (7) بغل کے بال دور کرنا (8) موئے زیر ناف مونڈنا (9) استنجا کرنا (10) کلی کرنا۔

حدیث ۲۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

احکام فقہیہ:۔ وہ آیہ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

(1) منہ دھونا

(2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(3) سر کا مسح کرنا

(4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائے گی کسی جگہ موضع حدث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔ منہ دھونا شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱......جس کے سر کے آگے کے بال گر گئے یا جمے نہیں اس پر وہیں تک منہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲......مونچھوں یا بھوؤں یا بچی کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳......اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۴......داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہوں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵......لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا نہ کلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا۔ ہاں وہ حصہ جو عادۃً منہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶......رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۷......نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے۔ ورنہ ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸......آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مضر ہے۔

مسئلہ نمبر ۹......منہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰......آنکھ کے کوئے پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کرلیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہوگئی وضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱......پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔

ہاتھ دھونا: اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲......اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۳......ہر قسم کے جائز ناجائز گہنے چھلے انگوٹھیاں پہنچیاں کنگن کانچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴......ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں انگلیوں کی کروٹیں ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل

معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مونڈھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اس کا وہ حصہ کہ اس کے ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔

سر کا مسح: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶......مسح کرنے کیلئے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷......کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لئے کافی نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۸......سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۹......عمامے ٹوپی دوپٹے پر مسح کافی نہیں ہاں اگر ٹوپی دوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۰......سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔

چوتھا فرض: پاؤں کا ٹخنوں سمیت ایک دفعہ دھونا۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲......بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار دھاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۲۳......گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں تلوے ایڑیاں کونچیں سب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴......جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضروری نہیں کہ قصداً پانی بہائے اگر بلا قصد و اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینہ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصے سے دو دو قطرے بہہ گئے) یا اعضا دھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی گزر گیا وضو ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۵......جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی مچھر کی بیٹ وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۲۶......کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہا لینا کافی ہے پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷......مچھلی کا سنا اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔

وضو کی سنتیں:۔

مسئلہ نمبر ۲۸......وضو پر ثواب پانے کے لئے حکم الٰہی بجا لانے کی نیت[1] سے وضو کرنا ضروری ہے ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... بسم اللہ[12] سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجا کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکرِ الٰہی منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... وضو شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک[13] تین تین بار دھوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی انڈیل کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر داہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر داہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مستعمل ہو گیا۔[۱]

مسئلہ نمبر ۳۴...... یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہو اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جنب نے اگر کہنی تک ہاتھ دھویا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جنب کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... جب سوکر اٹھے تو پہلے ہاتھ دھونا استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... کم سے کم تین تین مرتبہ دہنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں[14] مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو لے اور مسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیے دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے محفوظ رکھنا چاہیے اسی لیے پاخانہ میں تھوکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ مسواک پہلے دہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر دہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھو لے یونہی فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی

---

[۱] یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ، فتح القدیر، تبیین و حاشیۃ الشلبی و خلاصہ، غنیہ، حلیہ و کتاب الاصل امام ابی حنیفہ و کتب ائمہ وغیرہا کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل کا مطالعہ کیا جائے ۱۲ منہ

رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضو کے لئے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لئے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک تغیر رائحہ نہ ہو گیا ہو ورنہ اس کے رفع کیلئے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... پھر تین چلو پانی سے تین[1] کلیاں کرے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۳...... پھر تین چلو سے[2] تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے[3] اور یہ دونوں کام دہنے ہاتھ سے کرے پھر[4] بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... منہ دھوتے وقت داڑھی[5] کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔

مسئلہ نمبر ۴۵...... [6]ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے، پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ دہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کئے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً کھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔

مسئلہ نمبر ۴۶...... جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو[7] تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری مرتبہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت۔ اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔

مسئلہ نمبر ۴۸...... پورے سر کا ایک بار[8] مسح کرنا اور[9] کانوں کا مسح کرنا اور[10] ترتیب کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ دیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا برا ہے اور ترک سنت کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور[11] داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور[12] اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کے مستحبات: بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹...... [1]دہنی جانب سے ابتدا کریں مگر دونوں[2] رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی دونوں

(۳) کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو (۴) منہ دھونے اور (۵) مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے (۶) انگلیوں کی پشت سے (۷) گردن کا مسح کرنا (۸) وضو کرتے وقت کعبہ رو (۹) اونچی جگہ (۱۰) بیٹھنا (۱۱) وضو کا پانی پاک جگہ گرنا اور (۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا (۱۳) خاص کر جاڑے میں (۱۴) پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خصوصاً جاڑے میں (۱۵) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا (۱۶) دوسرے وقت پانی بھر کر رکھ چھوڑنا (۱۷) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا (۱۸) انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔ (۱۹) صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا (۲۰) اطمینان سے وضو کرنا عوام میں جو مشہور ہے کہ "وضو جوان کا سا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں۔" اتنی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔ (۲۱) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔ (۲۲) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا (۲۳) جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اسے کووں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں، گھائیوں، کہنیوں کا (۲۴) بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض (۲۵) وضو کا برتن مٹی کا ہو تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر (۲۶) قلعی کیا ہو۔ اگر (۲۷) وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور طشت کی قسم سے ہو تو (۲۸) دہنی طرف (۲۹) آفتابہ میں (۳۰) دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھو لیں اور (۳۱) ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے منہ پر نہ رکھیں (۳۲) دہنے ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا (۳۳) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳۴) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا (۳۵) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا (۳۶) منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا (۳۷) دونوں ہاتھ سے منہ دھونا (۳۸) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا (۳۹) چہرے اور ہاتھ (۴۰) پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو نصف پنڈلی تک دھونا۔ (۴۱) مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا ہوا واپس لائے اور (۴۲) کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور (۴۳) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح ہو (۴۴) عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے (۴۵) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا۔ (۴۶) زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں ہر (۴۷) عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیت وضو حاضر رہنا اور (۴۸) بسم اللہ کہنا اور (۴۹) درود شریف اور (۵۰) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ۱۲ منہ

اور (۵۱) کلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ترجمہ) اے اللہ تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ ۱۲ منہ

اور (۵۲) ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ (ترجمہ) اے اللہ مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بو سے بچا۔ ۱۲ منہ

اور (۵۳) منہ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (ترجمہ) اے اللہ میرے چہرے کو اجالا کر جس

دن کہ کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔ ۱۲ منہ

اور [41] دہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (ترجمہ) اے اللہ میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کر۔ ۱۲ منہ

اور [42] بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَ لَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ (ترجمہ) اے اللہ میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ ۱۲ منہ

اور [43] سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ (ترجمہ) اے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

اور [44] کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (ترجمہ) اے اللہ مجھے ان میں کردے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

اور [45] گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر۔

اور [46] دہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (ترجمہ) اے اللہ میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

اور [47] بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ (ترجمہ) اے اللہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری کوشش بارآور کر اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ پڑھنا سب جگہ درود شریف کا پڑھنا اور یہی افضل ہے۔

اور [48] وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ترجمہ) الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے۔ اور بچا ہوا [49] پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے۔

اور [50] آسمان کی طرف منہ کرکے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترجمہ) تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ ۱۲ منہ

اور کلمۂ شہادت اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے۔ [51] اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کرلے [52] قدرے نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلۂ حسنات میں رکھی جائے گی اور [53] ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے بعد [54] وضو میانی پر پانی چھڑک لے اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو [55] رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

وضو میں مکروہات۔

(1) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (2) وضو کے لئے نجس جگہ بیٹھنا۔ (3) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ (4) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (5) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔ (6) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ (7) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔ (8) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (9) زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (10) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (11) منہ پر پانی مارنا یا (12) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (13) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ رافضی و ہندو کا شعار ہے۔ (14) گلے کا مسح کرنا (15) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (16) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (17) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔ (18) تین جدید

پاؤں سے تین بار مسح کرنا۔ (19) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔ (20) دھوپ[1] کے گرم پانی سے وضو کرنا۔ (21) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔

وضو کے متفرق مسائل:

مسئلہ نمبر ۵۰..... اگر وضو نہ ہو تو (1) نماز اور (2) سجدۂ تلاوت اور (3) نماز جنازہ اور (4) قرآن عظیم چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... طواف کیلئے وضو واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۲..... (1) غسل جنابت سے پہلے اور (2) جنب کو کھانے (3) پینے (4) سونے اور (5) اذان و (6) اقامت اور (7) خطبہ جمعہ و عیدین اور (8) روضہ مبارک رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور (9) وقوف عرفہ اور (10) صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۳..... (1) سونے کے لئے اور (2) سونے کے بعد اور (3) میت کے نہلانے یا (4) اٹھانے کے بعد اور (5) جماع سے پہلے اور (6) جب غصہ آجائے اس وقت اور (7) زبانی قرآن عظیم پڑھنے کیلئے اور (8) حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ (9) جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لئے اور (10) کتب دینیہ چھونے کے لئے اور (11) بعد ستر غلیظ چھونے اور (12) جھوٹ بولنے (13) گالی دینے (14) فحش لفظ نکالنے (15) کافر سے بدن چھو جانے (16) صلیب یا بت چھونے (17) کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے (18) بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو (19) غیبت کرنے (20) قہقہہ لگانے (21) لغو شعر پڑھنے اور (22) اونٹ کا گوشت کھانے (23) کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور (24) باوضو شخص کے نماز پڑھنے کے لئے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر ان سے وضو کرانا چاہئے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔

مسئلہ نمبر ۵۷..... چلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا ایسا ہی جس کام کیلئے چلو میں پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کیلئے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لیں کہ اسراف ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۸..... ہاتھ پاؤں سینہ پشت پر بال ہوں تو ہڑتال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترشوالے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔

فائدہ: ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسے سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں رجوع الی اللہ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وسورۃ الناس اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (پ۱۳ ابراہیم ۱۹) اور سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاْ یُذْہِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ (پ۲۷ الحدید ۳) پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔

۱۔ جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں جن کا ذکر پانی کے باب میں آئے گا اور اس وضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ۱۲ منہ

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر۱...... (1) پاخانہ (2) پیشاب (3) ودی (4) مذی (5) منی (6) کیڑا (7) پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر۲...... اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا ہے۔

مسئلہ نمبر۳...... یوہیں عورت کے سوراخ سے نکل کر ہنوز اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۴...... عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقض وضو نہیں۔ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۵...... مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۶...... (8) مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلی تک پہنچا اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ نمبر۷...... عورت کے دونوں مقام پردہ پھٹ کر ایک ہو گئے اسے جب ریح آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔

مسئلہ نمبر۸...... اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے۔

مسئلہ نمبر۹...... حقنہ یا دوا یا بتی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر۱۰...... مرد نے سوراخ ذکر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی تو تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۱۱...... (9) خون یا (10) پیپ یا (11) زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آ گئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر۱۲...... اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔

مسئلہ نمبر۱۳...... زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر۱۴...... زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں یوہیں اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر۱۵...... پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کی آمیزش رطوبت قابل سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہ جائے گا۔ یوہیں اگر منہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدے سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ۔ غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... جونک یا بڑی کلی (چچڑی) نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر چھوٹی کلی یا جوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... ناسور سے رطوبت بہنے پر وضو جاتا رہے گا اور ذرا نکلا تو وضو باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... دکھتی آنکھ سے جو رطوبت بہے مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... (12) منہ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وضو توڑ دیتی ہے۔

فائدہ۔ منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور اگر جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا جب تک منہ بھر نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر منہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو لگا اور نکل آیا تو وہ پاک ہے نہ اس سے وضو جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ منہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو منہ بھر ہو جائے تو یہ ناقض وضو نہیں پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے

مسئلہ نمبر ۳۱...... قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے تو وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے منہ بھر ہے یا نہیں، منہ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں

مسئلہ نمبر ۳۲...... (13) سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیئت پر سویا جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے یا دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیئت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں

ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سویا تو وضو بھی گیا نماز بھی گئی وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور اگر بلا قصد سویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سرِ نو پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۳۳...... دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سُرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدۂ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا اور پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدرِ کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔

مسئلہ نمبر۳۴...... اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۳۵...... گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے۔

مسئلہ نمبر۳۶...... بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۳۷...... اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر۳۸...... جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔

مسئلہ نمبر۳۹...... نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل تھا، پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وضو لازم ہے۔

فائدہ۔ انبیا علیہم السلام کا سونا ناقضِ وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیا علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمتِ شان کے نہ بسبب نجاست کے کہ ان کے فضلات شریفہ طیب و طاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعثِ برکت۔

مسئلہ نمبر۴۰...... (14) بیہوشی اور (15) جنون اور (16) غشی اور (17) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقضِ وضو ہیں۔

مسئلہ نمبر۴۱...... بالغ کا (18) قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر۴۲...... اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔

مسئلہ نمبر۴۳...... اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔

مسئلہ نمبر۴۴...... اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔

مسئلہ نمبر۴۵...... (19) مباشرتِ فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقضِ وضو ہے۔

مسئلہ نمبر۴۶...... اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشارِ آلہ نہ تھا تو عورت کا وضو اس وقت بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... (20) بے استنجا ڈھیلے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر کرے گا وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸...... چھالا یا آبلہ اچھا ہو گیا اس کا مردہ پوست باقی ہے، جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۹...... عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

متفرق مسائل:

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... خارش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... سوتے میں رال جو منہ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳...... مردے کے منہ سے جو پانی بہے نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴...... آنکھ دکھنے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے اس سے احتیاط ضروری ہے۔[1]

مسئلہ نمبر ۵...... شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۶...... درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔

مسئلہ نمبر ۷...... چلو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بیکار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آ سکتا۔

مسئلہ نمبر ۸...... منہ میں اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ سے لگا کر کلی کو پانی لیا تو لوٹا کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا چلو سے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لیے پانی لے۔

مسئلہ نمبر ۹...... اگر درمیان وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے یوہیں اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

---

[1] اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اسے آنسو کے مثل سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گا۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۲...... یہ معلوم ہے کہ وضو کیلئے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کیلئے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھر ابھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون سا عضو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... میانی میں تری دیکھی مگر یہ معلوم نہیں کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کرلے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شبہے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ (پ ۶ المائدۃ ۶)

اگر تمہیں نہانے کی ضرورت ہو تو خوب ستھرے ہو جاؤ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے حَتّٰى يَطْهُرْنَ (پ ۲ البقرۃ ۲۲۲) یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ (پ ۵ النساء ۴۳)

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔

حدیث ۱...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔

حدیث ۲...... انہیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نہانے کے لئے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور ﷺ نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر دہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے بدن پونچھنے کیلئے ایک کپڑا دیا تو حضور ﷺ نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

حدیث ۳...... بخاری و مسلم میں بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر۔ عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا اس سے طہارت کر۔ عرض کی کیسے طہارت کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔

حدیث ۴...... امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کیلئے اسے کھول ڈالوں فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔ یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے

تو کھولنا فرض ہے۔

حدیث ۵:۔۔۔۔۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔

حدیث ۶:۔۔۔۔۔ نیز ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا، اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرلی۔ تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔

حدیث ۷:۔۔۔۔۔ اصحابِ سنن اربعہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔

حدیث ۸:۔۔۔۔۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد الٰہی و ثنا کے بعد فرمایا: ''اللہ عزوجل حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں سے کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے''۔

حدیث ۹:۔۔۔۔۔ متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا، حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا، اپنی بی بی کو حمام نہ بھیجے۔

حدیث ۱۰:۔۔۔۔۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا ''عورتوں کے لئے حمام میں خیر نہیں'' عرض کیا ''تہبند باندھ کر جاتی ہیں'' فرمایا ''اگرچہ تہبند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں''۔

حدیث ۱۱:۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ عزوجل حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟'' فرمایا ''ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے۔'' ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ''ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔''

فائدہ: امہات المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا، اس لئے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطان کی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں۔ اسی لئے ان کو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲:۔۔۔۔۔ ابوداؤد و ترمذی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو، فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری کا اثر نہیں پاتا، فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی ''عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟'' فرمایا ''ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔''

حدیث ۱۳:۔۔۔۔۔ ترمذی میں انہیں سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔

حدیث ۱۴:۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا وضو کرلو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو۔

حدیث ۱۵:۔۔۔۔۔ صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا

سا وضو فرما تے۔

حدیث ۱۶۔۔۔۔۔۔مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے"۔

حدیث ۱۷۔۔۔۔۔۔ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "حیض والی اور جنب" قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حدیث ۱۸۔۔۔۔۔۔ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لئے حلال نہیں کرتا۔

حدیث ۱۹۔۔۔۔۔۔ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنبی ہو۔

حدیث ۲۰۔۔۔۔۔۔ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فرشتے تین اشخاص کے قریب نہیں ہوتے (1) کافر کا مردہ اور (2) خلوق[۱] میں (3) لتھڑا ہوا اور جنب مگر یہ کہ وضو کر لے۔

حدیث ۲۱۔۔۔۔۔۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔

حدیث ۲۲۔۔۔۔۔۔امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہا لے۔

غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غسل نہ ہوگا چاہے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں۔

(1) کلی: کہ منہ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہ ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز ناجائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

مسئلہ نمبر ۱۔۔۔۔۔۔دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۔۔۔۔۔۔یوں ہی ہلتا ہوا دانت تار سے باندھا گیا یا اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حرج ہے ہاں بعد میں معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی سے مانع ہوں۔

۱۔ ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ ۱۲ منہ

(2) ناک میں پانی ڈالنا: یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳...... بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔

(3) تمام ظاہر بدن: یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔ اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔

لہٰذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کی ضروریات یہ ہیں۔ (1) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ (2) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا بھی وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔ (3) بھنووں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا (4) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ (5) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔ (6) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلے گا۔ (7) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔ (8) بازو کا ہر پہلو (9) پیٹھ کا ہر ذرہ (10) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں (11) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جبکہ پانی بہنے میں شک ہو (12) جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک (13) ران اور (14) پیڑو کا جوڑ ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں (15) دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ (16) رانوں کی گولائی (17) پنڈلیوں کی کروٹیں (18) ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں بے جدا کئے نہ دھلیں گی۔ (19) انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک (20) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک جس کا (21) ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے عورتوں پر خاص احتیاطیں ضروری ہے۔ (22) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (23) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (24) فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے ہاں فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے۔ یوہیں اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (25) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۴...... بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضروری ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آ جائے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ یونہی کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے کافی ہے بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶...... زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کلی کرے ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہائے اور سر کے ہر ذرہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا بعد صحت سر دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی

حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷......پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کیلئے مکھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غسل ہو جائے گا ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔

غسل کی سنتیں ۱

غسل کی (1) نیت کر کے پہلے (2) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر (3) استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر (4) بدن پر جہاں کہیں بھی نجاست ہو اس کو دور کرے پھر (5) نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھو لے پھر (6) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے خصوصاً جاڑے میں پھر (7) تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر (8) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر (9) سر پر اور تمام بدن پر تین بار (10) پھر جائے غسل سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لے اور (11) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور (12) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور (13) ملے اور (14) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو (15) ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر تو ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی (16) دعا پڑھے بعد نہانے کے (17) رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱......اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لئے سنن و مستحبات ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲......اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ مینہ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳......سب کے لئے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا اور دوسرا دبلا پتلا ایک کے تمام اعضاء پر بال دوسرے کا بدن صاف ایک گھنی داڑھی والا اور دوسرا بے ریش ایک کے سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا سر منڈا وعلیٰ ہذا القیاس سب کے لئے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

مسئلہ نمبر ۴......عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۵......بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

(1) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت غسل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱......اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں

۱۔ لفظ پھر کے ساتھ جن سنتوں کا بیان ہوا ان میں یہ ترتیب بھی سنت ہے جو اس کا ترتیب کے ساتھ عمل بھی ہو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر دہنے پر تو سنت ترتیب فوت ہوئی ۱۲ منہ

وضو جاتا رہیگا۔

مسئلہ نمبر۲......اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہوسکی پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر۳......اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلاشہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔

مسئلہ نمبر۴......اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(2) احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔

مسئلہ نمبر۵......اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر۶......اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یاد نہیں تو غسل واجب نہیں جب تک اس کے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کرچکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہوجائے گا یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں اس کا خیال ضرور چاہیے۔

مسئلہ نمبر۷......بیماری وغیرہ سے غشی آئی یا نشہ میں بیہوش ہوا ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔

مسئلہ نمبر۸......کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو پھر جب تندی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہوگیا۔

مسئلہ نمبر۹......نماز میں شہوت تھی اور منی اترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کرلی اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔

مسئلہ نمبر۱۰......کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سوگیا آنکھ کھلی تو مذی پائی غسل واجب ہے۔

مسئلہ نمبر۱۱......سوتے کو احتلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا وضو کرکے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہوگئی۔

مسئلہ نمبر۱۲......عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۳......مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی اور ان میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے احتیاط یہ ہے کہ بہرحال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر۱۴......لڑکے کا بلوغ احتلام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے۔

(3) حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے۔ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا گیا مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر حشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضوِ تناسل میں کا اگر حشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حشفہ داخل ہونے کا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو وطی کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کنواری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقتِ مجامعت سے جب تک غسل نہیں کیا تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حشفہ کے غائب ہونے ہی سے غسل واجب ہو گیا آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ یونہی اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں بغیر انزال وجوبِ غسل نہ ہوگا اور شکلِ انسانی میں ہے تو صرف غیبتِ حشفہ سے واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو جاتا رہے گا۔

فائدہ۔ ان تین وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(4) حیض سے فارغ ہونا

(5) نفاس کا ختم ہونا۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے حیض و نفاس کی کافی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ حیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس سے فراغت ہو چکی تھی صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کلی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجا لائیں غرض جتنے اعضاء کا دھلنا غسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دھل چکے تھے تو بعدِ اسلام اعادہ غسل ضروری نہیں ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھونا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعدِ اسلام پورا غسل کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... پانی میں مسلمان کا مردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے۔ پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غسل ہو گیا ورنہ اب نہلائیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... [1] جمعہ [2] عید [3] بقر عید [4] عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔

اور [1] وقوف [2] عرفات و [3] وقوف مزدلفہ وحاضری حرم وحاضری [4] سرکار اعظم و [5] طواف و دخول [6] منیٰ اور [7] جمروں پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن اور [8] شب برات اور [9] شب قدر اور [10] عرفہ کی رات اور مجلس میلاد [11] شریف اور دیگر [12] مجالس خیر کی حاضری کے لئے اور [13] مردہ نہلانے کے بعد اور [14] مجنون کو جنون جانے کے بعد اور [15] غشی سے افاقہ کے بعد اور [16] نشہ جاتے رہنے کے بعد اور [17] گناہ سے توبہ کرنے اور نیا [18] کپڑا پہننے کیلئے اور [19] سفر سے آنے والے کے لئے [20] استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد نماز [21] کسوف و [22] خسوف و [23] استسقاء اور [24] خوف اور [25] تاریکی اور سخت [26] آندھی کے لئے اور [27] بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کیلئے غسل مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں۔ [1] وقوف [2] مزدلفہ [3] دخول [4] منیٰ [5] جمرہ پر [6] کنکریاں مارنا [7] دخول مکہ [8] طواف۔ جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہا لے یا بعد حیض ختم ہونے کے

مسئلہ نمبر ۲۸...... جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہا لے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... عورت کو نہانے یا وضو کیلئے پانی مول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کیلئے نہائے۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو لے کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے، بے وضو کے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہا لے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ

مسئلہ نمبر ۳۳...... جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو (1) مسجد جانا (2) طواف کرنا (3) قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا (4) بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی (5) آیت کا لکھنا یا آیت (6) تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا (7) چھونا یا ایسی (8) انگوٹھی چھونا یا (9) پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے

کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر قرآن کی آیت دعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ۱ الفاتحۃ) یا خبر پریشان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پ۲ البقرۃ:۱۵۶) کہا یا بہ نیت ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پ۲۸ الحشر:۲۲-۲۴) سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے۔ ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... ان سب کو توریت، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳...... ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... مصحف شریف اگر پرانا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کریں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۵...... کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔

مسئلہ نمبر ۴۶...... قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علیٰ حسب مراتب۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۸...... مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا باندھنا جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (پ۹ الانفال:۱۱)

ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ (پ۹ الانفال ۱۱)

یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور کرے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱......امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دہ در دہ نہ ہو کہ دہ در دہ بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیسے کرے کہا اس میں سے لے لے۔

حدیث ۲......سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ میں حکم ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔

حدیث ۳......امام مالک و ابوداؤد و ترمذی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال یعنی مچھلی۔

حدیث ۴......امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔

کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں؟

تنبیہ: جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۱......مینہ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کنویں اور برف، اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲......جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب اور عرق اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳......اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابن یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴......اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا یا چونا یا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آ جائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں یونہی پڑیا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہو تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پرانے ہونے کی وجہ سے بدلے تو کچھ حرج نہیں مگر جب پتے اسے گاڑھا کر دیں۔

مسئلہ نمبر ۵......بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست تہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ مزہ بو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بو مزہ

کو بدل دیا تو وضو و غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶..... مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... چھت کے پرنالے سے مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جابجا نجاست پڑی ہو اگرچہ نجاست پرنالے کے منہ پر ہو اگرچہ جو پانی نجاست سے مل کر گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا پانی اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... یونہی نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چلو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے

مسئلہ نمبر ۹..... نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یونہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دہ در دہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں و عیدگاہوں میں بنا لئے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... دہ در دہ حوض میں صرف اتنا درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ یا چلو میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لئے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین کھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں۔ البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس نرکل کھیتی اس کے اتصال کو مانع نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہے جیسے پاخانہ یا کوئی مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔

۱۔ درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا کہ یہی مختار ہے اور تنویر الحقائق میں اسی کو قوی بتایا اور مضمرات و بحر میں ہے اور حضرت بحر العلوم نے شرح میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔

۲۔ هكذا في رد المحتار عن الحلية و في الهندية عن المحيط والعناية والتاتارخانية ۱۲

۳۔ والمسألة مصرحة في هبة الحبير بما لا مزيد عليه من شاء الاطلاع فليرجع إليها ۱۲

تنبیہ: جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴......ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو ہاں اس میں کلی ڈالنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لمبائی چوڑائی متصل بقدر دہ دردہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وضو کیا جائز ہے اگرچہ اس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل دہ دردہ نہیں اور اس میں نجاست پڑی تو ناپاک ہے پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی ابل پڑا تو اگر بقدر دہ دردہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں ڈول کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔

مسئلہ نمبر ۱۶......اگر تالاب خشک میں نجاست پڑی اور مینہ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے دہ دردہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینہ سے دہ دردہ سے کم رہا دوبارہ بارش سے دہ دردہ ہوا تو سب نجس ہے ہاں اگر وہ بھر کر بہہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷......دہ دردہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی دہ دردہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر بہہ نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۸......چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ دردہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہا دے تو پاک ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹......کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دہ دردہ نہیں اور نیچے دہ دردہ یا زیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دہ دردہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۰......حقہ کا پانی پاک ہے[1] اگرچہ اس کے رنگ و بو مزے میں تغیر آ جائے اس سے وضو جائز ہے بقدر کفایت[2] اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱......جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں یوہیں اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دہ دردہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲......اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳......اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس

۱؎ کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کوئی نجس شے ہے نہیں کہ ملاقات سے پانی نجس ہوگا ۱۲ منہ

۲؎ مثلاً سارا وضو کر لیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہو گیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو اسے تیمم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر منہ میں بو آ گئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو انتظار کرے کہ نماز پڑھنے کے پہلے بو جاتی رہے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وضو نہ کرنا چاہیے ۱۲ منہ

سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکال لیا یا کنویں میں رسی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا۔ مستعمل نہ ہوگا۔

ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... پانی میں ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یونہی ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے ابال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربوز کا پانی اور گنے کا رس۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... کافر کی یہ خبر کہ یہ پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی۔ دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہی اس کی اصل حالت ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے اگر وضو کر بھی لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ یہی حکم بالغ کا بھرا ہوا پانی بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... نجاست نے پانی کا مزہ یا رنگ یا بو بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی۔ گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔

کنویں کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... کنویں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا اور کوئی ناپاک چیز گری اس کا کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲...... جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا یونہی مرغی اور بط کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳...... مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کنویں میں جائیں تو بضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے پانی کی ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کبوتر چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل شکرہ باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا یونہی چوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۴......پیشاب کی بہت باریک بوندیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۵......جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوگیا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہوگیا۔ یوہیں ڈول، رسی، گھڑا جس میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا پاک کوئیں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۶......کوئیں میں آدمی، بکری یا کتا یا کوئی اور دموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے تو کل پانی نکال جائے۔

مسئلہ نمبر۷......مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۸......اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر۹......چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کوئیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو، کل پانی نکالا جائے۔ مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۰......بلی نے چوہے کو دبوچا اور وہ زخمی ہوگیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا، کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۱......چوہا، چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۲......کبوتر، مرغی، بلی گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔

مسئلہ نمبر۱۳......آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہوا حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔

مسئلہ نمبر۱۴......جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر۱۵......دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل۔

مسئلہ نمبر۱۶......دو بلیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۷......مسلمان مردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں ورنہ اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہو اور خشک ہوگیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے۔ ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہوگیا۔

مسئلہ نمبر۱۸......کافر مردہ اگرچہ سو بار دھویا گیا ہو کوئیں میں گر جائے اور یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۹......کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

مسئلہ نمبر۲۰......بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کیلئے اترا تو کچھ نہیں۔

مسئلہ نمبر۲۱......سور کوئیں میں گرا اگرچہ بے مرے پانی نجس ہوگیا کل نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر۲۲......سور کے سوا اگر کوئی اور جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو اور

پانی میں اس کا منہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کو استعمال جائز مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے جیسے چوہے وغیرہ میں بیس ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول پانی نکالنا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی بیس ڈول نکال لیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... جوتا یا گیند کنویں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بطخ اس کے مر جانے سے پانی نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر مکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

فائدہ۔ مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے۔ اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سور کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت کہ وہ پاک ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں۔ پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ اس میں پڑی رہے تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... اور اگر وہ گل سڑ کر مٹی ہو گئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہو گئی ہو جیسے نجس کپڑا اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... جس کنویں کا ڈول معین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ تھا تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... ڈول بھرا ہونا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک

صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین یا ایک صاع کے برابر کریں۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریقہ سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے۔ اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... جو کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کریں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ٹھیک طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں کنواں پاک ہو جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے چھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے میں پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۲...... کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آ گئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہو گئی اس کے بعد اگر پانی پئے گا تو پاک رہے گا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳...... معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۴...... شراب خور کی مونچھیں بڑی بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پئے گا وہ پانی اور

برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵.....مرد کا غیر عورت کا اور عورت کا غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کھانا تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶.....جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرندے ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے بیل بھینس بکری کبوتر تیتر وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۷.....جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۸.....یوں ہی بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے اور ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کے طہارت ہو جاتی (مثلاً آب جاری یا کثیر پانی پیا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پیا) اور اس حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اسی طرح اگر بیل بھینسے بکرے نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک۔

مسئلہ نمبر ۹.....گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھا کر یا چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اس کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کیلئے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً ہاتھ کھینچ لے یوں ہی چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸.....گدھے خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہٰذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدث حقیقی طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۹.....جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلی کے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰.....اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں

اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کرے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضروری ہے اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... مشکوک جوٹھا کا کھانا کھانا نہیں چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ (پ ۵، النساء: ۴۳)

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کا کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیح بخاری میں بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک جب بیداء یا ذات الجیش[1] میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کیلئے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ حضور ﷺ کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ پانی ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور حضور ﷺ اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ عزوجل نے انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور ﷺ کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور ﷺ اٹھے اللہ عزوجل نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے متعلق رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ باتیں ہیں۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی"۔

حدیث ۳...... امام احمد و ابوداود و ترمذی رحمہم اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل وضو کرے) کہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

---

[1] بیداء و ذات الجیش [illegible] دو جگہ کے نام ہیں۔ ۱۲ منہ

حدیث ۴: ابوداؤد و دارمی و نسائی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ "دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا! تجھے دونا ثواب ہے"۔

حدیث ۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے حضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی؟ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔

حدیث ۶: صحیحین میں ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیر جمل[1] کی جانب سے تشریف لا رہے تھے۔ ایک شخص نے حضور ﷺ کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱: جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو و غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ (1) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہر کا فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔

مسئلہ نمبر ۲: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یوہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳: اور اگر پانی بیماری کا نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو کرا دے تو بھی تیمم کرے۔ یوہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴: بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرورت اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ نمبر ۵: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(2) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے بلا تلاش کیے تیمم نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔

---

[1] مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۸......اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں تو تلاش ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۹......اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے میں کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کئے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۰......ساتھ میں زمزم شریف ہے جو لوگوں کے لئے تبرکاً لئے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لئے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱......اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم کر جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اس کا کچھ عوض ٹھہرا لے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲......جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہو گئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۳......اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں، پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اس نے دے دیا، یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہو گئی اور بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہو گئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۴......نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دے گا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا یا مانگنے سے دے دیا جب بھی اعادہ کرنا لازم اور نہ دے تو ہو گئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہو گئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آ جائے اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی تو ہو گئی۔

(3) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جس سے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

(4) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶......اگر وہ دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وضو کے لئے پانی لو گے تو مار ڈالوں گا یا قید کرا دوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔

مسئلہ نمبر۱۷...... قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔

(5) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱۸...... اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہو گئی۔

مسئلہ نمبر۱۹...... رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال عمامہ دوپٹہ وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں

(6) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲۰...... پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے۔ شوربے کی ضرورت کیلئے تیمم جائز نہیں

مسئلہ نمبر۲۱...... بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جوازِ نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرلے یا اس کو پاک کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے پہلا تیمم نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر۲۲...... مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کیلئے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو۔ اگر اس نے کہا کہ پینے کیلئے بھی ہے اور وضو کیلئے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کرلے

(7) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کر فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲۳...... پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔

(8) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں کہ قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی یا

(9) گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲۴...... وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکی گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر۲۵...... گہن کی نماز کے لئے تیمم جائز ہے جبکہ وضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

مسئلہ نمبر۲۶...... وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشا یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

(10) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۷......ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔ یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لئے تیمم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸......ایک جنازہ کیلئے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا۔ اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرنا تو کرلیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لئے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وضو کرسکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹......سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۰......جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لئے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کرکے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔

مسئلہ نمبر ۳۱......مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲......قرآن مجید چھونے کیلئے یا سجدہ شکر کیلئے تیمم جائز نہیں جبکہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۳......وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴......عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۵......مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد سے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۶......جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لئے کافی ہے لاکر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کیلئے پورا نہیں تو چاہیے کہ مردے کے غسل کیلئے اپنا اپنا حصہ دیدیں اور سب تیمم کریں۔

مسئلہ نمبر ۳۷......دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۸......اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳۹......کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۰......اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۱......تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کے ناخن سے کہنیوں سمیت مسح

کریں۔

مسئلہ نمبر۴۲......وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔

مسئلہ نمبر۴۳......تیمم میں تین فرض ہیں۔

(1) نیت اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۴۴......کافر نے اسلام لانے کیلئے کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر۴۵......نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کیلئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو ہونے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کیلئے طہارت شرط نہیں) کیلئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کیلئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۴۶......جنب نے قرآن پڑھنے کیلئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ سجدہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۴۷......دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کیلئے جو تیمم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۴۸......نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کیلئے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۴۹......نماز جنازہ یا عیدین کیلئے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ نمبر۵۰......سجدہ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔

مسئلہ نمبر۵۱......جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضروری نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کیلئے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

مسئلہ نمبر۵۲......بیماری یا بے دست و پا ہے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہیے جسے کرایا جا رہا ہے۔

(2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر۵۳......داڑھی اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے منہ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۵۴......عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ نمبر۵۵......نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ نمبر۵۶......ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی

نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یونہی اگر زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۷...... مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(3) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۸...... انگوٹھی چھلے پہنے ہوں تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۹...... تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۰...... ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے منہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اس کیلئے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہوگیا مگر خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۱...... جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اس پر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کرلے تو بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۲...... کوئی ایسا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳...... تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور منہ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضروری ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہوگیا ورنہ نہیں اور صورت میں منہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔

تیمم کی سنتیں

(1) بسم اللہ کہنا (2) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (3) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (4) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے (5) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (6) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (7) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (8) پہلے دہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔ (9) داڑھی کا خلال کرنا اور (10) انگلیوں کا خلال جبکہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یونہی دہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہوگیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنت ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱...... اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہوگیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲...... تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳......خلال کے لئے زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں؟

مسئلہ نمبر ۱......تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲......جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳......جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴......یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵......جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے ریتا، چونا، سرمہ، ہڑتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶...... پکی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے جیسے گیرو، کھریا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷......شورہ جو ابھی پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸......جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹......جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ابھی باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے۔ اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹......غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی اور گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰......مشک و عنبر کافور لوبان سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱......موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چونے سے بھی ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۱۲......راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳......زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴......اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵......زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ منہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۶......بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جبکہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... مسافر کو ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھا لے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کرلے جبکہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... گدے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے

مسئلہ نمبر ۲۰...... کان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے منہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی تیمم کی نیت سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... مصنوعی مردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... موتی یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم توڑنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسئلہ نمبر ۱...... جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲...... مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۳...... کسی نے غسل اور وضو دونوں کیلئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴...... جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کو ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۵...... اتنا پانی ملا کہ وضو کیلئے کافی نہیں یعنی ایک ایک مرتبہ منہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۶...... ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۷...... پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وضو جاتا رہا تو بے

تک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر سے گزرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸..... پانی پر گزرا اور اسے تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۹..... نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمم نہ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا یوہیں اگر یہ کہا میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یوہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملا جب بھی نیا تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا جس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھو لے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھو لے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دھل سکتی ہے تو دونوں تیمم باقی ہیں اور پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کر لے چاہے دھو لے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھو لے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔

موزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱..... امام احمد و ابو داود رحمہما اللہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور بھول گئے؟ فرمایا: "بلکہ تو بھولا، میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا"۔

حدیث ۲..... دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔

حدیث ۳..... ترمذی و نسائی رحمہما اللہ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

حدیث ۴..... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔

حدیث ۵..... ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ راوی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں اسی لئے امام کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔ جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اہل سنت وجماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَیْنِ وَمَسْحُ الْخُفَّیْنِ "یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا" ان تین باتوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سنی ہونے کے لئے کافی ہے علامت شے میں پائی جاتی ہے شے لازم علامت نہیں ہوتی۔ جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ ان کی علامت سر منڈانا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کیلئے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ شبہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔

مسئلہ نمبر ۱...... جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۲...... عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ مسح کرنے کیلئے چند شرطیں ہیں۔

(1) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں، اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

(2) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(3) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۳...... ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

(4) وضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا۔

مسئلہ نمبر ۴...... اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لے اور حدث سے پہلے منہ ہاتھ دھو لے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا تو حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵...... بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضاء وضو دھو لئے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶...... وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہو تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۷...... تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸...... معذور کو صرف اسی ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو، ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کیلئے وہ مدت ہے جو تندرست کیلئے ہے۔

(5) بحالت جنابت میں نہ پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

مسئلہ نمبر ۹......جنب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰......جنب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لئے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔

(6) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱......موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

مسئلہ نمبر ۱۲......مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے

(7) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔ یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳......موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴......کسی جگہ سے پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۵......ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی (جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں) جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۶......ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷......انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ابھی ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸......مسح میں فرض دو ہیں۔ (1) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (2) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۹......ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۰......پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱......انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر ٹپکتا رہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اس خالی جگہ کا مسح کیا مسح نہ ہوا اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا تو فوراً مسح جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت ایک بار کر لینا کافی ہے

مسئلہ نمبر ۲۶...... موزے پر پائتابہ پہنا اور اس پائتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... موزے پہن کر شبنم میں چلا یا اس پر پانی گر گیا یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا۔ ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسئلہ نمبر ۱...... (1) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... (2) مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے۔ اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے، پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳...... مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا نیچے اوپر اور اگل بغل اور ایڑیوں پر مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۴...... (3) موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ یونہی اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا۔ موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے۔ پنڈلی کا اعتبار نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔

(5) ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶...... موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۷...... پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ تری موزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۸...... اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے۔ اگر اس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اس کا نکالنا ضروری نہیں، اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹...... کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے ارد گرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کر لیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہو تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتا تو فوراً مسح کر لے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض ہر حال پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے، اس سے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... تختی یا پٹی کھل جائے اور دوبارہ باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور پھر جو باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کر لیں۔

حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۲)

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۲) نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہر شے کرو، اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آ کر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے)۔ رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا۔ وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا حضور ﷺ نے آدمی بھیج کر ان کو بلایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور ﷺ نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔

حدیث ۲...... صحیح بخاری میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے، جب سرف[1] میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، فرمایا: تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ عزوجل نے بنات آدم پر لکھ دیا تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔

---

[1] مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ

حدیث ۳...... صحیح بخاری میں ہے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جنب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں مجھے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے کنگھا کرتیں اور حضور ﷺ معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان کے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانۂ حیض میں پانی پیتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اسی جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔

حدیث ۵...... صحیحین میں انہیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔

حدیث ۶...... صحیح مسلم میں انہیں سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا، عرض کی میں حائض ہوں، فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

حدیث ۷...... صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ حضور ﷺ پر اور میں حائض تھی۔

حدیث ۸...... ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفران کیا اس چیز کا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

حدیث ۹...... رزین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لئے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا تہبند (الف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔

حدیث ۱۰...... اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت میں انہیں سے یوں روایت ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔ **حیض کی حکمت**۔ عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱...... بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲...... حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳...... ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے۔ اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن

لہ یہ مسئلہ معرکۃ الآراء ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاویٰ قاضی خان و کافی و خلاصہ و منیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد وغیرہ کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق حضور مجدد کے رسالہ مبارکہ الہنی الاحلی فی الفرق بین الملاقی والملقی کا مطالعہ کیا جائے ۱۲ منہ

چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا۔ جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر گھنٹے ہونا ضروری نہیں مگر تین طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔ ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہوگا، اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

مسئلہ نمبر ۴.....دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے سے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۵.....یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔

مسئلہ نمبر ۶.....کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷.....نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے۔ یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

مسئلہ نمبر ۸.....حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹.....دو حیضوں کے درمیان کم از کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، میلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے بھی نہ رکا جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....جس عورت کو عمر بھر میں خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن

رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے باقی ہمیشہ کیلئے پاک۔

مسئلہ نمبر ۱۷ ...... جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لئے ہر مہینہ دس دن حیض کے سمجھے بیس دن استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۸ ...... کسی عورت کو ایک بار حیض آیا اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں انہیں دن وضو کر کے نماز پڑھے اور ان بیس یا ان انیس دن میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے۔

اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دوبار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کیلئے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے

اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین تھا

مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے۔ یونہی چار دن یا پانچ دن حیض کے ہوں یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آیا تھا اور تاریخیں بھول گئیں تو ۲۷ دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے اور اگر یہ معلوم ہے کہ کس سے شروع ہوا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آیا تھا تو بیس دن کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون سے دن ہیں تو پہلے دو دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دونوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور دو دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دن میں وضو کر کے پڑھے پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ دن حیض کے دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دو گنے ہیں یا

دو تہائی سے کم یا دو تہائی سے زیادہ اگر دو تہائی سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے اور دو تہائی سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور یاد نہ ہوں کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نہ یہ کہ مہینے کے شروع کی دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں تو جی میں سوچے جو پہلو جمے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لئے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت مؤکدہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا یا مسجد میں جانا یا سجدۂ تلاوت وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آ کر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہونے تھے کہ پھر خون جاری ہو گیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلے پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو اب اس سے ایک دن پیشتر خون آ کر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں خون نہ آنے کے حیض ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہونے کہ پھر آ گیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض ہے اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کر لے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لئے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱......نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲......کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے کے بعد کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ جیسے عادت تیس دن کی تھی اور اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

مسئلہ نمبر ۳......بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴......حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵......پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔

مسئلہ نمبر ۶......حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۷......حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عضو کا بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۸......جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۹......جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم کا فاصلہ ہے یونہی دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ کر پھر چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰......اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱......چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۲......نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض ونفاس کے احکام

مسئلہ نمبر ۱......حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲......کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳......جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴......اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے۔ جس کا بیان غسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ نمبر ۵......معلّمہ کو حیض یا نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶......دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بالکفار ملحق تک دعائے قنوت ہے۔

مسئلہ نمبر ۷......قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کرکے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸......ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹......ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰......اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کر لے یونہی مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کرکے جانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱......عیدگاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲......ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳......خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ان کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴......اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶......نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہو گئی اگرچہ تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷......نماز پڑھنے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے

مسئلہ نمبر ۱۸......نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹......حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن

کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں۔ ہاں! اگر عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے، عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی، قضا کرے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشا کی قضا پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں۔ جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... ناف کے اوپر سے اور گھٹنے سے نیچے چھونے سے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی بوس و کنار بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں۔ اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کر لے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں۔ جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں، جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔

فائدہ۔ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ہندوستان میں عورتیں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں۔ یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں، نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں۔ یہ محض جہالت ہے، جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں۔ اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام و رکوع و سجود نہ ہو سکے اشارے سے پڑھے وضو نہ کر سکے تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی، توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔

استحاضہ کا بیان

حدیث ۱...... صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: "نہ، یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ"۔

حدیث ۲...... ابو داؤد و نسائی رحمہما اللہ کی روایت میں فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو تو نماز سے باز رہو اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو کہ وہ رگ کا خون ہے۔

حدیث ۳...... امام مالک و ابو داؤد و دارمی رحمہم اللہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اس کیلئے ام المومنین ام سلمہ رضی

اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔

حدیث ۴......ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ کی روایت ہے، ارشاد فرمایا: جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

استحاضہ کے احکام:

مسئلہ نمبر ۱......استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

مسئلہ نمبر ۲......استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کرکے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳......اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴......ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک وقت میں وضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرہ کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا۔

مسئلہ نمبر ۵......جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی، اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں، اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۶......نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۷......خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ یوہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸......فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۹......وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت[1] جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

---

[1] اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وضو کرنے کے بعد بھی پانی گرتا رہا [illegible] دوسرے یہ کہ وضو کرنے کے بعد بھی نہ پانی گرتا [illegible] پہلی صورت میں [illegible]
لیکن جب کہ اس کے بعد [illegible] ختم وقت سے پہلے [illegible]
یہ بعد ختم وقت [illegible] دونوں صورتوں کو شامل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... اور اگر اس وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وضو کے اندر پائی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ مصلّی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔

نجاستوں کا بیان

حدیث ۱...... صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے، تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، تب اس میں نماز پڑھے۔

حدیث ۲...... صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور ﷺ نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی پھر حضور ﷺ اس میں نماز پڑھتے۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب چمڑا پکایا جائے پاک ہو جائے گا۔

حدیث ۵...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی

کھالیں جب پکائی جائیں تو انہیں کام میں لایا جائے۔

حدیث ۶......امام احمد و ابوداود و نسائی رحمہم اللہ نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔

حدیث ۷......دوسری روایت میں ان کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو "غلیظہ" کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۱......نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔ اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۲......اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ لید گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین 1/5 1 رتی ہے اور پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ نمبر۳......نجس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا تو اس میں علماء کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا۔

مسئلہ نمبر۴......نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۵......نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دہ در دہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۶......انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر منہ قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون منی مذی ودی۔

مسئلہ نمبر۷......شہید فقہی[1] کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۸......دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے یونہی ناف یا پستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر۹......بلغمی رطوبت ناک یا منہ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔

مسئلہ نمبر۱۰......دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب

---

[1] یعنی وہ شہید جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔ ۱۲ منہ

پاک ہے محض غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے نجاست غلیظہ ہے

مسئلہ نمبر ۱۲...... خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مرجائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بت پرست یا مرتد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا، اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی اور بطخ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس طرح جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کئے گئے ہوں۔ یونہی ان کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو اور سور کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب) اور جس جانور کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں (کوا، چیل، شکرا، باز، بہری) اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ ہے اور حلال کا نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... گوشت، تلی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... جو بچہ مردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی اگرچہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوگی۔ ہاں اگر اس کو غسل دے کر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائے گی مگر خلاف مستحب ہے۔ یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوئی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... روئی کا کپڑا دُھنیا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا گیا۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے۔ ہاں اگر مزے میں فرق آ جائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دی باقی میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا لپیٹا یا ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے۔ اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو۔ ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آ گئی تو نجس ہو گئے اور نجس نہیں ہوئے تو نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... جس جگہ کو گوبر سے لیپا اور وہ سوکھ گئی، بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا۔ جب تک کپڑے کی تری سے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... نجس کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جب تک کپڑے کی تری سے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... ناپاک چیز پر ہو کر ہوا گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے۔ ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۳...... اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک ہوئی۔

مسئلہ نمبر۴۴......کوئی نجس چیز پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوگا۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۴۵......پاخانہ پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۴۶......راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۴۷......سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا اور زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۴۸......آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دہ در دہ سے کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔

مسئلہ نمبر۴۹......بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ نمبر۵۰......پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہو گئی۔

مسئلہ نمبر۵۱......مٹی میں ناپاک بھس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر۵۲......کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔

مسئلہ نمبر۵۳......کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ نمبر۵۴......آب مستعمل پاک ہے خود اور پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۵۵......سوا سور کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں۔

مسئلہ نمبر۵۶......عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔ کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں، ہاں دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۵۷......جو گوشت سڑ گیا بدبو آنے لگی اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۱......جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی، وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا۔ جہاں تک اس وقت سرکہ ہے۔ اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ یونہی اگر شراب منہ تک بھری تھی پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا۔ اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائیگا۔ ہاں اگر پلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے۔

مسئلہ نمبر۲..... شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا، پھٹا نہیں تھا اور سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر۳..... شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کتے نے منہ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔

مسئلہ نمبر۴..... شراب کو خریدنا یا منگانا یا اٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

مسئلہ نمبر۵..... نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

مسئلہ نمبر۶..... اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک۔

مسئلہ نمبر۷..... جو چیزیں بذاتِ خود نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز (جس سے نجاست دور ہو جائے) سے دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ نمبر۸..... مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۹..... تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے منہ کا مسئلہ اوپر گزرا ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰..... دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۱۱..... نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۱۲..... اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۳..... کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

مسئلہ نمبر۱۴..... زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کیلئے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا اور کوئی نجاست پڑ گئی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۱۵..... گودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی، اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے۔ یوہیں زخم میں راکھ بھر دی، پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ نمبر۱۶..... کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو۔ اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۱۷..... اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے

کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ سکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... دری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا لے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں۔ (یعنی جب بالکل یہ معلوم نہ ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازہ سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھو لیا جب بھی پاک

یونہی اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھویا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... یہ ضرور نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیں گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ ڈالی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... اس مسئلہ میں عورت و مرد و انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ، گوبر، منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی۔ خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... جس کنویں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کنواں سوکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوئی بلکہ دھونا ضروری ہے یونہی درخت یا گھاس سوکھنے سے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کیلئے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳...... اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۵......کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶......جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷......ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔

مسئلہ نمبر ۴۸......تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۹......اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۰......جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۵۱......سُوَر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۲......سُوَر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۳......درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ کتے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ ائمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۴......روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھنکنے سے اڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دھنکنے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھنکنے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵۵......غلہ جب پیر میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہو گیا اور اگر کل بعینہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے مگر اس میں اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۶......رانگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷......جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۸......شہد ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے تین مرتبہ یونہی کریں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۹......ناپاک تیل کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں یونہی تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے یونہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کو دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔ بہتی ہوئی تمام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہوا ہو اسے پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کریں

اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے ابال لیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰...... جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے۔ باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۶۱...... کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرح دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶۲...... جو کپڑا دو تہہ کا ہو اگر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لئے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳...... لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۴...... جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۶۵...... آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ نکلا ہو تو معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۶...... کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۷...... فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

استنجا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (پ ۱۱ التوبۃ: ۱۰۸)

اور اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱...... سنن ابن ماجہ میں ابو ایوب و جابر و انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار! اللہ عزوجل نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کیلئے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔

حدیث ۲...... ابوداؤد و ابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ پاخانے جن اور شیاطین کے

حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلاء کو جائے یہ پڑھ لے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حدیث ۳......صحیحین میں یہ دعا یوں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی و شیاطین سے۔ ۱۲منہ

حدیث ۴......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانہ کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔

حدیث ۵......ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے غُفْرَانَکَ اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲منہ

حدیث ۶......ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔ ۱۲منہ

حدیث ۷......حصن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْہِ مَا یَنْفَعُنِیْ (ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔ ۱۲منہ

حدیث ۸......متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کو نہ مونھ کرو نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۹......ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء کو جاتے انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰......ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ نے انہیں سے روایت کی جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔

حدیث ۱۱......ابوداود رحمۃ اللہ علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔

حدیث ۱۲......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ترمذی و نسائی رحمہما اللہ نے روایت کی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائی (جنوں) کی خوراک ہے اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔

حدیث ۱۳......ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔

حدیث ۱۴......ابوداود و نسائی رحمہما اللہ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔

حدیث ۱۵......ابوداود و ابن ماجہ رحمہما اللہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ اور راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔

حدیث ۱۶......امام احمد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی کریم

ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو۔ حضور ﷺ نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

حدیث ۱۷...... امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ عزوجل اس پر غضب فرماتا ہے"۔

حدیث ۱۸...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) معذب نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا۔ پھر حضور ﷺ نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہو۔[1]

استنجا کے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر ۱...... جب پاخانہ یا پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔ بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے دہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے۔ چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرمادی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳...... بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچہ کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴...... پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یونہی ہوا کے رخ پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو، گھاٹ پر یا پھل دار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے۔ یونہی جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۶...... خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۷...... ایسی سخت زمین جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں، پیشاب کرنا منع ہے۔ ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔

مسئلہ نمبر ۸...... کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ یونہی ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو منع ہے۔ یونہی کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹...... جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہے جب تک خشک نہ ہوں ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے ۱۲ منہ

سے نکل جاتا ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔ جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رکے ہوئے ہیں نکل جائیں۔ پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کیلئے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اس کی حمد ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲ منہ

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہ جائے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں پھر اس جگہ سے باہر آکر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَآئِدًا وَّدَلِیْلًا اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ

حمد ہے اللہ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور قائد اور اللہ تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا، اے اللہ تو میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۰...... آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... آگے اور پیچھے سے پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جبکہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لئے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نجاست مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درہم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے کی دیوار نہ ہو اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......پرائی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۶......ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ کی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷......کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل جیسے کافر کا نام لکھا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸......داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اسے داہنے ہاتھ سے جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹......آلہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰......جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱......پاخانہ کے بعد مرد کیلئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۲......عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔

مسئلہ نمبر ۲۳......پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا اس طرح پر کہ جس رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو تو مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴......پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر استبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کیلئے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۲۵......پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اونچی رکھے پھر وہ جو اس سے متصل ہے اس کے بعد چھنگلیا اونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶......ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۷......عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔

مسئلہ نمبر ۲۸......طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹......جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰......روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۱......مرد ایسا ہو تو اس کی بی بی استنجا نہیں کرا سکتی بلکہ معاف ہے۔ اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا

شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹی، بیٹا، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتی بلکہ معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہئے کہ اسراف میں داخل ہے۔

قد تم بحمد الله سبحنه و تعالی هذا الجزء فی مسائل الطهارة و له الحمد اولا و اخرا و باطنا وظاهرا كما يحب ربنا و يرضى وهو بكل شیء عليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم وصلی الله علی خير خلقه سيدنا و مولنا محمد واله وصحبه وابنه و ذريته و علماء ملته واولياء امته اجمعين امين والحمد لله رب العلمين وانا الفقير المفتقر الی الله الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر الله له ولوالديه امين.

تقریظ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تصدیق جلیل وتقریظ جمیل امام اہل سنت، مجدد دین وملت، محی الشریعہ، کاسر الفتنہ، قامع البدعہ، مجدد مأۃ حاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ سیدی و سندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام والمسلمین بطول بقائہم وبرکاتہم۔

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله و كفی وسلم علی عباده الذين اصطفی لا سيما علی الشارع المصطفی و مقتفيه فی المشارع اولی الطهارة والصفا

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعمل وفیض میں برکت دے۔ اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہلسنت میں شائع ومعمول اور دنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَاٰلِهِ الْكِرَامِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّةِ اٰمِيْن

۱۲۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ ہجریہ

ضمیمہ ''بہارِ شریعت'' حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بہارِ شریعت: حصہ دوم میں جہاں آبِ مطلق و آبِ مقید کے جزئیات لکھے گئے ہیں ایک مسئلہ یہ بھی بیان میں آیا کہ حقہ کا پانی پاک ہے اگرچہ رنگ و بو و مزہ میں تغیر آ جائے اس سے وضو جائز ہے بقدرِ کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ اس پر کاٹھیاواڑ کے بعض اضلاع کے عوام میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوا اور یہاں ایک خط طلبِ دلیل کیلئے بھیجا۔ چاہیے یہ تھا خلاف کرنے والے دلیل لاتے کہ دلیل ان کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ۔ اس لئے کہ پانی اصل میں طاہر مطہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا (پ ۱۹ الفرقان ۴۸) وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ (پ ۹ الانفال ۱۱) ردالمحتار میں ہے۔ ویستدل بالآیۃ ایضاً علی طہارتہ اذ لا منۃ بالنجس لہٰذا جو ادعا کرے کہ کسی پانی کی نجاست کا جو نے تغیر دی اس کا قول نہ مانا جائے گا اور اس سے وضو جائز ہے کہ نجاست عارضی ہے اور قول کا فرد یا عاطل ہے معتبر لہٰذا اپنی اصل طہارت پر رہے گا۔ اس سے ہمارے قول کی کافی تائید ہے مگر یہ سب باتیں اس لئے ہیں جو قواعدِ شرعیہ کے مطابق کہیا کہا جا سکے اور آج کل اس سے بہت کم کام لیا جاتا ہے ''الا ماشاء اللہ'' اس زمانہ میں تو یہ ہو گیا ہے کہ کچھ کہہ کر عوام میں اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صحیح ہو یا غلط اس سے کچھ مطلب نہیں معترضین اگرچہ اسے ناپاک مانتے ہیں لہٰذا صرف طہارت کی سند دینی ہمیں کافی تھی مگر ہم احساناً دونوں حکموں کا ثبوت دیتے ہیں طہارت کے متعلق تو وہی کافی ہے کہ یہ پانی ہے اور پانی بذاتِ خود نجس نہیں تاوقتیکہ کسی نجس کا مس نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا۔ نجس کا خلط جیسے شراب یا پیشاب یا دیگر اشیائے نجسہ اس میں مل جائیں تو اگر قلیل ہے یعنی دہ در دہ سے کم ہے تو اب ناپاک ہو جائے گا اگر دہ در دہ ہے تو نجس کے ملنے سے بھی اس وقت ناپاک ہو گا کہ اس نجس شے نے اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دیا۔ درمختار میں ہے۔

وَيَنْجُسُ بِتَغَيُّرِ أَحَدِ أَوْصَافِهِ مِنْ لَوْنٍ أَوْ طَعْمٍ أَوْ رِيحٍ بِنَجَسٍ الْكَثِيرُ وَلَوْ جَارِيًا إِجْمَاعًا أَمَّا الْقَلِيلُ فَيَنْجُسُ وَإِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ

عالمگیریہ میں ہے۔

اَلْمَاءُ الرَّاكِدُ إِذَا كَانَ كَثِيرًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْجَارِي لَا يَتَنَجَّسُ جَمِيعُهُ بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ أَوْ طَعْمُهُ أَوْ رِيحُهُ وَعَلَى هَذَا اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ وَبِهِ أَخَذَ عَامَّةُ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَا فِي الْمُحِيطِ

مس کی صورت یہ ہے کہ نجس چیز پانی سے چھو جائے اگرچہ اس کے اجزا اس میں نہ ملیں قلیل پانی نجس ہو جائے گا۔ جیسے سور کے بدن کا کوئی حصہ اگرچہ پانی سے چھو جائے نجس ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ فوراً اس سے جدا کر لیا جائے اگرچہ لعاب وغیرہ کوئی نجاست اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملی ہندیہ میں ہے۔

وَإِنْ كَانَ نَجِسَ الْعَيْنِ كَالْخِنْزِيرِ فَإِنَّهُ يَتَنَجَّسُ وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ فَاهُ۔ اسی میں ہے۔ أَمَّا الْخِنْزِيرُ فَجَمِيعُ أَجْزَائِهِ نَجِسَةٌ

ردالمحتار میں ہے۔

وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ أَنَّ شَعْرَهُ نَجِسٌ وَصَحَّحَهُ فِي الْبَدَائِعِ وَرَجَّحَهُ فِي الْاِخْتِيَارِ فَلَوْ صَلَّى وَمَعَهُ مِنْهُ أَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ لَا تَجُوزُ وَلَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ قَلِيلٍ نَجَّسَهُ

یوہیں کوئی دموی جانور پانی میں گر کر مرجائے یا مرا ہوا گر جائے پانی نجس ہوجائے گا اگرچہ اس کا لعاب وغیرہ پانی سے مخلوط نہ ہو کہ مجرد ملاقات میتہ آب قلیل کو نجس کردیتی درمختار میں ہے۔

اَوْ مَاتَ فِيْهَا (اَیْ فِی بِئْرٍ دُوْنَ الْقَدْرِ الْكَثِيْرِ) اَوْ خَارِجَهَا فِيْهَا حَيْوَانٌ دَمَوِيٌّ

اور اگر خنزیر کے سوا کوئی اور جانور اگرچہ جس کا لعاب نجس ہے اور زندہ نکل آیا تو جب تک اس کے منہ کا پانی میں پڑنا معلوم نہ ہو نجس ہوگا۔ فتاوی عالمگیریہ میں ہے

وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْكَلْبَ لَيْسَ بِنَجِسِ الْعَيْنِ فَلَا يُفْسِدُ الْمَاءَ مَالَمْ يُدْخِلْ فَاهُ هٰكَذَا فِی التَّبْيِيْنِ وَهٰكَذَا سَائِرُ مَالَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مِنْ سِبَاعِ الْوَحْشِ وَالطَّيْرِ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ اِذَا خَرَجَ حَيًّا وَلَمْ يُصِلْ فَاهُ فِی الصَّحِيْحِ هٰكَذَا فِی مُحِيْطِ السَّرَخْسِیِّ / درمختار میں ہے لَوْ اُخْرِجَ حَيًّا وَلَيْسَ بِنَجِسِ الْعَيْنِ وَلَا بِهٖ حَدَثٌ اَوْ خَبَثٌ لَمْ يُنْزَحْ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ يُّدْخِلَ فَمَهُ الْمَاءَ فَيُعْتَبَرُ بِسُؤْرِهٖ فَاِنْ نَجِسًا نُزِحَ الْكُلُّ وَاِلَّا لَا هُوَ الصَّحِيْحُ. ردالمحتار میں ہے: بِخِلَافِ مَا اِذَا كَانَ عَلَی الْحَيَوَانِ خَبَثٌ اَیْ نَجَاسَةٌ وَّعُلِمَ بِهَا فَاِنَّهُ يُنَجِّسُ مُطْلَقًا قَالَ فِی الْبَحْرِ وَقَيَّدْنَا بِالْعِلْمِ لِاَنَّهُمْ قَالُوْا فِی الْبَقَرِ وَنَحْوِهٖ يُخْرَجُ حَيًّا لَا يَجِبُ نَزْحُ شَیْءٍ وَاِنْ كَانَ الظَّاهِرُ اشْتِمَالَ بَوْلِهَا عَلٰی اَفْخَاذِهَا لٰكِنْ يَحْتَمِلُ طَهَارَتُهَا بِاَنْ سَقَطَتْ عَقِبَ دُخُوْلِهَا مَاءً كَثِيْرًا مَعَ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ وَمِثْلُهُ فِی الْفَتْحِ

اس عبارت ردالمحتار سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جب تک کسی شے کا نجس ہونا تحقیقی معلوم نہ ہو حکم نجاست نہیں دیتے اگرچہ ظاہر نجس ہونا ہو تو حقہ کے پانی کی نسبت جب تک نجس ہونا تحقیق نہ ہو نجس نہیں کہہ سکتے۔ نجاست کا یقین تو درکنار یہاں وہم بھی نجاست کا نہیں اس کی نجاست اسی وقت ثابت ہوتی کہ اس کا نجاست سے مس یا اس میں نجاست کا خلط یقیناً معلوم ہو اور یہ دونوں امر مفقود تو اپنی اصل طہارت پر ہونا ثابت ہے۔

وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ ثُمَّ اَقُوْلُ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی پانی ہے جو حقہ میں ڈالنے سے پہلے طاہر و مطہر تھا ہاں اگر نجس پانی سے کسی نے حقہ تازہ کیا یا اس حقہ کا اندر نجس تھا یا اس پانی میں بعد کو کوئی نجاست پڑی خواہ حقہ کے اندر رہا یا اس میں سے نکالنے کے بعد تو یہ سب بلاشبہ نجس ہیں اس کی طہارت کا کون قائل ہوسکتا ہے اگر بجائے حقہ گھڑا یا لوٹا نجس ہوتے تو ان کا پانی بھی نجس ہوتا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً گھڑے یا لوٹے کا پانی نجس ہوتا ہے کہ یہ نجاست اس کے خصوص نجس ہونے سے ہے نہ یہ کہ گھڑا یا لوٹا ہونا باعث نجاست ہے یوہیں یہاں یہ نجاست خصوص اس ظرف کے نجس ہونے یا اس پانی میں نجس کے ملنے سے ہے نہ یہ کہ اس کا حقہ ہونا سبب نجاست ہے اور کلام یہاں اس میں ہے کہ حقہ کا دھواں پانی پر گزرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا تو جب یہ وہی پانی ہے کہ پہلے سے پاک تھا اور اب مرور دخان سے اس کے اوصاف متغیر ہوئے تو اگر اوصاف کا بدلنا سبب نجاست ہو تو لازم ہے کہ شربت گلاب کیوڑا یا ئے شوربا اور وہ پانی جس میں زعفران یا شہاب ڈالا ہو بلکہ تمام وہ چیزیں جن میں پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں سب کی سب نجس ہوجائیں اور یہ بداہۃً باطل لہٰذا ثابت ہے کہ مطلقاً ہر شے کے ملنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ بلکہ نجس ہونے کے لئے نجس کی ملاقات ضروری ہے۔ لہٰذا پہلے تمباکو کا ناپاک ہونا شرع سے ثابت کریں پھر شرعاً اس کے دھوئیں کے بھی نجس ہونے کا ثبوت دیں پھر اس کو نجس بتائیں و دونہ خرط القتاد۔

یا مرتو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ تمباکو ایک درخت کا پتہ ہے جس میں کچھ اجزا ملا کر کھاتے پیتے سونگھتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ پتے نجس نہیں باقی اجزا مثلاً شیرہ یا خوشبو کرنے یا دیگر منافع کے لئے کچھ اجزا اور شامل کیے جاتے ہیں مثلاً سنبل الطیب انناس بالچھڑ کنکبل وغیرہ ان میں کوئی چیز نجس نہیں لہٰذا تمباکو طاہر۔ یا مرۃ ثر ہے کہ اس کے کھانے یا پینے سے بے ہوشی کی کیفیت پیدا ہوجائے تو بوجہ تخدیر اس کا

اس حد تک کھانا بیجا حرام ہوگا کہ۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ

مگر حرام ہوا اور یہ بات ہے نجس ہوا اور ویسے تو مٹی بھی حد ضرر تک کھانا حرام ہے۔ حالانکہ مٹی پاک بلکہ پاک کرنے والی ہے۔ کتب فقہ میں بے شمار جزئیات ملیں گے کہ زیادہ کھانا حرام ہے اور شے پاک۔ تنویر الابصار میں ہے۔ والمسک طاہر حلال اس پر صاحب ردالمحتار نے فرمایا۔

زاد قولہ حلال لانہ لا یلزم من الطہارۃ الحل کما فی التراب منح ای فان التراب طاہر ولا یحل اکلہ

جب تمباکو پاک ٹھہرا اس کا دھواں کس طرح ناپاک ہوسکتا ہے۔ پاک چیز تو خود پاک ہے۔ ناپاک چیزوں کے دھوئیں کی نسبت فقہ حنفی کا حکم ہے کہ جب تک اس سے اس ناپاک شے کا اثر ظاہر نہ ہو حکم طہارت ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔

اذا احرقت العذرۃ فی بیت فاصاب ماء الطابق ثوب انسان لا یفسدہ استحسانا مالم یظہر اثر النجاسۃ فیہ وکذا الاصطبل اذا کان حارا وعلی کوتہ طابق او کان فیہ کوز معلق فیہ ماء فترشح وکذا الحمام لو فیہا نجاسات فعرق حیطانہا وکواتہا وتقاطر

فتاوی عالمگیریہ میں ہے۔

دخان النجاسۃ اذا اصاب الثوب او البدن الصحیح انہ لا ینجس ہکذا فی السراج الوہاج وفی الفتاوی اذا احرقت العذرۃ فی بیت فعلا دخانہ وبخارہ الی الطابق وانعقد ثم ذاب وعرق الطابق فاصاب ماؤہ ثوبا لا یفسدہ استحسانا مالم یظہر اثر النجاسۃ وبہ افتی الامام ابوبکر محمد بن الفضل کذا فی الفتاوی الغیاثیۃ وکذا الاصطبل اذا کان حارا وعلی کوتہ طابق او بیت البالوعۃ اذا کان علیہ طابق فعرق الطابق وتقاطر وکذا الحمام اذا اہرق فیہا النجاسۃ فعرق حیطانہا وکوتہا وتقاطر کذا فی فتاوی قاضیخان۔

نوشادر کہ نجاسات کا بخار جمع ہو کر بنتا ہے علماء نے اسے طاہر بتایا۔ ردالمحتار میں ہے۔ "النوشادر المجتمع من دخان النجاسۃ فہو طاہر" ان تقریرات سے منصف مزاج وسیع فقہا کے نزدیک خوب ثابت ہوگیا کہ حقہ کا پانی طاہر ہے۔ رہا یہ جاہلانہ شبہ کہ پاک ہے تو پیتے کیوں نہیں۔ رینٹھ بھی تو پاک ہے پھر کیوں نہیں کھاتے۔ تھوک بھی پاک ہے پھر کیوں نہیں پیتے۔ افیون و بھنگ بھی تو ناپاک نہیں پھر کیا ہو گئے؟ جب پاک چیزیں حرام تک ہوتی ہیں تو طبعاً مکروہ ناپسند ہونا کیا دشوار ہے۔ یہ تو ہمارے دلائل تھے اب اسے ناپاک کہنے والے بھی تو بتائیں کہ کس آیت سے کہتے ہیں یا حدیث سے یا کتاب سے اور جب کسی سے نہیں تو یہ شریعت پر افترا ہوگا یا نہیں؟ شریعت پر افترا سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت و توفیق بخشے آمین۔ رہا اس کا مطہر ہونا اس کا مدار ماء مطلق پر ہے کہ ماء مطلق سے وضو و غسل جائز ہیں مقید سے نہیں۔ "کما ہو مصرح فی المتون" لہٰذا پہلے ہم مطلق کی تعریف بیان کریں جس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ مطلق ہے یا مقید۔ مطلق کی جامع مانع تعریف جو جزئیات منصوصہ سے مختلف نہ ہو وہ ہے جو رسالہ النور والنورق میں سیدی وسندی و مستندی مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت قبلہ نے فرمائی کہ مطلق وہ پانی ہے کہ اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شے نہ ملائی گئی ہو جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے نہ ایسی شے کہ اس کے ساتھ مل کر چیز دیگر مقصود دیگر کے لئے ہو جائے جس سے پانی کا نام بدل جائے۔ شربت یا لسی یا نبیذ یا روشنائی وغیرہ کہلائی اور اس کے تمام فروع و مباحث کو دو شعر میں جمع فرمایا۔

مطلق آب ست کہ بر رقت طبعی خود است

نہ درو عرق دگر نے مساوی یا بیش

نہ مخلوط کہ بہ ترکیب شود نے دگر

کہ بود ز آب جدا در قلب و مقصد خویش

زیادتِ اطمینان کے لیے قیودِ تعریف کے متعلق بعض عبارات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مدعا کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

پہلی قید رقت طبعی کا باقی رہنا حلیہ علی المنیہ میں ہے۔

اَلْمَاءُ الْمُطْلَقُ مَا بَقِیَ عَلٰی اَصْلِ خِلْقَتِہٖ مِنَ الرِّقَّۃِ وَ السَّیْلَانِ فَلَوِ اخْتَلَطَ بِہٖ طَاهِرٌ اَوْجَبَ غِلْظَۃً صَارَ مُقَیَّد

فتاوی امام فقیہ النفس قاضی خان میں ہے۔

لَوْ وَقَعَ الثَّلْجُ فِی الْمَاءِ وَصَارَ ثَخِیْنًا غَلِیْظًا لَا یَجُوْزُ بِہِ الْوُضُوْءُ لِاَنَّہٗ بِمَنْزِلَۃِ الْجَمْدِ وَ اِنْ لَمْ یَصِرْ ثَخِیْنًا جَازَ.

نیز اسی خانیہ اور فتاوٰی عالمگیریہ میں ہے۔

لَوْ بَلَّ الْخُبْزَ بِالْمَاءِ وَ بَقِیَ رَقِیْقًا جَازَ بِہِ الْوُضُوْءُ

نیز اسی خانیہ میں ہے۔

مَاءُ صَابُوْنٍ وَ حُرُضٍ اِنْ بَقِیَتْ رِقَّتُہٗ وَ لَطَافَتُہٗ جَازَ التَّوَضُّوْ بِہٖ

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔

فِی الْیَنَابِیْعِ لَوْ نُقِعَ الْحِمَّصُ وَالْبَاقِلَاءُ وَ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ وَ طَعْمُہٗ وَ رِیْحُہٗ یَجُوْزُ التَّوَضِّیْ بِہٖ فَاِنْ طُبِخَ فَاِنْ کَانَ اِذَا بَرَدَ ثَخُنَ لَا یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِہٖ اَوْ لَمْ یَثْخُنْ وَ رِقَّۃُ الْمَاءِ بَاقِیَۃٌ جَازَ.

نیز اسی میں ہے۔

لَا بَاْسَ بِمَاءِ السَّیْلِ مُخْتَلِطًا بِالطِّیْنِ اِنْ کَانَتْ رِقَّۃُ الْمَاءِ غَالِبَۃً فَاِنْ کَانَ الطِّیْنُ غَالِبًا فَلَا

بدائع امام ملک العلماء میں ہے۔ لَوْ تَغَیَّرَ الْمَاءُ بِالطِّیْنِ اَوْ بِالتُّرَابِ یَجُوْزُ التَّوَضُّوءُ بِہٖ

منیہ میں ہے۔

یَجُوْزُ الطَّہَارَۃُ بِمَاءٍ خَالَطَہٗ شَیْءٌ طَاهِرٌ فَغَیَّرَ اَحَدَ اَوْصَافِہٖ کَمَاءِ الْمَدِّ وَالْمَاءِ الَّذِیْ اخْتَلَطَ بِہِ الزَّعْفَرَانُ بِشَرْطِ اَنْ تَکُوْنَ الْغَلَبَۃُ لِلْمَاءِ مِنْ حَیْثُ الْاَجْزَاءُ وَلَمْ یَزُلْ عَنْہُ اسْمُ الْمَاءِ وَ اَنْ یَکُوْنَ رَقِیْقًا بَعْدُ فَحُکْمُہٗ حُکْمُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ.

فتاوی امام فخر تمرتاشی میں ہے۔

مَاءُ الصَّابُوْنِ لَوْ رَقِیْقًا یَسِیْلُ عَلَی الْعُضْوِ یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِہٖ وَ کَذَا لَوْ اُغْلِیَ بِالْاُشْنَانِ وَ اِنْ ثَخُنَ لَا کَمَا فِی الْبَزَّازِیَّۃ

بالجملہ یہ چند عبارات حکم مسئلہ معلوم کرنے کے لیے کافی ہیں اور اس کی نظیریں کتب فقہ میں بکثرت موجود ہیں کہ جب وہ مائے رقت وسیلان کا قابل وضو و غسل نہ رہا۔ قید دوم اس کے ساتھ کسی ایسی شے کا خلط نہ ہو کہ مقدار میں زائد یا مساوی ہے مثلاً عرق گاؤزبان یا کیوڑا، گلاب، بید مشک وغیرہ جن میں بو خوشبو ہو یا نہ محسوس ہوتا ہو اگر پانی میں ملیں تو جب تک پانی مقدار میں زائد ہے وضو جائز ورنہ نہیں۔ بحر الرائق میں ہے۔

اِنْ کَانَ مَائِعًا مُوَافِقًا لِلْمَاءِ فِی الْاَوْصَافِ الثَّلٰثَةِ کَالْمَاءِ الَّذِیْ یُؤْخَذُ بِالتَّقْطِیْرِ مِنْ لِسَانِ الثَّوْرِ وَمَاءِ الْوَرْدِ الَّذِی انْقَطَعَتْ رَائِحَتُهٗ اِذَا اخْتَلَطَ فَالْعِبْرَةُ لِلْاَجْزَاءِ فَاِنْ کَانَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ اَکْثَرَ جَازَ الْوُضُوْءُ بِالْکُلِّ وَ اِنْ کَانَ مَغْلُوْبًا لَا یَجُوْزُ وَاِنِ اسْتَوَیَا لَمْ یُذْکَرْ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ وَفِی الْبَدَائِعِ قَالُوْا حُکْمُهٗ حُکْمُ الْمَاءِ الْمَغْلُوْبِ احْتِیَاطًا۔

درمختار میں ہے۔

لَوْ (کَانَ الْمُخَالِطُ) مَائِعًا فَلَوْ مُبَایِنًا لِاَوْصَافِهٖ فَتَغَیُّرُ اَکْثَرِهَا اَوْ مُوَافِقًا کَلَبَنٍ فَبِاَحَدِهَا اَوْ مُمَاثِلًا کَمُسْتَعْمَلٍ فَبِالْاَجْزَاءِ فَاِنِ الْمُطْلَقُ اَکْثَرُ مِنَ النِّصْفِ جَازَ التَّطْهِیْرُ بِالْکُلِّ وَاِلَّا لَا۔

ہندیہ میں ہے۔

وَاِنْ کَانَ لَا یُخَالِفُهٗ فِیْهَا تُعْتَبَرُ فِی الْاَجْزَاءِ وَاِنِ اسْتَوَیَا فِی الْاَجْزَاءِ لَمْ یُذْکَرْ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ قَالُوْا حُکْمُهٗ حُکْمُ الْمَاءِ الْمَغْلُوْبِ احْتِیَاطًا هٰکَذَا فِی الْبَدَائِعِ

قید سوم یہ کہ شے نہ ملی ہو کہ اس کے ساتھ مل کر شے دیگر مقصود دیگر کے لئے ہو جائے جس سے پانی کے بدلے کچھ اور نام ہو جائے خواہ کسی چیز کو ملا کر اس میں پکایا ہو جیسے یخنی شوربا کہ اب پانی نہ رہا۔ متون قدوری، ہدایہ، وقایہ وغیرہا عامہ کتب میں ہے۔ لَا یَجُوْزُ بِالْمَرَقِ۔ بحرالرائق میں ہے۔ لَا تَتَوَضَّؤُ بِمَاءٍ تَغَیَّرَ بِالطَّبْخِ بِمَا لَا یُقْصَدُ بِهِ التَّنْظِیْفُ کَمَاءِ الْمَرَقِ وَالْبَاقِلَا لِاَنَّهٗ لَیْسَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ یا پکایا نہ ہو محض ملا دیا ہو جیسے شکر مصری شہد کا شربت ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ لَا یَجُوْزُ بِالْاَشْرِبَةِ اس پر عنایہ، غایہ، بنایہ، عنایہ میں فرمایا۔ اِنْ اَرَادَ بِالْاَشْرِبَةِ الْحُلْوَ الْمَخْلُوْطَ بِالْمَاءِ کَالدِّبْسِ وَ الشَّهْدِ الْمَخْلُوْطِ بِهٖ کَانَتْ لِلْمَاءِ الَّذِیْ غَلَبَ عَلَیْهِ غَیْرُهٗ مجمع الانہر میں ہے۔ قَالَ صَاحِبُ الْفَرَائِدِ الْمُرَادُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ الْحُلْوُ الْمَخْلُوْطُ بِالْمَاءِ کَالدِّبْسِ وَالشَّهْدِ۔ اگر ایسی چیز جس سے تنظیف یعنی میل کاٹنا مقصود ہے پانی میں ملا کر پکا دیا تو جب تک اس پانی کی رقت و سیلان نہ جائے قابل وضو ہے اس کے متعلق فتح القدیر، فتاوی خانیہ، فتاوی امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی کے نصوص اوپر گزرے بحر میں ہے۔

فَاِنْ کَانَتِ النَّظَافَةُ تُقْصَدُ بِهٖ کَالسِّدْرِ وَ الْاُشْنَانِ وَ الصَّابُوْنِ یُطْبَخُ بِهٖ فَاِنَّهٗ یُتَوَضَّؤُ بِهٖ اِلَّا اِذَا خَرَجَ الْمَاءُ عَنْ طَبْعِهٖ مِنَ الرِّقَّةِ وَ السَّیَلَانِ۔

ہندیہ میں ہے۔ وَ اِنْ طُبِخَ فِی الْمَاءِ مَا یُقْصَدُ بِهِ الْمُبَالَغَةُ فِی النَّظَافَةِ کَالْاُشْنَانِ وَ الصَّابُوْنِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِهٖ بِالْاِجْمَاعِ اِلَّا اِذَا صَارَ ثَخِیْنًا فَلَا یَجُوْزُ هٰکَذَا فِیْ مُحِیْطِ السَّرَخْسِیِّ

یونہی اگر پانی میں زعفران یا پڑیا اتنی ملائی کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں اگر چہ رقت و سیلان باقی ہو کہ اب بھی پانی نہ کہلائے گا۔ بلکہ رنگ کہا جائے گا۔ ردالمحتار میں ہے۔

وَمِثْلُهُ الزَّعْفَرَانُ اِذَا خَالَطَ الْمَاءَ وَصَارَ بِحَیْثُ یُصْبَغُ بِهٖ فَلَیْسَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ مِنْ غَیْرِ نَظَرٍ اِلَی الثَّخَانَةِ

منیہ میں ہے۔ لَا یَجُوْزُ بِالْمَاءِ الْمُقَیَّدِ کَمَاءِ الزَّعْفَرَانِ وَقَالَ فِی الْحِلْیَةِ مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَا اِذَا کَانَ الزَّعْفَرَانُ غَالِبًا ہندیہ میں ہے۔ وَاِنْ غَلَبَتِ الْحُمْرَةُ وَصَارَ نَقِیْعًا لَا یَجُوْزُ التَّوَضِّیْ کَذَا فِیْ فَتَاوٰی قَاضِیْخَان

اور اگر رنگ کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔ بحر الرائق میں ہے۔

اَلْقَلِیْلُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ یُغَیِّرُ الْاَوْصَافَ الثَّلٰثَۃَ مَعَ کَوْنِہٖ رَقِیْقًا فَیَجُوْزُ الْوُضُوْءُ وَالْغُسْلُ بِہٖ

ہندیہ میں ہے۔

اَلتَّوَضِّیْ بِمَاءِ الزَّعْفَرَانِ وَالزَّرْدَجِ وَالْعُصْفُرِ یَجُوْزُ اِنْ کَانَ رَقِیْقًا وَالْمَاءُ غَالِبٌ

یونہی پانی میں پھٹکری یا مازو وغیرہ اتنے ڈالے کہ لکھنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں کہ اب وہ پانی نہیں روشنائی ہے تجنیس پھر بحرالرائق پھر ہندیہ و ردالمحتار میں ہے۔

وَکَذَا اِذَا طُرِحَ فِیْہِ زَاجٌ اَوْ عَفْصٌ وَصَارَ یُنْقَشُ بِہٖ لِزَوَالِ اسْمِ الْمَاءِ عَنْہُ

اور اگر لکھنے کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے اگرچہ رنگ سیاہ ہو جائے کہ ابھی نام نہ بدلا۔ ہندیہ میں ہے اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ اَوِ الْعَفْصُ فِی الْمَاءِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِہٖ اِنْ کَانَ لَا یَنْقُشُ اِذَا کُتِبَ کَذَا فِی الْبَحْرِ نَاقِلًا عَنِ التَّجْنِیْسِ

فتاوٰی خانیہ میں ہے۔ اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ فِی الْمَاءِ حَتّٰی اسْوَدَّ لٰکِنْ لَمْ تَذْھَبْ رِقَّتُہٗ جَازَ بِہِ الْوُضُوْءُ

حلیہ میں ہے۔ صَرَّحَ فِی التَّجْنِیْسِ بِاَنَّ مِنَ التَّفْرِیْعِ عَلٰی اعْتِبَارِ الْغَلَبَۃِ بِالْاَجْزَاءِ قَوْلُ الْجُرْجَانِیِّ اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ اَوِ الْعَفْصُ فِی الْمَاءِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِہٖ اِنْ کَانَ لَا یَنْقُشُ اِذَا کُتِبَ فَاِنْ نَقَشَ لَا یَجُوْزُ وَالْمَاءُ ھُوَ الْمَغْلُوْبُ

یونہی پانی میں چنے یا باقلا یا اور غلہ بھگویا یا کچھ کچی مٹی حل ہو گئی جب تک رقت باقی ہے وضو جائز ہے اور تصریح ان سب کے جزئیات عامہ کتب مذہب میں مذکور ہیں۔ تحفۃ امام ملک العلماء میں ہے۔

تَغَیُّرُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ بِالطِّیْنِ اَوْ بِالتُّرَابِ اَوْ بِالْجَصِّ اَوْ بِالنُّوْرَۃِ اَوْ بِوُقُوْعِ الْاَوْرَاقِ اَوِ الثِّمَارِ فِیْہِ اَوْ بِطُوْلِ الْمُکْثِ یَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِہٖ لِاَنَّہٗ لَمْ یَزُلْ عَنْہُ اسْمُ الْمَاءِ وَبَقِیَ مَعْنَاہُ

اپنا تعریف ساتے مطلق اور ان تمام جزئیات سے بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ مطلقاً تغیر اوصاف پانی کے مقید کرنے کو کافی نہیں تاوقتیکہ پانی کا نام نہ بدلے۔ جس پانی میں چنے بھگوئے یا زعفران کی تھوڑی مقدار گھولی یا مازو وغیرہ اتنے ڈالے کہ لکھنے کے قابل نہ ہو یا اسی قسم کے جزئیات جن میں جواز وضو کتب فقہ میں مصرح ہے یہاں پانیوں کے اوصاف نہ بدلے۔ لہٰذا اگر مطلقاً تغیر اوصاف پانی کو مقید کر دیتا تو ان سے وضو جائز ہونے کی کوئی صورت نہ تھی اب اس کے بعض اور جزئیات نقل کرتے ہیں کہ اوصاف تینوں متغیر ہو گئے اور وضو جائز۔ کوئیں میں رسی گلی رہی جس سے اس کا رنگ مزہ بو تینوں وصف بدل جائیں اس سے وضو جائز ہے۔ فتاوٰی امام شیخ الاسلام غزی تمرتاشی میں ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ وَالْاِغْتِسَالِ بِمَاءٍ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ وَطَعْمُہٗ وَرِیْحُہٗ بِحَبْلِہِ الْمُعَلَّقِ عَلَیْہِ الْاِخْرَاجُ الْمَاءِ فَھَلْ یَجُوْزُ اَمْ لَا اَجَابَ یَجُوْزُ عِنْدَ جُمْھُوْرِ اَصْحَابِنَا اَھ مُلْتَقِطًا

موسم خزاں میں بکثرت پتے پانی میں گرے کہ اس کے اوصاف ثلٰثہ کو متغیر کر دیا۔ اگرچہ رنگ اتنا غالب ہو گیا کہ ہاتھ میں لینے سے بھی محسوس ہوتا ہو اگر رقت باقی ہے۔ صحیح مذہب میں وضو جائز ہے سراج وہاج و فتاوٰی تاتارخانیہ و جوہرہ نیرہ و فتاوٰئے امام غزی تمرتاشی میں ہے۔

فَاِنْ تَغَیَّرَتْ اَوْصَافُہُ الثَّلٰثَۃُ بِوُقُوْعِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ فِیْہِ وَقْتَ الْخَرِیْفِ فَاِنَّہٗ یَجُوْزُ بِہِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ عَامَّۃِ اَصْحَابِنَا رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

نیز فتاوٰئے امام غزی میں مجتبیٰ شرح قدوری سے ہے۔

لَوْ غَيَّرَ الْاَوْصَافَ الثَّلٰثَةَ بِالْاَوْرَاقِ وَلَمْ يَسْلُبْ اسْمَ الْمَاءِ عَنْهُ وَلَا مَعْنَاهُ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ

عنایہ، حلیہ، بحر، نہر، مسکین و ردالمحتار میں ہے۔

اَلْمَنْقُوْلُ عَنِ الْاَسَاتِذَةِ اَنَّهٗ يَجُوْزُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَوْرَاقَ الْاَشْجَارِ وَقْتَ الْخَرِيْفِ تَقَعُ فِي الْحِيَاضِ فَيَتَغَيَّرُ مَاؤُهَا مِنْ حَيْثُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَالرَّائِحَةُ ثُمَّ اَنَّهُمْ يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنْهَا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ

درمختار میں ہے۔ وَاِنْ غَيَّرَ كُلَّ اَوْصَافِهٖ فِي الْاَصَحِّ اِنْ بَقِيَتْ رِقَّتُهٗ اَيْ وَاسْمُهٗ

ردالمحتار میں زیر قول فی الاصح فرمایا۔ مُقَابِلُهٗ مَا قِيْلَ اِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ لَوْنُ الْاَوْرَاقِ فِي الْكَفِّ لَا يُتَوَضَّأُ بِهٖ لٰكِنْ يُشْرَبُ وَالتَّقْيِيْدُ بِالْكَفِّ اِشَارَةٌ اِلٰى كَثْرَةِ التَّغَيُّرِ لِاَنَّ الْمَاءَ قَدْ يُرٰى فِيْ مَحَلِّهٖ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ لٰكِنْ لَوْ رَفَعَ مِنْهُ شَخْصٌ فِيْ كَفِّهٖ لَا يَرَاهُ مُتَغَيِّرًا تَاَمَّلْ

پانی میں کھجوریں ڈالی گئیں کہ پانی میں شیرینی آگئی مگر نبیذ کی حد کو نہ پہنچا تو بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے۔ حلیہ، تبیین و ہندیہ میں ہے۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ اُلْقِيَ فِيْهِ تُمَيْرَاتٌ فَصَارَ حُلْوًا وَلَمْ يَزُلْ عَنْهُ اسْمُ الْمَاءِ وَهُوَ رَقِيْقٌ يَجُوْزُ بِهِ الْوُضُوْءُ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ اَصْحَابِنَا

ان عبارات جلیلہ فقہائے کرام و اساتذۂ اعلام سے واضح ہو گیا کہ محض تغیر اوصاف مانع وضو نہیں ہوتا تاوقتیکہ شے دیگر مقصود دیگر کے لئے ہو کر نام آب نہ بدل جائے۔ اب مسئلۂ حقہ میں اگر حقہ کو آب مستعمل یا ایسی چیز سے تازہ کیا کہ قابل وضو نہ تھی مثلاً گلاب یا عرق گاؤزبان یا عرق بادیان تو یہ سب تو پہلے ہی سے ناقابل وضو و اغتسال تھا اس میں حقہ کا کیا قصور، اس سے ہم نے وضو جائز بتایا۔ کلام اس میں ہے کہ پہلے ہی سے قابل وضو تھا اور حقہ کی وجہ سے اگرچہ متغیر ہو گیا وہی حکم سابق رکھتا ہے اب اگر تازہ کرنے کے بعد ایک ہی علم پایا گیا۔

تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوصاف کا تغیر بالکل محسوس نہیں ہوتا اس سے جواز وضو میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور جہاں تغیر ہوا اگرچہ سب اوصاف کا مگر جب تک رقت باقی ہے بحکم نصوص ائمہ و علمائے مذہب کسی عاقل کو کلام نہ ہونا چاہیے کہ ماءِ مطلق کی تعریف اس پر صادق ہے کہ رقت باقی اور کسی ایسی شے کا خلط بھی نہ ہو جو مقدار میں زائد ہو نہ شے دیگر مقصود دیگر کے لئے ہو کر نام آب متغیر ہوا کہ یہ شخص اس کو پانی ہی کہتا ہے معترض بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حقہ کا پانی پاک کر دیا۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے۔

يَجُوْزُ بِمَاءٍ خَالَطَهٗ طَاهِرٌ جَامِدٌ مُطْلَقًا كَفَاكِهَةٍ وَوَرَقِ شَجَرٍ وَاِنْ غَيَّرَ كُلَّ اَوْصَافِهٖ فِي الْاَصَحِّ اِنْ بَقِيَتْ رِقَّتُهٗ اَيْ وَاسْمُهٗ

غرر میں ہے۔ يَجُوْزُ وَاِنْ غَيَّرَ اَوْصَافَهٗ جَامِدٌ كَزَعْفَرَانٍ وَوَرَقٍ فِي الْاَصَحِّ

نورالایضاح میں ہے۔ لَا يَضُرُّ تَغَيُّرُ اَوْصَافِهٖ كُلِّهَا بِجَامِدٍ كَزَعْفَرَانٍ

رہا یہ کہ اس کا لفظ حقہ کی طرف اضافت کر کے ہوتا ہے اس سے اس پانی کا مقید ہونا لازم نہیں جیسے گھڑے کا پانی، دیگ کا پانی یہ اضافت اضافت تعریف ہے نہ تقیید جیسے "ماء البئر، ماء البحر، ماء الزعفران"

تبیین میں ہے۔ اِضَافَتُهٗ اِلَى الزَّعْفَرَانِ وَنَحْوِهٖ لِلتَّعْرِيْفِ كَاِضَافَتِهٖ اِلَى الْبِئْرِ

غنیہ علامہ حلبی میں ہے۔ اِضَافَتُهٗ اِلَى الْوَادِيْ وَالْعَيْنِ اِضَافَةُ تَعْرِيْفٍ لَا تَقْيِيْدٍ لِاَنَّهٗ تُعْرَفُ مَاهِيَّتُهٗ بِدُوْنِ هٰذِهِ الْاِضَافَةِ

اگر یہ خیال ہو کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اس وجہ سے ناجائز ہو تو وہ مطلقاً یہ حکم کرتے کہ پانی میں بدبو ہوتی ہے غلط ہے اتنا مدار آب مطلق و مقید پر ہے خوشبو ہو یا وغل زعفران اگر پانی میں اتنا ملا کہ رنگنے کے قابل ہو گیا اس سے وضو ناجائز ہے اگرچہ خوشبو رکھتا ہے۔ گلاب خوشبو رکھتا ہے مگر عامہ کتب مذہب میں ہے کہ گلاب سے وضو ناجائز ہدایہ و خانیہ و ہندیہ میں ہے۔ "لو بماء الورد"۔

حلیہ و غنیہ میں ہے۔ لَا یَجُوْزُ الطَّهَارَةُ الْحُکْمِیَّةُ بِمَاءِ الْوَرْدِ وَسَائِرِ الْأَزْهَارِ

پتے پانی میں گرے کہ اوصاف ثلٰثہ میں تغیر آ گیا تو اس میں کیا بدبو نہ ہوتی اور نصوص مذہب سے ثابت کہ اس پانی سے وضو جائز۔ رہی کنوئیں میں گئی رہی اور پانی کے اوصاف ثلٰثہ رنگ بو مزہ سب بدل گئے اس کا یہ نہ سمجھے کہ امام شیخ الاسلام فرزی تمرتاشی فرماتے ہیں کہ وضو جائز، کولتار پانی میں پڑ گیا جس سے اس میں سخت بو آ گئی اگر گاڑھا نہ ہوا وضو جائز ہے۔

فتاوٰی غزیہ میں ہے۔ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الْمُتَغَیِّرِ رِیْحُهٗ بِالْقَطْرَانِ یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ مِنْهُ اَمْ لَا اَجَابَ نَعَمْ یَجُوْزُ مَالَمْ

متعدد کتابوں کی تصریحیں ذکر کی گئیں کہ صرف اوصاف ثلٰثہ مانع جواز وضو نہیں کسی نے اس کو خوشبو یا بدبو سے مقید نہ کیا بلکہ حکم مطابق ہے بعض الحمد للہ جب ان روایتوں لائقہ سے ثابت ہوا کہ یہ پانی طاہر و مطہر ہے مثلاً کسی نے وضو یا ہاتھ دھو لئے تھے اور پاؤں باقی تھا کہ پانی ختم ہو گیا اور وہاں دوسرا پانی نہیں کہ وضو کی تکمیل کرے اور اس کے پاس حقہ میں اتنا پانی موجود ہے کہ پاؤں دھونے کو کفایت کرے یا اس کے پاس دوسرا پانی بالکل نہیں ہے اور حقہ کا پانی اعضائے وضو کو کافی ہے تو بوجہ دوسرے پانی نہ ہونے کے تیمم کا حکم ہرگز نہیں دیا جا سکتا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا (پ ۶ المائدۃ ۶)

پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرو اور اس کے پاس پانی تو موجود ہے اب معترضین ہی بتائیں کہ اگر وہ پانی پاتے ہوئے اس سے تکمیل وضو نہ کرے اور تیمم کر لے تو اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا یا نہیں اس کا تیمم باطل ہوا یا نہیں ضرور اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا اور ضرور اس کا تیمم باطل ہوا البتہ اگر وقت ختم ہونے میں عرصہ ہو اور اس پانی میں بدبو آ گئی تھی، تو اتنا وقفہ لازم ہو گا کہ بو زائل ہو جائے کہ حالتِ نماز میں اعضا سے بو آنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانے کی اجازت نہ ہوگی کہ بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے کچے لہسن، پیاز کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا

مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی بِهِ الْاِنْسُ

جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔ رواہ البخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ" ارشاد ہوا وَاِنْ یَّمُرَّ فِیْهِ بِلَحْمٍ نِیْءٍ مسجد میں کچا گوشت لے کر کوئی نہ گزرے۔ درمختار میں ہے۔ وَاَکْلُ نَحْوِ ثُوْمٍ اس پر ردالمحتار میں فرمایا۔

اَیْ کَبَصَلٍ وَنَحْوِهٖ مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ کَرِیْهَةٌ لِلْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ فِی النَّهْیِ عَنْ قُرْبَانِ اٰکِلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

اسی وجہ سے مٹی کا تیل اور وہ دیا سلائیاں جو جلتے وقت بدبو دیتی ہیں مسجد میں جلانا حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ الْعَیْنِیُّ فِیْ شَرْحِهٖ عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ قُلْتُ عِلَّةُ النَّهْیِ اَذَی الْمَلٰٓئِکَةِ وَاَذَی الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یَخْتَصُّ بِمَسْجِدِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَلِ الْکُلُّ سَوَاءٌ لِرِوَایَةِ مَسَاجِدَنَا بِالْجَمْعِ خِلَافًا لِمَنْ شَذَّ وَیُلْحَقُ بِمَا نُصَّ عَلَیْهِ فِی الْحَدِیْثِ کُلُّ مَالَهٗ رَائِحَةٌ کَرِیْهَةٌ مَاْکُوْلًا اَوْ غَیْرَهٗ وَاِنَّمَا خَصَّ الثُّوْمَ هٰهُنَا

بالذکر وفی غیرہ ایضا بالبصل والکراث لکثرۃ اکلہم لہا وکذلک الحق بعضہم بذلک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق اھ وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ ابو العلی امجد علی الاعظمی القادری

عفی عنہ بالنبی الامی

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد امجد علی اعظمی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (پ۱ البقرہ ۲،۳)

اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (پ۱ البقرہ ۴۳)

نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے یعنی باجماعت ادا کرو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (پ۲ البقرہ ۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (پ۱ البقرہ ۴۵)

بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں (ترجمہ کنز الایمان)

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (پ۳۰ الماعون ۴،۵)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں (ترجمہ کنز الایمان) جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔

اور فرماتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (پ۱۶ مریم ۵۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے (ترجمہ کنز الایمان) غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (پ۱۵ الاسراء ۹۷)

جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے (ترجمہ کنزالایمان)

یہ کیوں ان بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب ﷺ کو زمین پر بھیجے جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور ﷺ کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسراء میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث۔

حدیث ۱......صحیح بخاری و مسلم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ﷺ ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔

حدیث ۲......امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ میں راوی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے۔ فرمایا اللہ عزوجل کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔

حدیث ۳......صحیح مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔

حدیث ۴......صحیحین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ عزوجل ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔

حدیث ۵......صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ (پ۱۲ ہود۱۱۴)

نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب امت کے لئے

حدیث ۶......صحیح بخاری و مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اعمال میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا وقت کے اندر نماز۔ میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا "راہ خدا میں جہاد"۔

حدیث ۷......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے فرمایا وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔

حدیث ۸......ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ۔

حدیث ۹......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے۔ پت جھاڑ کا زمانہ تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسلمان بندہ اللہ عزوجل کے لئے

نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔

حدیث ۱۰:...... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (یعنی وضو و غسل) کرکے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱:...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ عزوجل معاف فرما دیتا ہے یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲:...... طبرانی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں اور حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سنکے نہ کھنکارے۔

حدیث ۱۳:...... طبرانی اوسط میں اور ضیا رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب و خاسر ہوا۔

حدیث ۱۴:...... امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی تھی اس میں نقصان ہے تو ملائکہ سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کرو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یونہی باقی اعمال کا۔

حدیث ۱۵:...... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضائے سجود کے کہ اللہ عزوجل نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حدیث ۱۶:...... طبرانی اوسط میں راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔

حدیث ۱۷:...... طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔

حدیث ۱۸:...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

حدیث ۱۹:...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہ ہو علیین میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجۂ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰، ۲۱:...... امام احمد و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے ابو ایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔

حدیث ۲۲:...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ عزوجل کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

حدیث ۲۳:...... کنز العمال میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ عزوجل اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔

حدیث ۲۴......منیۃ المصلی میں ہے کہ ارشاد فرمایا ہر شے کے لئے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔

حدیث ۲۵......منیۃ المصلی میں ہے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔

حدیث ۲۶......امام احمد و ابوداود و نسائی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لئے اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ کرم کا عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لئے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔

حدیث ۲۷......حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی "تاریخ" میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کردوں۔

حدیث ۲۸......دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو، اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔

حدیث ۲۹......ابوداود طیالسی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اسی جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ" (ترجمہ) اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم کر، اے اللہ اس کی توبہ قبول کر ۱۲۔ اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں ان میں بعض یہ ہیں۔

حدیث ۳۰......طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کو نہ توڑو جو اللہ عزوجل کا ذمہ توڑے گا اللہ عزوجل اسے اوندھا کرکے دوزخ میں ڈال دے گا۔

حدیث ۳۱......ابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو صبح کی نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔

حدیث ۳۲......بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شعب الایمان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی کہ جو نماز صبح کے لئے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشاء کے لئے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔

حدیث ۳۳......خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی، اس کو اللہ عزوجل دو براتیں عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

حدیث ۳۴......امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے، عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔

حدیث ۳۵......ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں باجماعت چالیس راتیں نماز عشاء پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ عزوجل اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

حدیث ۳۶......طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں

منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷: ...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

حدیث ۳۸: ...... صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے"۔

حدیث ۳۹: ...... ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۴۰: ...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ عزوجل و رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

حدیث ۴۱: ...... شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔

حدیث ۴۲: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔

حدیث ۴۳: ...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لئے نماز نہ ہو۔

حدیث ۴۴: ...... امام احمد و دارمی و بیہقی رحمہم اللہ شعب الایمان میں راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حدیث ۴۵: ...... بخاری و مسلم و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نافع رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔

حدیث ۴۶: ...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے راوی کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوائے نماز کے۔

بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ و بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱: ...... ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔
(ابوداؤد و ترمذی)

مسئلہ نمبر ۳...... نماز خالص عبادت بدنی ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے گا اور امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے۔
(درمختار و ردالمحتار وغیرہ کتب)

مسئلہ نمبر ۴...... فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز و باقی ہے تو یہی جز و اخیر سبب ہے تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی یا کسی بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہو گئی اور جنون و بیہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے قضا پڑھے (درمختار)
حیض و نفاس والی میں تفصیل ہے جو باب[1] الحیض میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۵...... نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ یونہی اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... بالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز بالاجماع فرض ہے (بحرالرائق)

مسئلہ نمبر ۷...... کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بیہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے مگر جنون و بیہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں ورنہ قضا لازم ہوگی۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پ ۵ النساء ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
(پ ۲۱ الروم ۱۷، ۱۸)

---

[1] اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کا اگر وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائے گی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت ضروری ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے یعنی غسل کرنے میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے نہانے سے پہلے کپڑے اتارنا بھی اس میں شامل ہے۔ ۱۲ منہ

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو

(ترجمہ کنزالایمان)

احادیث:

حدیث ۱......حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں فجر دو ہیں، ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لئے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔

حدیث ۲......نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی اور) جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی تو اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳......ترمذی میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔"

حدیث ۴......دیلمی کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی اور دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت انہی سے ہے کہ جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔

حدیث ۵......طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔

حدیث ۶......امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز کے لئے اول و آخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے گا اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا کا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے (یعنی وقت مباح بلا کراہت)

حدیث ۷......بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔

حدیث ۸......صحیح بخاری شریف باب الاذان للمسافرین میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے اذان کہنی چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر قصد کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا۔

حدیث ۹......۱۰......امام احمد و ابوداؤد رحمہما اللہ ابوایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں۔

حدیث ۱۱......ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔

حدیث ۱۲..... امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم فرمادیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ قبول کروں۔

حدیث ۱۳..... طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔

حدیث ۱۴..... بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

حدیث ۱۵..... صحیحین میں عبد اللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہوا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے تو ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب آسمان سے پھیلی جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی محض غلط ہے صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ نمبر ۲..... مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ ۲۱ مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ ستمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہوتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے جو شخص وقت صبح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اول آخر میں جب دن رات برابر ہوتے ہیں تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں نہ یہ اذان ہوئی نہ نماز۔ بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے ان دنوں میں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو تو

ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متعین کر لیا کرے اندر اندر اس وقت نماز فجر ادا کی جائے

(افادات رضویہ)

وقت ظہر و جمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ (متون)

فائدہ: ہر دن کا سایۂ اصلی وہ سایہ ہے کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے جس دن جتنا گھٹتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے سایہ کم ہوتا جاتا ہے یعنی جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استواء کے قریب میں واقع ہیں کم ہوتا ہے بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس پر ہوتا ہے چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے سایہ ساڑھے آٹھ قدم سے زائد ہوتا ہے اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں کہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا اس کے بعد پھر وہ سایہ اتنا ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا کہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے ۱۸ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے نہ کبھی معدوم ہوتا ہے بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (افادات رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ایک لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو۔ آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایۂ اصلی ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لئے کہ سایہ کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد تمیز نہیں ہوتا اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان خطوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی ہو اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہو گیا جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا ظہر کا وقت آ گیا۔

وقت عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایۂ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے اس کی تفصیل یہ ہے ۲۳ اکتوبر تحویل عقرب سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۹ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۴۳ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۰۔۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲۔۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ۔ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ۔ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ۔ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک ۲ گھنٹے ۶ منٹ۔ پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۴ منٹ تیسرے ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۳ منٹ۔ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو ۲ گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک ۲ گھنٹے ۰ منٹ۔ پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ۔ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۱ منٹ پھر ۲۳۔۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک

گھنٹہ ۳۸ منٹ۔ پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۳۳ منٹ۔ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ۔ پھر ۲۲، ۲۳ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۳۱ منٹ۔ پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ۔ پھر ہفتہ اول (اکتوبر میں) ایک گھنٹہ ۳۹ منٹ۔ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ۔ ہفتہ سوم میں ۲۲ اکتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

وقت مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (متون)

مسئلہ نمبر ۳..... شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری، فتاوٰی رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ) فقیر نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا۔

فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشاء و وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے۔ اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔

مسئلہ نمبر ۴..... اگرچہ عشاء و وتر کا ایک وقت ہے مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے کہ عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے۔ (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہئے کہ ان دنوں کی عشاء و وتر کی قضا پڑھیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

اوقات مستحبہ۔ فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اسفار میں (جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... حاجیوں کے لئے مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت کا ترک جائز نہیں موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کے لئے ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۱..... بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے یوہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۳: تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں اور پچھلے حصہ میں ادا کریں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ نمبر ۱۴: عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔ (بحر، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵: روزِ ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۶: عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷: نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے پھر اگر پچھلے پہر کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹: ابر کے دن عشا و عصر میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔ (متون)

مسئلہ نمبر ۲۰: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہو گئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوئی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے، ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقۃً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری مع زیادۃ تفصیل)

مسئلہ نمبر ۲۱: عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں۔ (عالمگیری)

اوقات مکروہہ: طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا۔ یوہیں سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے بیس منٹ تک ہے۔ اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی بیس منٹ ہے۔ نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے، جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر برابر دو حصے کریں پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے۔ (عالمگیری، درمختار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۲۲: عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔[1] (درمختار)

---

[1] مگر جتا دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں ۱۲ منہ۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کرلی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کرلی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کرکے فاسد کردی تھی اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... ان اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی 6-12 میں فرائض و واجبات نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے (1) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کرلے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کرلیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کرکے فاسد کردی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری) (2) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) (3) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے نفل نماز شروع کرکے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری) (4) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔ (عالمگیری، درمختار) مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثنا فرمایا (5) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (درمختار) (6) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا کسوف و استسقا و حج و نکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے مگر صاحب ترتیب کے لئے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کرلے۔ (عالمگیری) (7) نماز

عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں۔ (عالمگیری، درمختار) (8) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) (9) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے (10) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کی جاتی ہیں فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) (11) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (12) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ (عالمگیری وغیرہ) یونہی کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) فجر اور عصر کے سوا سب وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (بحرالرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے کسی حصے میں پڑھی جائیں اصلاً مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۲۴ السجدۃ ۳۳)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں (ترجمۂ کنز الایمان)

امیر المومنین فاروق اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہما کو اذان خواب میں تعلیم ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ خواب حق ہے اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ بلال کو تلقین کرو وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اذان کہتے وقت کانوں میں انگلیاں کر لو کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوگی اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں بعض فضائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

حدیث ۱...... مسلم و احمد و ابن ماجہ رحمہم اللہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمت الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعض نے کہا یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لئے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے۔

حدیث ۲...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے لئے گواہی دے گا دوسری روایت میں ہے ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لئے گواہی دے گا۔

حدیث ۳...... بخاری و مسلم و مالک و ابوداؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو لیتی ہے آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

حدیث ۵...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اذان دینے والا کہ طالب ثواب ہے اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

حدیث ۶...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب مؤذن اذان کہتا ہے رب عزوجل اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یونہی رہتا ہے یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہو جاتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق کی گواہی دی لہٰذا تجھے بشارت ہو۔

حدیث ۷...... طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس بستی میں اذان کہی جائے اللہ عزوجل اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔

حدیث ۸...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ عزوجل کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ عزوجل کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔

حدیث ۹...... ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ مسند میں ابی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ میں جنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے۔ فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کس کے لیے ہے؟ عرض کی حضور ﷺ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لئے۔

حدیث ۱۰...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔

حدیث ۱۱...... ترمذی و ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے سات برس کے لئے اذان کہی اللہ عزوجل اس کیلئے نار سے برأت لکھ دے گا۔

حدیث ۱۲...... ابن ماجہ و حاکم عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث ۱۳...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

حدیث ۱۴...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے کہی اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ۱۵...... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لئے تو چاہے شفاعت کر۔

حدیث ۱۶...... خطیب و ابن عساکر رحمہما اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظر کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ امت محمد ﷺ کے مؤذن ہیں۔ لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔

حدیث ۱۷...... ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے دعا رد نہیں کی جاتی۔

ابو داؤد و ترمذی رحمہما اللہ کی روایت انہیں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

حدیث ۱۸: ...... دارمی و ابوداود و حاکم رحمہم اللہ نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں (1) اذان کے وقت اور (2) جہاد کی شدت کے وقت۔

حدیث ۱۹: ...... ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذان کو نماز سے تعلق ہے تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔

حدیث ۲۰: ...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوضو۔

حدیث ۲۱: ...... بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد رحمہم اللہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

حدیث ۲۲: ...... امام احمد و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔

حدیث ۲۳: ...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بھی ہے۔

حدیث ۲۴: ...... طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو اذان سنے تو اللہ عزوجل کے داعی کا جواب دے۔

حدیث ۲۵: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔

حدیث ۲۶: ...... فرماتے ہیں حضور ﷺ مومن کو بدبختی و نامرادی کے لئے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔

حدیث ۲۷: ...... کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے یہ کہ اللہ عزوجل کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو یہ دونوں حدیثیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیں۔ اذان کے جواب کا بہت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸: ...... ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۲۹: ...... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو فرمائے گا عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے فرمایا مردوں کے لئے دونا۔

حدیث ۳۰: ...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ عورتوں کے لئے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی "یہ عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے فرمایا مردوں کے لئے دونا"۔

حدیث ۳۱: ...... حاکم و ابونعیم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دو سو بیس حسنہ زیادہ ہے مگر وہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔

حدیث ۳۲: ...... صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کی مثل کہے

اور جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۳۳......ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں "نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا۔ میں نے اذان کہی، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی فرمایا صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔"

مسائل فقہیہ:

اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لئے الفاظ مقرر ہیں۔ الفاظ اذان یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مسئلہ نمبر ۱......فرض پنج گانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (خانیہ و ہندیہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲......مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳......قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴......گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵......اگر بیرون شہر و قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶......لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہو تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری مع افادات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۷......جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، ولہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔
(عالمگیری و درمختار و ردالمحتار مع تنقیح از افادات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۸......اول جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لئے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی کے لئے اذان کہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹......وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت

آ گیا تو اعادہ کیا جائے۔ (متون و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آ جائے اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان مستحب ہے[1] (ردالمحتار) وبا کے زمانے میں بھی مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی تو گنہگار ہوں گی اور اعادہ کیا جائے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے اگرچہ جماعت سے پڑھیں (درمختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (متون)

مسئلہ نمبر ۱۵...... خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... سمجھ وال بچے اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقات نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو مؤذن کے لئے ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنہ، ذی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں ان کو زجر کرنے والا ہو، اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن نابینا ہو اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اذان و اقامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اس کی اولاد اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہی بہتر ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر اثنائے اذان میں مؤذن مر گیا یا اس کی زبان بند ہو گئی یا رک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو

---

[1] امام ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحفہ میں ان کا قول اور ہمارے علما کی بھی اپنی رائے اور ہمارے علما کا اختلاف کہ کل حجت نہیں ۱۲ منہ۔

کرنے چلا گیا یا بیہوش ہوگیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے، وہی کہے خواہ دوسرا۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... اذان کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہنے میں مرتد ہوگیا تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کر لے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کر لے نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کی تکمیل کرے کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متجزی نہیں تو فساد بعض فساد کل ہے جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے۔ (افادات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اگر کہی اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہے تو مکروہ نہیں مگر اقامت مسافر بھی اتر کر کہے اور سواری پر کہہ لی تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لئے کھنکارا تو حرج نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۸...... مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔ (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا۔ یوہیں اکبر میں ب کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۱...... یوہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۳۳...... طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... اذان منارہ پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (خلاصہ، عالمگیری) مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (غنیہ، فتح القدیر، نظم زندویسی، طحطاوی علی المراقی) یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں، اذان ثانی جمعہ بھی اسی میں داخل ہے۔ امام قاضی خاں و امام ابن الہمام رحمہما اللہ نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا، اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی ہو یعنی امام کے سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے۔ اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کے بعد سکتہ کرے درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی تو اتنے کو صحیح کر لے سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... "حی علی الصلوٰۃ" داہنی طرف منہ کر کے کہے اور "حی علی الفلاح" بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کے لئے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لئے کہی یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (متون، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اگر منارہ پر اذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حی علی الصلوٰۃ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے "حی علی الفلاح" (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (ردالمحتار) یہ اسی وقت ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور

کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے بلکہ وہیں صرف منہ پھیرا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... صبح کی اذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ "نماز سونے سے بہتر ہے" کہنا مستحب ہے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۴۰...... اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار) اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلند آواز میں زیادہ معین کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۴۱...... اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لئے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دوبار کہیں اس میں بھی آواز بلند ہو مگر نہ اذان کی مثل بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے اس کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتہ نہ کریں نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں۔ اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔

(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۲...... اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت دہنے بائیں منہ پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... اقامت کی سنیت اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴...... جس نے اذان کہی اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے تو اسکی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵...... جنبی وحدث والے کی اقامت مکروہ ہے مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اذان کے جنبی اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے اس لئے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶...... اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے یہی حکم امام کے لئے ہے۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلّٰی پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا تو کراہت نہیں مگر اولٰی یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولٰی ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹...... مسجد محلہ یعنی جس کے لئے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولٰی قائم کرتا ہو اس میں جب جماعت اولٰی بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے تو امام محراب میں کھڑا نہ ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، اسٹیشن، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھ کر چل دیا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ (درمختار، عالمگیری، فتاوٰی قاضی خان وغیرہا)

محراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے راشدین میں نہ تھی ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی (فتاویٰ رضویہ) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلّی بچا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں جو امام اول کے قیام کی جگہ ہے یہ جہالت ہے اس جگہ سے ہٹنا چاہیے مصلّی اگرچہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۵۰...... مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولیٰ انہی کی ہے پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلہ والے پڑھ گئے ان کے بعد محلہ کے لوگ آئے تو جماعت اولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱...... اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت جماعت اولیٰ نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر ۵۲...... اثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے جس طرح اذان میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... اثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴...... جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے مَاشَاءَ اللہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ ”جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا“۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵...... اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ”تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا ہے“ کہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶...... جنبی بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷...... جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ یوہیں اقامت میں۔ (درمختار، عالمگیری)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۵۸...... راستہ پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۵۹...... اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَہَا اللہُ وَاَدَامَہَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ”اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں“ کہے (عالمگیری) یا اَقَامَہَا اللہُ وَاَدَامَہَا وَجَعَلَنَا مِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا ”ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے“۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۶۰...... اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱...... اگر بوقت اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو اب دے لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳...... جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ”اے اللہ اس دعائے تام اور نماز قائم ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ کے

مالک تو ہمارے سردار محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا"۔
(ردالمحتار، فتح)

مسئلہ نمبر ۶۴…… جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے "یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے، اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر" ترجمہ۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵…… اذانِ نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶…… اگر اذان غلط کہی گئی مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سنے بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷…… متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے یعنی اذان کے بعد نماز کے لئے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یاقَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
(درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۸…… مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی (عنایہ) اور دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹…… اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آجائیں۔ مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰…… جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے ان میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے ورنہ بیٹھا رہے۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱…… رئیس محلہ کا اس کی ریاست کی وجہ سے انتظار مکروہ ہے ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کر سکتے ہیں
(درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲…… متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے وہ انہیں کے لئے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں تو بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔ (فتح) جب کہ اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ کی حد تک نہ پہنچ جائے (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی یا ہو جائے گی یا جائز ہے اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی "اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہو گئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں اس کو باب مکروہات میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے ان کے ہوئے نماز ہوگی ہی نہیں صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں۔

(1) طہارت (2) ستر عورت (3) استقبال قبلہ (4) وقت (5) نیت (6) تحریمہ۔ (متون)

طہارت۔ یعنی مصلی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر و نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نما

ز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (متون)

حدث اکبر یعنی موجبات غسل اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہوتی ہی نہیں مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ نمبر ۱...... کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھی بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... مصلی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے نماز نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔ یونہی اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع ناپاک ہے تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رکا ہوا ہے اس کے روکنے کا محتاج نہیں تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں اگرچہ اس کے بدن اور کپڑے پر نجاست بھی نہ ہو۔ (درمختار، عالمگیری، رضا)

مسئلہ نمبر ۳...... اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے جب بھی مکروہ ہے پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلی کے سر سے قریب ہونے میں لگیں جب بھی نماز ہو گئی (ردالمحتار)
یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر اس کا کپڑا یا بدن اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لئے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر دی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... مصلی کا بدن جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا یا انہوں نے اس کی گود میں سر رکھا تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... مصلی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۸...... جس جگہ نماز پڑھے اس کے طاہر ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا ہے جس چیز پر نماز پڑھتا ہو اس کے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... مصلی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو نماز نہ ہوگی۔ یونہی اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درہم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا ناپاک ہے اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہو گئی ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا تو بالاجماع نماز نہ ہوئی۔ (حلبی)

مسئلہ نمبر ۱۲......آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو کہ آستین فاصل نہ گنی جائے گی اگرچہ دبیز ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مُصلّی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مُصلّی کا تابع نہیں۔ یونہی اگرچہ چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو نہ پیشانی تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو اب اس نجاست کو بدن مُصلّی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۱۳......اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴......اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی کہ جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے اگرچہ نمایاں ہو نماز ہو گئی۔ (ردالمحتار)

دوسری شرط ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا اللہ عزوجل فرماتا ہے خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پ۸ الاعراف ۳۱) ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو اور فرماتا ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (پ۱۸ النور ۳۱) اور عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ کہ ظاہر ہیں کہ ان کے کھلے رہنے پر بے حرج عادت جاری ہے۔

حدیث ۱......صحیح میں ہے جس کو ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب نماز پڑھو تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔

حدیث ۲......ابوداؤد و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا۔

حدیث ۳......ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کیا بغیر ازار پہنے کرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا جب کرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپا لے۔

حدیث ۴......دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رحمہم اللہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔

حدیث ۵......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵......ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لئے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھری میں ہو تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶......اتنا باریک کپڑا جس سے بدن جھلکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ (عالمگیری)
یونہی اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوئی (رضا) بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران

چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجۂ اولیٰ ممانعت بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... نماز میں ستر کے لئے پاک کپڑا ہونا ضروری ہے یعنی اتنا نجس نہ ہو جس سے نماز نہ ہو سکے تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی نماز نہ ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا نماز نہ ہوئی (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... غیر نماز میں نجس کپڑا پہنا تو حرج نہیں اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں تو اسی کو پہننا واجب ہے (ردالمحتار، درمختار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو چھوٹ کر بدن کو نہ لگے ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۲۱...... مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار) اس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔ اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی (ٹکیہ) اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... باندی کیلئے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے۔ خنثیٰ مشکل رقیق ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا نماز ہو گئی ورنہ نہیں خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی جس سے سر چھپائے تو ہو گئی۔
(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... عورت غلیظہ یعنی قُبُل و دُبُر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو نرمی کے ساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے، اگر باز نہ آیا تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے تو جو مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے تو اگر کسی نے صرف لمبا کرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (منیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... دوسروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اِدھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں تو معاذ اللہ اگر کسی نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... مرد کے اعضائے عورت نو ہیں، جن کو علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے۔ (1) ذکر مع اپنے سب اجزا حشفہ و قصبہ و قلفہ کے (2) خصیتین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں۔ (3) دُبُر یعنی پاخانہ کا مقام ہر ایک (4-5) سُرین جدا عورت ہے (6-7) ہر ران جدا عورت ہے، چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے۔ (8) ناف کے نیچے سے عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (9) دُبُر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور ان کے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمرد نہ عضو است
از تہ ناف تا تہ زانو
ہر چہ ربعش بقدر رکن کشود
یا کشودی ادا نماز مجو
ذکر و انثیین و حلقہ پس
دو سرین ہر فخذ بزانوئے او
ظاہر فصل انثیین و دبر
باقی زیر ناف از ہر سو

مسئلہ نمبر ۳۳..... آزاد عورتوں کے لیے باستثنا پانچ عضو کے جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا (1) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں (2) بال جو لٹکتے ہوں (3-4) دونوں کان (5) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے (6-7) دونوں شانے (8-9) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (10-11) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک (12) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے حد زیریں تک (13-14) دونوں ہاتھوں کی پشت (15-16) دونوں پستانیں جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف ابھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیات نہ پیدا ہوئی ہو تو سینہ کی تابع ہیں جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے جدا عضو نہیں (17) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (18) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل

سے کمر تک (19) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے (20-21) دونوں سرین فرج و دبر (22-23) دونوں رانیں گھٹنے بھی انہیں میں شامل ہیں (26) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (27-28) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت (29-30) دونوں تلوے اور بعض علما نے پشت دست اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے۔ یوہیں اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کے لئے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... جس کے پاس بالکل کپڑا نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لئے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا نماز جاتی رہی کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹...... اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی تو برہنہ ہی پڑھ لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰...... اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... اگر کپڑا مول ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں تو اگر اتنے دام مانگتا ہو جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں تو خریدنا واجب (ردالمحتار)۔ یوہیں اگر ادھار دینے پر راضی ہو جب بھی خریدنا واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے برہنہ جائز نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... چند شخص برہنہ ہیں تو تنہا تنہا دور دور نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴...... اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اسی سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے۔ یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵...... اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے

۱ــ ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوں گے۔ ۱۲ منہ

سے عورت غلیظہ یعنی قُبُل و دُبُر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے تو ایک کو چھپائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶...... جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں نماز ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... اگر ستر کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (درمختار)

تیسری شرط استقبال قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا، اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۲)

اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے تم فرمادو کہ پورب پچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (ترجمہ کنز الایمان)

حضور اقدس ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور ﷺ کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "کما ھو مروی فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح" اور فرماتا ہے: وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۳-۱۴۴)

اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں (ترجمہ کنز الایمان)

مسئلہ نمبر ۴۸...... نماز اللہ عزوجل ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لئے سجدہ کیا حرام و گناہ کبیرہ کیا، اگر عبادت کعبہ کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار، فتاوی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴۹...... استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کرسکتا ہے اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے۔ جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے جہت کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۵۰...... کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵۱...... اگر صرف حطیم کی طرف منہ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں نہ آیا نماز نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۲...... جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے استقبال نہ پایا گیا نماز نہ ہوئی مثلاً ا ب ایک خط ہے اس پر ح ج عمود ہے اور فرض کرو کعبہ معظمہ ٹھیک نقطہ ج کے محاذی ہے دونوں قائمے ا ح ج اور ج ح ب کی تنصیف کرتے

ہوئے خطوط ا ب ج کھینچو تو زاویہ ۴۵-۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے اب جو شخص مقام ا پر کھڑا ہوا ہے اگر ٹھیک ج کی طرف منہ کرے تو عین کعبہ کو منہ ہے اور اگر دہنے بائیں ب یا ہ کی طرف جھکے تو جب تک ق یا ق ج کے اندر ہے جہت کعبہ میں ہے اور جب ب سے بڑھ کر ا یا ہ سے گزر گیا اب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و فتاوی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۵۳...... قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نہ ہوئی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہو گئی۔ یوہیں اگر بلند پہاڑ یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا نماز ہو گئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی گو عمارت کی طرف نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہو سکے گا یا بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں۔ یوہیں رواں میں پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۵...... چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے اگرچہ نفل نماز ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶...... مصلی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال قبلہ کرے گا تو چوری ہو جائے گی ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجت اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ فقط اتنا مانگتا ہے جو اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے تو اجیر کرنا ضروری نہیں یوہیں پڑھے۔ (افادات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۵۷...... کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد میں تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۸...... اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے کے لئے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۵۹...... تحری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تھی اعادہ کی حاجت نہیں۔ (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۰...... ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو ہاں اگر

قبلہ کی طرف منہ ہونا بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا ہو گئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱ ...... اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا اگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا جدھر منہ کیا اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲ ...... اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اس سے دریافت نہیں کیا خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا ہو گئی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳ ...... جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہو گئی اعادہ کی حاجت نہیں۔ (عہ)

مسئلہ نمبر ۶۴ ...... اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں مگر ان کا اعتبار نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی دونوں صورتوں میں نہ ہوئی اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی اس کی نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا کوئی بینا آیا اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی تو اگر کوئی شخص وہاں ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کر سکتا تھا مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا تو نابینا کی ہو گئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔ (خانیہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی۔ اور قبلہ کی طرف پھر گیا تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے تو اگرچہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰ ...... اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق و لاحق کی رائے بدل گئی تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱ ...... اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹ گئی پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ...... تحری کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا تو سرے سے نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳......اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۴......مصلی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی (منیہ، بحر) اور اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے۔ اس کے مسائل اوپر کے مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (پ۳۰ البینۃ) اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے (ترجمہ کنزالایمان)۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۷۵......نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں، تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (تنویرالابصار)

مسئلہ نمبر ۷۶......نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہو گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۷......نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۸......زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں فارسی (اردو) وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نویت یا نیت کی میں نے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۹......اولیٰ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸۰......تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۱......وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں نماز ہو جائے گی۔ یوں ہی وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لئے چلنا پایا گیا نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸۲......اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۳......صحیح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی ﷺ کی متابعت کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸۴......نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵......فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز

پڑھتا ہے اس میں بھی پڑھتا ہوں تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے تمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں۔ اگر سب میں فرض ہی کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا۔ دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۶.....فرض میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کی ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۸۷.....اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جانا اس کے علم میں ہو یا نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۸.....نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشاء۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۹.....اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے کہ آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو نماز ہو جائے گی خصوصاً اس کے لئے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۰.....اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا نماز ہو جائے گی (غنیہ) یعنی جب کہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بیکار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں ہاں اگر صرف دن ہی کے نام سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا مثلاً منگل کے دن پڑھتا ہو تو نماز نہ ہوئی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افادات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۹۱.....نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۲.....فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۳.....اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۴.....اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۵.....کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی۔ ادا نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۹۶.....قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا تو نماز ہو گئی۔ یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یونہی اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۷...... مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہو گئی مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۸...... ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے بعد کو اگر نیت کر بھی لے صحت اقتدائے زنان کے لیے کافی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۹...... جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو امامت زنان کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی تو عورت کی نماز ہو جائے گی اگرچہ امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰...... مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۱...... مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۲...... مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہے جو اس امام کی نماز ہے اگر امام نماز شروع کر چکا ہے جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں اگر مقتدی کے علم ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی ہے اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۳...... مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا (غنیہ)

یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۰۴...... جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہو گئی خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۵...... مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہیں کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں تو اگرچہ قعدہ اولیٰ ہو اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر یوں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے فرض میں اقتدا کی ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا اگرچہ قعدہ اولیٰ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۶...... یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا ہے یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی اور تراویح ہے تو نہیں تو عشا ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی (عالمگیری)

اس کو چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۷...... امام جس وقت جائے امامت پر گیا اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۸...... نیت اقتدا میں یہ علم ضروری نہیں کہ امام کون ہے زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۹...... جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے۔ یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں

میت کی نماز۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۰...... نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱...... مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہہ لے کہ اس امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۲...... اگر مرد کی نیت کی بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس جائز نہ ہوئی بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو۔ یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو ہوگئی۔ (درمختار، ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس تو نماز ہو جائے گی جبکہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۳...... چند جنازے ایک ساتھ پڑھے تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے تو کسی جنازہ کی نہ ہوئی (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو صرف اتنا ہو کہ دس میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ تو کسی کی نہ ہوئی۔ اور اگر نیت میں اشارہ تھا مثلاً ان دس میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس تو سب کی ہو گئی۔ یہ احکام امام نماز جنازہ کے ہیں۔ اور مقتدی کے بھی اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۴...... نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا وہ نفل جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے یوہیں سجدہ تلاوت میں نیت تعیین ضروری ہے مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدہ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدہ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں مگر نہر الفائق میں ضروری کہی اور یہی ظاہر تر ہے۔ (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو۔ ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۵...... یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶...... نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۷...... ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی ورنہ وہی پہلی ہے خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض اور دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض (عالمگیری وغیرہ) یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے ورنہ پہلی بہرحال جاتی رہی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۸...... ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہو گی لہٰذا اگر قعدہ اخیرہ کیا تو ہو گئی ورنہ نہیں ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۹...... اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہ بدستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۰...... دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ ان میں ایک فرض عین ہے دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی اور دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی اور ایک وقتی ہے دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور دونوں باطل اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہوئے اور دونوں قضا ہوں تو صاحب ترتیب کے لئے پہلی

ہوئی اور صاحبِ ترتیب نہیں تو دونوں باطل اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہوئے اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوگئیں اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۲۱…… نماز خالصاً للہ شروع کی پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۲…… پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (عالمگیری) اور ریا کا استحقاقِ عذاب بہرحال ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۳…… نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کر لے۔ (ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ: اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (پ ۳۰ الاعلیٰ ۱۵) اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۴…… نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے باقی نمازوں میں شرط۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۵…… غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھا اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر پھینک دے نماز منعقد ہو جائے گی۔ یونہی بوقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا یا قبلہ کو منہ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا نماز منعقد ہو جائے گی یونہی معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی مگر ختم سے پہلے اعضا دھل گئے نماز منعقد ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶…… فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے مثلاً عشاء کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا تھا اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں تو یہ بلاقصد نہ ہوئی لہٰذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۷…… ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱…… بخاری و مسلم رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا: "وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی"۔ وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی۔ تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے تعلیم فرمائیے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔

حدیث ۲۔۔۔۔۔۔ صحیح مسلم شریف میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔

حدیث ۳۔۔۔۔۔۔ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد دہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔

حدیث ۴۔۔۔۔۔۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کہ حضور ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! تو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے، تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہو گا، خدا کی قسم میں پیچھے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔[1]

حدیث ۵، ۶۔۔۔۔۔۔ ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ ﷺ کا سکتہ فرمانا ذکر کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے، دوسرا جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (پ۱، الفاتحۃ: ۷) پڑھ کر فارغ ہوتے۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷۔۔۔۔۔۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث ۸۔۔۔۔۔۔ صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اللہ عزوجل تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری سنے گا۔

حدیث ۹، ۱۰۔۔۔۔۔۔ ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اسی طرح صحیح مسلم میں ہے، جب امام قراءت کرے تو تم چپ رہو۔ اس حدیث اور اس سے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، وہ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی۔ نیز ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں بلکہ چپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹، الاعراف: ۲۰۴)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱۱۔۔۔۔۔۔ ابو داود و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو۔

---

[1] اس حدیث شریف سے یہاں صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دیکھنے کے لئے کسی چیز کا سامنے ہونا ضروری نہیں کوئی شے حائل ہو کر حجاب نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۲: ...... ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی۔ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے پھر نہیں۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳: ...... دارقطنی و ابن عدی رحمہما اللہ کی روایت انھیں سے ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے مگر نماز شروع کرتے وقت''۔

حدیث ۱۴: ...... مسلم و احمد رحمہما اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔

حدیث ۱۵: ...... ابوداود و امام احمد رحمہما اللہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔ ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں مگر چند احادیث ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ ائمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ: یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲منہ۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب کھلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قراءت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ

اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں سلام حضور پر اے نبی اللہ کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ ۱۲منہ

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمۂ لا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمۂ الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے اور اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کر کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد للہ کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو بے شک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲منہ

یا اور کوئی دعائے ماثورہ پڑھے مثلاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بے شک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

یا یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ ۱۲منہ

یا یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دَین کے غلبہ اور مردوں کے قہر سے۔ ۱۲ منہ

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۱۲ منہ

اور اس کو بغیر اَللّٰهُمَّ کے نہ پڑھے پھر دہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے پھر بائیں طرف۔ یہ طریقہ کہ مذکور ہوا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض باتیں جائز نہیں، مثلاً امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض امور میں مستثنیٰ ہے مثلاً ہاتھ باندھنے اور رکوع و سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے جس کو ہم بیان کریں گے۔ ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک قصداً گناہ اور نماز واجب الاعادہ اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائض نماز: سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔ (1) تکبیر تحریمہ۔ (2) قیام۔ (3) قراءت۔ (4) رکوع۔ (5) سجدہ۔ (6) قعدۂ اخیرہ۔ (7) خروج بصنعہ۔

(1) تکبیر تحریمہ: حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت و استقبال و ستر عورت و وقت، تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲: جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوئی۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴: نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا تو ہو جاتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶: امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی نماز شروع ہو گئی اور یہ نیت لغو ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷: امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اگر اقتدا کی نیت ہے تو نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہو گئی مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی بلکہ اپنی الگ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸: امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔

---

[1] بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں ۱۲ منہ

(مختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً

اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ

وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے اور اگر دعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہ الفاظ دعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی۔ یونہی اگر صرف اکبر یا اجل کہا اس کے ساتھ لفظ اللہ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی یونہی اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اللہ کہا یا اللّٰھم کہا ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... لفظ اللہ کو آللہ یا اکبر کو آکبر یا اکبار کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے تو کافر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری)

(2) قیام: کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے یعنی بقدر قراءت فرض قیام فرض اور بقدر واجب واجب اور بقدر سنت سنت یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔ (ردالمحتار، رضا)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا اس معنی پر ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجا لانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے فرض کا ثواب ملے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہوں گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جو شخص سجدہ تو کر سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یونہی کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے جماعت میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (غنیہ) یعنی جب چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔

(3) قراءت: قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۸...... فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ (پ ۲۷، الرحمٰن: ۶۴) اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔[1]

مسئلہ نمبر ۳۰...... سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا۔ یوہیں بجائے قراءت آیت کے ہجے کیے نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

(4) رکوع: اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... کوزہ پشت کہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

---

[1] امام [illegible] نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام طحاوی اور امام علاء الدین [illegible] نے تحفۃ الفقہا اور امام ملک العلماء نے [illegible] میں اسی سے جواز پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصلاً [illegible] [illegible] فتح القدیر [illegible] درمختار میں عدم جواز کو صحیح کہا [illegible] ہدایہ نے جو اس کی دلیل ذکر کی [illegible] محقق صاحب بحر نے اس پر اعتراض کیا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

(5) سجود: حدیث میں ہے سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو لہٰذا دعا زیادہ کرو۔ اس حدیث کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (درمختار، فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... رخسار یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... ہر رکعت میں دوبارہ سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال (دھان کا بھس) بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک کی ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوئی۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہوگی۔ ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... چارپائی یا گاڑی کے کھٹولے پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جولا بُنا ہوا اور کھٹولے پر ہے سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا تو ہو گیا۔ (عالمگیری) بجلی کا کھٹولا اگر پاؤں سے ملا ہوتا ہو تو جانور کی پشت ہے جو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے ورنہ نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... ازدحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ شخص نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۱..... ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے سجدہ نہ ہوا ورنہ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

(6) قعدۂ اخیرہ: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعہ بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوئی۔ یونہی قیام، قرأت، رکوع،

تو ان میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بھی کرے۔ لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں۔ (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... پوری رکعت سوتے میں پڑھی تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹...... بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۰...... سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر گنہگار ہوا اعادہ واجب ہے۔ (ردالمحتار)

(7) خروج بصنعہ: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا فعل منافی نماز قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا یا موزہ پر مسح کئے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لاکر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا تھا اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگرچہ وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی ہو یا امام کو حدث ہوا اور امی کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہو گئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پٹی پر مسح کئے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے سے نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہو گئی اور فوراً سر نہ ڈھکا ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۵۱...... مقتدی امی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہو گئی تو نماز باطل نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... قیام و رکوع و سجود و قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یوہیں رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (درمختار)

واجبات نماز: تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا الحمد (8t2) پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر آیت مستقل واجب ہے (9) ان میں ایک

آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سی سورت جیسے إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (پ ۳۰ الکوثر) یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (پ المدثر ۲۱-۲۳) یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا (10-11) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے (12-13) الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ (14) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا (15) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا (16) الحمد و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں (17) قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا (18) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ (19) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ (20) یونہی قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (21) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو (22) و فرض و وتر و سنن رواتب میں (23) قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا دونوں (24-25) قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یونہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا ترک واجب ہوگا اور لفظ (26-27) السلام دوبار اور لفظ علیکم واجب نہیں (28) اور وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (29) اور تکبیر قنوت (30 تا 35) اور عیدین کی چھؤں تکبیریں (36) اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (37) اور اس کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا اور (38) ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قراءت کرنا (39) اور غیر جہری میں آہستہ (40) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا (41) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا (42) اور سجود کا دو ہی بار ہونا (43) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا (44) اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا (45) آیت سجدہ پڑھی ہو تو (46) سجدہ تلاوت کرنا (47) سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا (48) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا (49) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (50) سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

مسئلہ نمبر ۵۵...... کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶...... آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷...... سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپ رہا سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸...... الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹...... جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کرکے متابعت کرے مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کرکے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو یہ بھی اٹھا لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰...... ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کر لے اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نماز صادر نہ ہوا ہو۔ اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱...... ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع کیے یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲...... التحیات (تشہد)[1] سے اس کے معانی کا قصد اور نیت انشاء ضروری ہے گویا اللہ عزوجل کے لئے تحیت کرتا ہے اور نبی ﷺ اور اپنے اوپر

---

[1] جب کلمات تشہد قصد انشاء سے تحیت و سلام ہوں نہ کہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو [illegible] بہت [illegible] نماز میں واجب ہے ۱۲ منہ غفرلہ

اور اولیا یا انبیاء پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدہ سہو کرے عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴..... مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے درود و دعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے۔ (درمختار)

سنن نماز: (1) تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا (2) اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بتکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ (3) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ (4) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا۔ (5) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ (6) یونہی تکبیر (7) قنوت (8) و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۵..... اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶..... عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷..... کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھا سکتا ہے تو اٹھائے (عالمگیری) (9) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور (10) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۸..... امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۹..... اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۰..... تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان۔ یونہی آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہوگی نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیر انتقال یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۱..... مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ؟ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا۔ نیز یہ کہ اگر مکبر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کی تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۲..... مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔ (درمختار، بحر)

(12) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے

(غنیہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔

مسئلہ نمبر ۷۳...... بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھے جب بھی یونہی ہاتھ باندھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۴...... جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے (ردالمحتار)

(13) ثنا (14) تعوذ (15) تسمیہ (16) آمین کہنا اور (17) ان سب کا آہستہ ہونا (18) پہلے ثنا پڑھے (19) پھر تعوذ (20) پھر تسمیہ (21) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے وقفہ نہ کرے (22) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وجل ثناؤک غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں وہ سب نفل کے لئے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷۵...... امام نے جب قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قراءت نہیں سنتے (ظہر و عصر) میں امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۶...... امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پا لے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۷...... نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لئے مسنون نہیں ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت باقی رہ گئی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۸...... تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قراءت خواہ سری ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہرحال آہستہ پڑھی جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۹...... اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا یونہی اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۰...... مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھ لے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸۱...... فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّیْ وَجَّھْتُ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۸، الانعام ۱۶۳) کی جگہ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸۲...... عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد (23) ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھے رہے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۳...... آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کی مد کی صورت میں الف کو یا کی طرف مائل کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۴...... اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی یعنی آمّین پڑھا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی اور یا کو حذف کر دیا (آمّن) یا قصر کے ساتھ تشدید یا (امّین) یا حذف یا (امّن) تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵...... امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے یا دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی اگرچہ اس نے آہستہ کہی تو یہ بھی آمین کہے غرض یہ کہ امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا امام کی آواز سنی یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۶...... سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی تو یہ بھی کہے۔ (درمختار) (24) اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا (25) اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (26) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور (27) عورتوں کے لئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (28) اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے حالت (29) رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے (30) رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ نمبر ۸۷...... اگر ظ ادا نہ کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم کہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۸...... بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ نمبر ۸۹...... (31) تکبیر میں اللہ اکبر کی ر کو جزم پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۰...... آخر سورت میں اگر اللہ تعالیٰ کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا (پ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۱) یا اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (پ۳۰ الضحٰی ۱۱) اللہ اکبر کو کسرہ دے کر ملا دے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے جیسے اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ (پ۳۰ الکوثر ۳) میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لئے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔ (ردالمحتار، فتاوی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۹۱...... کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طول دینا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۲...... مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا گنہگار ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۳...... (32) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۹۴...... رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ)

حدیث میں ہے اس شخص کی نماز کافی نہیں (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں ﷺ رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۹۵...... (33) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۶...... تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔ (فتح القدیر)

حلیہ میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ امام کے لئے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اس کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۹۷...... (34) رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۸……(35) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کی ہ کو ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے نہ دال کو بڑھائے (عالمگیری) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور مقتدی کے لئے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۹……رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو کا ہونا بہتر ہے اور اللّٰھم ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں یعنی "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ"۔ (درمختار) حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰……منفرد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے (درمختار) (39) سجدہ کے لئے (40) اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللّٰہ اکبر کہنا (41) اور سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا (42) اور سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۱……(43) سجدہ میں جانے کو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے (44) پھر ہاتھ (45) پھر ناک (46) پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے (47) یعنی پہلے پیشانی اٹھائے (48) پھر ناک (49) پھر ہاتھ (50) پھر گھٹنے (عالمگیری) رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کو جاتے تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے اصحاب سنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۲……مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ (51) بازو کروٹوں سے جدا ہوں (52) اور پیٹ رانوں سے (53) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے (ہدایہ، عالمگیری، درمختار) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں ﷺ سجدہ میں اعتدال کرے اور کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے اور صحیح مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہاتھوں کے پیچھے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے۔ دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۱۰۳……عورت سمٹ کر سجدہ کرے (55) یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے (56) اور پیٹ ران سے (57) اور ران پنڈلیوں سے (58) اور پنڈلیاں زمین سے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۴……(59) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰۵……اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں ہے اور وہاں دھول ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لئے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرہ کو خاک سے بچانے کے لئے کیا تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۶……آستین وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے تو اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۷……سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے (درمختار) (60) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا (61) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا (62) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا (63) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۸……(64) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے

پیٹ زمین پر بچھا ہو جب اور دونوں کا قبلہ رو ہونا سنت۔ (فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۹ ...... (65) جب دونوں سجدے کر لے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل (66) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد (67) بایاں پاؤں بچھا کر (68) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا (69) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا (70) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لئے ہے (71) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے (72) اور بائیں سرین پر بیٹھے (73) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا (74) اور بایاں بائیں پر (75) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی (76) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے (77) شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کر لے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ حدیث میں ہے جس کو ابوداود و نسائی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ جب دعا کرتے (تشہد میں کلمۂ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔ ترمذی و نسائی و بیہقی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا فرمایا توحید کر توحید کر (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ نمبر ۱۱۰ ...... (78) قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۱ ...... نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپ کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سکوت نہ چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۲ ...... دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے (درمختار) (79) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا اور افضل وہ درود ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱۱۳ ...... درود شریف میں حضور سید عالم ﷺ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار) درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ ...... صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔

حدیث ۲ ...... نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

حدیث ۳ ...... امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ "جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں"۔

حدیث ۴ ...... درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی برس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

حدیث ۵ ...... ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ "قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے"۔

حدیث ۶ ...... نسائی و دارمی انہیں سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے

ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث ۷...... ترمذی میں انہیں سے ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہوجاتا)

حدیث ۸...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حدیث ۹...... نسائی و دارمی رحمہم اللہ نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت چہرہ اقدس میں نمایاں تھی۔ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے "کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا"۔

حدیث ۱۰...... ترمذی شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بکثرت درود پڑھنا چاہتا ہوں تو اس میں سے حضور ﷺ پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں۔ فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی چوتھائی۔ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی نصف فرمایا، جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی تو کل درود کے لئے ہی مقرر کروں فرمایا ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حدیث ۱۱...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ "اے اللہ تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔" اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حدیث ۱۲...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق ہے اوپر چڑھتی نہیں جب تک نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ نمبر ۱۱۴...... عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب۔ خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۵...... گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہوجائے اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶...... جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (1) روز جمعہ، (2) شب جمعہ، (3) صبح، (4) شام (5) مسجد میں جاتے، (6) مسجد سے نکلتے وقت، (7) بوقت زیارت روضہ مطہرہ، (8) صفا و مروہ پر (9) خطبہ میں۔ (10) جواب اذان کے بعد، (11) بوقت اقامت، (12) دعا کے اول آخر بیچ میں، (13) دعائے قنوت کے بعد، (14) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (15) اجتماع و فراق کے وقت (16) وضو کرتے وقت (17) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (18) وعظ کہنے (19) اور پڑھنے (20)

اور پڑھانے کے وقت، (21) خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر (22) سوال فتویٰ لکھتے وقت، (23) تصنیف کے وقت، (24) نکاح اور (25) منگنی (26) اور جب کوئی بڑا کام کیا ہو۔ نام اقدس لکھے تو بعض علما کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۷...... اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے میں صلعم، عم، لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ عنہ کی جگہ ؓ رحمہ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ’’ص‘‘ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۸...... قعدۂ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف پڑھنا نہیں اور (80) نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (81) اور درود کے بعد دعا پڑھنا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۹...... (82) دعا عربی زبان میں پڑھے غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۰...... اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لئے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین ومومنات کے لئے دعا مانگے۔ خاص اپنے ہی لئے دعا نہ مانگے۔ (ردالمحتار، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۱...... ماں باپ اور اساتذہ کیلئے مغفرت کی دعا حرام ہے جبکہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دعا مغفرت کو فقہا نے کفر تک لکھا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لئے ہدایت وتوفیق کی دعا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۲...... محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دعا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۳...... وہ دعائیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دعا کرے مگر ادعیۂ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۴...... نماز میں ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۵...... مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو بلکہ جو قلب میں حاضر ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶...... مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار یہ دعا پڑھے۔ (عالمگیری)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (پ)

اے پروردگار تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب تو میری دعا قبول فرما اے میرے رب تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔ ۱۲ منہ

(83) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہوں (84) السلام علیکم ورحمۃ اللہ (85) دوبار کہنا پہلے (86) داہنی طرف پھر (87) بائیں طرف۔

مسئلہ نمبر ۱۲۷...... داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسارہ دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۸...... علیکم السلام کہنا مکروہ ہے یوہیں آخر میں وبرکاتہ ملانا بھی نہ چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۹...... (88) سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۰......اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا دہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف سے سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔ (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۱......امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۲......امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا، جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام کے پیشتر قہقہہ لگایا وضو جاتا رہے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۳......مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں مگر ضرورت مثلاً خوف حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۴......پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۵......امام دہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو دہنی طرف ہیں اور بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ شریک جماعت ہو اور دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۶......مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۷......سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور دہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ وہ کسی پچھلی صف میں نماز پڑھتا ہو۔ (حلیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۸......منفرد بغیر انحراف کئے اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳۹......ظہر و مغرب و عشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۰......فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و دعا پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بدعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر دعا طویل نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۱......سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴۲......جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴۳......افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔ (عالمگیری)

مستحبات: (1) حالت قیام میں موضع سجود کی طرف نظر کرنا، (2) رکوع میں پشت قدم کی طرف، (3) سجدہ میں ناک کی طرف، (4) قعدہ میں گود کی طرف، (5) پہلے سلام میں دہنے شانہ کی طرف، (6) دوسرے میں بائیں کی طرف، جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے

دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں دہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے (7) اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیا علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ (8) مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا (9) عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے (10) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا (11) جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (12) جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے تو نماز شروع کرسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (13) دونوں پنجوں کے درمیان قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (14) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (15) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز کے بعد کے ذکر و دعا: نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں قبل سنت مختصر دعا پر قناعت چاہیے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لئے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم و زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کرسکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔ (ردالمحتار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی تینوں قل ایک ایک بار پڑھے اور سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 33 بار اللہ اکبر 34 بار، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور عصر اور فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے بغیر کلام کئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک و حمد ہے اور اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ۱۲ منہ

دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

اللہ کے نام کی برکت سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ تو مجھ سے غم و رنج کو دور کر دے ۱۲ منہ

اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث ۱...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسمٰعیل سے آزاد کئے جائیں۔

حدیث ۲...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس سے راوی، ارشاد ہوا کہ فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا۔

حدیث ۳...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال

نفع نہیں دیتا۔ ۱۲منہ

حدیث ۴: ...... صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ

گناہ سے باز رہنا اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے نعمت و فضل ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔ ۱۲منہ

حدیث ۵: ...... صحیح بخاری و مسلم میں مروی کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور بے حد لازوال نعمت حاصل کی، ارشاد فرمایا: کیا سبب؟ لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمھیں ایسی بات نہ سکھا دوں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمھاری طرح کرے۔ لوگوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کہا کرو۔ ابو صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انھوں نے بھی ویسا ہی کیا۔ ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ ابو صالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶: ...... صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار، الحمد للہ 33 بار، اللہ اکبر 34 بار۔

حدیث ۷: ...... صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار، الحمد للہ 33 بار، اللہ اکبر 33 بار کہے کہ یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ پڑھ کر سو پورا کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگ کے مثل ہوں۔

حدیث ۸: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور سوتے وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔

حدیث ۹: ...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مغرب اور صبح کے بعد اسی جگہ بیٹھے اور پاؤں موڑنے سے پہلے دس بار یہ دعا پڑھ لے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے لئے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لئے ہر برائی و شیطان رجیم سے حفاظت ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ بڑھ

جائے گا دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰: امام احمد و ابو داؤد و نسائی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں بھی حضور ﷺ کو محبوب رکھتا ہوں فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ کہنا چھوڑ نا نہیں۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔ ۱۲ منہ

حدیث ۱۱: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا۔ ایک صاحب نے کہا اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا اور غنیمت زیادہ لایا ہو۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کہ کیا وہ قوم نہ بتاؤں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ عزوجل کا ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پ۲۹ المزمل ۲۰)

اور قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹ الاعراف ۲۰۴)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم کیا جائے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱ تا ۳: امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔ یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فَھِیَ خِدَاجٌ وہ نماز ناقص ہے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں بلکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ اس حدیث کو امام محمد و ترمذی و حاکم رحمہما اللہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کی امام علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۴ تا ۶: امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کر۔

حدیث ۷: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا۔ خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قرأت تجھے کافی ہے۔

حدیث ۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو۔

حدیث ۹: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔

حدیث ۱۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت سے خطا کی۔

احکام فقہیہ: یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ قرأت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل سماعت، شور و غل نہ ہو تو خود سن سکے اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا طلاق، عتاق، آیت

سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱...... فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں۔ یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۳...... اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لئے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ، اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض تو جائز ہے جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا بقدر تین آیت کے ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے تو جہر واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ رات میں ادا کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... چار رکعتیں فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورہ جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے جہری نماز ہو تو فاتحہ اور سورۃ جہر پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... سورۃ ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورۃ پڑھے یونہی اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورۃ پڑھے پھر رکوع کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورۃ یا اس کی مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ قرآن سے افضل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶......اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (درمختار، ردالمحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۷......سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸......حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ) فائدہ حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اس کے یہ تین حصے ہیں سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ نمبر ۱۹......عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰......وتر میں نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہے لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ کی جگہ انا انزلنا۔

مسئلہ نمبر ۲۱......قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیل میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲......فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا سخت حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳......ساتوں قراءتیں جائز ہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے آشنا ہوں وہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ بروایت حفص رحمۃ اللہ علیہ رائج ہے لہٰذا یہی پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴......فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی دوسری میں ایک تہائی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵......اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا مثلاً پہلی میں چالیس آیتیں دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں مگر بہتر نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶......بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو اور یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷......سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۲۸......دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جب کہ بین فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں مثلاً پہلی میں الم نشرح پڑھی اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے

اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔ (غنیہ،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے یا اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ (غنیہ،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔ (غنیہ،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) یا آیت ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھی تو مقتدی و امام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دعا نہ کریں نوافل باجماعت کا بھی یہی حکم ہے ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دعا کر سکتا ہے۔ (غنیہ،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... نفل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳۴...... ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الٓمّٓ سے شروع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... فرض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں ہے مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت مثلاً پہلی میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... فرض کی ایک رکعت میں دو سورتیں نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قرأت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہ چاہیے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۹...... قرآن مجید الٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے یہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن الٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا دل الٹ دے اور بھول کر ہو تو نہ گناہ نہ سجدۂ سہو۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ یا تَبَّتْ شروع کر دی

اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے چھوڑ کر الٹا جانا پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۲...... بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جز وسورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... رکوع کے لیے تکبیر کہی مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسائلِ قراءت بیرونِ نماز:

مسئلہ نمبر ۴۴...... قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب عبادت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵...... مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا واجب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تو اس صورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے۔ درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے تو اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶...... سورہ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورہ براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورہ توبہ ابتدا بھی پڑھے جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو کہ حدیث میں ہے کہ جس نے شروع دن میں قرآن مجید ختم کیا شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا صبح تک استغفار کرتے ہیں اس حدیث کو دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۸...... تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے سمجھا نہیں۔ اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۴۹...... جب ختم ہو تو تین بار قل ہو اللہ احد پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰...... لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو۔ یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۱...... غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۲...... جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (غنیہ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۵۳...... مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر چند

شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۴...... بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۵...... جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ کرتے ہوں۔ وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶...... قرآن مجید کا تلاوت کرنا نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷...... تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۸...... عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۹...... قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورہ یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دی اس حدیث کو ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ نے روایت کیا۔ دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔ اس حدیث کو ابوداود و دارمی و نسائی و حکیم رحمہم اللہ نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰...... جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۱...... قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپتے ہیں مکروہ ہے کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے (غنیہ) بلکہ حمائل بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۶۲...... قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۳...... دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلا کرنے میں حرج نہیں (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱...... اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں مثلاً لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ نَعْبُدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اعادہ کرے مثلاً وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ میں میم کو زبر اور ب کو پیش پڑھا اور اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا میں جلالت کو رفع اور علما کو زبر پڑھا اور فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ میں ذال کو زیر پڑھا اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں کاف کو زیر پڑھا اور اَلْمُصَوِّرُ کے واو کو زبر پڑھا۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے اِیَاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَاکَ نَسْتَعِیْنُ میں ی پر تشدید نہ پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں ب پر تشدید نہ پڑھی فَظَلُّوْا نَقْتِیْلاً میں ت پر تشدید نہ پڑھی نماز ہو گئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... مخفف کو مشدد پڑھا جیسے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ میں دال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ترک ادغام کیا جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں لام ظاہر میں کیا نماز ہو جائے گی حرف زیادہ کر دینے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی جیسے عَنِ الْمُنْکَرِ میں ر کے بعد ی زیادہ کی۔ خَتَمَ اللّٰہُ میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں جیسے زرابی کو زرابیب مثانی کو مثانین پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے اِیَاکَ نَعْبُدُ۔ یونہی کلمہ کے بعض حرف کو قطع کیا جب بھی مفسد نہیں۔ یونہی وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یا اَصْحٰبُ النَّارِ پر وقف نہ کیا اور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھا اور شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ پر وقف کر کے اِلَّا ھُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں اگر معنی فاسد ہو جائیں گے نماز جاتی رہے گی جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْآ اِثْمًا وَّ جَمَالاً اور اگر معنی متغیر نہ ہوں تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو جیسے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا اور فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... کسی کلمہ کو چھوڑ دیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا میں دوسرے سَیِّئَۃٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں جیسے فَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں لا نہ پڑھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلاخ اور جَعَلْنَا بغیر جیم کے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں یونہی تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعال پڑھا ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا اگر معنی فاسد نہ ہوں تو نماز ہو جائے گی جیسے علیم کی جگہ حکیم اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی۔ جیسے وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ میں فٰعِلِیْنَ کی جگہ غٰفِلِیْنَ پڑھا اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے نماز فاسد ہوگی۔ جیسے مَرْیَمَ ابْنَۃَ غَیْلَانَ اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوگی جیسے مَرْیَمَ بِنْتَ لُقْمٰنَ (عالمگیری) حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں نماز فاسد ہے ورنہ نہیں جیسے قَسْوَرَۃٍ کو قَوْسَرَۃٍ پڑھا عصف کی جگہ عفص پڑھا فاسد ہو گئی اور انْفَجَرَتْ کو انْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں یہی حکم کلمہ کی تقدیم و تاخیر کا ہے جیسے لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ میں شَھِیْقٌ کو زَفِیْرٌ پر مقدم کیا فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا فاسد ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۹...... ایک آیت کو دوسری جگہ پڑھا اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ نماز ہو گئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ کی جگہ فَلَھُمْ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی پڑھا نماز ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مٰلِکِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا یعنی رب کا رب مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا

ضروری ہے اگر ادا پر قادر ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامت میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... ط، ت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ء، ع، ہ، ح، ض، ظ، د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... مد، غنہ، اظہار، اخفا، امالہ بے موقع پڑھا یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام مگر مد و لین[1] میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... اللہ عزوجل کے لئے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔

امامت کا بیان

حدیث ۱...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قرآن امامت کریں (کہ اس زمانہ میں عموماً زیادہ قرآن پڑھا ہوا دینی علم میں زیادہ ہوتا)

حدیث ۲...... صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا امامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو۔

حدیث ۳...... ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے ان کے ساتھ پڑھی ہے۔

حدیث ۴...... ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت آ گیا ہم نے کہا آگے بڑھئے نماز پڑھائیے فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتاؤں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اور چاہئے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔

حدیث ۵...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی نماز کانوں سے تجاوز نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہت کرتے ہوں (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)

حدیث ۶...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں ہے کہ تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی۔ ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو برا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کی دنیاوی وجہ سے چھوڑے رہیں۔

حدیث ۷...... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیچھے کر کے آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔

حدیث ۸...... امام احمد و ابن ماجہ رحمہما اللہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ قیامت کی علامات سے ہے کہ

---

[1] واو یا یا ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مد و لین کہتے ہیں یعنی واو کے پہلے پیش اور یا کے پہلے زیر ہو ۱۲ منہ

باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھائے (یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی)

حدیث ۹...... بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں امامت نہ کی جائے نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے۔

حدیث ۱۰...... بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔

حدیث ۱۱...... امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور تطویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲...... صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

حدیث ۱۳...... امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت انہی سے اس طرح ہے کہ فرمایا جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔

حدیث ۱۴...... بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ عزوجل اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔ بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر ان کا منہ نہ دیکھا جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا منہ گدھے کا سا ہے انہوں نے کہا صاحبزادے امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔

حدیث ۱۵...... ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں۔ جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لئے دعا کرے انہیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ ہو لے۔

احکام فقہیہ: امامت کبریٰ کا بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامت صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کئے جائیں گے امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

شرائط امامت

مسئلہ نمبر ۱...... مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں
(1) اسلام (2) بلوغ (3) عاقل ہونا (4) مرد ہونا (5) قرأت (6) معذور نہ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۲...... عورتوں کے امام کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۳...... نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ بھی امامت کر سکتا ہے اگر سمجھ والا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے کم عذر والے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو قطرہ آنے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... طاہر معذور کی اقتدا نہیں کر سکتا جب کہ حالت وضو میں حدث پایا گیا یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہو، اگرچہ نماز کے بعد اور اگر بے وضو کے وقت حدث تھا اور ختم کے وقت تک اس نے عود کیا تو یا نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی اس میں تندرست اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کر سکتا ہے ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کر سکتا نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کر سکتا ہے جب کہ وہ ایک عذر انھیں کے دو میں سے ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی صحیح کی نہ ہوئی اوروں کی ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہے۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذاب قبر یا کراما کاتبین کا انکار کرتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی (عالمگیری وغیرہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹...... جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

اقتدا کی تیرہ شرطیں ہیں۔ (1) نیت اقتدا اور اس نیت (2) اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ صورت تقدیم کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ (3) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (4) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز نماز مقتدی کو متضمن ہو۔ (5) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا اور (6) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ (7) عورت کا محاذی نہ ہونا ان شرائط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی (8) مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا۔ (9) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (10) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔[1] (11) ارکان کے ادا میں شریک ہونا۔ (12) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔ (13) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں ہاں اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے تو اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... بیچ میں حوض دہ در دہ ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... بیچ میں چوڑا راستہ ہے مگر اس راستہ میں صف قائم ہوئی مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہو گئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول اور امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہوں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ یوہیں اگر راستہ ملا ہو یعنی مثلاً سارے شہر میں جب ہجوم ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں یہی شرط ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... میدان میں جماعت قائم ہوئی اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

1۔ یعنی صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ تمام صحت اقتدا کے لئے شرط ہے یہاں تک کہ وقت ادا اگر حال معلوم ہو جائے تو نماز صحیح ہو گئی ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۶...... بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے جو چالیس ہاتھ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... مسجد عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... میدان میں جماعت قائم ہوئی پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا اقتدا صحیح ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دہ در دہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والوں کی اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں اور دہ در دہ سے کم جگہ خالی ہے جب بھی پیچھے والوں کی اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں اور اگر کشتی کنارے پر رکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ورنہ درست ہے۔ (درمختار، ردالمحتار) یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوتی ہی نہیں ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... جو مسجد بہت بڑی نہ ہو اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں مثلاً اس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہو تو حرج نہیں اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں امام کو دیکھ رہا ہے مگر کھلا نہیں ہے کہ چلا جائے تو جا سکے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہو مانع اقتدا نہیں جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... مسجد کے متصل کوئی دالان ہے اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جب کہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی مثلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھا دی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفی کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت کے عضو کو چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقع ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... شافعی یا دوسرے مقلد کی اس وقت اقتدا کر سکتے ہیں جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت

کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے یا نہیں یا اس نماز میں رعایت کی ہے جب بھی جائز ہے مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے تو باطل محض ہے۔ (عالمگیری غنیہ ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کے لئے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں ان سب کی نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... مسجد میں بالاخانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانے کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالاخانہ پر تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوئی جو درمیان میں ہے باقیوں کی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں ان کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ نہ رکھتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو تجوید یعنی قراءت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا اور اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے پھر زیادہ خوبصورت پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو پھر زیادہ مالدار پھر زیادہ عزت والا پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں غرض چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حقدار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنا دیا تو برا کیا مگر گنہگار نہ ہوئے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... امام معین ہی امامت کا حق دار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ (درمختار) یعنی جب کہ وہاں امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں بہتر ہونا درکنار۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لئے اولیٰ ہے اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے جو بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... کرایہ کا مکان ہے اس میں مالک مکان اور کرایہ دار و مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق ہے وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر میں مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے پھر امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰...... کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی احق ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... کوئی شخص صالح امام ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہ رمضان میں دوسرے محلے والوں کی امامت کرتا ہے اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... بد مذہب کہ جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار اور چغل خور وغیرہ جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴...... غلام و دہقانی و اندھے، ولد الزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے جس کا برص ظاہر ہو اور سفیہ (یعنی بیوقوف) کہ تصرفات مثلاً بیع و شرا میں دھوکے کھاتا ہو کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (درمختار، غنیہ) جس کو کم سوجھتا ہے وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵...... فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۴۶...... عورت، خنثیٰ، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں، مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امام عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہو سکتے ہیں مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے فرائض ہوں یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو نیز خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷...... نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں (عالمگیری، درمختار) اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۴۸...... مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے۔ یونہی جس کو نشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹...... جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت وہ امی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور امی امی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں وہ بھی امی کے مثل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... امی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ گونگا امی کی کر سکتا ہے اور اگر امی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۱...... امی نے امی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوئی اگرچہ قاری درمیان

نماز میں شریک ہو جاتا ہو۔ یوہیں اگر قاری نے امی کو خلیفہ بنایا ہو اگرچہ تشہد میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۲...... امی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے ورنہ عنداللہ معذور نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ بھی یہی حروف صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ صحیح نہیں پڑھتا اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر کی امامت بھی کر سکتا ہے[۱]۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... قاری نماز پڑھ رہا تھا امی آیا اور شریک نہ ہوا اپنی الگ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵...... قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اس کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶...... امی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازے پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... جس کا ستر کھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی۔ کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑا نہ ہوں ان کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دور دور پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔ (درمختار، عالمگیری) ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چھپایا تو اس کی ہو ہی نہیں، اس کے پیچھے کسی اور کی جیسا کہ شروط الصلوۃ میں بیان ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵۸...... جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۹...... فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جدا ہوں مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی اور دونوں کی ایک ہی دن کی ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب آفتاب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر باقی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰...... دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی نماز ہو گئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی تو دونوں کی نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

---

[۱] یعنی جو اس سے زیادہ غلط پڑھتا ہو۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۶۱ ...... جس نے کسی نماز کی منت مانی اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے نہ نفل والے کے نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲ ...... ایک شخص نے نفل پڑھنے کی قسم کھائی منت والا سنت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر والے اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳ ...... دو شخص ایک ساتھ نفل پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴ ...... لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لاحق کی۔ یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا تو اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... کل جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے تو ضروری ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر۔ اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوئی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے مگر اس نفل کے توڑنے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضا کے دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کبڑا پشت کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچا ہو۔ جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے مگر دوسرا شخص اولیٰ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰ ...... نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱ ...... متنفل نے مفترض کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲ ...... اشارہ سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳ ...... جن نے امامت کی اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۴ ...... امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۵......امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔ (عالمگیری) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ نمبر ۷۶......پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو کیا اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا امام کی نماز صحیح ہو گئی اور مقتدی کی باطل (عالمگیری) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے اور ظاہر تر یہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱......بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔

حدیث ۲......مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چل کر نماز کو آتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سنن الہدی کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے اس میں نماز پڑھنا سنن الہدی سے ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی کے لئے سنن الہدی شروع فرمائی اور یہ سنن الہدی سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ کافر ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ عزوجل نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ۳......نسائی و ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے لئے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حدیث ۴......طبرانی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لئے کیا ہے تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔

حدیث ۵......۶......ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو اللہ عزوجل کے لئے چالیس دن نماز با جماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ عزوجل اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

حدیث ۷......ترمذی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرماتے ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں نے عرض کی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ اس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں جانتا اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا فرمایا اے محمد (ﷺ) جانتے ہو ملاء اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی

ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنا اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے تو مجھے اس سے قبل اٹھا لے۔ ۱۲منہ

فرمایا اور درجات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

حدیث ۸، ۹: امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ پر رہو میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا۔ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اسی کے مثل واقعہ بیان فرمایا جو اس حدیث میں ہے ہاں اس کے دست قدرت رکھنے سے اس کی خنکی میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کفارات کیا ہیں میں نے عرض کی جماعت کی طرف چلنا اور مسجد میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا اس کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل یعنی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی رحمہما اللہ نے عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰: ابو داود و نسائی و حاکم رحمہم اللہ راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے تو اللہ عزوجل اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱: امام احمد و ابو داود و نسائی و حاکم اور ابن حبان رحمہم اللہ اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے۔ مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔" یحییٰ بن معین اور ذہلی رحمہما اللہ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی گویا پوری رات قیام کیا اسی کے مثل ابو داود و ترمذی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر ان پر آگ سے

جلا دوں۔ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انھیں سے روایت کی کہ فرماتے ہیں: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

حدیث ۱۴: ...... امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا، ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں پایا۔ انہوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی۔ فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔

حدیث ۱۵: ...... ابوداود و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے اذان سنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں۔ لوگوں نے عرض کی: عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔ اور ایک روایت ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ کی انھیں سے ہے: جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں۔ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶: ...... احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو۔

حدیث ۱۷ تا ۲۰: ...... ابوداود و نسائی رحمہما اللہ نے روایت کی کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر پڑھ لوں؟ فرمایا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سنتے ہو؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: تو حاضر ہو۔ اسی کے مثل مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبیر میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد و ابو یعلی و طبرانی رحمہم اللہ نے اوسط میں اور ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۱: ...... ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، فرمایا: ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے؟ (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

حدیث ۲۲: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔

حدیث ۲۳: ...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔

حدیث ۲۴: ...... امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر؟ فرمایا: اللہ عزوجل اور فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر؟ فرمایا: اور دوسری پر۔ اور فرمایا: صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث ۲۵: ...... بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے، یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لئے۔ پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا

سا جاتا کہ اگر اجل آ پہنچتا ہو اور کوئی لے جانے والا ہو تو حضور ساتھ عذر کا خوف ہوتا ہے ضرور رخصت۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ وہ لوگ سبق لیں اور جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲ منہ

سینہ صف سے نکلا دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ عزوجل کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ عزوجل اختلاف ڈال دے گا۔ بخاری نے بھی اس حدیث کے جزء کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶......بخاری و مسلم و ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے۔

حدیث ۲۷......امام احمد و ابو داود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو صف کو ملائے گا، اللہ عزوجل اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ عزوجل اسے قطع کر دے گا۔ حاکم نے کہا: بر شرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸......مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں؟ عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

حدیث ۲۹......امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰......ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: جو کشادگی کو بند کرے، اللہ عزوجل اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے لئے جنت میں اللہ عزوجل اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔

حدیث ۳۱......سنن ابو داود و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے اور سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔

حدیث ۳۲ تا ۳۴......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابو داود براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم: اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لئے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے اور بزار باسناد حسن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۳۵......ابو داود و ابن ماجہ باسناد حسن ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں"۔

حدیث ۳۶......طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں، اسے دونا ثواب ہے۔

حدیث ۳۷......مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کمتر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی"۔

حدیث ۳۸، ۳۹......ابو داود و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کر کے نار میں ڈال دے گا۔

حدیث ۴۰......ابو داود رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "صف مقدم کو پورا کرو، اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو"۔

حدیث ۴۱..... ابوداود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔

حدیث ۴۲..... ترمذی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ ابوداود و نسائی میں بھی اسی کی مثل ہے۔

حدیث ۴۳..... صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔"

احکام فقہیہ:۔ عاقل بالغ حر قادر پر جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (درمختار، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱..... جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلے کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے۔ نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیر اولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (صغیری)

مسئلہ نمبر ۳..... مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیئت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کے لئے امام کا محراب سے داہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے۔ یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۴..... جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے ہاں مستحب ہے البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرے۔ (غنیہ) (1) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (2) اپاہج (3) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (4) جس پر فالج گرا ہو (5) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ (6) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (7) سخت بارش اور (8) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (9) سخت سردی (10) سخت تاریکی (11) آندھی (12) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ (13) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (14) ظالم کا خوف (15) پاخانہ (16) پیشاب (17) ریاح کی حاجت شدید ہے (18) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (19) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (20) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا یہ سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں

یا بوڑھیاں۔ یوہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کی امامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو تو ناجائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کے برابر دہنی جانب کھڑا ہو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں۔ اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے دو مقتدی ہوں ایک مرد اور ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور پیچھے دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... ایک شخص امام کے برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا اس کے گٹے سے آگے نہ ہو سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں تو اگر امام کے برابر کھڑا ہو اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹا گٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں جب کہ گٹا آگے نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو تو اگر امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خواہ آنے والے نے اس کو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے مگر مقتدی جب کہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی بات مانوں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لئے ہو تو کچھ حرج نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مرد اور بچے اور خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... صف میں مل کر کھڑے ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس (عالمگیری)
مقتدی کے لئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو دہنی طرف افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... صف مقدم کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو اس کے لئے حدیث میں فرمایا ہے کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کردے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ فساد نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالاخانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے۔ یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (1) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہاۃ میں سن کا اعتبار نہیں تو نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی جب کہ اس کا جثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلے میں مشتہاۃ ہے۔ وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو۔ جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی (2) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے عضو سے محاذی ہو (3) رکوع و سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی مکروہ ہوگی (5) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقتاً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے (6) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے جیسے تاریک شب میں کہ پتا نہ چلا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی (7) عورت عاقلہ ہو مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (8) امام نے امامت زناں کی نیت کرلی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں (9) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے (10) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں (11) مرد عاقل بالغ ہو۔ (درمختار ردالمحتار عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کرلی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کردیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... امرد خوبصورت مشتہٰی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔ (1) مدرک (2) لاحق (3) مسبوق (4) لاحق مسبوق۔ مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں خواہ عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا یا نماز میں اسے حدث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی خواہ بلا عذر فوت ہوں جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہوئی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نکلیں پھر شامل

ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا تو اس میں نہ قراءت کرے گا نہ بھولنے سے سجدۂ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہو گا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا یہ نہ ہو گا کہ امام کے ساتھ پڑھے پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہو گا بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی تو ہو گئی مگر گنہگار ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری رکعت بلا قراءت پڑھے پھر اگر امام کو چوتھی میں پالے تو ساتھ ہو لے ورنہ اسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہو گئی اور گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں بھولا تو سجدۂ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہو گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا یا امام قعدہ میں تھا غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھنے میں امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے (عالمگیری) رکوع و قعود میں پائے جب بھی یونہی کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو قراءت میں یہ رکعت اول رکعت قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی تو حق تشہد میں یہ جو اب پڑھتا ہے دوسری ہے لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اس کے بعد والی فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے دو ملی ہیں دو باقی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴...... چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے (1) اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا (2) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا (3) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہی تو نماز قطع ہو جائے گی بخلاف منفرد کے اس کی نماز قطع ہو گئی (4) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے کا سہو ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے جب کہ اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو۔ اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اس کا شمار نہیں مثلاً امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر

ضرورت پڑھایا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کرلی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷......امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہے یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہو جانے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸......اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوئی اگرچہ امام کی متابعت کرے اور امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو اگر متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹......مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰......بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہو گئی نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو اب فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱......امام قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لئے اٹھا اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرے گا فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲......امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳......دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی اس نے بھی پڑھی اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴......لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بلا قرأت ادا کرے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اس میں متابعت کرے پھر وہ فوت شدہ مع قرأت پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵......دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶......قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگرچہ رکعت فوت ہو جائے (عالمگیری) رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھا لیا تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع دو سجدے نہیں ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷......امام نے طویل سجدہ کیا مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی

سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہو گئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھایا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... مقتدی نے سجدہ میں طول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹...... پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے (1) تکبیرات عیدین، (2) قعدہ اولی، (3) سجدہ تلاوت، (4) سجدہ سہو، (5) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری، صغیری) مگر قعدہ اولی نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے اگر واپس آ گیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۵۰...... چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دے (1) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا، (2) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی، (3) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ (4) پانچویں رکعت کیلئے بھول کر کھڑا ہو گیا پھر اگر اس صورت میں اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر دے اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱...... نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجا لائے (1) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا، (2) ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو (3) رکوع، (4) سجود کی تکبیرات، (5) تسبیحات، (6) تسمیع، (7) تشہد پڑھنا، (8) سلام پھیرنا (9) تکبیرات تشریق۔ (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ نمبر ۵۲...... مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴...... امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو اعادہ نہ کرے ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا، ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر باقی وقت ہے اعادہ کریں ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابو داؤد و ابن ماجہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ کے چلا جائے۔ ابن ماجہ و دار قطنی انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا مذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولی علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین

علما مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و مکحول و سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

احکامِ فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کرکے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں اس حکم میں عورت و مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۱: جس رکن میں حدث واقع ہوا اس کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲: بنا کے لئے تیرہ (13) شرطیں ہیں۔ اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔ (1) حدث موجب وضو ہو (2) اس کا وجود نادر نہ ہو (3) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب (4) وہ حدث اس کے بدن سے ہو (5) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو (6) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو (7) نہ چلنے میں رکن ادا کیا ہو۔ (8) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت تھی نہ کیا ہو۔ (9) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو (10) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو (11) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو (12) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو (13) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں (درمختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تفریعات۔

مسئلہ نمبر ۳: نماز میں جب غسل پایا گیا مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴: اگر وہ حدث نادر الوجود ہو جیسے قہقہہ و بے ہوشی و جنون تو بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵: اگر وہ حدث سماوی نہ ہو خواہ اس مصلی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (**مثلاً بالقصد قے کر دی یا پھیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہا یا کھجانے میں پھڑیا چھل گئی اور بہہ گئی**) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر اگر خود گرا ہو یا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر درخت سے پھل گرا جس سے زخمی ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا یا مچھر کے کاٹنے سے خون بہا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶: بلا اختیار حدث قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی، چھینک یا کھانسی سے خارج ہو گیا یا قطرہ آ گیا تو بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷: کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح کا کپڑا یا بدن ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا تو اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور خارج و حدث دونوں سے ہو تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸: کپڑا ناپاک ہو گیا اور دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے تو اگر بدل لیا ہو گئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے لیا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه اور سجدے سے اللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے اٹھا یا وضو کے لئے جاتے یا واپسی میں قراءت کی نماز فاسد ہو گئی بنا نہیں کر سکتا سبحان اللہ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو بنا میں حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰: حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب بنا نہیں ہو سکتی۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے اسے چھوڑ کر دور جگہ گیا بنا نہیں کرسکتا۔ یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا پیا تو بنا نہیں ہوسکتی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہوسکتی ہے اور بلاضرورت ہو تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور بلاضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں تو نماز گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... کنواں نزدیک ہے مگر پانی بھرنا پڑے گا اور کھلا ہوا پانی دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے مگر حوض پر وضو کے لیے گیا، اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو بنا کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا اور دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کردے ورنہ کھلا چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار مرتبہ دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے بلاعذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد گیا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی تو فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا یاد کرکے مسح کرآئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لایا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... مسجد میں پانی ہے اس سے وضو کرکے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں۔ یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... موزہ پر مسح کیا تھا نماز میں حدث ہوا وضو کے لیے گیا اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی نکل گئی تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... بے وضو ہوجانے کا گمان کرکے مسجد سے نکل گیا اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو باقی پڑھ لے (بنا کرے) اور اگر یہ گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمم کیا تھا اور سراب پر نظر پڑی اور اسے پانی گمان کیا یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے تو نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا تو نماز باطل ہوگئی اس پر بنا نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ

وضو نماز جنازہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں وہاں استخلاف بھی صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... میدان میں نماز ہو رہی ہے تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سترہ یا موضع سجود سے تجاوز نہ ہوا ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... مکان اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا یا خود کسی نے امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لئے جو حد مقرر کی گئی ہے اس سے ابھی تجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کرے تو ہو سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ اس صف میں جو دہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... امام کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے مسبوق وہیں سے شروع کرے۔ رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے لہٰذا امام اسے اشارے سے بتادے مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں تو دو سے، رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے سجدہ کے لئے پیشانی پر، قراءت کے لئے منہ پر، سجدۂ تلاوت کے لئے پیشانی و زبان پر، سجدۂ سہو کے لئے سینہ پر رکھے اور اس مسبوق کو معلوم ہو تو اشارے کی کوئی حاجت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ بنایا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مسبوق کو خلیفہ کیا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لئے کسی مدرک کو مقدم کرے کہ وہ سلام پھیرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں ایک امام کا

قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی چار رکعت والی نماز میں چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، قصداً حدث کیا یا کلام کیا یا مسجد سے باہر ہوگیا تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہوگئی، اور امام اول جو اگر ارکانِ نماز سے فارغ ہوگیا ہے تو اس کی بھی ہوگئی ورنہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... لاحق کو خلیفہ بنایا تو اسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے پورا کر کے نمازِ امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... تنہا نماز پڑھتا تھا حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا اس نے مقیم کو خلیفہ کیا مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو رکعت بلا قراءت پڑھیں اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے تو ان سب کی نماز باطل ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... امام کو جنون ہوگیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجبِ غسل پایا گیا مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی سرے سے پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یونہی اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے استخلاف جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے تو استخلاف جائز نہیں اور بالکل نسیان ہوگیا تو جائز۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہوگیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے جبکہ اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضعِ اقتدا میں آئے۔ یونہی منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... نماز میں امام کا انتقال ہوگیا اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱...... صحیح مسلم میں معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءتِ قرآن۔

حدیث ۲...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام کیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ جواب دیتے۔ جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سلام

کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ دیا؟) فرمایا نماز میں مشغولی ہے اور ابوداؤد و ابن حبان کی روایت میں ہے "فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو"۔ اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا نماز قرأت قرآن اور ذکر خدا کے لئے ہے تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔

حدیث ۳: ......امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "دو سیاہ چیزوں (سانپ و بچھو) کو نماز میں قتل کرو"۔

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمداً ہو یا سہواً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱: ......کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہو یا نہیں مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا مقتدی نے بتانے کو کہا کہ بیٹھ جاؤ یا ہوں کہا نماز جاتی رہی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲: ......قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳: ......کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: ......نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵: ......کسی شخص کو سلام کیا عمداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہوگئی اگرچہ بھول کر السلام علیکم کہا تھا کہ یاد آیا کہ سلام نہ کرنا چاہیے اور سکوت کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶: ......مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷: ......عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا یا ظہر کو جمعہ تصور کر کے دو رکعت پر سلام پھیر دیا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہوگئی اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸: ......دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرلے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹: ......زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰: ......مصلی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱: ......کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا تو فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲: ......نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا نماز فاسد ہو گئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحَانَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے بلند آواز سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۶.....بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (پ ۲ البقرۃ ۱۵۶) کہا یا قرآن سے کسی کو جواب دیا نماز فاسد ہو گئی مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا خدا بھی ہے اس نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ (پ ۱۴ النحل ۸) یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ (پ ۱۷ الحج ۴۵) یوہیں اگر کسی کو قرآن سے مخاطب کیا مثلاً اس کا نام یحییٰ ہے اس سے کہا یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (پ ۱۶ مریم ۱۲) موسیٰ نام ہے اس سے کہا وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی (پ ۱۶ طٰہٰ ۱۷) نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....اللہ عزوجل کا نام سن کر جل جلالہ کہا یا نبی ﷺ کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا یا امام کی قراءت سن کر صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ کہا تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر اذان کا جواب دیا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی۔ دفع وسوسہ کے لئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کے لئے ہے نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امور آخرت کے لئے تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....چاند کو دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا نماز فاسد ہو گئی۔ بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں اس ترتیب پائی جاتی ہے بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہو گئی جیسے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا (پ ۲۹ المرسلٰت ۱-۲) اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....نماز میں زبان پر نعم یا آرے یا ہاں جاری ہو گیا اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲.....مصلّی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳.....اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے۔ البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے مگر جب کہ اس کی عادت سے معلوم ہو کہ رکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔ یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے (عالمگیری، ردالمحتار) مگر وہ غلطی ایسی ہے جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لئے اس کا اعادہ لازم تھا اور ایسا نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا ورنہ وہ بھی نہ بتائیں تو گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۸...... لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۹...... ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اور جس کا سوال بندے سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... آہ، اوہ، اُف، تُف یا اظہار درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلیں آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... مریض کی زبان سے بے اختیار آہ یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر پھونکنے میں آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو مفسد ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳۵...... کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا ہے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد نماز ہے ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے لئے اسے دیکھا یا نہیں ہاں اگر قصداً دیکھا اور قصداً سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہو تو مکروہ بھی نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن شریف پڑھ لیا اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کے

کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۰...... کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۱...... ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (درمختار) یوہیں گھٹنا یا ہاتھ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲...... ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کیا یا تین تسبیح کا وقت گزر گیا مفسد نماز ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں رہ گیا یا امام سے آگے ہو گیا نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ معاً ڈھانک لے اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳...... دو کپڑے سلے ہوئے ہوں ان میں استر ناپاک ہے اور ابرا پاک تو ابرا کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع موضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرا پر جائز ہے جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴...... نجس زمین پر چونا مٹی خوب بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو ناجائز ہے جب کہ موضع سجود پر نجاست ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۵...... نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶...... دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ دانتوں[1] سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نگل لیے تھے صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گئی۔ گوند منہ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹...... قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے نماز فاسد نہ ہوگی مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یوہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہیں ہیں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ بڑھا تو فاسد ہو گئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ

---

[1] یہ کلام فتح القدیر کی تحقیق پر ہے جبکہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہو گی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہی قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاط ضروری ہے ۱۲ منہ

آگے پیچھے دائیں بائیں کہیں اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱...... کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا پہلی نماز فاسد ہوگئی مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوئی بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۵۴...... عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۵...... داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (منیہ، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶...... کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوئی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے ایڑ لگائی تو فاسد ہوگئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو دور سے دیکھنے سے پتا چلے تو فاسد نہ ہوئی۔ (منیہ، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷...... گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا فاسد نہ ہوئی۔ (حلیہ، قاضی خان)

مسئلہ نمبر ۵۸...... تین کلمے اس طرح لکھے کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۹...... نماز پڑھنے والے کو اٹھایا پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰...... موت و جنون و بیہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱...... قصداً وضو توڑ دیا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کرلیا ہو یا بلا عذر شرط کو ترک کیا یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کرلیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کرکے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۲...... سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۳ ...... سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴ ...... پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو تو فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوئی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... گھوڑے کے منہ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتاری نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... تکبیرات انتقال میں اللہ اکبر کے الف کو دراز کیا آللہ کہا یا ب کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد کر دیتی ہے اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... نمازی کے آگے سے بلکہ موضع[1] سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت کتا ہو یا گدھا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۷۰ ...... مصلّی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت صحیح بخاری و مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں دیکھا حضور ﷺ ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا ہے منہ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ نصب کیا اور رسول اللہ ﷺ سرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزہ کے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔

مسئلہ نمبر ۷۱ ...... میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ...... کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں جب کہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا محاذات نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳ ...... مصلّی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلّی کے سر کے سامنے ہو تو ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

---

[1] موضع سجود سے کیا مراد ہے آگے مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷۴: مصلی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۷۵: سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۶: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ دہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۷: اگر نصب[1] کرنا ممکن نہ ہو تو وہ چیز لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی شکل۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸: اگر سترہ[2] کے لیے بھی کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۹: امام کا سترہ مقتدی کے لیے سترہ ہے اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۰: درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے جب اس کی پیٹھ مصلی کی طرف ہو کہ مصلی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۱: اگر مصلی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلی کے آگے کر لے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۲: دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے تو مصلی سے جو قریب ہے وہ گنہگار ہوا اور دوسرے کے لیے یہی سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳: مصلی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھا لے اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ایک ان میں سے نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۴: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا تو اسے کھڑا کر کے مصلی کے آگے سے گزرنا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ نمبر ۸۵: اگلی صف میں جگہ تھی اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۶: جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ سترہ قائم

۱۔ ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائے گا بلکہ اس لئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے ۱۲ منہ

۲۔ اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ نمازی کا خیال نہ بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا جائز نہ ہوگا ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے کہ جو سترہ کے لئے درکار ہے تو گزرنا بھی جائز ہو جائے گا ۱۲ منہ

کرتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۷...... نمازی کے سامنے سترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص مصلی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے کہ خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۸...... تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح کی تو بھی فاسد نہ ہوئی مگر خلاف سنت ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۹...... مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲...... شرح سنہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے[1]

حدیث ۳...... بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا یہ اچک لینا ہے کہ بندوں کی نماز میں سے شیطان اچک لے جاتا ہے۔

حدیث ۴...... امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ بافادہ تصحیح ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں ﷺ جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے اپنا منہ پھیرا اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔

حدیث ۵...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔

حدیث ۶...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے یہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عزوجل اپنی اس رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے۔

حدیث ۷...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے لڑکے نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔

حدیث ۸...... تا ۱۲...... بخاری و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ انس رحمہم اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی" اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳...... امام احمد و ابوداود و ترمذی رحمہم اللہ بافادہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔

---

[1] یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کیونکہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت ہے بلکہ ۱۲ منہ

حدیث ۱۴......صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔

حدیث ۱۵......صحیح ابن خزیمہ میں مروی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچے تو یہ سو اونٹنیوں (سیاہ آنکھ والی) سے بہتر ہے۔

حدیث ۱۶، ۱۷......مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ہا نہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے" اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے اس کے بعد فرمایا کہ منہ پر ہاتھ رکھ دے۔

حدیث ۱۸، ۱۹......امام احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰......صحیح بخاری میں شقیق سے مروی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔

حدیث ۲۱ تا ۲۴......بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ ابو عبد اللہ اشعری و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور فرمایا اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔ پھر فرمایا کہ جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔

حدیث ۲۵......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "سب میں برا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے"۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔

حدیث ۲۶......امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا یہ بہت بری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔ اسی کے مثل دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

حدیث ۲۸......ابو داود و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے اور دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔

حدیث ۲۹......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا اے افلح اپنا منہ خاک آلود کر۔

حدیث ۳۰......ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جب تو نماز میں ہو تو

انگلیاں نہ چٹکا" بلکہ ایک روایت میں ہے جب مسجد میں انتظارِ نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔

حدیث ۳۱...... صحاح ستہ میں مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضا پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔

حدیث ۳۲...... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں"۔

حدیث ۳۳...... ابو داود و نسائی و دارمی رحمہم اللہ عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔

حدیث ۳۴...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے علی! میں اپنے لئے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور اپنے لئے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لئے مکروہ جانتا ہوں"۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعا نہ کرنا (یعنی اس طرح بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵...... ابو داود اور حاکم رحمہما اللہ نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔

حدیث ۳۶...... صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو"۔

حدیث ۳۷...... صحیح بخاری میں انہیں سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو تو ادھر کا کنارہ ادھر اور ادھر کا کنارہ ادھر کر لے"۔

حدیث ۳۸...... عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف میں روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیئے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انہیں پہنتے عرض کی ہاں ہیں۔ فرمایا بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے عرض کی ہاں، فرمایا تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لئے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لئے۔ عرض کی اللہ عزوجل کے لئے۔

حدیث ۳۹...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز سنت ہے یعنی جائز ہے کہ ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جب اللہ عزوجل نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔

حدیث ۴۰...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے وہ اللہ عزوجل کی رحمت میں ہے نہ حرم میں۔

حدیث ۴۱...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور ﷺ نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گٹے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں کہ وضو کا حکم اس لئے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتایا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔

حدیث ۴۲: ابوداود رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے تو داہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی داہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔

احکام فقہیہ: (1) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا (2) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ (3) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱: اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی جب بھی یہی حکم ہے۔ (مستفاد من الغنیہ)

مسئلہ نمبر ۲: رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر اس طرح ڈالا کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳: (4) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی (5) یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھ جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴: (6) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا (7) غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث میں ہے جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو تو پہلے بیت الخلا کو جائے۔ اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابوداود و نسائی و مالک رحمہم اللہ نے بھی اس کی مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے قضائے حاجت مقدم ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اور اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶: (8) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا تو فاسد ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۷: (9) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸: (10) انگلیاں چٹکانا (11) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹: نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جب کہ کسی حاجت کے لئے ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰: (12) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱: (13) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں (14) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲: (15) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ (16) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا کسی (17) شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی دوسرے شخص کو مصلی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے یعنی اگر مصلی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلی پر ہے ورنہ اس پر۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا منہ مصلّی کی جانب ہے فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا ہے مصلّی اس صورت میں قعود میں تو مواجہہ نہ ہوگا مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... (18) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... (19) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (20) یوہیں ناک اور منہ کو چھپانا اور (21) بے ضرورت کھنکار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... (22) نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو دہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے منہ چھپا لے قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں اس لئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے صحیحین میں روایت کیا بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ بعض میں ہے شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جمائی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو ہا ہا کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ہنستا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... (23) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یوہیں (24) مصلّی کے سر پر یعنی چھت پر ہو یا معلّق ہو یا (25) محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (26) یوہیں مصلّی کے آگے یا (27) داہنے یا بائیں (28) تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور (29) پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلّق ہو یا نصب ہو یا دیوار میں منقوش ہو اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ کی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... جس تکیہ پر تصویر ہو اسے منصوب کرنا یعنی کھڑا کرنا تعظیم تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہو تو نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... تصویر سربریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر اور چہرہ کو

کھرچ ڈالا ہو یا دھو ڈالا کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۲......اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے مثلاً کپڑے پر تصویر تھی اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۳......مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۴......تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲۵......تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اوڑھ لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۶......یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اس پر پردہ نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر مصلی کے آگے قبلہ کو ہو پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو اس کے بعد وہ کہ دہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۷......یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ نمبر۲۸......روپے اشرفی اور دوسرے سکوں کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۹......یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وغیرہ مستثنیٰ ہیں رہا تصویر بنانا یا بنوانا وہ بہرحال حرام ہے[1] (ردالمحتار) خواہ دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ نمبر۳۰......(30) الٹا قرآن مجید پڑھنا (31) کسی واجب کا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا (32) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا (33) رکوع میں قرأت ختم کرنا (34) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ نمبر۳۱......(35) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳۲......(36) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں (عالمگیری)

(37) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳۳......(38) زمین مغصوب یا (39) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (40) قبر کا سامنے ہونا اگر مصلی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳۴......(41) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار)

---

[1] اس کے متعلق دیگر احکام ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الحظر میں مذکور ہوں گے ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۳۵...... (42) الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریمی۔ (43) یوہیں انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے اب بعض دیگر مکروہات بیان کئے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے مگر راجح تنزیہی ہے۔

(1) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... (2) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔ (حلیہ)

مسئلہ نمبر ۳۷...... (3) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... (4) سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع و خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹...... نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰...... (5) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... (6) نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۳...... نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں اس میں کچھ حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴...... نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۵...... تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جب کہ ریا کے لئے نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶...... (7) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... (8) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸......(9) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔(عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو (مراقی الفلاح) یا اس قول کی بنا پر ہے کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور یہی اجملا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے کہ نماز میں نہیں۔

(محشی ذخیرہ حمیدیہ رضوی طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر ۴۹......(10) اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے دراز رکھنا منع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھالو اس میں سے جو حصہ زمین کو پہنچے گا وہ نار میں ہے۔ اس حدیث کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ نمبر ۵۰......(11) انگڑائی لینا اور (12) بالقصد کھانسنا یا (13) کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (14) اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔(عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہر مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۱......(15) صف میں تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جبکہ قیام و قعود وغیرہ افعال لوگوں کے خلاف ادا کرے گا۔ (16) یونہی مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔(عالمگیری) اور چاہیے کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹنا اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۵۲......(17) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں (18) یونہی ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۳......(19) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور (20) اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔

(غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۴......(21) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۵......(22) بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا (23) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔

(غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶......(24) بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵۷......(25) رکوع میں گھٹنوں پر (26) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸......(27) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا (28) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹......(29) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰......آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے (30) امام و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ نمبر ۶۱......(31) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔ (حلیہ)

مسئلہ نمبر ۶۲......(32) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳......(33) نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۴......(34) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵......جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶۶......(35) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷......(36) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ (37) یونہی امام جماعت والی کو مسجد کے زاویہ یا جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے سنت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے دو برابر حصے ہوں مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۸......(38) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہی ورنہ ظاہر تحریمی (39) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۹......(40) کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰......مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۱......(41) کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سوتے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۲......(42) تیر و کمان وغیرہ حمائل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳......(43) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۴......(44) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو۔ (45) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۵......(46) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (47) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ نمبر ۷۶......قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ اتنے نرم نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۷......(48) کسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۷۸......(49) نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۹......(50) عام راستہ (51) کوڑا ڈالنے کی جگہ (52) مذبح (53) قبرستان (54) غسل خانہ (55) حمام (56) نالا

(57) مویشی خانہ (58) خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ یعنی اصطبل (59) پاخانہ کی چھت اور (60) صحرا میں بلا سترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع میں نماز مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۰...... مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں۔ اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور قبر و مصلی کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۱...... ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۲...... سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳...... پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا۔ تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۴...... کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۵...... ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (پ۱۰، التوبۃ: ۱۸)

اللہ عزوجل کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ عزوجل کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱ تا ۳...... بخاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجہ و امام مالک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ امام احمد و ابو یعلی و ابن حبان وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر قدم

کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلا ہے واپس ہونے تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ انہیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: ...... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔

حدیث ۶: ...... مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں ارادہ تو ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جائیں گے دوبارہ اس کو فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔

حدیث ۷: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے باسناد جید روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ (پ۲۲، یٰسٓ: ۱۲) جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے وہ اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں۔

حدیث ۸: ...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔

حدیث ۹: ...... مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔

حدیث ۱۰: ...... بزار و ابو یعلیٰ رحمہما اللہ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے"۔

حدیث ۱۱: ...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

حدیث ۱۲: ...... صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے۔

حدیث ۱۳ تا ۲۳: ...... ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دے"۔ اور اسی کے قریب قریب ابو درداء و ابو ہریرہ و ابو امامہ و سہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴: ...... ابو داود و ابن حبان رحمہما اللہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دی جائے اور کفایت کرے اور مر جائیں تو جنت میں داخل کرے جو شخص گھر میں داخل ہوا اور گھر والوں پر سلام کرے۔ وہ اللہ عزوجل کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ عزوجل کی ضمان میں ہے اور جو اللہ عزوجل کی راہ میں نکلا اللہ عزوجل کی ضمان میں ہے۔

حدیث ۲۵: ...... طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا وہ اللہ عزوجل کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے"۔

حدیث ۲۶: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبر و فخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لئے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ ۱۲منہ

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حدیث ۲۷ تا ۲۹: صحیح مسلم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جب کوئی مسجد میں جائے تو کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ "اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے" اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ "اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔ اور ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ جب حضور ﷺ مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوْذُ بِاللہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ "پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کی وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی شیطان مردود سے" فرمایا جب یہ کہہ لے تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور ﷺ داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ "اے پروردگار تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔ ۱۲منہ۔ اور جب نکلتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ "اے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے"۔ ۱۲منہ۔ امام احمد اور ابن ماجہ رحمہما اللہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں"۔ اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبداللہ بن عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایات میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بخاری و مسلم رحمہما اللہ وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ امام عادل اور وہ جوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ عزوجل کے لئے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اس نے کہا میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے"۔

حدیث ۳۵: ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ عزوجل اور پچھلے دن پر ایمان لائے"۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶..... صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ دفن کر دینا ہے۔"

حدیث ۳۷..... صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے برے سب پیش کیے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کو دفن نہ کیا گیا ہو۔"

حدیث ۳۸.....۳۹..... ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "مجھ پر امت کے ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورۂ قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی" اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔"

حدیث ۴۰.....۴۲..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ واثلہ ابن اسقع رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ان سے اور ابو داود رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔"

حدیث ۴۳..... ترمذی و دارمی رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جب کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔"

حدیث ۴۴..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔"

حدیث ۴۵..... ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ "کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے۔"

حدیث ۴۶.....۴۷..... ابو داود و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "جو قبلہ کی جانب تھوکے قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔" اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔

حدیث ۴۸..... صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی۔ دیکھا تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا "جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ"۔ میں ان دونوں کو لے آیا۔ فرمایا "تم کس قبیلے کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟" انہوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ یہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ ﷺ میں آواز بلند کرتے ہو۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱..... قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یونہی مصحف شریف اور کتب شرعیہ کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے ہاں اگر کتابیں اونچائی پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات ان کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے تو بھی معاف ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲..... نابالغ بچہ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹانا یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳..... مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے ہاں اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴..... مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز حرام ہے یونہی جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر۵..... مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں

گیا وسط میں پہنچا تھا کہ امام ہوا تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھ لے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا ہے وہیں چلا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... مسجد میں نجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا سوءِ ادب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے بنایا ہو اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز۔ فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے و تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لئے بنایا کرتے ہیں ان سب کے بھی یہی احکام ہیں جو عیدگاہ کے لئے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو مگر دیوار قبلہ میں نقش و نگار مکروہ ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے اگر متولی نے کرایا سفیدی کی تو تاوان دے ہاں اگر واقف نے یہ عمل خود بھی کیا یا اس نے متولی کو اختیار دیا ہو تو مال وقف سے یہ خرچ کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر دیں گے تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مصلے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے جدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوانوں پر اشعار لکھے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... مسجد میں تھوکنا اور ناک سنکنا اور مسجد کی دیواروں پر چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ برا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لئے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے۔ یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا اگر جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں۔ یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں چٹائی کے بیکار ٹکڑے ہے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں مگر بچنا افضل ہے۔ (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مسجد میں کنواں نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آگیا تو باقی رکھا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے حدیث میں ہے جب دیکھو کوئی کھوئی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو کہو خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں اس حدیث کو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (مسلم وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، ہاں اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مسجد میں کھانا پینا سونا معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کو مستثنیٰ کیا اور یہی راجح لہٰذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔ (درمختار، صغیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... مسجد میں کچا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے گندنا، مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ یوں ہی قصاب[1] اور مچھلی بیچنے والے اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو مسجد سے روکا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... بیع و شرا وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ تجارت کے لیے خرید و فروخت نہ ہو بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری) افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سیے ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یوں ہی کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں جب کہ اجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت کے لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی دنیوی نہ ہو۔ یوں ہی معلم کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجرت نہ ہو تو اجازت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں اگرچہ شب بھر کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس و تدریس تہائی رات تک مطلقاً کر سکتا ہے اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، قندیل وغیرہ کا حق اسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے ورنہ اس کی رائے سے ہو۔ یوں ہی اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبہ والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲...... بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا وہ ہوگا۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳۳...... سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے پھر مسجد نبوی پھر مسجد قدس پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر

---

[1] یعنی جب ان لوگوں کے بدن یا کپڑے سے بو ہو۔ قصاب سے مراد قصاب نہیں، بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو ۱۲ منہ

مسجد شارع (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵...... جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور یہی زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... مسجد محلہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں بہ جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملی تو محلہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہو گئی اور دوسری جگہ مل جائے گی تو اس کے لئے دوسری مسجد میں نہ جائے یونہی اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں تو مؤذن تنہا پڑھ لے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (صغیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... جو ادب مسجد کا ہے وہی مسجد کی چھت کا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔

مسئلہ نمبر ۳۹...... اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا مگر منافق لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لئے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت یونہی جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے مگر ظہر و عشا میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے (عالمگیری) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور تنہا پڑھ چکا ہے تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

قَدْ تَمَّ هٰذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللهِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ ابْنِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

تقریظ امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَا سِیَّمَا عَلَی الشَّارِعِ الْمُصْطَفٰی وَ مُقْتَفِیْهِ فِی الْمَشَارِعِ اُولِی الطَّهَارَةِ وَ الصَّفَا

فقیر غفر لہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ و الطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب و المشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالی فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ تعالیٰ مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ ابْنِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن

۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۶ ہجریہ علی صاحبہا والہ الکرام افضل الصلوۃ والتحیۃ آمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمدن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وتر کا بیان

حدیث ۱...... صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں میں سویا تھا حضور ﷺ بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیہ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۰) ختم سورۃ تک پڑھی، پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں، جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا، پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی۔ یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔

حدیث ۲...... نیز اسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ "رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔"

حدیث ۳...... مسلم و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلے کو اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔"

حدیث ۴...... تا ۶...... ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔" اور اسی کے مثل جابر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث ۷...... تا ۱۱...... ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "اللہ عزوجل نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ وہ وتر ہے، اللہ عزوجل نے اسے عشا و طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔" یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔ مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عباس و عقبہ بن عامر جہنی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث ۱۲...... ترمذی زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو وتر سے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے۔"

حدیث ۱۳...... تا ۱۶...... امام احمد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابوداود و ترمذی رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نسائی عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھتے۔

حدیث ۱۷...... احمد و ابوداود و حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ و تصحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔"

حدیث ۱۸...... ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔"

حدیث ۱۹...... تا ۲۰...... احمد و نسائی و دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ بروایت عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوداود و نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ ابی

بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔

مسائل فقہیہ:۔ وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں آجائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱......وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲......نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳......وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنَا دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں پڑھ لے تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں سب سے زیادہ مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔ ۱۲ منہ

اور بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ وہ دعا پڑھے جو حضور اقدس ﷺ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور میرا ولی ہو ان میں جن کا تو ولی ہوا۔ اور جو کچھ تو نے دیا اس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کر دیا اس کے شر سے مجھے بچا بے شک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا بے شک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تو برکت

والا ہے۔ تو پاک ہے اے بیت (کعبہ) کے مالک اور اللہ درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔ ۱۲منہ

اور ایک دعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وتر میں پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

الٰہی میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری ثنا نہیں کرسکتا ہوں جیسی تو نے اپنی ثنا کی۔ ۱۲منہ

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآءَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

الٰہی تو مجھے بخش دے اور مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور ان کی آپس کی حالت درست کر دے اور ان کو تو اپنے دشمن اور خود ان کے دشمن پر مدد کر دے اے اللہ تو کفار و اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں الٰہی تو ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہلا دے اور ان پر اپنا عذاب نازل کر جو قوم مجرمین سے واپس نہیں ہوتا۔ ۱۲منہ

دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (غنیہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۴...... دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو یہ پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا کہے۔ (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۱۲منہ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے اور پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے پھر بھی اگر کھڑا ہوگیا اور دعا پڑھ لی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے اور اگر اعادہ کرلیا اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب

تو رکوع کر دے ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... اگر شک ہو کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے یونہی دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں بھی پڑھے یہی راجح ہے۔ (غنیہ، حلیہ، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے ورنہ صحیح نہیں اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۳...... فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھی تو یہ نہ پڑھے بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔ (درمختار، شرنبلالی)

مسئلہ نمبر ۱۵...... وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہوگیا ہو قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہوگئی اور جب قضا پڑھے تو اس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے ورنہ بعد عشا پڑھ لے۔ (حدیث)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اول شب میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلے وقت اٹھا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے اس کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہوجائیں گی یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن ونوافل کا بیان

حدیث ۱...... صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا، اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (الحدیث)

حدیث ۲...... تا ۳...... مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ

فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ عزوجل کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو قبل نماز فجر اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ جو ان پر محافظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۴...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو"۔

حدیث ۵...... مسلم و ترمذی رحمہم اللہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں"۔

حدیث ۶...... بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی رحمہم اللہ انہیں سے راوی ہیں کہتے ہیں "حضور ﷺ ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔

حدیث ۷...... طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ عزوجل مجھے اس سے نفع دے۔ فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو، ان میں بڑی فضیلت ہے۔

حدیث ۸...... ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں رغبتیں ہیں۔

حدیث ۹...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔

حدیث ۱۰...... احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد چار رکعتوں پر محافظت کرے اللہ عزوجل اس کو آگ پر حرام فرما دے گا۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱...... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

حدیث ۱۲...... احمد و ترمذی رحمہم اللہ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہٰذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔

حدیث ۱۳...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور ﷺ محبوب رکھتے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور ﷺ نماز محبوب رکھتے ہیں۔ فرمایا! اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔

حدیث ۱۴ ...... ۱۵...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جس نے ظہر سے پہلے

چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔ عمر فاروق اعظم و بعض دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

حدیث ۱۶: احمد و ابو داؤد و ترمذی رحمہم اللہ با فادۂ تحسین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ: اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

حدیث ۱۷: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔

حدیث ۱۸، ۱۹: طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔ دوسری روایت طبرانی میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے فرمایا جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اسے آگ نہ چھوئے گی۔

حدیث ۲۰، ۲۱: رزین رحمۃ اللہ علیہ نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت کی، فرماتے ہیں: جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے اور ایک روایت میں چار رکعت ہے۔ نیز انہیں کی روایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔

حدیث ۲۲: ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔

حدیث ۲۳: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

حدیث ۲۴: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

حدیث ۲۵: ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انہیں سے ہے کہ فرماتی ہیں عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ میرے مکان میں تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔

مسائل فقہیہ: سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور وہ گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو میری سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔ سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں، اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔ (ردالمحتار) لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا۔ جہاں استثنا نہ ہو اس مطلق حکم کو نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ نمبر ۱: سنت مؤکدہ یہ ہیں دو رکعت نماز فجر سے پہلے، چار ظہر کے پہلے دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، چار جمعہ

سے پہلے چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۲...... افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳...... جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں یہ نہیں کہ دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یوہیں اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی بلکہ ضروری ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴...... سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہ یا بوجہ جہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ بلا شبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی لہٰذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشاء کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور صحیح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا کہ جو انہیں ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھ لے تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کی قائم مقام ہو جائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۰...... فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا شدہ پڑھنے کے لئے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھی اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد

جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ برا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو (تنبیہ) اگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اس وقت تک سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۵......امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کرے اور مل جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶......اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷......سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے صحیح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے (تنبیہ) اگر بیع و شرا یا کھانے میں مشغول ہوا تو اعادہ کرے یہاں سنت بعد میں اگر کھانا لایا گیا اور بد مزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور یونہی سنت بعدیہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگرچہ ادا ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸......عشاء و عصر کے پہلے اور عشاء کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشاء کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا یونہی ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا۔ علامہ سید طحطاوی یہ فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بشارت ہے کہ سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۹......سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہو گئی۔ یونہی اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہو گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰......نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو مثلاً فلاں کام ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں منت نہ ماننا افضل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱......بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲......ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے مثلاً ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۲۳......عشاء کے قبل سنتیں باقی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے وہ سنت مستحبہ جو

فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے۔ منت کی نماز کے بعد قعدۂ اولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... چار رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود کرے اور سجدۂ سہو کر لے نماز کامل ادا ہو گئی اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے یعنی جبکہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے مگر تراویح و تحیۃ المسجد اور واپسی سفر کے وہ نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور طواف کی دو رکعتیں کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس پڑھیں اور معتکف کے نوافل اور سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قراءت فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو تو امام کی قراءت اس کے لئے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا پھر توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... اگر بلا قصد نماز فاسد ہو گئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تیمم سے پڑھ رہا ہے اور اثنائے نماز میں پانی پر قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھنے میں عورت کو حیض آ گیا تو قضا واجب ہو گئی بعد طہارت قضا پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا بشرطیکہ شروع صحیح ہو اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً امی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو یا ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی تو قضا واجب نہ ہوئی۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اس نفل کی قضا واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... طلوع و غروب و نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہو گئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہو گئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا یا جیسے شرعی نفل شروع

کرکے توڑ دینا حرام ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵...... نفل نماز شروع کی اگرچہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوئی مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یونہی اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... چار رکعت کی نیت باندھی اور چاروں میں قراءت نہ کی یا پہلی دو یا پچھلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پہلی دونوں اور پچھلی میں سے ایک میں قراءت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب ہے اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قراءت چھوڑ دی تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۳۹...... اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا مگر توڑ دی تو اس صورت میں بالکل قضا نہیں بشرطیکہ تیسری کے لئے کھڑا نہ ہوا اور پہلی دونوں میں قراءت کر چکا ہو (درمختار) مگر بوجہ ترک واجب اس کے اعادہ کا حکم دیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی اگرچہ تشہد میں تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے یعنی جتنی قضا امام پر واجب ہوئی مقتدی پر بھی واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے۔ کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس ﷺ نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے صحیح نہیں کہ یہ حضور ﷺ کے خصوصیات میں سے ہے چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا (کہ بخار تو نہیں) ارشاد فرمایا کہ کیا ہے عبداللہ؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور ﷺ نے تو ایسا فرمایا ہے اور حضور ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ تو فرمایا "ہاں! لیکن میں تم جیسا نہیں"۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب درمختار و ردالمحتار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ یہ حکم حضور ﷺ کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریمہ باندھا تو نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جبکہ عذر نہ ہو۔ اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴...... کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا۔ دونوں صورتیں جائز ہیں خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی اور ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصے کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ (درمختار، ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے لہٰذا بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵...... کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... بیرون شہر[1] سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر ادھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اسی طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کی پست ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... سواری پر نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر اب قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹...... گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہو تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱...... محمل اور سواری اور گاڑی پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے جبکہ تنہا پڑھے اور نفل جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... محمل پر فرض نماز اس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں کہ زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... گاڑی کا جوا جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت فجر بلا عذر جائز نہیں اور اگر جوا جانور پر نہ ہو اور رکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پہیے ہوں چار پہیے والی جب رکی ہو تو صرف جوا جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔

مسئلہ نمبر ۵۴...... گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لئے یہ عذر ہیں۔ مینہ برس رہا ہے اس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں سن جائے گا یا جو کپڑا بچھایا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے، ساتھی چلے جائیں گے یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں یا بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے یا مرض میں زیادتی ہوگی یا جان یا مال یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم پر تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آ سکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے جہاں من جہت العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو اس کا یہی حکم ہے۔

---

[1] بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری) ۱۲ منہ حفظہ ربہ

مسئلہ نمبر ۵۵.....محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ اور کوئی محارم میں سے جو خود سوار نہیں ہو سکتی اور یہ خود اتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے تو اسے بھی اسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶.....جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض، سنت فجر، تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷.....کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قراءت نہ کرے گا یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں ان سب پر دو رکعت طہارت و قراءت و ستر کے ساتھ واجب ہو گئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہوگی۔
(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸.....منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا اور اس سے کم رتبہ کے مقام پر ادا کی ہو گئی۔ مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی دوسرے دن اسے حیض آ گیا قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹.....منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰.....مہینہ بھر کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر واجب ہے سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بائیس رکعتیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱.....اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔
(عالمگیری، درمختار)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں اوقات ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین ﷺ و ائمہ دین رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں بیان کیے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔ بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر ۱.....ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے۔ مثلاً طلوع بعد فجر یا بعد نماز عصر تو تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لے تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو اس نماز کا حکم اس کے لئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس و ذکر کے لئے گیا ہو اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴.....ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ (درمختار)

---

[1] اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو دونوں وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا ۱۲ منہ

تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے صحیح مسلم میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے گا تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار)

نماز اشراق: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا"۔

نماز چاشت: مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ صحیح مسلم شریف میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں ترمذی، ابوداؤد رحمہم اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، دارمی رحمۃ اللہ علیہ نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے اور احمد رحمۃ اللہ علیہ ان سب سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔ احمد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱..... اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

نماز سفر: کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

نماز واپسی سفر: کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں پر تشریف رکھتے۔

مسئلہ نمبر ۱..... مسافر کو چاہئے کہ ہر منزل پر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس ﷺ کیا کرتے تھے۔ (ردالمحتار)

صلوٰۃ اللیل: رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوہ لیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں

وہ تہجد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲:..... تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس کو تہجد نہ کہیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳:..... کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور اقدس ﷺ سے آٹھ تک ثابت۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ اس حدیث شریف کو نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ اپنی سنن میں اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴:..... جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلے نصف میں عبادت افضل ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔

اور سب سے بڑھ کر تو نماز داؤد علیہ السلام ہے۔ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔

مسئلہ نمبر ۵:..... جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا "اے عبد اللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا، پھر چھوڑ دیا"۔ نیز بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

مسئلہ نمبر ۶:..... عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (درمختار)

عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء و صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں کہ صحیح حدیث میں فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی اس نے ساری رات عبادت کی۔ اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی لہٰذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۷:..... ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا (ردالمحتار) صلوٰۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ضمناً بھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں سنئے۔

حدیث ۹:..... ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ بر شرط شیخین عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور ﷺ کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹوں کا منہ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور ﷺ سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔

حدیث ۱۰:..... حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بافادہ تصحیح روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں اس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔

حدیث ۱۱ تا ۱۲:..... طبرانی کبیر میں باسناد حسن و حاکم بافادہ تصحیح بر شرط شیخین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور

ﷺ فرماتے ہیں جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا: اس کے لئے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں اور اسی کے مثل ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳:...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اور اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگاہوں سے جدا ہوتی تھیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے، یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

حدیث ۱۴:...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔

حدیث ۱۵، ۱۶:...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب عزوجل کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا"۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے "کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے"۔

حدیث ۱۷:...... صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور حمد ہے اللہ کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت مگر اللہ کے ساتھ اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے۔ ۱۲ منہ

پھر دعا کرے قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

حدیث ۱۸:...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تہجد کیلئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا

بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے۔ اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیا حق ہیں اور محمد (ﷺ) حق ہیں اور قیامت حق اے اللہ تیرے لئے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تو بخش دے میرے لئے گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور علانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲منہ

یہ چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں جسے اللہ ﷻ توفیق عطا فرمائے اس کے لئے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ: حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔ ۱۲منہ

اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ کے حاجت کا نام لے یا اس کے بعد (ردالمحتار) اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں شک راوی ہے فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی کہے وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ (غنیہ)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لئے استخارہ نہیں ہو سکتا ہاں تعیین وقت کے لئے کر سکتے ہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲...... مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ؕ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ (پ۲۰، القصص ۶۸-۶۹) تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ (پ۲۲، الاحزاب ۳۶) آخر آیت تک بھی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: اے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور کو پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلوۃ التسبیح:- اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (1) اگلا، (2) پچھلا، (3) پرانا، (4) نیا، (5) جو بھول کر کیا اور جو (6) قصداً کیا، (7) چھوٹا اور (8) بڑا، (9) پوشیدہ اور (10) ظاہر اس کے بعد صلوۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی" پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ کو ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے فرماتے ہیں کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پھر اعوذ و بسم اللہ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے یونہی چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو بار ہوگی اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سورہ التکاثر و العصر اور قل یایھا الکافرون اور قل ھو اللہ اور بعض نے کہا سورہ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کے سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔

مسئلہ نمبر ۴..... ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ

حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (ردالمحتار)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں اور تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لئے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔

نمازِ حاجت: ابو داود حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم امر پیش آتا تو نماز پڑھتے اس کے لئے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔

مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جس کو کوئی حاجت اللہ عزوجل کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے"۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ مالک ہے عرش عظیم کا حمد اللہ کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح و ابن ماجہ و طبرانی وغیرہم رحمہم اللہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نابینا حاضرِ خدمتِ اقدس ہوئے اور عرض کی اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: "اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔" انہوں نے عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کریں انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

اے اللہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ ۱۲ منہ

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی

نہیں۔ نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز جو علماء ہمیشہ پڑھتے آئے ہیں،

یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (خیرات الحسان) نیز اس کے لئے ایک مجرب نماز "صلوۃ الاسرار" ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی "بہجۃ الاسرار" میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار کہے يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ (ترجمہ) اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲منہ

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر کہے يَاغَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَاكَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ (ترجمہ) اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲منہ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

نماز توبہ۔ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم و بیہقی نے صحیح میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کرکے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے گا پھر یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (پ۴ اٰل عمرٰن ۱۳۵)

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جان پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

صلوۃ الرغائب:

مسئلہ نمبر ۱..... کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرھویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں، فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین باطل بتاتے ہیں لیکن اجلہ اکابر و اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے تو اس کے منع میں غلو نہ چاہئے اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

تراویح کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے یعنی صغائر پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کردوں تو بہتر

ہو سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا **نعمت البدعۃ ھذہ** یہ اچھی بدعت ہے۔ رواہ اصحاب السنن۔

مسئلہ نمبر ۲...... جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں بھی یوہیں تھا اور 'مؤطا' میں یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیئیس رکعتیں پڑھتے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجب کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں لہٰذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل و مکمل برابر ہوں۔

مسئلہ نمبر ۳...... اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کرکے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشاء بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشاء و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کرے۔ اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہے جیسے مغرب و عشاء کی سنتیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قراءت مساوی ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے۔ یوہیں تعوذ و تسمیہ و طمانینت و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ (غنیہ، ردالمحتار وغیرہ)

پاک ہے ملک و ملکوت والا پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور قدرت و کبریائی اور جبروت والا پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے پاک ہے مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ ہم مغفرت چاہتے ہیں تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲منہ

مسئلہ نمبر ۱۵...... ہر دو رکعت کے بعد دو تسبیح پڑھنا مکروہ ہے۔ یوہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قراءت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... خوش خواں کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خواں کو بنائیں۔ (عالمگیری)

افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے تو حروف صحیح ادا نہیں کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہ یا حروف میں تفرقہ نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انہیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولیٰ عزوجل مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ "ما انزل اللہ" پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا یہ بھی ناجائز ہے کہ "المعروف کالمشروط" ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدَّلَالَةَ

مسئلہ نمبر ۲۱...... ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو

مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲......لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳......افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴......نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵......رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا و تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶......یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے دوسرا تراویح جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا و وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷......اگر سب لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کر دی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں ہاں عشا جماعت سے ہوئی اور بعض جماعت نہ ملی تو یہ اور بات ہے۔ یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸......اگر عشا جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اگر عشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح با جماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹......عشا کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اسی میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰......تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱......مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ ۵ النسآء ۱۴۲) منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳۲......امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳......دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴......تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵......قعدہ میں مقتدی سو گیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶......وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷......سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کا قول اعتبار کرے اور اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸......اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں

نقصان (کمی) اندر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تر کیف سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہلا نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کچھ لوگ لیٹے ہیں کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔ فائدہ: ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں اکسٹھ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

امام مالک و نسائی رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی حضور ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے۔ ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی۔ ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ اسی کے مثل یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو ابوداؤد میں مروی ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱...... تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے (درمختار) تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲...... فجر یا مغرب کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر لیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔

مسئلہ نمبر ۳...... مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہو گیا، امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہو گیا اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا اس کی نماز فاسد ہو گئی تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک رکعت اور

پڑھے اور توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے۔ توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو۔ جماعت کا ثواب پائے گا مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی ہو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... نفل شروع کئے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کر لے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کر لے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... جمعہ و ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... سنت یا نماز قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہٖ اسی قضا کے لئے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لئے ہو تو مستحب اور جان بچانے کیلئے ہو تو واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... نماز توڑنے کے لئے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا ہوا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لئے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اس مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جا سکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے جب کہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آ جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اس وقت ہے کہ اقامت شروع ہو گئی اقامت سے پہلے جا سکتا ہے اور جب اقامت شروع ہو گئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اسے حکم

ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جبکہ پڑھ چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷:..... مقتدی نے دو سجدے کیے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸:..... چار رکعت والی نماز میں جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اس نے جماعت نہ پائی ہاں اس جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اول سے شریک ہونے والے کو ہے اس مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا۔ تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹:..... امام رکوع میں تھا کسی نے اس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھا لیا تو وہ رکعت نہیں ملی لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کرلے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا اور امام کے ساتھ ہو لیا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰:..... اس کے رکوع کرنے سے پیشتر امام نے سر اٹھا لیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں گے۔ یونہی اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوئی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی نماز ہوگئی مگر ترک واجب گناہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱:..... امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قراءت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرلے گا ہو جائے گا ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲:..... امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت ہوگئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳:..... مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قراءت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع و سجود کیا تو نماز ہوگئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قراءت پڑھے اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔ (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

(1) غزوۂ خندق میں حضور اقدس ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و اقامت کہی حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر اقامت کہی تو عشاء کی پڑھی۔ (2) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابی جمعہ حبیب بن سباع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ غزوۂ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی تو مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور ﷺ نے عصر کی

پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔ (3) طبرانی و بیہقی رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی فرمایا جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرلے پھر بھولی پڑھے پھر اسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (4) صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے جب یاد آئے تو پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (5) صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... بلاعذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے اس کو تو ادا نہ کرے توبہ کیے جائے تو یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی (ردالمحتار)

حدیث میں فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳...... دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یونہی اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... جنائی نماز پڑھے گی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لئے یہ عذر ہے بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی۔ کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجا لانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجا لانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔ (درمختار)

مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۷...... سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر اس وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے (عالمگیری وغیرہ)

مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

مسئلہ نمبر ۸...... کوئی سو رہا یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہے اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں،

جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی چار سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال[1] کے وقت کہ ان تین وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مجنون کی حالت جنوں میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہیں تھیں ان کی قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہو گی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو جتنی نہ پڑھے گا کی قضا واجب ہے۔ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہی حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا تھا تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... لڑکی نماز عشا پڑھ کر سوئی یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے کہ پو پھٹنے سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشا، پھر وتر پڑھے۔ خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... ظہر کی قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا ہے تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً عشا و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

---

[1] طلوع و غروب و زوال سے کیا مراد ہے اس کا بیان باب الاوقات میں گزر گیا۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۲۲...... ترتیب کے لئے مطلق وقت کا اعتبار ہے مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھ لے پھر عصر۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کرسکتا ہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہوا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت وقت تنگ ہو اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یاد تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہوگیا تو یہ نماز نہ ہوئی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہوگیا اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقۃً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کرکے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے۔ اگر فجر کا اعادہ نہ کیا عشا پڑھنے لگا اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یونہی اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھے پھر فجر پڑھ لے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہوگیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۸...... قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو وقتیہ بھی نہ ہوئی۔
(عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۹...... اپنے آپ کو باوضو گمان کرکے ظہر پڑھی پھر وضو کرکے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کی جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہوگئی غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... چند نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت قضائیں بھولا ہوا تھا۔ خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی۔ پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳۲...... جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو ایک باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگئی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳۳...... یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی۔ اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳۴...... باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳۵...... بعض نماز پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد تھی ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳۶...... عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے قضا یاد ہوتے ہوئے پہلے وقتی پڑھے گی تو نہ ہوگی جبکہ وقت میں گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳۷...... جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳۸...... قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳۹...... منت کی نمازیں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۴۰...... کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کون سی نماز تھی تو ایک دن کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں اگر دو نمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴۱...... ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون سی نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے تحری قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ کرے اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر کا اعادہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴۲...... عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے اس پر عمل کرے اور کسی طرف دل نہ جمے تو اسے پوری کرے آخر میں ایک سجدہ کرے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴۳...... جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کرے اور مال نہ چھوڑا ہو اور ورثہ فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور

احسان فدیہ دینا چاہیں تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کریں اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴......میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے۔ یوہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵......بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دے دیتے ہیں۔ اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس کی قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶......شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہوگیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷......جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہوجائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸......قضائے عمری کہ شب قدر یا آخر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں یہ باطل محض ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

حدیث میں ہے کہ ایک بار حضور ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوگئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۱......واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۲......اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کرلئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاوی عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳......قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴......کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہٰذا سجدۂ سہو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵......فرض ترک ہوجانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیرات انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ نمبر ۶......سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہوگیا یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہوگیا سجدہ ساقط ہوگیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدۂ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کیا پھر کھڑا ہوگیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدۂ سہو کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدۂ تلاوت کیا تو قعدہ جاتا رہا اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر اعادہ واجب۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

واجبات نماز کا مفصل بیان پیشتر ہو چکا مگر تفصیل احکام کے لیے اعادہ بہتر ہے واجب کی تاخیر، رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا، واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدۂ سہو واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدۂ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے۔ یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدۂ سہو نہیں اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

ـــــہ علامہ شامی کی بحث ہے اعلیٰ حضرت قبلہ مد ظلہم الاقدس نے حاشیہ ردالمحتار میں ثابت کیا کہ ہر حال اعادہ ہے وهذا نصه والذي يظهر لي لزوم الاعادة مطلقاً لأن الصلاة وقعت ناقصة وقد وجب عليه اكمالها وكانت اليه سبيلان متصل بالسجود ومنفصل بالاعادة فان عجز عن احدهما ولو بلا صنعه فلم يعجز عن الاخرى وسائر العلامة المحشي عن النهر ان المقتدي اذا سها عن امامه فانه لا يسجد مقتضى كلامهم ان يعيد لتمكن الكراهة مع تعذر الجابر فان هذا العجز ايضاً بغير صنعه قد اقره المحشي وهو وان كان لم يعد من النهر والمحشي كما سياتي لا شك انه مقتضى كلامهم هذا ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۸...... آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ تلاوت ادا کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہو گئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہو گئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدہ سے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے۔ ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو پھر وہ قعدہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... تعدیل ارکان بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور ہے کہ لوٹ آئے تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہو گا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا تھا یا اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا تو ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے اس امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدۂ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا عرض کی اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا حضور ﷺ نے تحسین فرمائی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا۔ اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یونہی اگر تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھولا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۲...... منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴...... قراءت کے موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے وہ وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵...... امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔ اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدۂ سہو ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی سجدۂ سہو ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہوا اس کے فعل کے کسی سبب ہو تو مقتدی پر بھی

نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶: اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب[1] نہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۴۷: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان سب صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰: مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۱: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے۔ لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا ہو تو آخر میں اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کے بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے یہ اس کی دوسری رکعت ہے۔ پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۵: مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۶: امام سے صلاۃ الخوف میں (جس کا بیان اور طریقہ ان شاء اللہ تعالیٰ آگے مذکور ہوگا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷: امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی

---

[1] اور اعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں کہ اقتضا باقی نہ رہا ۱۲ منہ

حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸...... جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ ہوا اسے حکم ہے کہ سجدہ سہو کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور اگر سجدہ نہ کیا تو اقتدا صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا اور سجدہ سہو نہیں کر سکتا اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہوا تو اقتدا صحیح نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹...... سجدہ تلاوت باقی تھا یا قعدہ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے ذمہ سجدہ سہو و سجدہ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدہ نماز و سجدہ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدہ نماز رہ گیا تھا اور سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ نماز و سجدہ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰...... سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیر دیا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا ادا کر لے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱...... رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کر لے اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳...... جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے دو اور تین میں شک ہو تو دو وعلیٰ ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۴...... نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ (فتح، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵...... ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں

غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۶...... اگر قعدہ اور رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷...... تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رکا رہا سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸...... یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹...... شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۰...... بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱...... نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲...... وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۳...... امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)

نمازِ مریض کا بیان

حدیث میں ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر۔ اللہ عزوجل کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو (پ ۳، البقرۃ: ۲۸۶) اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔ بزار رحمۃ اللہ علیہ مسند میں اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ معرفہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھ اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔

مسائلِ فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے قطرہ آتا ہے یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ (درمختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائضِ نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۲...... اگر اپنے آپ بیٹھ نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے

اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴...... نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی قعدہ اخیرہ کے موقع پر تشہد سے پہلے قراءت شروع کر دی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری رکعت کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قراءت سے پہلے یاد آ گیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہو گئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قراءت کی اور اشارہ سے رکوع و سجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قراءت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لئے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر کوئی اونچی چیز رکھی ہوئی ہے اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لئے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع و سجود پائے گئے اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لئے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ دہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس سے قبلہ رو کر دے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کے ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر، لیٹ کر نماز پوری کر لے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... رکوع و سجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کا غالب گمان ہو اور اگر اس سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہیں اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منہ کر لے اور اگر اتنی گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہو تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (منیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر کسی وقت بے ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً بے ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل گنی جائیں گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... شراب یا بھنگ پی کر اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... سو رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قراءت بھی نہ ہوئی۔ مگر جب کہ قراءت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کیچڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... بیماری کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارے سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی۔ صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

ضروری تنبیہ۔ مسلمان اس باب کے مسائل کو دیکھیں تو انہیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا یا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں کوئی پڑیا نکل آئی نماز چھوڑ دی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ دردِ سر اور زکام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انہیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوۃ کے لئے احادیث سے بیان ہوئیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَاَمْوَاتًا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ شَرِیْعَةِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ اٰمِیْن

اے اللہ تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم کی شریعت کی پیروی کی روزی کر ان پر بہتر درود سلام آمین۔

یا اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو سنت مؤکدہ ہے اور تجدید کی اس میں خصوصیت نہیں بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔ (ردالمحتار)

سجدۂ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں "سورۂ اعراف کی آخر اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ (پ ۹ الاعراف ۲۰۶) سورۂ رعد میں یہ آیت وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پ ۱۳ الرعد ۱۵) سورۂ نحل میں یہ آیت وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (پ ۱۴ النحل ۴۹) سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا ۝ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۰۷ تا ۱۰۹)

سورۂ مریم میں یہ آیت اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (پ ۱۶ مریم ۵۸)

سورۂ حج میں پہلی جگہ سجدہ کا ذکر ہے۔ یعنی یہ آیت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (پ ۱۷ الحج ۱۸)

سورۂ فرقان میں یہ آیت

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا (پ ۱۹ الفرقان ۶۰)

سورۂ نمل میں یہ آیت

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (پ ۱۹ النمل ۲۵، ۲۶)

سورۂ الم تنزیل (سجدہ) میں یہ آیت

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (پ ۲۱ السجدۃ ۱۵)

سورۂ ص میں یہ آیت

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَہٗ ذٰلِکَ ؕ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ (پ ۲۳ ص ۲۴، ۲۵)

سورۂ حم السجدہ میں یہ آیت

وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ

اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۷۔۳۸)

سورۂ نجم میں فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ○ (پ۲۷، النجم: ۶۲)

سورۂ انشقاق میں آیت فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (پ۳۰، الانشقاق: ۲۰، ۲۱)

سورۂ اقراء میں آیت وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (پ۳۰، العلق: ۱۹)

مسئلہ نمبر ۲...... آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلاقصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳...... سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اس مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا اگرچہ نہ سنی بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لیے بھی کافی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... سورۂ حج کی آخری آیت میں جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔ البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا اگرچہ آیت سنی ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸...... مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر بھی واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوئی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔

(غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اس رکوع یا سجود سے ادا بھی ہو گیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہٰذا سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو۔ لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہو گیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون کو پڑھنے یا سننے پر واجب ہے۔ بے وضو یا جنبی نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب

ہے۔ نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یوہیں سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے۔ نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳......عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴......نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کر لیا پھر نماز فاسد ہو گئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرون نماز کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵......فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا سننے والے نے سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶......چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا جس کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بعینہٖ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔ (غنیہ، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷......آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸......آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹......آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف نظر کرنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰......سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت اس پر کہ آگے آتا ہے، ستر عورت لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱......اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲......جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمد و کلام و قہقہہ۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳......سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۴......مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے ہو اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھا لیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کر لیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے گا تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقۃً اقتدا نہیں لہٰذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵......اگر سجدہ سے پہلے یا بعد کھڑا نہ ہوا یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان نہ پڑھا سجدہ ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶......اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو

مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... یہ جو کہا گیا کہ سجدۂ تلاوت میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے مثلاً

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کے لئے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ عزوجل جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

یا

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ (ترجمہ) اے اللہ اس سجدہ کی وجہ سے تو میرے لئے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا۔ ۱۲ منہ

یا یہ کہے سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۸) (ترجمہ) پاک ہے ہمارا رب بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ۱۲ منہ

اور بیرون نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، سجدہ میں کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِيْ وَعَمَلًا يَّرْفَعُنِيْ (ترجمہ) اے اللہ میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا اے اللہ عزوجل تو مجھ کو علم نافع اور عمل رافع روزی کر۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۲۸...... سجدۂ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۵) (ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے پروردگار اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت[1] نماز میں ہے کر لے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کرکے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے فوراً بعد رکوع و سجود نہ کیا۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔ (درمختار)

---

[1] یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... نماز کا سجدۂ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے، فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع نماز ہو یا اس کے علاوہ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... آیت سجدہ بیچ سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ نیت کرے ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس صورت میں اخیر میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... رکوع میں جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو گئی کہ قعدہ جاتا رہا۔ یہ حکم جہری نماز کا ہے سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدۂ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا اگرچہ نیت نہ ہو لہٰذا امام کو چاہئے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدۂ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲...... امام نے سجدۂ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا اور رکوع کر کے دو سجدے کر لئے تو اس کی نماز ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... مصلی سجدۂ تلاوت بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کر لے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو گئی۔ (عالمگیری)

مگر قعدۂ اخیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵...... پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں

میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... دو ایک لقمہ کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی۔ تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹...... سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... تانا تننے، نہر یا حوض میں تیرنے، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانے، ہل جوتنے، دائیں چلانے، چکی کے بیل کے پیچھے پھرنے یا گھوڑے کا بچہ گود وہ جلانے ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (غنیہ، درمختار وغیرہما) یہی حکم کولہو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۵۱...... ایک جگہ بیٹھے بیٹھے ہاتھ رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگرچہ فتح القدیر میں اس کے خلاف لکھا اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قراءت، تسبیح، تہلیل، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... آیت سجدہ بیرون نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لئے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہوگا۔ بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہوا اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار ہوا توبہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ وسہ بارہ آیت پڑھی۔ یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لئے ایک سجدہ کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵...... نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے۔ اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے نماز والا ساقط ہو گیا۔ (خانیہ، غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۶...... نماز میں آیت پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہ آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۵۸...... پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹...... سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰...... آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو صحیح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علما کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار)

فائدہ مہمہ: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سب سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرما دے گا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

(غنیہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۶۱...... زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کر سکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہو سکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲...... مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارے سے ہو جائے گا۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۳...... جمعہ و عیدین اور سری نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر آیت کے فوراً بعد رکوع و سجود کر دے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔ (غنیہ، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۴...... منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اس پر اور سننے والے پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سنی ان پر نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵...... سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گم ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶...... سجدہ بے سبب جیسا اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ۔ (عالمگیری)

نماز مسافر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

(پ۵، النسآء: ۱۰۱)

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نمازیں قصر کرو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیح مسلم شریف میں ہے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (پ۵، النسآء: ۱۰۱) اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی تو امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ارشاد فرمایا یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ عزوجل نے تم پر تصدق فرمایا

اس کا صدقہ قبول کرو۔

حدیث ۲: ...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی کہ حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔

حدیث ۳: ...... صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ[1] میں عصر کی دو رکعتیں۔

حدیث ۴: ...... ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں سفر و حضر کسی کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔

حدیث ۵: ...... صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت کر دی گئیں اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

حدیث ۶: ...... صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔

حدیث ۷: ...... ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں۔

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (متون)

مسائل فقہیہ :-

مسئلہ نمبر ۱: ...... دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضرور ہی ہے بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن یونہی کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے اس قدر راہ میں درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سست خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲: ...... سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳: ...... کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ ۳/۸ میل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴: ...... کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔
(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

[1] مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے یہی [illegible] ہے (مرقاۃ) ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر۵.....کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک کا دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے۔ دوسرا تین دن کا۔ تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶.....تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستے کو زیادہ دن میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷.....تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامات سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کے احکام اس کے لئے ثابت ہوں گے مگر امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸.....محض نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹.....فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضروری نہیں۔ یونہی شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۰.....فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لئے ہو۔ مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۱.....آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر۱۲.....کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔ (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۳.....اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ نمبر۱۴.....سفر کے لئے ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یونہی ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر۱۵.....یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا۔ تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر۱۶.....مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اور اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب کو ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے۔ یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر۱۷.....یہ رخصت مسافر کے لئے ہے مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لئے ہو یا ناجائز کے لئے بہر حال مسافر کے احکام اس کے لئے ثابت ہوں گے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا۔ اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لئے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کے لئے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... نیت اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں (1) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں (2) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا (3) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ (4) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔ (5) اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو کسی کا تابع نہ ہو۔ (6) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کرلی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیمہ میں رہتے ہیں اور اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لئے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے شہر اور گاؤں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرے گا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا پھر یہاں سے دوسری بستی گیا جب بھی مقیم ہے اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا۔ پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت جس کا مہر معجل شوہر کے ذمہ باقی ہو کہ یہ شوہر کی تابع ہے اس کی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور جس مال دار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے

بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸......عورت کا مہر معجّل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اس وقت تابع نہیں۔ یوہیں مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہٰذا تابع نہیں اور جو سپاہی بادشاہ یا بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور اجیر جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ کر سکتا ہے۔ لہٰذا تابع نہیں ہے اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا اور نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹......تابع کو چاہیے کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر، اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم ہو تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰......اندھے کے ساتھ کوئی ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱......جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲......غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے بیچ ڈالا اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے یوہیں اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کر لی اگر جان کر دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳......غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴......جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵......جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کے ساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶......مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آج کل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے نماز قصر ہی پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۷......مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی نیت کر لی

ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸: دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یوہیں اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمان کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہو گیا نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آ گیا اور اس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں۔ اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰: مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے۔ اس کے بعد کی چار پڑھے یوہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ چاپ کھڑا رہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم امام کے سلام سے مقتدی کھڑا ہو گیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہو لے ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے۔ متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳: یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ صحت اقتدا کے لیے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں لہٰذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۴: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر ادا مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶: مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷......مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸......قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جب کہ پڑھ نہ چکا ہو فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو قصر کرلے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹......ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو چار پڑھیں اور عصر کی دو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰......مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدۂ سہو ساقط ہو گیا اور سجدہ کرنے کے بعد کی نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱......مسافر نے مسافروں کی امامت کی اثنائے نماز میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یونہی اگر مقیم کو خلیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲......وطن دو قسم ہے وطن اصلی۔ وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳......مسافر نے کہیں شادی کرلی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴......ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۵......وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو یونہی وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۶......اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷......وطن اقامت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدت سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کرلی وطن اقامت ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸......بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹......مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰ ...... عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کے لئے وطن اصلی نہ رہا۔ یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہوگیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۶۱ ...... عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لئے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پ۲۸ الجمعۃ ۹)

"اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو (ترجمہ کنز الایمان)

فضائل روزِ جمعہ:

حدیث ۱ ...... ۲ ...... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد پھر یہ جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ عزوجل نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت انہیں سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے فرماتے ہیں ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔

حدیث ۳ ...... مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

حدیث ۴ ...... ۵ ...... ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و بیہقی رحمہم اللہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضور ﷺ پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور ﷺ انتقال فرما چکے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اور موت کے بعد۔ فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

حدیث ۶ ...... ۷ ...... ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور احمد رحمہما اللہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عزوجل کے نزدیک عیدالاضحیٰ و عیدالفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں

ہیں۔ اللہ عزوجل نے اسی میں (1) آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (2) اسی میں زمین پر انہیں اتارا (3) اور اسی میں انہیں وفات دی اور (4) اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (5) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

حدیث ۸ تا ۱۰…… بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ عزوجل سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے امام مالک و ابوداود و ترمذی و نسائی و احمد رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا ان کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ عزوجل سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا ہر سال میں ایک دن ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کہا کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا تو ہے بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے کہا تو وہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔

حدیث ۱۱…… ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

حدیث ۱۲…… طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط میں بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔

حدیث ۱۳…… ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ عزوجل جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

حدیث ۱۴…… احمد و ترمذی رحمہما اللہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ عزوجل اسے فتنہ قبر سے بچا لے گا۔

حدیث ۱۵…… ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

حدیث ۱۶......حمید رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں ایاس بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا۔

حدیث ۱۷......عطا رحمۃ اللہ علیہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔

حدیث ۱۸......بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔

حدیث ۱۹......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ انہوں نے آیت پڑھی

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (پ ۶، المآئدہ: ۳)

آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید منانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ ﷻ نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔

فضائل نماز جمعہ:

حدیث ۲۰......مسلم و ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔

حدیث ۲۱......طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اس کے لئے اس کی مثل دس ہیں۔

حدیث ۲۲......ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ ﷻ اس کو جنتی لکھ دے گا۔ (1) جو مریض کو پوچھنے جائے اور (2) جنازے میں حاضر ہو اور (3) روزہ رکھے اور (4) جمعہ کو جائے اور (5) غلام آزاد کرے۔

حدیث ۲۳......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بافادۂ تصحیح و تحسین راوی کہ یزید ابن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ ملے انہوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ ﷻ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قدم اللہ ﷻ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں اور بخاری میں یوں ہے کہ عبایہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا ابو عبس رضی اللہ عنہ ملے اور حضور ﷺ کا ارشاد سنایا۔

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں:

حدیث ۲۴ تا ۲۶......مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ عزوجل ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔

حدیث ۲۷..... تا ۳۱..... فرماتے ہیں جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ عزوجل اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ اس کو ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ نے ابو الجعد ضمری رحمۃ اللہ علیہ سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ سے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے اور ایک روایت میں ہے جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اس کو ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲..... احمد و ابو داود و ابن ماجہ رحمہم اللہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار۔ اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے معین ہو ورنہ حقیقۃً توبہ کرنا فرض ہے۔

حدیث ۳۳..... صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

حدیث ۳۴..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے درمیان ہیں ملا دیا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لئے اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لئے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ عزوجل نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا نہ اس کے کام میں برکت دے گا۔ آگاہ ہو! اس کے لئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

حدیث ۳۵..... دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو اللہ عزوجل اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر نہیں۔ اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ عزوجل اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ عزوجل غنی حمید ہے۔

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان:

حدیث ۳۶..... تا ۳۸..... صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی اور اسی کے قریب قریب ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹..... ۴۰..... احمد و ابو داود و ترمذی رحمہم اللہ باسناد حسن و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم باسناد صحیح اوس بن اوس اور طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جو نہلائے اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے اس کیلئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل

ہے۔ ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لئے اجر ہے اور اسی کے لئے مثل وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱...... بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔

حدیث ۴۲...... امام احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

حدیث ۴۳...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ عراق سے کچھ لوگ آئے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور نہائے اس کے لئے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔

حدیث ۴۴...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس دن کو اللہ ﷻ نے مسلمانوں کے لئے عید کیا تو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔

حدیث ۴۵...... امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ بسند حسن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی نہانا اسے خوشبو ہے۔

حدیث ۴۶ و ۴۷...... طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

حدیث ۴۸...... طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔

جمعہ کے لئے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت:

حدیث ۴۹...... بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اس نے گائے قربان کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا تو ملائکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔

حدیث ۵۰ تا ۵۲...... بخاری و مسلم و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی دوسری روایت انھیں سے ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوا ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں اسی کے مثل سمرہ بن جندب و ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳...... امام احمد بن طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔

حدیث ۵۴...... جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم[1] کی طرف پل بنایا۔ اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ معاذ بن انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵...... احمد و ابوداؤد و نسائی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور ﷺ خطبہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا پہنچائی۔

حدیث ۵۶...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے یہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ عزوجل سے دعا کی تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لئے کفارہ ہے آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔

مسائل فقہیہ: جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱...... جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں

(۱) مصر یا فنائے مصر۔ مصر وہ جگہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہیں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز (غنیہ وغیرہا) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲...... جس شہر پر کفار کا تسلط ہو گیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے جب تک دارالسلام ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... مصر کے لئے حاکم کا وہاں رہنا ضروری ہے اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لئے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس جا سکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیے کہ شہر میں آ کر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵...... گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یونہی مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں والا جمعہ کے لئے شہر کو آیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لئے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ

---

[1] حدیث میں لفظ اتخذ آیا ہے جس کو معروف و مجہول دونوں طرح پڑھتے ہیں اور بصیغہ معروف کا یہ ہے اور مجہول پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ خود پل بنایا جائے گا جس طرح اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس کو قیامت کے دن جہنم میں پل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے ۱۲ منہ

حاجیوں کے لئے حاکم بنایا گیا جمعہ نہیں قائم کرسکتا حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہوسکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہوسکتا نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوسکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں (درمختار وغیرہ)

مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے۔ اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی۔ نیز دفع حرج کے لئے تو تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بناسکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں ثابت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸...... ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لئے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کو اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں انہیں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چار رکعتیں پھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں (عالمگیری، صغیری، ردالمحتار وغیرہا)

(2) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔

مسئلہ نمبر ۹...... سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یعنی اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو مثلاً قرشی نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یونہی اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ ہوگا یہ خود نہیں قائم کرسکتی۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰...... بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کردیا وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوادے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوسکتا ہے شریک ہوگیا تو ہوجائے گا ورنہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... حاکم شہر کا انتقال ہوگیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی یا ماذون نے جمعہ کیا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ وہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنادیں۔ یونہی اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کرسکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں البتہ اگر جدید حکم ان کے لئے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... خطبہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کر دے تو لوگ خود قائم کرلیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کر دی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہِ اسلام نے شہریت باطل کی ہو اور کافر نے باطل کی تو پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہ وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

(3) وقت ظہر یعنی ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ کھلی تو امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کر لے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع و سجود نہ کر سکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... خطبۂ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا سُبْحٰنَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اسی قدر فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحٰنَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو فرض خطبہ ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں۔ (1) خطیب کا پاک ہونا، (2) کھڑا ہونا، (3) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (4) خطیب کا منبر پر ہونا اور (5) سامعین کی طرف منہ اور (6) قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو، (7) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا، (8) خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (9) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (10) الحمد سے شروع کرنا، (11) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا (12) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا (13) حضور ﷺ پر درود بھیجنا، (14) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، (15) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، (16) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت و درود کا اعادہ کرنا، (17) دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، (18) دونوں خطبے ہلکے ہونا، (19) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ

سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

حمد ہے اللہ کے لیے ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے اعمال کی بدی سے جس کو اللہ ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ ۱۲ منہ

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... بادشاہِ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں ایک دو شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین آ گئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لیے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدے کے بعد بھاگ گئے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آ گئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آ گئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے۔ (خانیہ)

(6) اذن عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا، لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہو گیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے سے خوف فتنہ ہے۔ (ردالمحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے

جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر افضل ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لئے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (درمختار، ردالمحتار)

(1) شہر میں مقیم ہونا (2) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... جو شخص مریض کا تیماردار ہو جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض وقت میں پڑا رہ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ)

(3) آزاد ہونا غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یونہی جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لئے کما کر آقا کو دیتا ہو۔ اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

(4) مرد ہونا (5) بالغ ہونا (6) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے (7) انکھیارا ہونا۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یونہی جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ اندھا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلیف نہ جا سکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو۔ اجرت مثل پر لے جائے یا بلا اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... بعض اندھے بلا تکلیف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں، راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جا سکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔ (ردالمحتار)

(8) چلنے پر قادر ہونا۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵...... جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو اگر مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

(9) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار)

(10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا مفلس قرض دار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں (ردالمحتار)

(11) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۶...... جمعہ کی امامت ہر مرد کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہے اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مسافر غلام (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی ہو بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کرسکتا ہو یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۷...... جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی جمعہ مل جائے تو پڑھے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کی وجہ سے جمعہ نہ ملا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹...... مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہو گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہیں گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۱...... جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۲...... جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نہ نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لئے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یونہی جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۵...... علما فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶...... گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸...... جس نے جمعہ کا قعدہ پا لیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا لہٰذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۹...... نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۰...... جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے، یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۱...... جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳...... خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، کریں گے گنہگار ہوں گے۔ خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دہنے بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۴...... حضور اقدس ﷺ کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔ یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵...... خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶...... پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷...... خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔ (متون)

یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۸...... اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اسے سن کر حاضر ہو۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۹...... خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے، خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰...... جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماذون ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۱...... نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھے مگر ہمیشہ انہیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۲...... جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۳……حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴……سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلاضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷۵……جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔

نسائی و بیہقی رحمہما اللہ بہ سند صحیح ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔

اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت یہ ہے جو شب جمعہ سورۂ کہف پڑھے گا اس کے لئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا اور ابو بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لئے روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ سورۂ ”حٰمٓ الدخان“ پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں ”حٰمٓ الدخان“ پڑھے اس کے لئے اللہ ﷻ جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے جو کسی رات میں ”حٰمٓ الدخان“ پڑھے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے جمعہ کے دن یا رات میں جو سورۂ یٰسین پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے۔

فائدہ۔ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا ہے۔ (درمختار)

عیدین کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (پ ۲ البقرۃ ۱۸۵)

اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور فرماتا (ترجمہ کنز الایمان)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (پ ۳۰ الکوثر ۲) اپنے رب کے لئے نماز پڑھاو قربانی کر۔

حدیث ۱……ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

حدیث ۲……اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب براءت

حدیث ۳……ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نوروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ ﷻ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الاضحٰی و عید الفطر کے دن۔

حدیث ۴……۵……ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور عید الاضحٰی کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔

حدیث ۶...... ترمذی و دارمی رحمہما اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔

حدیث ۷...... ابوداود و ابن ماجہ رحمہما اللہ کی روایت انھیں سے ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی۔

حدیث ۸...... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔

حدیث ۹...... صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) بلا اذان ہوئی نہ اقامت۔

مسائل فقہیہ: عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی۔ اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱...... گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... عید کے دن یہ امور مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا[1]، اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا، انگوٹھی پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا، عیدگاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، عیدگاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا، تین پانچ سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا۔ (کتب کثیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... عیدگاہ کو نماز کے لئے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا، آپس میں مبارک دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں۔ یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے یہ احکام خواص کے ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عیدگاہ میں انھیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

---

[1] یہاں کے علاوہ یہ جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وہ سنت مؤکدہ ہے عید کی اس میں خصوصیت نہیں بلکہ ہر وضو کے لئے ہے۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷......نماز عید کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال ہوگیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ)

زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے جس کا بیان باب الاوقات میں گزرا۔

نماز عید کا طریقہ:......یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں تین پہلی میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قراءت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸......امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹......پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو باقی ساقط ہو گئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰......جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱......امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲......پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو قراءت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳......امام نے تکبیرات زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴......نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا منبر پر بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے

یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے سے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔
(عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام کی تعلیم کرے، وہ پانچ باتیں ہیں۔ (1) کس پر واجب ہے اور (2) کس کے لیے (3) اور کب (4) اور کتنا (5) اور کس چیز سے بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عیداضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دکھائی دیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وقت وہی ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلاعذر عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ عیداضحیٰ تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عیداضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارھویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں۔ بارھویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلاعذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے مثلاً نماز استسقا پڑھنی ہے جب بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہار مسرت ہے۔
(وشاح الجید)

مسئلہ نمبر ۲۱..... نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت

نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یوہیں جن لوگوں نے بے جماعت نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں اگرچہ جماعت کریں کہ اس کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۶..... نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اور دنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... منفرد پر تکبیر واجب نہیں (جوہرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انھیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

حدیث ۱..... صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔

حدیث ۲..... نیز انھیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہم نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا وہاں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمایا کہ کفر کرتی ہیں عرض کی گئی اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرتی ہیں فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات خلاف مزاج دیکھے کہے گی میں نے کبھی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔

حدیث ۳..... صحیح بخاری شریف میں حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہتی ہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آفتاب گہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

حدیث ۴..... سنن اربعہ میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قرأت آہستہ کی۔

مسائل فقہیہ: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱…… گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اگر گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲…… ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کریں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳…… یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قراءت اور نماز کے بعد دعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴…… اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵…… افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶…… اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے دعا کے لئے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷…… سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸…… چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہرحال تنہا تنہا پڑھیں۔ (درمختار وغیرہ)
امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹…… تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

چند حدیثیں جن میں آندھی کا ذکر ہے اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں وباللہ التوفیق۔

حدیث ۱…… ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و مسلم وغیرہما میں مروی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی تو حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

اے اللہ میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ ۱۲ منہ

حدیث ۲…… امام شافعی و ابوداود و ابن ماجہ و بیہقی رحمہم اللہ نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہوا اللہ عزوجل کی رحمت سے ہے رحمت و عذاب لاتی ہے اسے برا نہ کہو اور اللہ عزوجل سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

حدیث ۳…… ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی فرمایا ہوا پر

لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

حدیث ۴: ...... ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام شافعی رحمہم اللہ نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں جب آسمان پر ابر آتا تو حضور ﷺ کام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ۱۲ منہ

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَافِعًا (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے ۱۲ منہ

حدیث ۵: ...... امام احمد و ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جب بادل کی گرج بجلی کی طرح کڑک سنتے تو یہ کہتے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ (ترجمہ) اے اللہ اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ ۱۲ منہ

حدیث ۶: ...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ منہ

حدیث ۷: ...... فرماتے ہیں جب بادل کی گرج سنو تو اللہ عزوجل کی تسبیح کرو۔

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ؕ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰) تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے لہٰذا اس حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سی معاف فرما دیتا ہے ورنہ اگر سب باتوں پر مواخذہ کرے تو کہاں ٹھکانا۔

فرماتا ہے: وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ (پ ۲۲، فاطر: ۴۵)

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کیے پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْہٰرًا ؕ (پ ۲۹، نوح: ۱۰-۱۲)

اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شرّاٹے کا (موسلا دھار) مینہ بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔

حدیث ۲: ...... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں قحط اس کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے

کہ بارش ہو اور زمین پر کچھ نہ اُگے۔

حدیث ۳...... صحیحین میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقا میں اٹھاتے یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم شریف میں انھیں سے مروی کہ حضور ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور اس میں اُلٹا رکھنے میں حالت بدلنے کی فال ہو)

حدیث ۵...... سنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لیے تشریف لے گئے تواضع و خشوع و تضرع کے ساتھ۔

حدیث ۶...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی حضور ﷺ نے منبر کے لیے حکم فرمایا عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ نکلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور ﷺ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجا لائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینہ اپنے وقت سے موخر ہو گیا اور اللہ عزوجل نے تمھیں حکم دیا کہ اس سے دعا کرو اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمھاری دعا قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ

سب خوبیاں اللہ کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا رحمٰن رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینہ اتار اور جو کچھ تو اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے۔ ۱۲ منہ

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔ پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ عزوجل نے اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور ﷺ ابھی مسجد سے تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔

حدیث ۷...... امام مالک و ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی کہ حضور ﷺ استسقا کی دعا میں یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔ ۱۲ منہ

حدیث ۸...... سنن ابوداود میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل ہم کو سیراب کر پوری بارش سے جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو نافع ہو ضرر نہ کرے جلد ہو دیر میں نہ ہو۔ ۱۲ منہ حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی ہی تھی کہ آسمان گھر آیا۔

حدیث ۹...... صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلب باراں کرتے عرض کرتے اے اللہ عزوجل! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کرتا تھا۔ اب ہم تیری طرف نبی ﷺ کے عم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جب یوں کرتے تو بارش ہوتی یعنی حضور ﷺ کی حیات ظاہری

میں حضور ﷺ آگے ہوتے اور ہم حضور ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور ﷺ کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور ﷺ سے ہی ہے صورۃً میسر نہیں تو معنیً۔

مسائل فقہیہ: استسقاء دعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لیے سنت نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱: استسقاء کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پابرہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کافر پر لعنت اترتی ہے تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں بچوں کے توسل سے دعا کرے اور سب آمین کہیں کہ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے اور ایک روایت میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں غرض یہ کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان رکھے۔ (عالمگیری، غنیہ، درمختار، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲: اگر جانے سے پیشتر بارش ہو گئی جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجا لائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دعا ارشاد ہوئی پڑھے اور بادل گرجے تو اس کی دعا پڑھے اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳: کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دعا کر سکتے ہیں۔ اور اس کی دعا حدیث میں یہ ہے
اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (ترجمہ) اے اللہ ہمارے آس پاس برسا ہمارے اوپر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں میں جہاں درخت اگتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

نماز خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۹)

پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔
(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:۔ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(پ ۵، النسآء: ۱۰۲، ۱۰۳)

تو اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیار اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

ترمذی ونسائی میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، رسول اللہ ﷺ عسفان وضجنان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان کے لئے ایک نماز ہے جو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے لہٰذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کر دو۔ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور ہتھیار لئے کھڑا رہے تو ان کے ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے ایک سایہ دار درخت حضور ﷺ کے لئے چھوڑ دیا اس پر حضور ﷺ نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ فرمایا: اللہ۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور ﷺ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور ﷺ کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور ﷺ کے ساتھ۔

مسائل فقہیہ: نماز خوف جائز ہے جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یوہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوئی اور امام کی ہو جائے گی۔ نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے اگر کوئی گروہ اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا

میں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے فبہا ورنہ اب پوری کرے خواہ وہیں یا یہاں آ کر اور یہ لوگ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اگر پہلے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱...... یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قراءت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے پہلی میں فاتحہ سورت پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے جس طرف بھی منہ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لئے چلنا معاف ہے اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی البتہ پہلی صورت میں اگر سواری ہو تو معاف ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... سواری پر نہیں تھا اثنائے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔ (درمختار) یونہی آج کل بندوق کا ایک فائر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ نمبر ۶...... دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیئے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... جنگ میں مشغول مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہوا چاہتا ہے تو نماز کو مؤخر کرے لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... باغیوں اور اس شخص کے لئے جس کا سفر کسی معصیت کے لئے ہو صلوۃ الخوف جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... نماز خوف ہو رہی تھی اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لئے چلنا جائز ہے باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے یونہی درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض سمجھنا چاہیے بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع آنچہ از دوست میرسد نیکوست

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں یہ بالکل ہی خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول ﷺ کے ارشادات گوش دل سے سنیں اور ان پر عمل کریں اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۱۔۔۔۔۔۲۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان کو جو تکلیف و حزن و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ عزوجل ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ۳۔۔۔۔۔ صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ عزوجل اس کے سیئات کو گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حدیث ۴۔۔۔۔۔۵۔۔۔۔۔ صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے۔ فرمایا: بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۶۔۔۔۔۔ صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

حدیث ۷۔۔۔۔۔ ترمذی شریف میں ہے امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا: اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (پ۳، آل عمرٰن: ۲۸۴) اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا (ترجمۂ کنزالایمان)۔ اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (پ۵، النسآء: ۱۲۳) جو کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (ترجمۂ کنزالایمان)۔ (کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے اس کا سوال حضور ﷺ سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ عزوجل بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے

بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے بھٹی سے سونا نکل کے پاک ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا نکل کے پاک ہو کر نکلتا ہے)

حدیث ۸...... ترمذی میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ عزوجل معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی۔ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۰) اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے (ترجمہ کنزالایمان)۔

حدیث ۹، ۱۰...... شرح سنت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لئے ویسے ہی عمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں۔

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے جسمانی میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا اور رحم فرماتا ہے۔

حدیث ۱۱...... ترمذی با فادہ تصحیح و تحسین و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیا پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ جو بندہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ابتلا اس سے گزر جاتی ہے تو وہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہو۔

حدیث ۱۲...... ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہوا اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناخوشی۔

اور دوسری روایت ترمذی کی انھیں سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب اللہ عزوجل اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔

حدیث ۱۳...... امام مالک و ترمذی رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔

حدیث ۱۴...... احمد و ابو داؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ رحمہم اللہ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بندہ کے لئے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس مرتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کو مبتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے علم الٰہی میں ہے۔

حدیث ۱۵...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

حدیث ۱۶...... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ عامر الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے تو اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔

حدیث ۱۷...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے مومن

بندہ کو بلا میں ڈالوں اور اس ابتلا میں میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اسی دن اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا اس کے لئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی۔

حدیث ۱...... بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (1) سلام کا جواب دینا (2) مریض کے پوچھنے کو جانا (3) جنازہ کے ساتھ جانا (4) دعوت قبول کرنا (5) چھینکنے کا جواب دینا۔ (جب الحمد للہ کہے)

حدیث ۲...... صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور ﷺ نے حکم فرمایا (یہاں پانچ باتیں ذکر کرکے فرمایا)
(6) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا (7) مظلوم کی مدد کرنا

حدیث ۳...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے (یعنی تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا، اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث ۵...... صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

حدیث ۶...... ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث ۷...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کرکے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث ۸...... ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔

حدیث ۹...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔

حدیث ۱۰...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت کی کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے

اور اسی کی مثل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۱: ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث ۱۲: ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں انھیں سے راوی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیز جو ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (1) مریض کی عیادت کرے (2) جنازہ میں حاضر ہو (3) روزہ رکھے (4) جمعہ کو جائے (5) غلام آزاد کرے۔

حدیث ۱۳، ۱۴: احمد و طبرانی و ابو یعلی و ابن خزیمہ و ابن حبان معاذ بن جبل اور ابو داود رحمہم اللہ تعالیٰ ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا (1) مریض کی عیادت کرے (2) جنازہ کے ساتھ جائے (3) غزوہ کو جائے (4) امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے (5) اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔

حدیث ۱۵: ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آج تم میں کون روزہ دار ہے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں۔ فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں نے فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں۔ فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی۔ عرض کی میں نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۱۶: ابو داود و ترمذی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ (ترجمہ) اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے اس کا کہ تجھے شفا دے۔ ۱۲ منہ اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

موت آنے کا بیان

دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے آخر ایک دن موت آنی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی تیاری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے حضور اقدس ﷺ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا ہے۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستے کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کو قطع کر دیتی ہے حدیث میں ارشاد فرمایا أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ) لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ۱۲ منہ مگر کسی پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے کہ الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہے حدیث میں فرمایا کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو کہ ارشاد الٰہی ہے أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھا فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر۔ فرمایا یہ دونوں خوف و رجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے اللہ عزوجل اسے وہ دے گا جس کی

امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اُخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا اِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِیْمِ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنی کلمۂ طیبہ ہو جنت میں داخل ہوا۔

مسائل فقہیہ:۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف مونھ کریں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو مونھ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو مونھ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱...... جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۲...... جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے۔ اور اس وقت وہاں سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب ہے مثلاً لوبان اگر کی بتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آنا نہ چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسین و سورۂ رعد پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۵...... جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مونھ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶...... آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ

اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر، اے اللہ! تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر جس سے نکلا (دنیا) ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷...... اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری)
مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی

تسلّی نہ پہنچے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں کلمہ نکل گیا (درمختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرنے سے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دَین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں کہ حدیث میں ہے میت اپنے دَین میں مقید ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دَین نہ ادا کیا جائے

مسئلہ نمبر ۱۱...... میت کے پاس تلاوتِ قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی تاکید آئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... بازار و شارعِ عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لئے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسبِ عادتِ جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو تجہیز و تکفین ملتوی رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کو نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر اس نے قصداً کسی کا مال نگل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے اور بلاقصد ہے تو چیرا نہ جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... حاملہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

میت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... میت کو نہلانا فرضِ کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختے یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا کوئی روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانہ کا بنا

ہو یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیں۔

مسئلہ نمبر ۳..... ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے نہلاتے وقت خواہ اس طرح جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو آسان ہو کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... نہلانے والا باطہارت ہو جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار ہو وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیز گار ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ کا چمک اٹھنا یا میت کے بدن سے خوشبو آنی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرہ کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضاء میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں حدیث میں ارشاد ہوا "اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔" (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر کوئی بد مذہب مرا اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو اسے پتہ نہ چلے ورنہ گھبرا جائے گا اسے چاہیے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک غسل ہی کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی۔ چھوٹے سے مراد یہ ہے کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جس مرد کا عضو تناسل یا خصیتیں کاٹ لیے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے یعنی مرد ہی اسے غسل دے سکتا ہے یا اس کی عورت۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتدہ ہو گئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے اور اگر بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ام ولد یا مدبرہ یا مکاتبہ یعنی باندی اپنے آقا کے مردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اس کی ملک سے خارج ہو گئیں یوہیں اگر یہ مر جائیں تو آقا انہیں نہیں نہلا سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کروائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلے میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مرد کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی مرد ہے نہ اس کی بیوی تو جو عورت وہاں ہے اسے تیمم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اس کی باندی ہو تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتا دیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اسے سکھا دیں کہ وہ نہلائے۔ یوہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے تو تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائی پر نظر نہ کرے۔ یوہیں خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا (عالمگیری)

خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورتیں بھی یوہیں عکس۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... مسلمان کا انتقال ہوا اور اس کا باپ کافر ہے تو اسے مسلمان نہلائیں اس کے باپ کے قابو میں نہ دیں کافر مسلمان ہوا اور اس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بلا ضرورت اس سے نہلوانا بہت برا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اس کے مرنے کے بعد مسلمان ہو گئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو اور مجوسیہ اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامی میں ہے تو حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے اگر مان لیا فبہا ورنہ نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنت اسلام میں نہیں تو شوہر کے بعد عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہو گئی فبہا ورنہ نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہو جائے غسل نہیں دے سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... میت سے غسل ساقط ہو جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور فعل شرط نہیں یہاں تک کہ مردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہ گیا غسل ہو گیا مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے یا اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں لہٰذا اگر مردہ

پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا واجب ساقط ہو گیا مگر غسل میت کا ثواب نہیں ملے گا۔ غسل ہو جانے کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ نہلانے والا مکلف یا اہل نیت ہو لہٰذا نابالغ یا کافر نے نہلایا غسل ادا ہو گیا۔ یونہی اگر عورت حائضہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا غسل ادا ہو گیا۔ اگرچہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳۔۔۔۔۔ کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر نماز نہیں پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۴۔۔۔۔۔ مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵۔۔۔۔۔ مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے دعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶۔۔۔۔۔ کافر مردے کے لئے غسل و کفن دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دیں یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہے مگر لے نہ جائے گا۔ اور مسلمان نہ ہاتھ لگائے نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دور دور رہے اور اگر مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا ہے لیتے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل و کفن و دفن کرے تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح تنگ گڑھے میں دھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷۔۔۔۔۔ نصرانیہ کہ مسلمان کا حمل تھا وہ مر گئی اگر بچہ میں جان پڑ گئی تھی تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں علیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کریں کہ بچہ کا منہ قبلہ کو ہو اس لئے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کا منہ ماں کے پیٹ کی طرف ہوتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸۔۔۔۔۔ میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۹۔۔۔۔۔ نہلانے کے بعد اگر ناک کان منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰۔۔۔۔۔ میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں۔ (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱۔۔۔۔۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے (درمختار)
بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ نمبر ۳۲۔۔۔۔۔ بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لئے کورے گھڑے بدھنے لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں گھر کے استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع

کیا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ اوّل تو اس پر چھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو راجح یہ ہے میت کا غسل نجاست حکمیہ دور کرنے کے لئے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں جس طرح زندوں کے وضو و غسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں ہوں تو دھو ڈالیں دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نِری حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ نمبر۱......میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔ (1) ضرورت (2) کفایت (3) سنت۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں (1) لفافہ (2) ازار (3) قمیص اور عورت کے لئے پانچ تین یہ اور (1) اوڑھنی (2) سینہ بند۔ کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں۔ لفافہ اور ازار اور عورت کے لئے تین لفافہ ازار اوڑھنی یا لفافہ قمیص اوڑھنی کفن ضرورت دونوں کے لئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (درمختار عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر۲......لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے۔ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔ اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز۔ سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عالمگیری ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر۳......بلاضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔ (درمختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون میسر نہیں وہ کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلاضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں البتہ اگر کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کر دیں تو انشاء اللہ عزوجل پورا ثواب پائیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ نمبر۴......ورثہ میں اختلاف ہوا کوئی دو کپڑوں کے لئے کہتا ہے کوئی تین کے لئے تو تین کپڑے دیئے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے وارث زیادہ تو کفن کفایت۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر۵......کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے حدیث میں ہے مردوں کا اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ سفید کفن بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردے سفید کپڑے میں کفناؤ۔ (غنیہ ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶......کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز وہ کفن میں بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷......خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجے کا دیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... جو نابالغ حد شہوت[۱] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اگر لڑکے کو دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰...... پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دُھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون ہے تو قرض خواہ کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔ (ردالمحتار) مگر قرض خواہ کو ممانعت کا اس وقت حق ہے جب وہ تمام مال دین میں مستغرق ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... دین و وصیت و میراث ان سب پر کفن مقدم ہے اور دین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کریں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۵...... یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے یونہی باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے باقی اور سب باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں اور سب ورثہ نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کفن کے لیے سوال کر کے لائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کر دیں یہ بھی نہ ہو تو تصدق کر دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... میت ایسی جگہ ہے کہ وہاں صرف ایک شخص ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے ناک ہاتھ گھٹنے قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا خوف نہ رہے اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بے

---

[۱] حد شہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔ ۱۲ منہ

جا خلاف سنت ہے بلکہ دستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند لائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لئے جائز ہے جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر مردہ کا کفن چوری ہو گیا اور لاش بھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے اگر تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو ایسے مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو ان سے واپس نہ لیں بلکہ کفن اسی کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اگر مردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا ملا تو اگر میت کے مال سے دیا گیا ہے تو ترکہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ضروریہ۔ ہندوستان میں رواج ہے کہ مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اوڑھاتے ہیں وہ بھی دار یا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں ایک جانماز ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں اگر یہ چادر و جانماز میت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے اور (عادۃً یہی ہوتا ہے جس نے کفن دیا بلکہ کفن کے لئے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی اندازے سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں) جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں

ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میت کے مال سے منگایا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا۔ دوسری صورت میں یہ کہ ورثہ میں کل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جا سکتیں اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دے دی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے لوٹے گھڑے جو آتے ہوئے خاص میت کے نہلانے کے لئے نئے خریدے تو اس میں بھی یہی تفصیل ہے۔ تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی کے مصارف بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کے ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کئے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں مگر جو بالغ ہو اپنے حصہ سے کر سکتا ہے ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو دین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں نہ بالغ وارث ہو تو معتبر جانتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیجہ وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہاں تو ایصال ثواب ہے اسے کون منع کرے منع وہ کرے جو وہابی ہو بلکہ جو ناجائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثہ بالغین ہی ہوں ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید المرسلین ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا ایک

سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، غنیہ، درمختار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... چھوٹا بچہ شیرخوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لئے ہو جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چارپائی پر لے جائیں۔ (غنیہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۶...... جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور رہے۔ (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ نمبر ۸...... عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے ناجائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے بلکہ دل سے برا جانے اور شریک ہو۔ (درمختار، صغیری)

مسئلہ نمبر ۹...... اگر عورتیں جنازہ کے پیچھے ہوں اور مرد کو اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہوگا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے موت اور احوال و اہوال قبر کو پیش نظر رکھیں دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا فرمایا تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ حال زمانہ اب علما نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے (صغیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔ یوہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ دہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے جبکہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں (عالمگیری)

مگر جو ثواب جنازہ لے کر چلنے پر حدیث میں بیان ہوا وہ نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

مسئلہ نمبر۱۴...... میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ میں جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۵...... جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ نمبر۱...... نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا (عامۂ کتب) اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔

مسئلہ نمبر۲...... اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳...... نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی (1) قادر (2) بالغ (3) عاقل (4) مسلمان ہونا ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴...... نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں ایک مصلی کے متعلق دوسری میت کے متعلق۔ مصلی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں یعنی مصلی کا نجاست حکمیہ و حقیقیہ سے پاک ہونا نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر عورت، قبلہ کو منہ ہونا، نیت، وقت اس میں شرط نہیں اور تکبیر تحریمہ رکن ہے شرط نہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہوا (درمختار وغیرہ) بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر۲...... جنازہ تیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کرکے پڑھے اس کی تفصیل باب تیمم میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ نمبر۳...... امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو نماز اعادہ نہ کیا جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہو گئی۔ یونہی اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہو گئی وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۴...... نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ امام مرد ہو یا عورت نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری) نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں

(1) میت کا مسلمان ہونا۔

مسئلہ نمبر۵...... میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اس کی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آگے آتی ہے۔

مسئلہ نمبر۶...... چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۷...... مسلمان کو دار الحرب میں چھوٹا بچہ تنہا ملا اور اس نے اٹھا لیا پھر مسلمان کے یہاں مرا تو اس کی نماز پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں یعنی باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مر گئے تو بھی غسل و نماز ہے جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹...... جس نے خودکشی کر لی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(2) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... بدن پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اس کے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے گی اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے لہٰذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

(3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی

(4) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو۔ اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

(5) جنازہ مصلی کے آگے قبلہ کو ہونا اگر مصلی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر قبلہ کے جاننے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا گیا تھا مگر حقیقۃً قبلہ کو نہیں تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہو گئی ورنہ نہیں (درمختار)

(6) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا

(7) میت امام کے محاذی ہونا کافی ہے یعنی اگر ایک میت ہے تو اس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... نماز جنازہ میں دو رکن ہیں۔ چار بار (1) اللہ اکبر کہنا (2) قیام۔ بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہو گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔

(1) اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرنی (2) نبی ﷺ پر درود (3) میت کے لئے دعا۔ نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا

ہاتھ اپنے نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے یعنی

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دعا چاہے پڑھے مگر وہ دعا ایسی ہو کہ امور آخرت سے متعلق ہو۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا) بعض ماثور دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ها) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ها)

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ابی ہریرہ واحمد وابو یعلی والبیہقی وسعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ کو ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے اے اللہ تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ (ها) وَارْحَمْهُ (ها) وَعَافِهٖ (ها) وَاعْفُ عَنْهُ (عنها) وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ (ها) وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ (ها) وَاغْسِلْهُ (ها) بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ (ها) مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ (ها) دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ (ها) وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ (ها) وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ (ها) الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ (ها) مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابو بکر بن ابی شیبہ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دعاؤں میں عورتوں کے لئے جہاں صیغے کا اختلاف ہے اسے ہلال کے اوپر لکھ دیا ہے۔ یعنی یہ الفاظ عورت کے جنازہ پر پڑھے جائیں۔ ترجمہ اے اللہ اس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے اور اس کو خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) وَابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِكَ (تَشْهَدُ) يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا (اَصْبَحَتْ فَقِيْرَةً) اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ (ها) تَخَلّٰى (تَخَلَّتْ) مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ (كَانَتْ) زَاكِيًا (زَاكِيَةً) فَزَكِّهٖ (ها) وَاِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُخْطِئًا (مُخْطِئَةً) فَاغْفِرْ لَهٗ (ها) اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ها) وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (ها)

رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ منہ۔ (ترجمہ) اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہے

اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا اگر یہ پاک ہے تو اسے پاک وصاف کر اور اگر خطاکار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ عزوجل اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا (ھٰذِہٖ) عَبْدُکَ ابْنُ (اَمَتُکَ بِنْتُ) عَبْدِکَ ابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِکَ مَاضٍ فِیْہِ (ھَا) حُکْمُکَ خَلَقْتَہٗ (ھَا) وَلَمْ یَکُ (تَکُ ھِیَ) شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ط نَزَلَ (نَزَلَتْ) بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ لَقِّنْہُ (ھَا) حُجَّتَہٗ (ھَا) وَاَلْحِقْہُ (ھَا) بِنَبِیِّہٖ (ھَا) مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط وَثَبِّتْہُ (ھَا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَاِنَّہٗ (ھَا) افْتَقَرَ (.........) اِلَیْکَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْہُ (ھَا) کَانَ (تْ) یَشْھَدُ (تَشْھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاغْفِرْ لَہٗ (ھَا) وَارْحَمْہُ (ھَا) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (ھَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (ھَا) اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ (تْ) زَاکِیًا (زَاکِیَۃً) فَزَکِّہٖ (ھَا) وَاِنْ کَانَ (تْ) خَاطِئًا (خَاطِئَۃً) فَاغْفِرْ لَہٗ (لَھَا)

رواہ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ ۱۲ منہ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہے اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا حالانکہ یہ قابل ذکر نہ تھا تیرے پاس آیا اور تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اترا جائے۔ اے اللہ عزوجل حجت کی تو اس کو تلقین کر اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ملا دے اور قول ثابت رکھ اس لئے کہ یہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ عزوجل اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور خطاکار ہے تو بخش دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ (اَمَتُکَ) وَابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِکَ احْتَاجَ (ت) اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ (ھَا) اِنْ کَانَ (تْ) مُحْسِنًا (مُحْسِنَۃً) فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ (ھَا) وَاِنْ کَانَ (تْ) مُسِیْئًا (مُسِیْئَۃً) فَتَجَاوَزْ عَنْہُ (ھَا)

رواہ الحاکم عن یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہما (ترجمہ) اے اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکوکار ہے تو اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گناہگار ہے تو درگزر فرما۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ (اَمَتُکَ) وَابْنُ (بِنْتُ) عَبْدِکَ کَانَ (تْ) یَشْھَدُ (تَشْھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ (ھَا) مِنَّا اِنْ کَانَ (تْ) مُحْسِنًا (مُحْسِنَۃً) فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ (ھَا) وَاِنْ کَانَ (کَانَتْ) مُسِیْئًا (مُسِیْئَۃً) فَاغْفِرْ لَہٗ (ھَا) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (ھَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (ھَا)

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے گواہی دیتا تھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے اگر نیکوکار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور گنہگار ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲ منہ

اَصْبَحَ (اَصْبَحَتْ) عَبْدُکَ (اَمَتُکَ) ھٰذَا (ھٰذِہٖ) قَدْ تَخَلّٰی (تَخَلَّتْ) عَنِ الدُّنْیَا وَتَرَکَھَا (تَرَکَتْھَا) لِاَھْلِھَا وَافْتَقَرَ (افْتَقَرَتْ) اِلَیْکَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْہُ (ھَا) وَقَدْ کَانَ (تْ) یَشْھَدُ (تَشْھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ (ھَا) وَتَجَاوَزْ عَنْہُ (ھَا) وَاَلْحِقْہُ (ھَا) بِنَبِیِّہٖ (ھَا) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رواہ ابو یعلٰی مسندہ عن سعید بن مسیب عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ۔ من قولہ الحقنا بما قبلہ من المرفوعات للمناسبۃ (ترجمہ) آج تیرا یہ بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہلِ دنیا کے لئے چھوڑا تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی کے ساتھ لاحق کر دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ ط وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَھَا

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارش کے لئے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا (ھٰذِہٖ) عَبْدُکَ (اَمَتُکَ) فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ (بِھَا) مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ (لَھَا)

رواہ ابو نعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ عزوجل ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو بخش دے اور ہماری آپس کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر دے اے اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے تو ہم کو اور اس کو بخش دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ (ۃَ) بْنَ (بِنْتَ) فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ (قِھَا) مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَمْدِ ط اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہٗ (ھَا) وَارْحَمْہُ (ھَا) اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ عزوجل فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے اس کو فتنۂ قبر اور عذابِ جہنم سے بچا تو وفا اور حمد کا اہل ہے اے اللہ عزوجل اس کو بخش اور رحم کر بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا ط

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما (ترجمہ) اے اللہ عزوجل اس کو شیطان اور عذابِ قبر سے بچا اے اللہ عزوجل زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اس کی روح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُکَ ط اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ مَعَادُنَا

رواہ البغوی وابن مندہ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاضر رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ عزوجل تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (ھَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (ھَا)

رواہ البغوی عن ابراھیم الاشھلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ و مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو اے اللہ عزوجل اس

کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا اَمَرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ یَرُدَّہٗ اَبَدًا وَّقَدْ اَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَا وَاَذِنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ ط فَشَفِّعْنَا فِیْہِ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ وَحْدَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ وَحْشَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) وَاغْرُبَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ کُرْبَتِہٖ (ھا) وَاَعْظِمْ لَہٗ (ھا) اَجْرَ (ہٗ) وَنَوِّرْ لَہٗ (ھا) قَبْرَہٗ (ھا) وَبَیِّضْ لَہٗ (ھا) وَجْھَہٗ (ھا) وَبَرِّدْ لَہٗ (ھا) مَضْجَعَہٗ (ھا) وَعَطِّرْ لَہٗ (ھا) مَنْزِلَہٗ (ھا) وَاَکْرِمْ لَہٗ (ھا) نُزُلَہٗ (ھا) یَا خَیْرَ الْمُنْزِلِیْنَ ۚ وَیَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ ط وَیَا خَیْرَ الرّٰحِمِیْنَ ط اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

زادہ مجید والمجاز فرے۔ (ترجمہ) اے اللہ عزوجل اے ارحم الراحمین اے زندہ اے قیوم اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے عظمت و بزرگی والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی وجہ سے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل یکتا ہے بے نیاز ہے جو نہ دوسرے کو جنا نہ دوسرے سے جنا اور اس کا مقابل کوئی نہیں۔ اے اللہ عزوجل میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد ﷺ کے ذریعہ سے متوجہ کرتا ہوں اے اللہ عزوجل جب سوال کا حکم دیتا ہے تو واپس کبھی نہیں کرتا اور تو نے ہمیں حکم دیا ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی ہم نے سفارش کی اور تو سب کریموں سے زیادہ کریم ہے ہماری سفارش اس کے بارہ میں قبول کر اور اس کی تنہائی میں تو اس میں رحم کر اور اس کی وحشت میں تو رحم کر اور اس کی غربت میں تو رحم کر اور اس کی بےچینی میں تو رحم کر اور اس کے اجر کو عظیم کر اور اس کی قبر کو منور کر اور اس کے چہرہ کو سپید کر اور اس کی خواب گاہ کو ٹھنڈا کر اور اس کی منزل کو معطر کر اور اس کی مہمانی کا سامان اچھا کر، اے بہتر اتارنے والے اور اے بہتر بخشنے والے اور اے بہتر رحم کرنے والے آمین آمین آمین درود و سلام بھیج اور برکت کی شفاعت کرنے والوں کے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا۔ ۱۲ منہ

فائدہ۔۔۔۔۔ نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ وہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میت کا نام بھی معلوم نہ ہو تو نویں دعا میں ھٰذَا عَبْدُکَ یا ھٰذِہٖ اَمَتُکَ پر قناعت کرے فلاں بن فلاں یا بنت کو چھوڑ دے اور دسویں یا اس کی جگہ عَبْدُکَ ھٰذَا یا عورت ہو تو اَمَتُکَ ھٰذِہٖ کہے میت کا فسق و فجور معلوم ہو تو نویں دعا میں لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْہُ خَیْرًا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بہتر ہے۔

فائدہ۔۔۔۔۔ ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر ہیں اور دعا میں تکرار مستحسن اگر سب دعائیں یاد ہوں اور وقت کی گنجائش ہو تو سب پڑھنا اولیٰ ورنہ جو چاہے پڑھے اور امام جتنی دیر یہ دعائیں پڑھے اگر مقتدی کو یاد نہ ہوں تو پچھلی دعا کے بعد آمین کہتا رہے۔

مسئلہ نمبر ا۔۔۔۔۔ میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا (ترجمہ) اے اللہ تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعہ کر دے۔ اور لڑکی ہو تو اِجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے (جوہرہ) مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے

پہلے جنون ہوا کہ وہ کبھی مکلف ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دعا کی جائے جیسے اوروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنون سے پہلے تو وہ مکلف تھا اور جنون کے پیشتر کے گناہ جنون سے جاتے رہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے اسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔ (درمختار، ردالمحتار وخلاصہ)

مسئلہ نمبر ۳..... تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھانا نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... نماز جنازہ میں قرآن بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے۔ اور بہ نیت دعا وثنا الحمد وغیرہ آیات دعائیہ وثنائیہ پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری میں اور ایک تیسری میں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶..... جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی اور پھر امام جمعہ کو پھر امام محلہ۔ پھر ولی کو امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی بہتر ہے۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... میت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے۔ غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی۔ یوہیں مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غلام مر گیا تو اس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثا آقا پر مقدم ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مکاتب کا بیٹا یا غلام مر گیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے مگر اس کا مولی اگر موجود ہو تو اس کو چاہیے کہ مولی سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مر گیا اور اتنا مال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اس کا بیٹا نماز پڑھائے اور مال غائب ہے تو مولی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... میت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ سوا کسی اور سے پڑھوا دے۔ ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کا انتظار نہ کیا جا سکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوا دے ابعد کو منع کا اختیار

نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت مرگئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں البتہ اگر یہ اسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے اسے چاہیے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کرسکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جو اور ولی ہوں ان کا حق ہے شوہر کا نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اس کا جو عمر میں بڑا ہے مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اس کی اجازت کے پڑھواوے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دے دی دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو بڑے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا ہاں ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اس سے پڑھوادے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کرسکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیا اعادہ نہیں کرسکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دوسری بار نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی ان سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... بعض تکبیریں فوت ہو گئیں یعنی اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھا لیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... لاحق یعنی جو شروع میں ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کر لے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ان میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد میں افضل ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھے تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو اس کی پائنتی یا سرہانے تیسرے کو وعلیٰ ہذا القیاس اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کو صف میں ترتیب ہے اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد امام کے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو اس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... ایک جنازے کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آگیا تو پہلے کی پوری کر لے اور اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کر لی جب بھی پہلے ہی کی ہوئی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوئی اس سے فارغ ہو کر پہلے کی پھر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو خلیفہ کیا تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کوئیں میں گر کر مر گیا یا اس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جا سکا تو اسی جگہ اس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جا سکا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا مصلی کے آگے ہونا معلوم نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔ (درمختار)

شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے (ردالمحتار) یعنی جبکہ مالک زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴...... نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں یوہیں کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے نماز

جنازہ پڑھیں پھر گاڑیں گے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶:...... مسلمان مرد یا عورت کا بچہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے ورنہ ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے اس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی یہاں تک کہ سر جب باہر تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے۔ اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۷:...... بچہ کی ماں یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز پڑھی جائے مگر وراثت کے بارے میں ان کی گواہی معتبر ہے یعنی بچہ کا باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا نہ بچہ کی وارثہ اس کی ماں ہوگی یہ اس وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حاملہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸:...... بچہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹:...... کافر کا بچہ دارالحرب میں اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا بعد میں قید کیا گیا پھر وہ مر گیا اور اس کے ماں باپ میں سے اب تک کوئی مسلمان نہ ہوا تو اسے نہ غسل دیں گے نہ کفن خواہ دارالحرب ہی میں مرا ہو یا دارالاسلام میں اور اگر تنہا دارالاسلام میں اسے لائیں یعنی اس کے باپ ماں میں سے کسی کو قید کر کے نہ لائے ہوں وہ بطور خود بچہ کو لانے سے پہلے ہی بن کر آئے ہو تو اسے غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھی جائے گی اگر اس نے عاقل ہو کر کفر اختیار نہ کیا۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۴۰:...... کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی وہ دارالحرب ہی میں تھا کہ اس کا باپ دارالاسلام میں آ کر مسلمان ہو گیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگرچہ دارالحرب میں مر جائے گا اسے غسل و کفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱:...... بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا یا وہ بچہ سمجھ والا تھا خود مسلمان ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۴۲:...... کافر کے بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دارالحرب میں مر گئے تو اب مسلمان سمجھا جائے۔ مجنون بالغ قید کیا گیا تو اس کا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳:...... مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اس کی منکوحہ نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے۔ (ردالمحتار)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ نمبر ۱:...... میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲:...... جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں مقصد یہ کہ اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳:...... قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو (ردالمحتار) اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ

مقدار ہو۔

مسئلہ نمبر ۴..... قبر دو قسم ہے لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور صندوق وہ جو ہندوستان میں عموماً رائج ہے۔ لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... تابوت کہ میت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لیے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۷..... اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دہنے بائیں خام اینٹیں لگا دیں اور اوپر کہگل کر دیں غرض یہ کہ اوپر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو دھول بچھا دینا سنت ہے۔ (صغیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... قبر میں اترنے والے دو تین جو مناسب ہوں کوئی تعداد اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی و نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ایک روایت میں بسم اللہ کے بعد وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سرہانا ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قبر میں رکھنے کے بعد لحد کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کریں صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (ترجمہ) اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (ترجمہ) اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (ترجمہ) اے اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔ عورت کے لئے ضمیر مؤنث ہو جیسیہا

الروحہا۔۱۲منہ پہلی بار اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ (دوسری بار) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَآءِ لِرُوْحِہٖ (ترجمہ) اے اللہ اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے۔۱۲منہ تیسری بار اَللّٰھُمَّ زَوِّجْہُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ (ترجمہ) اے اللہ حورعین کو اس کی زوجہ کردے۔۱۲منہ اور میت عورت ہو تو تیسری بار یہ کہیں اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْھَا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ (ترجمہ) اے اللہ اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کردے۔۱۲منہ باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ،عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔ (عالمگیری،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔ (غنیہ،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... علما و مشائخ و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار،ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر خام ہو اوپر سے پختہ ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔ (جوہرہ،درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمّٓ سے مفلحون (پ۱،البقرۃ:۱تا۵) تک اور پائنتی اٰمن الرسول سے (پ۳، البقرۃ:۲۸۵تا۲۸۶) ختم سورت تک پڑھیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے گوشت تقسیم کردیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کے لئے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کرسکتے ہیں مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کردیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ ہو بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلہ پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھالے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً منتقل کرنا ممنوع ہے سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔ (عالمگیری) اور یہ بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں یہ ناجائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۷...... دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کردیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لو یا زمین برابر کرکے اس میں کھیتی کرے۔ یونہی اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کی ہوئی تھی یا غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکلوا سکتا ہے۔ (عالمگیری،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... وقفی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے تو

مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودنے والا مردہ کو نہیں نکال سکتا جو حق ہوا ہے لے لے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹......عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے کسی کا مال قبر میں گر گیا مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچہ وہ ایک ہی درہم ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰......اپنے لئے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھود رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱......قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲......اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے ایک شخص کو حضور اقدس ﷺ نے جوتے پہنے دیکھا فرمایا جوتے اتار دے نہ قبر والے کو تو ایذا دے نہ وہ تجھے۔

مسئلہ نمبر ۳۳......قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (درمختار) یعنی جبکہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے اگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

مسئلہ نمبر ۳۴......شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا حال پوچھا تو کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا (درمختار، فتاویٰ علیٰ حاشیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵......زیارت قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے وہ اپنے زائرین کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے برا جانے اور ممکن ہو تو بری بات زائل کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶......عورتوں کے لئے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا درمختار میں یہی قول اختیار کیا مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع و فزع کریں گی لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں اور جوانوں کیلئے ممنوع (ردالمحتار) اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۳۷......زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو سرہانے سے نہ آئے کہ میت کے لئے باعث تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ

وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّ رَيْحَانًا وَّ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا

سلام ہو تم پر اے قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے آگے گئے ہو اور ہم انشاء اللہ عزوجل تم سے ملنے والے ہیں اللہ سے ہم اپنے اور تمہارے لئے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں اللہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم کرے۔ اے اللہ رب فانی روحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبو داخل کر اور ہماری طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے۔ ۱۲منہ

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸…… قبرستان میں جائیں تو الحمد شریف اور الم سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور امن الرسول آخر سورۃ تک اور سورۂ یٰس اور تبارک الذی اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک ایک بار اور قل ھو اللہ بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے حدیث میں ہے جو گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے۔ تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹…… نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے ان سب کو پہنچائے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لئے ان سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اس کو دس ہزار دس۔ علیٰ ہذا القیاس۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴۰…… نابالغ کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردہ کو پہنچائے تو انشاء اللہ عزوجل پہنچے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴۱…… قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کے لئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں مگر عوام منع کئے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۲…… دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔ (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا (ردالمحتار) حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی تمہارا مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

تو اسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔ ۱۲منہ

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور ضیاء نے احکام میں اور دوسرے

محدثین نے روایت کیا۔

بعض اجلّہ ائمہ تابعین رحمہم اللہ فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے یافلاں بن فلاں قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترجمہ) فلاں بن فلاں تو کہہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تین بار پھر کہا جائے قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ ﷺ (ترجمہ) تو کہہ کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا۔ وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَیْنِ الَّذَیْنِ اَتَیَاکَ اَوْیَاْتِیَانِکَ اِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لِلّٰهِ لَا یَضُرَّانِ وَلَا یَنْفَعَانِ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاشْهَدْ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰهُ وَدِیْنَکَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیَّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (ترجمہ) اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ اللہ کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے نہ ضرر پہنچائیں نہ نفع دیں نہ خوف کر نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد (ﷺ) ہیں اللہ ہم کو اور تجھ کو قول ثابت پر ثابت رکھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۴۳..... قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا (ردالمحتار) یونہی جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... تعزیت مسنون ہے حدیث میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ ﷻ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا دوسری حدیث ترمذی و ابن ماجہ میں ہے جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے اسی کے مثل ثواب ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۲..... تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں ورنہ ان کی تسلی کے لئے دفن سے پیشتر ہی کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے اور نبی ﷺ نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... مصیبت پر صبر کرے تو اسے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بری بات ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لیے اس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۹...... جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا ان کے لیے بھی کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) یعنی جبکہ ٹھہرا لیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوہیں اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے جبکہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔ (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۱...... تعزیت کے لیے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتے ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے۔ (کشف الغطا)

مسئلہ نمبر ۱۲...... میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہیں کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں۔ اوروں کو وہ کھانا کھانا منع ہے۔ (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار)

اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... سوگ کے لیے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے (عالمگیری) یوہیں سیاہ بلے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لیے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فرش وغیرہ آرائش نہ کیا ہو ورنہ ناجائز۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے یوہیں واویلا وامصیبتا کہہ کے چلانا۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۸...... گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (حدیث)

مسئلہ نمبر ۲۰...... آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

وفات پر بکا فرمایا (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارے میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں کہ یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید میں پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جو منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔

حدیث ۲...... صحیحین میں ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے مروی، واللفظ لمسلم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو سر منڈائے[1] اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم شریف میں ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ امت میں چار کام جاہلیت کے ہیں لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے (1) حسب پر فخر کرنا (2) اور نسب میں طعن کرنا (3) اور ستاروں سے مینہ چاہنا (فلاں نچھتر کے سبب پانی برسے گا) (3) اور نوحہ کرنا اور فرمایا نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک کرتا قطران کا ہوگا اور ایک خارشت کا۔

حدیث ۴...... صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ عزوجل عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ولیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو۔ یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا اے اللہ عزوجل کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔

حدیث ۵...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا یعنی انھیں صورتوں میں۔

حدیث ۶...... صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے کہا مسافر تھے اور پردیس میں انتقال ہوا ان پر اس طرح روؤں گی جس کا چرچا ہو۔ میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جس گھر سے اللہ عزوجل نے شیطان کو دو مرتبہ نکالا تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے۔ فرماتی ہیں میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔

حدیث ۷...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مر جاتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے۔ اللہ عزوجل اس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کونچتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا تھا۔

حدیث ۸...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو اول صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سوا کسی ثواب پر میں راضی نہیں۔

حدیث ۹...... احمد و بیہقی رحمہما اللہ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۶) کہے اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو تو اللہ عزوجل اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن کہ مصیبت پہنچی تھی۔

---

[1] یعنی کسی کے مرنے پر جیسے ہندو سر منڈاتے ہیں۔ ۱۲ منہ

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۴)

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمھیں خبر نہیں۔ (ترجمۂ کنزالایمان) اور فرماتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۴، اٰل عمران: ۱۶۹۔۱۷۱)

جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انھیں مُردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہیں۔ شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔ (1) جو طاعون سے مرا شہید ہے (2) جو ڈوب کر مرا شہید ہے (3) ذات الجنب میں مرا شہید ہے۔ (4) جو پیٹ[1] کی بیماری میں مرا شہید ہے (5) جو جل کر مرا شہید ہے (6) جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے۔ (7) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کنوارے[2] پن میں مر جائے شہید۔ اس حدیث کو امام مالک و ابو داود و نسائی رحمہم اللہ نے جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا اس کے مثل ہے جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ احمد و نسائی رحمہم اللہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم: جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ انھیں میں ہیں اور انھیں کے ساتھ ہیں۔ دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم سے مشابہ ہوں گے شہداء میں شامل کر دیے جائیں گے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا: مسافر کی موت شہادت ہے۔ ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے امام جلال الدین سیوطی وغیرہ آئمہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں۔ (9) سِل کی بیماری میں مرا (10) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا (11) بخار سے مرا (12) مال یا (13) جان یا (14) اہل یا کسی (15) حق کے بچانے میں قتل کیا گیا (16) عشق میں مرا بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو (17) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔ (18) بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا (19) مارا اور مر گیا (20) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا (21) علم کی طلب میں مرا (22) مؤذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو (23) تاجر راست گو جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی (24) جو اپنے بال بچوں کے لیے سعی کرے ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انھیں حلال کھلائے (25) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَ

---

[1] اس سے مراد استسقاء ہے یا دست کا، دونوں قول ہیں اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے لہٰذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اجر ملے۔ ۱۲ منہ

[2] حدیث کے الفاظ یہ ہیں والمرأة تموت بجمع فھی شھیدة جمع کے یہ معنی ہیں کہ لڑکی ہی سے مرے جو اس میں اکثر ہے جیسا کہ علی قاری نے اس میں حالت ولادت و بکارت دونوں داخل ہیں ۱۲ منہ

فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر وحضر میں کہیں ترک نہ کرے۔ (26) فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔ جو مرض میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس بار کہے اور اسی مرض میں مر جائے اور اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی (27) کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (28) جو ہر رات میں سورۂ یٰس شریف پڑھے (29) جو با طہارت سویا اور مر گیا (30) جو نبی ﷺ پر سو بار درود پڑھے (31) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں (32) جو جمعہ کے دن مرے (33) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔

مسائل فقہیہ: اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے تو جہاں یہ حکم پایا جائے فقہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے گا بس۔

مسئلہ نمبر ۱: نابالغ اور مجنون کو غسل دیا جائے اگرچہ وہ کسی طرح قتل کیے گئے۔ جنب اور حیض و نفاس والی عورت خواہ ابھی حیض و نفاس میں ہو یا ختم ہو گیا مگر ابھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲: حیض شروع ہوئے ابھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے کہ قتل کی گئی تو اسے غسل نہ دیں گے کہ ابھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ حائضہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳: جنب ہونا یوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴: آلۂ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو اعضا کو جدا کر دے جیسے تلوار، بندوق کو بھی آلۂ جارحہ کہیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵: جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا مثلاً لاٹھی سے مارا قتل خطا کہ نشانہ پر مارا تھا مگر کسی آدمی کو لگا اور مر گیا یا کوئی شخص ننگی تلوار لئے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی وہ مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا گیا ہو یا کسی چیز سے تو غسل نہ دیا جائے گا اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یوہیں اگر جنگل میں ملا اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے۔ یوہیں اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہو بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے مثلاً قاتل و اولیائے مقتول میں صلح ہو گئی یا باپ نے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی ایسے کو مارا کہ اس کا وارث بیٹا ہے مثلاً اپنی عورت کو مار ڈالا اور عورت کا وارث بیٹا ہے جو اپنے اسی شوہر سے ہے تو قصاص کا مالک یہی لڑکا ہوگا مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے۔ قصاص ساقط ہو گیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا جائے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷: اگر قتل بطور ظلم نہ کیا ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندہ نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸: کوئی شخص کہ قتل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے متمتع ہوا مثلاً کھایا یا پیا یا سویا یا علاج کیا اگرچہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ ہی میں انتقال ہوا یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں

کہیں تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے بشرطیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات ہو اگرچہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے غسل نہ دیں گے اور اگر لڑائی میں نہیں قتل کیا گیا بلکہ نکلا تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پائی گئی غسل دیں گے ورنہ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... جس کو حربی یا باغی یا ڈاکو نے کسی آلہ سے قتل کیا یا ان کے جانوروں نے اسے کچل دیا اگرچہ خود بھی ان کے جانور پر سوار تھا یا کھینچے لے جاتا تھا یا اس جانور نے اپنے ہاتھ یا پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا یا اس کی سواری کو ان لوگوں نے بھڑکا دیا اس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ پھینکی یا ان کے یہاں سے ہوا آگ اڑا لائی یا انہوں نے کسی لکڑی میں آگ لگا دی جس کا ایک کنارہ ادھر تھا اور ان صورتوں میں جل کر مر گیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا اور اس پر زخم کا نشان ہے مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا ہے یا حلق سے صاف خون نکلا یا ان لوگوں نے شہر پناہ سے اسے پھینک دیا یا اس کے اوپر دیوار ڈھا دی یا پانی میں ڈبا دیا یا پانی بند تھا انہوں نے کھول کر ادھر بہا دیا کہ ڈوب گیا یا گلا گھونٹ دیا غرض وہ لوگ جس طرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب بنیں وہ شہید ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰...... معرکہ میں مردہ ملا اور اس پر قتل کا کوئی نشان نہیں یا اس کی ناک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے یا حلق سے بستہ خون نکلا یا دشمن کے خوف سے مر گیا تو غسل دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اپنی جان یا مال یا کسی کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے اگرچہ پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... دو کشتیوں میں مسلمان تھے دشمن نے ایک کشتی پر آگ پھینکی یہ لوگ جل گئے وہ آگ بڑھ کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جل گئے تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... مشرک کا گھوڑا چھوٹ کر بھاگا اور اس پر کوئی سوار نہیں اس نے کسی مسلمان کو کچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلایا وہ مسلمان کو لگا یا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا گھوڑا بھڑکا اس نے مسلمان سوار کو گرا دیا یا معاذاللہ مسلمانوں نے فرار کی اور کافروں نے ان کو آگ یا خندق کی طرف مضطر کیا یا مسلمانوں نے اپنے گرد گوکھرو بچھائے تھے پھر اس پر چلے اور مر گئے ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکا یا کافروں کا جھنڈا دیکھ کر بھڑکا مگر کافروں نے اسے نہیں بھڑکایا اور اس نے سوار کو گرا دیا وہ مر گیا یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے تھے اس پر سے پھسل کر گر پڑے اور مر گیا یا معاذاللہ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمان کو کچل دیا یا خود وہ مسلمان اس پر سوار تھا یا باگ پکڑ کر لیے جاتا تھا یا پیچھے ہانکتا تھا یا دشمن پر حملہ کیا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مردہ ملا تو جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اتار لی جائیں مثلاً پوستین، زرہ، ٹوپی، خود، ہتھیار، روئی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ اتاریں۔ شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے سے دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جیسے اور مردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں شہید کا خون نہ دھویا جائے خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں۔ (عالمگیری وغیرہ) شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۸...... دشمن پر وار کیا ضرب اس پر نہ پڑی بلکہ اس پر پڑی اور مر گیا تو عنداللہ شہید ہے مگر غسل دیں اور نماز پڑھیں۔ (جوہرہ)

کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

صحیح مسلم و بخاری میں ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا حضور ﷺ نے کیا کیا؟ کہا ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو دہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔

مسئلہ نمبر ۱: ...... کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا باجماعت اگرچہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف مگر جبکہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوئی۔ اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز۔ (جوہرہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲: ...... کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں مگر اس کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۳: ...... مسجد الحرام میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہوں بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۴: ...... امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع و سجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵: ...... امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے مواجہ میں نہ ہو۔ (ردالمحتار)

فَتَمَّ هٰذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهُ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ بَاطِنًا وَّ ظَاهِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اَرْسَلَهُ شَاهِدًا
وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ ابْنِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ اَنَا الْفَقِيْرُ اِلَى الْغَنِيِّ اَبُو الْعُلٰى امجد علی الاعظمی غفر اللہ لہ ولوالدیہ امین

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، محیی الشریعہ، کاسر الفتنہ، قامع البدعہ، مجدد المائۃ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی و سندی و کنزی و ذخری و عدتی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی **احمد رضا خان صاحب قادری** برکاتی نفع اللہ الاسلام والمسلمین باسرارہ القدسیہ وکمالاتہ المعنویۃ والصوریۃ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى لَا سِيَّمَا عَلَى الشَّارِعِ الْمُصْطَفٰى وَ مُقْتَفِيْهِ فِي الْمَشَارِعِ اُولِي الصِّدْقِ وَ الصَّفَا

فقیر غفر لہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ چہارم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلیٰ مولانا ابو العلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ پر مشتمل پایا آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ ابْنِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اٰمِيْن فی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۳۴ ہجریۃ علی صاحبہا و آلہ الکرام افضل الصلوۃ و التحیۃ اٰمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

زکوٰۃ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (پ۱، البقرۃ:۳)

اور (متقی وہ ہیں کہ) ہم نے جو انھیں دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۳)

ان کے مالوں میں سے صدقہ لو اس کی وجہ سے انھیں پاک اور ستھرا بنا دو۔

اور فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (پ۱۸، المؤمنون:۴) اور فلاح پاتے وہ ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے۔ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (پ۲۲، سبا:۳۹)

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

(پ۳، البقرۃ:۲۶۱۔۲۶۳)

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا بڑا علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے، نہ اذیت دیتے ہیں۔ ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت ہو اور اللہ بے پروا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (پ۴، اٰل عمرٰن:۹۲)

ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے اللہ اسے جانتا ہے

اور فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي

الرِّقَابِۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْاؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(پ۲، البقرۃ: ۱۷۷)

نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر دو۔ نیکی تو اس کی ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ و کتاب و انبیا پر ایمان لایا اور مال کو اس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سائلین کو اور گردن چھڑانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکاۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف و مصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں۔ اور فرماتا ہے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

جو لوگ بخل کرتے ہیں اس کے ساتھ جو اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا، وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا۔

اور فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

(پ۱۰، التوبۃ: ۳۴-۳۵)

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن آتشِ جہنم میں وہ تپائے جائیں گے اور ان سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی[1] (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لیے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے۔ زکاۃ کے بیان میں بکثرت آیات وارد ہوئیں جن سے اس کا مہتم بالشان ہونا ظاہر ہے۔ احادیث اس کے بیان میں بہت ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں۔

حدیث ۱......۲: صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اسی کے مثل ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳......: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، جس مال کی زکاۃ نہیں دی گئی، قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا[2]، مالک کو دوڑائے گا، وہ بھاگے گا، یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا۔[3]

حدیث ۴......۵: صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص سونے چاندی

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی پر بلکہ داغ دینے والوں کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جمع کئے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے سکے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ۱۲ منہ)

[2] سانپ جب ہزار برس کا ہوتا ہے تو اس کے سر پر بال نکلتے ہیں اور جب دو ہزار برس کا ہوتا ہے تو وہ بال گر جاتے ہیں، یہ مراد ہے گنجے سانپ سے کہ انتہا کا زہریلا ہوگا ۱۲ منہ۔

[3] یہ حدیث طویل ہے مختصراً بیان کی گئی ۱۲ منہ

کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا، اس کے لیے آگ کے پتر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے، پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹ آئے گی اور گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ اس شخص کو ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کی سب آئیں گی۔ نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ کی۔ نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی اور اسی کے مثل صحیحین میں اونٹ اور گائے اور بکریوں کی زکوۃ نہ دینے میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۶ ...... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے، اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکوۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر جہاد کا حکم دیا، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے: مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں اور جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچا لیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یعنی لوگ تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس سے جہاد کروں گا جو نماز[1] و زکوۃ میں تفریق کرے (کہ نماز کو فرض مانے اور زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوۃ حق المال ہے۔ خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے، اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر ان سے جہاد کروں گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے، اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

حدیث ۷ ...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ جب یہ آیہ کریمہ ﴿وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق ہوئی۔ (یعنی کہ چاندی سونا جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقت کا سامنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے مصیبت دور کروں گا۔ حاضر خدمت اقدس ہوئے، عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ آیت حضور ﷺ کے اصحاب پر گراں معلوم ہوئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ اسی لیے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور مواریث اس لیے فرض کیے کہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو۔ (یعنی مطلقاً مال جمع کرنا حرام ہوتا تو زکوۃ سے مال کی طہارت نہ ہوتی بلکہ زکوۃ کی ہر چیز پر واجب ہوتی اور میراث کا بھی سلسلہ جاری ہوتا بلکہ جمع کرنا حرام ہے جبکہ زکوۃ نہ دے) اس پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔

حدیث ۸ ...... بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں اور امام شافعی و بزار و بیہقی رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: زکوۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کر دے گی۔ بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ زکوۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا تو یہ حرام اس حلال کو ہلاک کر دے گا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص زکوۃ لے تو یہ مال زکوۃ اس کے مال کو ہلاک کر دے گا کہ زکوۃ تو فقیروں کے لیے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کا کلمہ گوئی اسلام کے لیے کافی نہیں، جب تک تمام ضروریات دین کا اقرار نہ کرے اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں پہلے یہ بات نہ تھی کہ وہ فرضیت کے منکر ہیں۔ یہ خیال تھا کہ زکوۃ دیتے نہیں اس کی وجہ سے گنہگار ہوئے، کافر تو نہ ہوئے کہ ان کے خلاف جہاد قائم کیا جائے، مگر جب معلوم ہو گیا فرماتے ہیں: میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو صدیق نے سمجھا اور کیا۔ ۱۲ منہ

حدیث ۹...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو قوم زکوۃ نہ دے گی اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔

حدیث ۱۰...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱...... صحیحین میں احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ان کے سر پستان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ کو توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

حدیث ۱۲...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تونگروں سے اللہ عزوجل سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

حدیث ۱۳...... نیز طبرانی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کئے تھے انہوں نے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمھیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔

حدیث ۱۴...... ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہما اللہ اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے۔ ان میں ایک وہ تونگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔

حدیث ۱۵...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند میں عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، رمضان، حج بیت اللہ

حدیث ۱۶...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کبیر میں بسند صحیح راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔

حدیث ۱۷...... صحیحین ومسند احمد وسنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ عزوجل اس کی عزت بڑھائے گا اور جو اللہ عزوجل کیلئے تواضع کرے اللہ عزوجل اسے بلند فرمائے گا۔

حدیث ۱۸...... بخاری ومسلم رحمہما اللہ تعالیٰ انہی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں جوڑا خرچ کرے وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازۂ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد سے ہے دروازۂ جہاد سے بلایا جائے گا۔ جو اہل صدقہ سے ہے، دروازۂ صدقہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ دار ہے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے۔ (یعنی مقصود دخول جنت ہے وہ ایک دروازے سے حاصل ہے) مگر کوئی ایسا ہے جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہو۔

حدیث ۱۹...... بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ عزوجل نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو تو اسے اللہ عزوجل دست راست سے قبول فرماتا ہے۔ پھر اسے اس کے مالک کے لئے پرورش کرتا ہے۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کی تربیت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

حدیث ۲۰، ۲۱: نسائی و ابن ماجہ رحمہما اللہ اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہما اللہ اپنی صحیح میں اور حاکم نے بافادۂ تصحیح ابوہریرہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کو تین بار فرمایا۔ پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لئے اور رونے لگے، یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی۔ پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھا لیا اور چہرۂ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

حدیث ۲۲: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ثابت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔

حدیث ۲۳: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط و کبیر میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا (1) نماز (2) زکوٰۃ (3) امانت (4) شرمگاہ، (5) شکم (6) زبان۔

حدیث ۲۴: بزار رحمۃ اللہ علیہ نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۲۵: طبرانی کبیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ عزوجل و رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بری بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ عزوجل و رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

حدیث ۲۶: ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً اور طبرانی و بیہقی رحمہما اللہ نے ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع سے استعانت کرو۔

حدیث ۲۷: ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ مستدرک میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، بیشک اللہ عزوجل نے اس سے شر دور فرما دیا۔

مسائل فقہیہ:

زکوٰۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱: زکوٰۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲: مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا کھلا دیا۔ زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا۔ ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یوہیں بہ نیت زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳: فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ مکان میں رہنے کو دیا زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مال کا کوئی حصہ اسے نہ دیا بلکہ منفعت کا مالک کیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴......مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو، یعنی ایسا نہ ہو کہ پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی، مثلاً نہایت چھوٹے بچہ یا پاگل کو دینا اور اگر بچہ کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو یا وصی یا جس کی نگرانی میں ہے قبضہ کریں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵......زکوۃ واجب ہونے کیلئے چند شرطیں ہیں۔ (1) مسلمان ہونا۔ کافر پر زکوۃ واجب نہیں۔ یعنی اگر کافر مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ زمانۂ کفر کی زکوۃ ادا کرے۔ (عامۂ کتب) معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا تو زمانۂ اسلام میں جو زکوۃ نہیں دی تھی ساقط ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶......کافر دارالحرب میں مسلمان ہوا اور وہیں چند برس تک اقامت کی، پھر دارالاسلام میں آیا۔ اگر اس کو علم تھا کہ مالدار مسلمان پر زکوۃ واجب ہے تو اس زمانہ کی زکوۃ واجب ہے ورنہ نہیں اور دارالاسلام میں مسلمان ہوا اور چند سال کی زکوۃ نہیں دی تو ان کی زکوۃ واجب ہے اگرچہ کہتا ہے کہ مجھے فرضیت زکوۃ کا علم نہیں کہ دارالاسلام میں جہل عذر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

(2) بلوغ۔

(3) عقل۔ نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیرے رہا تو زکوۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اول و آخر میں افاقہ ہوتا ہے اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو واجب ہے اور جنون اگر اصلی ہو یعنی اگر جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یونہی اگر عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اسی وقت سے سال کی ابتدا ہوگی۔ (جوہرہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷......بوہرے پر زکوۃ واجب نہیں جب کہ اسی حالت میں پورا سال گزرے اور اگر کبھی کبھی اسے افاقہ بھی ہوتا ہے تو واجب ہے۔ جس پر غشی طاری ہوئی اس پر زکوۃ واجب ہے اگرچہ غشی کامل سال بھر تک ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

(4) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوۃ واجب نہیں اگرچہ ماذون ہو، یعنی اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو۔ یا مکاتب یا ام ولد یا مستسعی (یعنی غلام مشترک جس کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور چونکہ وہ مالدار نہیں ہے اس وجہ سے باقی شریکوں کے حصے کما کر پورے کر کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا)۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸......ماذون غلام نے جو کچھ کمایا اس کی زکوۃ نہ اس پر ہے نہ اس کے مالک پر۔ ہاں جب مالک کو دے دیا تو اب ان برسوں کی بھی زکوۃ مالک ادا کرے جب کہ ماذون دین میں مستغرق نہ ہو، ورنہ اس کی کمائی پر مطلقاً زکوۃ واجب نہیں، نہ مالک کے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بعد۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹......مکاتب نے جو کچھ کمایا اس کی زکوۃ واجب نہیں، نہ اس پر نہ اس کے مالک پر۔ جب مالک کو دے اور سال گزر جائے اب بشرائط زکوۃ مالک پر واجب ہوگی اور گزشتہ برسوں کی واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

(5) مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا۔ اگر نصاب سے کم ہے تو زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ (تحفہ، عالمگیری)

(6) پورے طور پر اس کا مالک ہو یعنی اس پر قابض بھی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰......جو مال گم گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے یا مدیون نے دین سے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں، پھر یہ اموال مل گئے تو جب تک نہ ملے تھے اس زمانہ کی زکوۃ واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱......اگر دین ایسے پر ہے جو اس کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے یہاں اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے یا وہ منکر ہے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہوں تو جب مال ملے گا سالہائے گزشتہ کی بھی زکوۃ واجب ہے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۱۲:...... چرائی کا جانور اگر کسی نے غصب کیا اگرچہ وہ اقرار کرتا ہو تو ملنے کے بعد بھی اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۳:...... غصب کئے ہوئے کی زکوٰۃ غاصب پر واجب نہیں کہ یہ اس کا مال ہی نہیں بلکہ غاصب پر یہ واجب ہے کہ جس کا مال ہے اسے واپس کر دے اور اگر غاصب نے اس مال کو اپنے مال میں خلط کر دیا کہ تمیز ناممکن ہو اور اس کا اپنا مال بقدر نصاب ہے تو مجموع پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴:...... ایک نے دوسرے کے مثلاً ہزار روپے غصب کر لئے، پھر وہی روپے اس سے کسی اور نے غصب کر کے خرچ کر ڈالے اور ان دونوں غاصبوں کے پاس ہزار ہزار روپے اپنی ملک کے ہیں تو غاصب اول پر زکوٰۃ واجب ہے، دوسرے پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵:...... شے مرہون کی زکوٰۃ نہ مرتہن پر ہے نہ راہن پر۔ مرتہن تو مالک ہی نہیں اور راہن کی ملک تام نہیں کہ اس کے قبضہ میں نہیں اور بعد رہن چھڑانے کے بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶:...... جو مال تجارت کیلئے خریدا اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ کے قبل مشتری پر زکوٰۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

(7) نصاب کا دین سے فارغ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۷:...... نصاب کا مالک ہے مگر اس پر دین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ خواہ وہ دین بندہ کا ہو جیسے قرض، زرثمن، کسی چیز کا تاوان یا اللہ عزوجل کا دین ہو جیسے زکوٰۃ، خراج مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گزر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ واجب ہے دوسرے سال کی نہیں کہ پہلے سال کی زکوٰۃ اس پر دین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا لہٰذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر تین سال گزر گئے مگر تیسرے میں ایک دن باقی تھا کہ پانچ درہم اور حاصل ہوئے جب بھی پہلے سال کی زکوٰۃ واجب ہے کہ دوسرے اور تیسرے سال میں زکوٰۃ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں۔ ہاں جس دن کہ وہ پانچ درہم حاصل ہوئے اس دن سے ایک سال تک اگر نصاب باقی رہ جائے تو اب اس سال کے پورے ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ یوہیں اگر نصاب کا مالک تھا اور سال تمام پر زکوٰۃ نہ دی پھر سارے مال کو ہلاک کر دیا پھر اور مال حاصل کیا کہ یہ بقدر نصاب ہے مگر سال اول کی زکوٰۃ جو اس کے ذمہ دین ہے اس میں سے نکالیں تو نصاب باقی نہیں رہتا تو اس نئے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر اس پہلے مال کو اس نے قصداً ہلاک نہ کیا بلکہ بلاقصد ہلاک ہو گیا تو اس کی زکوٰۃ جاتی رہی۔ لہٰذا اس کی زکوٰۃ دین نہیں تو اس صورت میں اس نئے سال کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸:...... اگر خود مدیون نہیں مگر مدیون کا کفیل ہے اور کفالت کے روپے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا، زکوٰۃ واجب نہیں۔ مثلاً زید کے پاس ہزار روپے ہیں اور عمرو نے کسی سے ہزار قرض لئے اور زید نے اس کی کفالت کی تو زید پر اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں کہ زید کے پاس اگرچہ روپے ہیں مگر عمرو کے قرض میں مستغرق ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر عمرو کی دس شخصوں نے کفالت کی اور سب کے پاس ہزار ہزار روپے ہیں، جب کے قرض میں مستغرق ہیں کہ قرض خواہ کو اختیار ہے کہ زید سے مطالبہ کرے اور روپے نہ ملنے پر یہ اختیار ہے کہ زید کو قید کرا دے تو یہ روپے دین میں مستغرق ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر عمرو کی دس شخصوں نے کفالت کی اور سب کے پاس ہزار ہزار روپے ہیں، جب بھی ان میں کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور کہ قرض خواہ ہر ایک سے مطالبہ کر سکتا ہے اور بصورت نہ ملنے کے جس کو چاہے قید کرا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹:...... جو دین میعادی ہو وہ مذہب صحیح میں وجوب زکوٰۃ کا مانع نہیں۔ (ردالمحتار) چونکہ عادۃً دین مہر کا مطالبہ نہیں ہوتا لہٰذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دین مہر ہو، جب وہ مالک نصاب ہے، زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے جس کی ادائگی کی میعاد نہیں معین ہوتی اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہی نہیں، جب تک موت یا طلاق واقع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... عورت کا نفقہ شوہر پر دین نہیں قرار دیا جائے گا جب تک قاضی نے حکم نہ دیا ہو یا دونوں نے باہم کسی مقدار پر تصفیہ نہ کر لیا ہو اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو ساقط ہو جائے گا۔ شوہر پر اس کا دینا واجب نہ ہوگا لہٰذا مانع زکوٰۃ نہیں۔ عورت کے علاوہ کسی رشتہ دار کا نفقہ اس وقت دین ہے جب ایک مہینہ سے کم زمانہ گزرا ہو یا اس رشتہ دار نے قاضی کے حکم سے قرض لیا ہو اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو ساقط ہے اور مانع زکوٰۃ نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... دین اس وقت مانع زکوٰۃ ہے جب زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ہوا تو زکوٰۃ پر اس دین کا کچھ اثر نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... جس دین کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ مانع زکوٰۃ نہیں مثلاً نذر و کفارہ و صدقۂ فطر و حج و قربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہے زکوٰۃ واجب ہے۔ عشر و خراج واجب ہونے کیلئے دین مانع نہیں یعنی اگرچہ مدیون ہو یہ چیزیں اس پر واجب ہو جائیں گی۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... جو دین اثنائے سال میں عارض ہوا یعنی شروع سال میں مدیون نہ تھا پھر مدیون ہو گیا۔ پھر سال تمام پر علاوہ دین کے نصاب کا مالک ہو گیا تو زکوٰۃ واجب ہو گئی۔ اس کی صورت یہ ہے کہ قرض خواہ نے قرض معاف کر دیا تو اب چونکہ اس کے ذمہ دین نہ رہا اور سال بھی پورا ہو چکا ہے۔ لہٰذا واجب ہے کہ ابھی زکوٰۃ دے۔ یہ نہیں کہ اب سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر شروع سال مدیون تھا اور سال تمام معاف کیا تو ابھی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی بلکہ اب سے سال گزرنے پر۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... ایک شخص مدیون ہے اور چند نصاب کا مالک ہے کہ ہر ایک سے دین ادا ہو جاتا ہے مثلاً اس کے پاس روپے اشرفیاں بھی ہیں۔ تجارت کے اسباب بھی، چرائی کے جانور بھی تو روپے اشرفیاں دین کے مقابل سمجھے اور چیزوں کی زکوٰۃ دے اور اگر روپے اشرفیاں نہ ہوں اور چرائی کے جانوروں کی چند نصابیں ہوں مثلاً چالیس بکریاں ہیں اور تیس گائیں اور پانچ اونٹ تو جس کی زکوٰۃ میں اسے آسانی ہو اس کی زکوٰۃ دے اور دوسرے کو دین میں سمجھے تو اس صورت مذکورہ میں اگر بکریوں یا اونٹوں کی زکوٰۃ دے گا تو ایک بکری دینی ہوگی اور گائے کی زکوٰۃ میں سال بھر کا بچھڑا۔ اور ظاہر ہے کہ ایک بکری دینا بچھڑا دینے سے آسان ہے۔ لہٰذا بکری دے سکتا ہے اور اگر دونوں برابر ہوں تو اسے اختیار ہے۔ مثلاً پانچ اونٹ ہیں اور چالیس بکریاں ہیں۔ دونوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے اسے اختیار ہے جسے چاہے دین کے لئے سمجھے اور جس کی چاہے زکوٰۃ دے اور یہ سب تفصیل اس وقت ہے کہ بادشاہ کی طرف سے کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے اور اگر بطور خود دینا چاہتا ہے تو ہر صورت میں اختیار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اس پر ہزار روپے قرض ہیں اور اس کے پاس ہزار روپے ہیں اور ایک مکان اور خدمت کیلئے ایک غلام تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگرچہ مکان و غلام دس ہزار روپے کی قیمت کے ہوں کہ یہ چیزیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور جب روپے موجود ہوں تو قرض کے لئے روپے قرار دیئے جائیں گے نہ کہ مکان و غلام۔ (عالمگیری)

(8) نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے اس میں زکوٰۃ واجب نہیں جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لئے لونڈی غلام، آلاتِ حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کیلئے حاجت کی کتابیں، کھانے کیلئے غلہ۔ (ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کرے گا اور کام میں اس کا اثر باقی رہے گا جیسے چمڑا پکانے کیلئے مازو اور تیل وغیرہ اگر اس پر سال گزر گیا تو زکوٰۃ واجب ہے۔ یونہی رنگریز نے اجرت پر کپڑا رنگنے کے لئے کسم زعفران خریدا تو اگر بقدر نصاب ہے اور سال گزر گیا تو

زکوۃ واجب ہے۔ پڑیا وغیرہ رنگ کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس کا اثر باقی نہیں رہے گا جیسے صابن تو اگرچہ بقدر نصاب ہو اور سال گزر جائے تو زکوۃ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... عطر فروش نے عطر بیچنے کیلئے شیشیاں خریدیں ان پر زکوۃ واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... خرچ کے لئے روپے کے پیسے لیے تو یہ بھی حاجت اصلیہ میں ہیں۔ حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا گیا اور جو باقی رہے اگر بقدر نصاب ہیں تو ان کی زکوۃ واجب ہے اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجت اصلیہ ہی میں صرف ہوں گے اور اگر سال تمام کے وقت حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکوۃ واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... اہل علم کے لئے کتابیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور غیر اہل کے پاس ہوں' جب بھی کتابوں کی زکوۃ واجب نہیں جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ اہل علم کے پاس ان کتابوں کے علاوہ اگر مال بقدر نصاب نہ ہو تو زکوۃ لینا جائز ہے اور غیر اہل کے لئے ناجائز جب کہ دو سو درہم قیمت کی ہوں۔ اہل وہ ہے جسے پڑھنے پڑھانے یا تصحیح کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہو۔ کتاب سے مراد مذہبی کتاب' فقہ و تفسیر و حدیث ہے۔ اگر ایک کتاب کے چند نسخے ہوں تو ایک سے زائد جتنے نسخے ہوں اگر دو سو درہم کی قیمت کے ہوں تو اس اہل کو بھی زکوۃ لینا ناجائز ہے۔ خواہ ایک ہی کتاب کے زائد نسخے اس قیمت کے ہوں یا متعدد کتابوں کے زائد نسخے مل کر اس قیمت کے ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... حافظ کے لئے قرآن مجید حاجت اصلیہ سے نہیں اور غیر حافظ کے لئے ایک سے زیادہ حاجت اصلیہ کے علاوہ ہیں۔ یعنی اگر مصحف شریف دو سو درہم قیمت کا ہو تو زکوۃ لینا جائز نہیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... طبیب کے لئے طب کی کتابیں حاجت اصلیہ میں ہیں جب کہ مطالعہ میں رکھتا ہو یا اسے دیکھنے کی ضرورت پڑے۔ نحو و صرف و نجوم اور دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں حاجت اصلیہ میں نہیں۔ اصول فقہ و علم کلام و اخلاق کی کتابیں جیسے احیاء العلوم و کیمیائے سعادت وغیرہا حاجت اصلیہ سے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... کفار اور بد مذہبوں کے رد اور اہل سنت کی تائید میں جو کتابیں ہیں وہ حاجت اصلیہ سے ہیں۔ یوہیں عالم اگر بد مذہب وغیرہ کی کتابیں اس لئے رکھے کہ ان کا رد کرے گا تو یہ بھی حاجت اصلیہ میں ہیں اور غیر عالم کو ان کا دیکھنا ہی جائز نہیں۔

(9) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اس کے یا اس کے نائب کے قبضہ میں ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔ وہ اسی لئے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں جیسے سونا' چاندی کہ یہ اسی لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لئے مخلوق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے اسے فعلی کہتے ہیں' سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت ہی سے نمو ہوگا۔ سونے چاندی میں مطلقاً زکوۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں۔ اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں۔ تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوۃ اسی وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چرائی پر چھوٹے جانور ہوں۔ خلاصہ یہ کہ زکوۃ تین قسم کے مال پر ہے۔ (1) ثمن یعنی سونا چاندی (2) مال تجارت (3) سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۳۴...... نیت تجارت کبھی صراحۃً ہوتی ہے کبھی دلالۃً۔ صراحۃً یہ کہ عقد کے وقت ہی نیت تجارت کر لی۔ خواہ وہ عقد خریداری ہو یا اجارہ۔ ثمن روپیہ اشرفی ہو یا اسباب میں سے کوئی شے دلالۃً کی صورت یہ ہے کہ مال تجارت کے بدلے کوئی چیز خریدی یا مکان جو تجارت کے لئے ہے اس کو کسی اسباب کے بدلے کرایہ پر دیا تو یہ اسباب اور وہ خریدی ہوئی چیز تجارت کے لئے ہے اگرچہ صراحۃً تجارت کی نیت نہ کی۔ یوہیں اگر کسی سے کوئی چیز تجارت کے لئے قرض لی تو یہ بھی تجارت کیلئے ہے مثلاً دو سو درہم کا مالک ہے اور سو من بھر گیہوں قرض لئے تو اگر تجارت کے لئے نہیں لئے تو زکوۃ واجب نہیں کہ گیہوں کے دام انہیں دو سو درہم سے مجرا کئے جائیں گے تو نصاب سے باقی نہ رہا اور اگر تجارت کے لئے لیے تو زکوۃ واجب ہوگی

کہ ان گیہوں کی قیمت دوسو پر اضافہ کریں اور مجموعہ سے قرض منہا کریں تو دوسو سالم رہے لہٰذا زکوٰۃ واجب ہوئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵:...... جس عقد میں تبادلہ ہی نہ ہو جیسے ہبہ، وصیت، صدقہ یا تبادلہ ہو مگر مال سے تبادلہ نہ ہو جیسے مہر، بدل خلع، بدل عتق۔ ان دونوں قسم کے عقد کے ذریعہ سے اگر کسی چیز کا مالک ہوا تو اس میں نیت تجارت صحیح نہیں یعنی اگرچہ تجارت کی نیت کرے زکوٰۃ واجب نہیں یوہیں اگر ایسی چیز میراث میں ملی تو اس میں بھی نیت تجارت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:...... مورث کے پاس تجارت کا مال تھا۔ اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیت کی تو زکوٰۃ واجب ہے۔ یوہیں چرائی کے جانور وراثت میں ملے تو زکوٰۃ واجب ہوئی چرائی پر رکھنا چاہتے ہوں یا نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷:...... نیت تجارت کے لیے یہ شرط ہے کہ وقت عقد نیت ہو اگرچہ دلالۃً تو اگر عقد کے بعد نیت کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ یوہیں اگر رکھنے کے لیے کوئی چیز لی اور یہ نیت کی کہ نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا، زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۸:...... تجارت کیلئے غلام خریدا تھا، پھر خدمت لینے کی نیت کر لی، پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہ ہوگا۔ جب تک ایسی چیز کے بدلے نہ بیچے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۹:...... موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لیے تو واجب ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۰:...... زمین میں پیداوار ہوئی اس میں نیت تجارت سے زکوٰۃ واجب نہیں۔ زمین عشری ہو یا خراجی اس کی ملک ہو یا عاریتاً یا کرایہ پر لی ہو۔ ہاں اگر زمین خراجی ہو اور عاریت یا کرایہ پر لی اور بیج وہ ڈالے جو تجارت کے لیے خریدا تھا تو پیداوار میں تجارت کی نیت صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱:...... مضارب مال مضاربت سے جو کچھ خریدے اگرچہ تجارت کی نیت نہ ہو، اگرچہ اپنے خرچ کرنے کیلئے خریدے اس پر زکوٰۃ واجب ہے یہاں تک کہ اگر مال مضاربت سے غلام خریدے، پھر ان کے پہننے کو کپڑا اور کھانے کیلئے غلہ وغیرہ خریدا تو یہ سب کچھ تجارت ہی کیلئے ہیں اور سب کی زکوٰۃ واجب۔ (درمختار، ردالمحتار)

(10) سال گزرنا۔ سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲:...... مال تجارت یا سونے چاندی کو درمیان سال میں اپنی جنس یا غیر جنس سے بدل لیا تو اس کی وجہ سے سال گزرنے میں نقصان نہ آیا اور اگر چرائی کے جانور بدل لیے تو سال کٹ گیا یعنی اب سال اس دن سے شمار کریں گے جس دن بدلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳:...... جو شخص مالک نصاب ہے اگر درمیان سال میں اس نے کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اس نئے مال کا جدا سال نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لیے بھی سال تمام ہے اگرچہ سال تمام سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل کیا ہو۔ خواہ وہ مال اس کے پہلے مال سے حاصل ہوا ہو یا میراث و ہبہ یا اور کسی جائز ذریعہ سے ملا ہو۔ اور اگر دوسری جنس کا ہے مثلاً پہلے اس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لیے جدید سال شمار ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ ۴۴:...... مالک نصاب کو درمیان سال میں کچھ مال حاصل ہوا اور اس کے پاس دو نصابیں ہیں اور دونوں کا جدا جدا سال ہے تو جو مال درمیان سال میں حاصل ہوا ہے اس کے ساتھ ملائے جس کی زکوٰۃ پہلے واجب ہو مثلاً اس کے پاس ایک ہزار روپے ہیں اور یہ سائمہ کی قیمت جس کی زکوٰۃ دے چکا تھا کہ دونوں ملائے نہیں جائیں گے اب درمیان سال میں ایک ہزار روپے اور حاصل کیے تو اس کا سال تمام اس وقت ہے جب ان دونوں میں پہلے کا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۵:...... اس کے پاس چرائی کے جانور تھے اور سال تمام پر ان کی زکوٰۃ دے دی، پھر انھیں روپوں سے بیچ ڈالا اور اس کے پاس

پہلے سے بھی بقدر نصاب روپے ہیں جن پر نصف سال گزرا ہے تو یہ روپے ان روپوں کے ساتھ نہیں ملائے جائیں گے بلکہ ان کیلئے اس وقت سے نیا سال شروع ہوگا یا اس وقت ہے کہ یہ ثمن کے روپے بقدر نصاب ہوں ورنہ بالاجماع ثمن کے ساتھ ملائیں یعنی ان کی زکوٰۃ انہیں روپوں کے ساتھ دی جائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶......سال تمام سے پیشتر اگر سائمہ کو روپے کے بدلے بیچا تو اب ان روپوں کو ان روپوں کے ساتھ ملائیں گے جو پیشتر سے اس کے پاس بقدر نصاب موجود ہیں یعنی ان کے سال تمام پر ان کی بھی زکوٰۃ دی جائے، ان کے لئے نیا سال شروع نہ ہوگا۔ یوہیں اگر جانور کے بدلے بیچا تو اس جانور کو اس جانور کے ساتھ ملائے جو پیشتر سے اس کے پاس ہے۔ اگر سائمہ کی زکوٰۃ دے دی، پھر اسے سائمہ نہ رکھا پھر بیچ ڈالا تو ثمن کو اگلے مال کے ساتھ ملا دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷......اونٹ، گائے، بکری میں ایک کو دوسرے کے بدلے سال تمام سے پہلے بیچا تو اب سے ان کیلئے نیا سال شروع ہوگا۔ یوہیں اگر اور چیز کے بدلے بہ نیت تجارت بیچا تو اب سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اپنی جنس کے بدلے بیچا یعنی اونٹ کو اونٹ اور گائے کو گائے کے بدلے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر بعد سال تمام بیچا تو زکوٰۃ واجب ہو چکی، وہ اس کے ذمہ ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۸......درمیان سال میں سائمہ کو بیچا تھا اور سال تمام سے پہلے عیب کی وجہ سے خریدار نے واپس کر دیا تو اگر قاضی کے حکم سے واپسی ہوئی تو نیا سال شروع نہ ہوگا ورنہ اب سے نیا سال شروع کیا جائے گا اور اگر ہبہ کر دیا تھا، پھر سال تمام سے پہلے واپس کر لیا تو نیا سال لیا جائے گا۔ قاضی کے فیصلہ سے واپس ہوا یا بطور خود۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹......اس کے پاس خراجی زمین تھی۔ خراج ادا کرنے کے بعد بیچ ڈالی تو ثمن کو اصل نصاب کے ساتھ ملا دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰......اس کے پاس روپے ہیں جن کی زکوٰۃ دے چکا ہے۔ پھر ان سے چرائی کے جانور خریدے اور اس کے یہاں اس جنس کے جانور پہلے سے موجود ہیں تو ان کو ان کے ساتھ نہ ملائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱......کسی نے اسے ہزار روپے بطور ہبہ دیئے اور سال پورا ہونے سے پہلے ہزار روپے اور حاصل کئے، پھر ہبہ کرنے والے نے اپنے دیئے ہوئے روپے بحکم قاضی سے واپس لے لیے تو ان جدید روپوں کی بھی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک ان پر سال نہ گزر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲......کسی کے پاس تجارت کی بکریاں ہیں جن کی قیمت دوسو درہم ہے اور سال تمام سے پہلے ایک بکری مر گئی۔ سال پورا ہونے سے پہلے اس نے اس کی کھال نکال کر پکالی تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) یعنی جب کہ وہ کھال نصاب کو پورا کرے۔

مسئلہ نمبر ۵۳......زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کیلئے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ شرط ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴......سال بھر تک خیرات کرتا رہا، اب نیت کی کہ جو کچھ دیا زکوٰۃ ہے تو ادا نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵......ایک شخص کو وکیل بنایا، اسے دیتے وقت تو نیت زکوٰۃ نہ کی مگر جب وکیل نے فقیر کو دیا اس وقت موکل نے نیت کر لی، ادا ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶......دیتے وقت نیت نہیں کی تھی بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اس کی ملک میں ہے تو یہ نیت کافی ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷...... زکاۃ دینے کیلئے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیت زکاۃ مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی ادا ہوگئی۔ یوہیں زکاۃ کا مال ذمّی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمّی کو دیتے وقت نیت کرلی تھی تو یہ نیت کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸...... وکیل کو دیتے وقت کہا نفل صدقہ یا کفارہ ہے مگر قبل اس کے کہ وکیل فقیروں کو دے اس نے زکاۃ کی نیت کرلی تو زکاۃ ہی ہے اگرچہ وکیل نے نفل یا کفارہ کی نیت سے فقیر کو دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹...... ایک شخص چند زکاۃ دینے والوں کا وکیل ہے اور سب کی زکاۃ ملا دی تو اسے تاوان دینا پڑے گا اور جو کچھ فقیروں کو دے چکا ہے وہ تبرع ہے یعنی نہ مالکوں سے اس کا معاوضہ پائے گا نہ فقیروں سے۔ البتہ اگر فقیروں کو دینے سے پہلے مالکوں نے ملانے کی اجازت دے دی تو تاوان اس کے ذمہ نہیں۔ یوہیں اگر فقیروں نے بھی اسے زکاۃ لینے کا وکیل کیا اور اس نے ملا دیا تو تاوان اس پر نہیں مگر اس وقت یہ ضرور ہے کہ اگر ایک فقیر کا وکیل ہے اور چند جگہ سے اسے اتنی زکاۃ ملی کہ مجموعہ بقدر نصاب ہے تو اب جو جان کر زکاۃ دے اس کی زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ یا چند فقیروں کا وکیل ہے اور زکاۃ اتنی ملی کہ ہر ایک کا حصہ نصاب کی قدر ہے تو اب اس وکیل کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔ مثلاً تین فقیروں کا وکیل ہے اور چھ سو درہم ملے کہ ہر ایک کا حصہ دو سو درہم ہو جو نصاب ہے اور چھ سو سے کم ملا تو کسی کو نصاب کی قدر نہ ملا اور اگر ہر فقیر نے اسے علیحدہ علیحدہ وکیل بنایا تو مجموعہ نہیں دیکھا جائے گا بلکہ ہر ایک کو جو ملا ہے وہ دیکھا جائے گا اور اس صورت میں بغیر فقیروں کی اجازت کے ملانا جائز نہیں اور ملا دے گا جب بھی زکاۃ ادا ہو جائے گی اور فقیروں کو تاوان دے گا اور اگر فقیروں کا وکیل نہ ہو تو اسے دے سکتے ہیں اگرچہ کتنی ہی نصابیں اس کے پاس جمع ہوگئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰...... چند اوقاف کے متولی کو ایک کی آمدنی دوسری میں ملانا جائز نہیں یوہیں دلال کو زرِ ثمن یا مبیع کا خلط کرنا جائز نہیں۔ یوہیں اگر چند فقیروں کے لئے سوال کیا تو جو ملا بے ان کی اجازت کے خلط کرنا جائز نہیں۔ یوہیں آٹا پیسنے والے کو یہ جائز نہیں کہ لوگوں کے گیہوں ملا دے مگر جہاں ملا دینے پر عرف جاری ہو تو ملا دینا جائز ہے اور ان سب صورتوں میں تاوان دے گا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۶۱...... اگر مؤکلوں نے صراحۃً ملانے کی اجازت نہ دی مگر عرف ایسا جاری ہو گیا کہ وکیل ملا دیا کرتے ہیں تو یہ بھی اجازت سمجھی جائے گی جب کہ مؤکل اس عرف سے واقف ہو مگر دلال کو خلط کی اجازت نہیں کہ اس میں عرف نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... وکیل کو اختیار ہے کہ مال زکاۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دے دے جب کہ یہ فقیر ہوں اور لڑکا نابالغ ہے تو اسے دینے کیلئے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے مگر اپنی اولاد یا بی بی کو اس وقت دے سکتا ہے جب مؤکل نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کیلئے نہ کہہ دیا ہو ورنہ انہیں نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳...... وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے۔ ہاں اگر زکاۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صرف کرو تو لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴...... اگر زکاۃ دینے والے نے اسے حکم نہیں دیا خود ہی اس کی طرف سے زکاۃ دے دی تو نہ ہوئی اگرچہ اب اس نے جائز کر دیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵...... زکاۃ دینے والے نے وکیل کو زکاۃ کا روپیہ دیا وکیل نے اسے رکھ لیا اور اپنا روپیہ زکاۃ میں دے دیا تو جائز ہے اگر یہ نیت ہو کہ اس کے عوض مؤکل کا روپیہ لے لے گا اور اگر وکیل نے پہلے اس روپیہ کو خود خرچ کر ڈالا بعد کو اپنا روپیہ زکاۃ میں دیا تو زکاۃ ادا نہ ہوئی بلکہ یہ تبرع ہے اور مؤکل کو تاوان دے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶...... زکاۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷......کسی نے کہا اگر میں اس گھر میں جاؤں تو مجھ پر اللہ کیلئے ان سو روپوں کا خیرات کرنا ہے۔ پھر گیا اور جاتے وقت یہ نیت کی کہ زکوۃ میں دے دوں گا تو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸......زکوۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا فقرا لوٹ لے گئے، ادا ہو گئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیر نے اٹھا لیا اگر یہ پہچانتا ہے اور راضی ہو گیا اور مال ضائع نہیں ہوا تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹......امین کے پاس امانت ضائع ہو گئی اس نے مالک کو دفع خصومت کے لئے کچھ روپے دے دیئے اور دیتے وقت زکوۃ کی نیت کر لی اور مالک فقیر بھی ہے جب بھی زکوۃ ادا نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰......مال کو بہ نیت زکوۃ علیحدہ کر دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا جب تک فقیروں کو نہ دے دے یہاں تک کہ اگر وہ جاتا رہا تو زکوۃ ساقط نہ ہوئی اور اگر مر گیا تو اس میں وراثت جاری ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۱......سال پورا ہونے پر کل نصاب خیرات کر دیا، اگرچہ زکوۃ کی نیت نہ کی بلکہ نفل کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی، زکوۃ ادا ہو گئی اور اگر کل فقیر کو دے دیا اور منت یا کسی اور واجب کی نیت کی تو دینا صحیح ہے مگر زکوۃ اس کے ذمہ ہے ساقط نہ ہوئی اور اگر مال تجارت کا کوئی حصہ خیرات کیا تو اس حصے کی بھی زکوۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اس کے ذمہ ہے اور اگر کل مال ہلاک ہو گیا تو کل کی زکوۃ ساقط ہو گئی اور کچھ ہلاک ہوا تو جتنا ہلاک ہوا اس کی ساقط اور جو باقی ہے اس کی واجب، اگرچہ وہ بقدر نصاب نہ ہو۔ ہلاک کے یہ معنی ہیں کہ بغیر اس کے فعل کے ضائع ہو گیا مثلاً چوری ہو گئی یا کسی کو قرض دیا تھا یا عاریت دی اس نے انکار کر دیا اور گواہ نہیں یا وہ مر گیا اور کچھ ترکہ میں نہ چھوڑا اور اگر اپنے فعل سے ہلاک کیا مثلاً صرف کر ڈالا یا پھینک دیا یا غنی کو ہبہ کر دیا تو زکوۃ بدستور واجب الادا ہے ایک پیسہ بھی ساقط نہ ہوگا اگرچہ بالکل نادار ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲......فقیر پر اس کا قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوۃ ساقط ہو گئی اور جز معاف کیا تو اس جز کی ساقط ہو گئی اور اگر اس صورت میں یہ نیت کی کہ پورا زکوۃ میں ہو جائے تو نہ ہوئی اور اگر مالدار پر قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اس کے ذمہ ہے۔ فقیر پر قرض تھا اور معاف کر دیا اور یہ نیت کی کہ فلاں پر جو دین ہے یہ اس کی زکوۃ ہے ادا نہ ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳......کسی پر اس کے روپے آتے ہیں فقیر سے کہہ دیا اس سے وصول کر لے اور نیت زکوۃ کی کی بعد قبضہ ادا ہو گئی۔ فقیر پر قرض ہے اس قرض کو اپنے مال کی زکوۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکوۃ ہو جائے، یہ نہیں ہو سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے زکوۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے۔ اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے اور یوں بھی نہ ملے تو قاضی کے پاس مقدمہ پیش کرے کہ اس کے پاس ہے اور میرا نہیں دیتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۴......زکوۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان امور میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صرف کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا بلکہ حدیث میں آیا اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کے لئے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۵......زکوۃ علانیہ اور ظاہر طور پر دینا افضل ہے اور نفل صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے۔ (عالمگیری)

زکوۃ میں اعلان اس وجہ سے ہے کہ چھپا کر دینے میں لوگوں کو تہمت اور بدگمانی کا موقع ملے گا نیز اعلان اوروں کے لئے باعث ترغیب ہے کہ اس کو دیکھ کر اور لوگ بھی دیں گے مگر یہ ضروری ہے کہ ریا نہ آنے پائے کہ ثواب جاتا رہے گا بلکہ گناہ اور استحقاق عذاب ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۶......زکوۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوۃ کہہ کر دے بلکہ صرف نیت زکوۃ کافی ہے یہاں تک کہ اگر ہبہ یا قرض کہہ کر دے اور نیت زکوۃ کی ہو ادا ہو گئی۔ (عالمگیری) یونہی نذر یا ہدیہ یا پان کھانے یا بچوں کی مٹھائی کھانے یا عیدی کے نام سے دی ادا ہو گئی

بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہتے، انہیں زکوٰۃ کا کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

مسئلہ نمبر ۷۷...... زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی، اب بیمار ہے تو وارثوں سے چھپا کر دے اور اگر نہ دی تھی اور اب دینا چاہتا ہے مگر مال نہیں جس سے ادا کرے اور یہ چاہتا ہے کہ قرض لے کر ادا کرے۔ تو اگر غالب گمان قرض ادا ہو جانے کا ہے تو بہتر یہ ہے کہ قرض لے کر ادا کرے ورنہ نہیں کہ حق العبد حق اللہ سے سخت تر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۸...... مالکِ نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے اور اگر ختم سال پر مالکِ نصاب نہ رہا یا اثنائے سال میں وہ مال نصاب بالکل ہلاک ہو گیا تو جو کچھ دیا نفل ہے اور جو شخص نصاب کا مالک نہ ہو، وہ زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یعنی آئندہ اگر نصاب کا مالک ہو گیا تو جو کچھ پہلے دیا ہے، وہ اس کی زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۹...... مالکِ نصاب اگر پیشتر سے چند نصابوں کی زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ یعنی شروع سال میں ایک نصاب کا مالک ہے اور دو یا تین نصابوں کی زکوٰۃ دے دی اور ختم سال پر جتنی نصابوں کی زکوٰۃ دی، اتنی نصابوں کا مالک ہو گیا تو سب کی ادا ہو گئی اور سال تمام تک ایک ہی نصاب کا مالک رہا، سال کے بعد اور حاصل کیا تو وہ زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۰...... مالکِ نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ (عالمگیری) لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکوٰۃ میں دیتا رہے، ختم سال پر حساب کرے، اگر زکوٰۃ پوری ہو گئی فبہا اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دے دے، تاخیر جائز نہیں، نہ اس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے۔ بلکہ جو کچھ باقی ہے کل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مجرا کر دے۔

مسئلہ نمبر ۸۱...... ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکوٰۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے۔ ورنہ سال آئندہ میں محسوب ہوگی، یہ جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۲...... یہ گمان کر کے کہ پانچ سو روپے ہیں، پانچ سو کی زکوٰۃ دی پھر معلوم ہوا کہ چار ہی سو تھے تو جو زیادہ دیا ہے، سال آئندہ میں محسوب کر سکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۸۳...... کسی کے پاس سونا چاندی دونوں ہیں اور سال تمام سے پہلے ایک کی زکوٰۃ دی تو وہ دونوں کی زکوٰۃ ہے۔ یعنی درمیان سال میں ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا اگرچہ وہی جس کی نیت سے زکوٰۃ دی ہے تو جو رہ گیا ہے اس کی زکوٰۃ یہ ہو گئی اور اگر اس کے پاس گائے، بکری، اونٹ سب بقدر نصاب ہیں اور پیشتر سے ان میں ایک کی زکوٰۃ دی تو جس کی زکوٰۃ دی اسی کی ہے، دوسرے کی نہیں یعنی جس کی زکوٰۃ دی ہے، اگر اثنائے سال میں اس کی نصاب جاتی رہی تو وہ باقیوں کی زکوٰۃ نہیں قرار دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۴...... اثنائے سال میں جس فقیر کو زکوٰۃ دی تھی، ختم سال پر وہ مالدار ہو گیا یا مر گیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو زکوٰۃ پر اس کا کچھ اثر نہیں، وہ ادا ہو گئی۔ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ مر گیا تو ساقط ہو گئی یعنی اس کے مال سے زکوٰۃ دینا ضروری نہیں۔ ہاں اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال تک وصیت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثہ اجازت دے دیں تو کل مال سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵...... اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے۔

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے اکثر حصے میں چر کر گزر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔ (تنویر)

اگر گھر میں گھاس لا کر کھلاتے ہوں یا مقصود بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کسی کام میں لانا یا سواری لینا ہے تو اگرچہ چر کر گزر کرتا ہو، وہ سائمہ

نہیں اور اس کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر گوشت کھانے کیلئے ہے تو سائمہ نہیں اگرچہ جنگل میں چرتا ہو اور اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو یہ بھی سائمہ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱..... چھ مہینے چرائی پر رہتا ہے اور چھ مہینے چارہ پاتا ہے تو سائمہ نہیں اور اگر یہ ارادہ تھا کہ اسے چارہ دیں گے یا اس سے کام لیں گے مگر کیا نہیں، یہاں تک کہ سال ختم ہو گیا تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کیلئے تھا اور چھ مہینے یا زیادہ تک چرائی پر رکھا تو جب تک یہ نیت نہ کرے کہ یہ سائمہ ہے فقط چرانے سے سائمہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... تجارت کیلئے خریدا تھا پھر سائمہ کر دیا تو زکوٰۃ کیلئے ابتدائے سال اس وقت سے ہے جب سے سائمہ کیا، خریدنے کے وقت سے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... سال تمام سے پہلے سائمہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا۔ اگر یہ چیز اس قسم کی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور پہلے سے اس کی نصاب اس کے پاس موجود نہیں تو اب اس کے لیے اس وقت سے سال شمار کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... وقف کے جانور اور جہاد کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔ یوہیں اندھے یا ہاتھ پاؤں کٹے جانور کی زکوٰۃ نہیں البتہ اندھا اگر چرائی پر رہتا ہے تو واجب ہے یوہیں اگر نصاب میں کمی ہے اور اس کے پاس اندھا جانور ہے کہ اس کے ملانے سے نصاب پوری ہو جاتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) تین قسم کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سائمہ ہوں (1) اونٹ (2) گائے اور (3) بکری۔ لہٰذا ان کی نصاب کی تفصیل بیان کرنے کے بعد احکام بیان کیے جائیں گے۔

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اس کی زکوٰۃ کی تفصیل صحیح بخاری شریف کی اس حدیث میں ہے جو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

مسئلہ نمبر ۱..... پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہے۔ یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری، دس ہوں تو دو۔ علیٰ ہذا القیاس (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۲..... زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال بھر سے کم کی نہ ہو۔ بکری دیں یا بکرا اس کا اختیار ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... دو نصابوں کے درمیان میں جو ہوں وہ عفو ہیں یعنی ان کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً سات آٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... پچیس اونٹ ہیں تو ایک بنت مخاض یعنی اونٹ کا مادہ بچہ جو ایک سال کا ہو چکا دوسرے برس میں ہو۔ پینتیس تک یہی حکم ہے یعنی وہی بنت مخاض دیں گے چھتیس سے پینتالیس تک میں ایک بنت لبون یعنی اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال کا ہو چکا اور تیسرے برس میں ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک میں حقہ یعنی اونٹنی جو تین برس کی ہو چکی ہو چوتھے میں ہو۔ اکسٹھ سے پچھتر تک میں جذعہ یعنی چار سال کی اونٹنی جو پانچویں میں ہو۔ چھہتر سے نوے تک میں دو بنت لبون۔ اکانوے سے ایک سو بیس تک میں دو حقے۔ اس کے بعد ایک سو پینتالیس تک دو حقے اور ہر پانچ میں ایک بکری۔ مثلاً ایک سو پچیس میں دو حقے ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو حقے دو بکریاں وعلیٰ ہذا القیاس۔ پھر ایک سو پچاس میں تین حقے۔

پھر اس سے زیادہ ہوں تو اس میں ویسا ہی کریں جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہر پانچ میں ایک بکری اور پچیس میں بنت مخاض۔ چھتیس میں بنت لبون یا ایک سو چھیاسی بلکہ ایک سو پچانوے تک کا حکم ہو گیا یعنی اتنے میں تین حقے اور ایک بنت لبون، پھر ایک سو چھیانوے سے دو سو تک چار

حقہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں پھر دو سو کے بعد وہی طریقہ برتیں جو ایک سو پچاس کے بعد ہے یعنی ہر پانچ میں ایک بکری پچیس میں بنت مخاض چھتیس میں بنت لبون۔ پھر دو سو چھیالیس سے دو سو پچاس تک پانچ حقہ وعلیٰ ہذا القیاس (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۵...... اونٹ کی زکوۃ میں جس موقع پر ایک یا دو یا تین یا چار سال کا اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو نر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔ (درمختار)

گائے کی زکوۃ کا بیان

ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تبیع یا تبیعہ لیں اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ اور اسی کے مثل ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ کام کرنے والے جانور کی زکوۃ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱...... تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوۃ واجب نہیں اور جب تیس پوری ہوں تو ان کی زکوۃ ایک تبیع یعنی سال بھر کا بچھڑا یا تبیعہ یعنی سال بھر کی بچھیا ہے اور چالیس ہوں تو ایک مسن یعنی دو سال کا بچھڑا یا مسنہ یعنی دو سال کی بچھیا۔ انسٹھ تک یہی حکم ہے پھر ساٹھ میں دو تبیع یا تبیعہ، پھر ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ مثلاً ستر میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ایک مسن اور اسی میں دو مسن وعلیٰ ہذا القیاس اور جس جگہ تیس اور چالیس دونوں ہو سکتے ہیں وہاں اختیار ہے کہ تبیع زکوۃ میں دیں یا مسن۔ مثلاً ایک سو بیس میں اختیار ہے کہ چار تبیع دیں یا تین مسن (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲...... بھینس گائے کے حکم میں ہے اور اگر گائے بھینس دونوں ہوں تو زکوۃ میں ملا دی جائیں گی۔ مثلاً بیس گائے ہیں اور دس بھینس تو زکوۃ واجب ہو گئی اور زکوۃ میں اس کا بچہ لیا جائے جو زیادہ ہو یعنی گائیں زیادہ ہوں تو گائے کا بچہ اور بھینس زیادہ ہوں تو بھینس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوۃ میں وہ لیں جو اعلیٰ سے کم اور ادنیٰ سے اچھا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... گائے بھینس کی زکوۃ میں اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا اور نر زیادہ ہوں تو بچھڑا۔ (عالمگیری)

بکریوں کی زکوۃ کا بیان

صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انھیں بحرین بھیجا تو فرائض صدقہ جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے لکھ کر دیے۔ ان میں بکری کے نصاب کا بھی بیان ہے اور یہ کہ زکوۃ میں نہ بوڑھی بکری دی جائے نہ عیب والی نہ بکرا۔ ہاں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوۃ کے خوف سے نہ متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔

مسئلہ نمبر ۱...... چالیس سے کم بکریاں ہوں تو زکوۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک سو بیس تک ہے یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس میں دو اور دو سو ایک میں تین اور چار سو میں چار پھر ہر سو پر ایک اور جو دو نصابوں کے درمیان ہے معاف ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲...... زکوۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا۔ جو کچھ ہو یہ ضروری ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... بھیڑ دنبہ بکری میں داخل ہیں کہ ایک سے نصاب پورا نہ ہوتا ہو تو دوسری کو ملا کر پوری کریں اور زکوۃ میں بھی ان کو دے سکتے ہیں مگر سال سے کم کے نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... جانوروں میں نسب ماں سے ہوتا ہے تو اگر ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو بکریوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں اگر ایک کی کمی ہے تو اسے ملا کر پوری کریں گے۔ بکرے اور ہرنی سے ہے تو نہیں۔ یوہیں نیل گائے اور بیل سے ہے تو گائے نہیں اور نیل گائے نر اور گائے سے ہے تو گائے ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... جن جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے وہ کم سے کم سال بھر کے ہوں۔ اگر سب ایک سال سے کم کے بچے ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر ایک بھی ان میں سال بھر کا ہو تو سب اسی کے تابع ہیں۔ زکوٰۃ واجب ہو جائیگی۔ یعنی مثلاً بکری کے چالیس بچے سال سال بھر سے کم کے خریدے تو وقت خریداری سے ایک سال پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ اس وقت قابل نصاب نہ تھے بلکہ اس وقت سے سال لیا جائے گا کہ ان میں کوئی سال بھر کا ہو گیا۔ یوہیں اگر اس کے پاس بقدر نصاب بکریاں تھیں اور چھ مہینے گزرنے کے بعد ان کے چالیس بچے ہوئے پھر بکریاں جاتی رہیں۔ بچے باقی رہ گئے تو اب سال تمام پر یہ بچے قابل نصاب نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر اس کے پاس اونٹ، گائیں، بکریاں سب ہیں مگر نصاب سے کم ہیں یا بعض تو نصاب پوری کرنے کیلئے خلط نہ کریں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... زکوٰۃ میں متوسط درجہ کا جانور لیا جائے گا، چن کر عمدہ نہ لیں۔ ہاں اس کے پاس سب اچھے ہی ہوں تو وہی لیں اور گابھن اور وہ جانور نہ لیں جسے کھانے کے لئے فربہ کیا ہو۔ نہ وہ مادہ لیں جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے نہ بکرا لیا جائے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... جس عمر کا جانور دینا واجب آیا وہ اس کے پاس نہیں اور اس سے بڑھ کر موجود ہے تو وہ دیدے اور جو زیادتی ہو وہ واپس لے مگر صدقہ وصول کرنے والے پر لے لینا واجب نہیں اگر نہ لے اور اس جانور کو طلب کرے جو واجب آیا یا اس کی قیمت تو اسے اس کا اختیار ہے جس عمر کا جانور واجب ہوا وہ نہیں ہے اور اس سے کم عمر کا ہے تو وہی دیدے اور جو کمی پڑے اس کی قیمت دے یا واجب کی قیمت دیدے۔ دونوں طرح کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... گھوڑے، گدھے، خچر اگرچہ چرائی پر ہوں، ان کی زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کیلئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... دو نصابوں کے درمیان جو عفو ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ یعنی بعد سال تمام اگر وہ عفو ہلاک ہو جائے تو زکوٰۃ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جب واجب ہونے کے بعد نصاب ہلاک ہو گیا تو اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگی اور ہلاک پہلے عفو کی طرف پھیریں گے اس سے بچے تو اس کے متصل جو نصاب ہے اس کی طرف۔ پھر بھی بچے تو اس کے بعد والی علیٰ ہذا القیاس۔ مثلاً ۸۰ بکریاں تھیں، چالیس مر گئیں تو اب بھی ایک بکری واجب رہی کہ چالیس کے بعد دوسرا عفو ہے اور چالیس اونٹ میں سے پندرہ مر گئے تو بنت مخاض واجب ہے کہ چالیس میں چار عفو ہیں وہ نکالے اس کے بعد پچیس کی نصاب ہے جو وقص نہیں۔ لہٰذا گیارہ اور نکالے، پچیس رہے ان میں بنت مخاض کا حکم ہے بس یہی دیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... دو بکریاں زکوٰۃ میں واجب ہوئیں اور فربہ ایک بکری دی جو قیمت میں دو کے برابر ہے زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... سال تمام کے بعد مالک نصاب نے نصاب خود ہلاک کر دیا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی مثلاً جانور کو چارہ پانی نہ دیا گیا کہ مر گیا۔ زکوٰۃ دینی ہوگی یوہیں اگر اس کا کسی پر قرض تھا اور وہ مقروض مالدار ہے سال تمام کے بعد اس نے معاف کر دیا تو یہ ہلاک کرنا ہے لہٰذا زکوٰۃ دے اور اگر وہ نادار تھا اور اس نے معاف کر دیا تو ساقط ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... مالک نصاب نے سال تمام کے بعد قرض دے دیا یا عاریت دی یا مال تجارت کو مال تجارت کے بدلے بیچا اور جس کو دیا تھا اس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس ثبوت نہیں۔ یا وہ مر گیا اور ترکہ نہ چھوڑا تو یہ ہلاک کرنا نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ ساقط ہوگئی اور سال تمام کے بعد مال

تجارت کو غیر مال تجارت کے عوض بیچ ڈالا یعنی اس کے بدلے میں جو چیز لی اس سے تجارت مقصود نہیں۔ مثلاً خدمت کے لئے غلام یا پہننے کے لئے کپڑے خریدے یا سائمہ کو سائمہ کے بدلے بیچا اور جس کے ہاتھ بیچا اس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں۔ یا وہ مر گیا اور ترکہ نہ چھوڑا تو یہ ہلاک نہیں بلکہ ہلاک کرنا ہے، لہٰذا زکوٰۃ واجب ہے۔ سال تمام کے بعد مال تجارت کو عورت کے مہر میں دے دیا یا عورت نے اپنے نصاب کے بدلے شوہر سے خلع لیا تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اس کے پاس روپے، اشرفیاں تھیں جن پر سال گزر گیا مگر ابھی زکوٰۃ نہیں دی۔ ان کے بدلے تجارت کیلئے کوئی چیز خریدی اور وہ چیز ہلاک ہوگئی تو زکوٰۃ ساقط ہوگئی مگر جب کہ اتنی گراں خریدی کہ اتنے نقصان کے ساتھ لوگ نہ خریدتے ہوں تو اس کی اصلی قیمت پر جو کچھ زیادہ دیا ہے اس کی زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی کہ وہ ہلاک کرنا ہے اور اگر تجارت کیلئے نہ ہو۔ مثلاً خدمت کیلئے غلام خریدا اور وہ مر گیا تو اس روپے کی زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... بادشاہ اسلام نے اگرچہ ظالم یا باغی ہو، سائمہ کی زکوٰۃ لے لی یا عشر وصول کر لیا اور انھیں محل پر صرف کیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور محل پر صرف نہ کیا تو اعادہ کیا جائے اور خراج لے لیا تو مطلقاً اعادہ کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والے) کے سامنے سائمہ بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے۔ چاہے بقدر زکوٰۃ اس میں سے قیمت لے لے اور اس صورت میں بیع تمام ہوگئی اور چاہے جو جانور واجب ہوا وہ لے لے اور اس وقت جو لیا اس کے حق میں بیع باطل ہوگئی اور اگر مصدق وہاں موجود نہ تھا، بلکہ اس وقت آیا کہ مجلس عقد سے دونوں جدا ہو گئے تو اب جانور نہیں لے سکتا۔ جو جانور واجب ہو، اس کی قیمت لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جس غلہ پر عشر واجب ہو اسے بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے، چاہے بائع سے اس کی قیمت لے یا مشتری سے اتنا غلہ واپس لے۔ بیع اس کے سامنے ہوئی ہو یا دونوں کے جدا ہونے کے بعد مصدق آیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... ۸۰ بکریاں ہیں تو ایک بکری کی زکوٰۃ ہے۔ یہ نہیں کیا جا سکتا کہ چالیس چالیس کے دو گروہ کر کے دو زکوٰۃ میں لیں۔ اور اگر دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں تو یہ نہیں کر سکتے کہ انہیں جمع کر کے ایک گروہ کر دیں کہ ایک ہی بکری زکوٰۃ میں دینی پڑے بلکہ ہر ایک سے ایک ایک لی جائے گی۔ یوہیں اگر ایک کی انتالیس ہیں اور ایک کی چالیس تو انتالیس والے سے کچھ نہیں لیں گے۔ غرض نہ مجتمع کو متفرق کریں گے نہ متفرق کو مجتمع۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مویشی میں شرکت سے زکوٰۃ پر کچھ اثر نہیں پڑتا، خواہ وہ کسی قسم کی ہو۔ اگر ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب ہے تو دونوں پر پوری پوری زکوٰۃ واجب اور ایک کا حصہ بقدر نصاب ہے دوسرے کا نہیں تو اس پر واجب ہے اس پر نہیں۔ مثلاً ایک کی چالیس بکریاں ہیں، دوسرے کی تیس تو چالیس والے پر ایک بکری، تیس والے پر کچھ نہیں اور اگر کسی کی بقدر نصاب نہ ہوں مگر مجموعہ بقدر نصاب ہے تو کسی پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... ۸۰ بکریوں میں اسّی شریک ہیں یوں کہ ایک شخص ہر بکری میں نصف کا مالک ہے اور ہر بکری کے دوسرے نصف کا ان میں سے ایک ایک شخص مالک ہے تو اس کے سب حصوں کا مجموعہ چالیس کے برابر ہوا اور یہ سب صرف آدھی آدھی بکری کے حصہ دار ہوئے مگر زکوٰۃ کسی پر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... شرکت کے مویشی میں زکوٰۃ دی گئی تو ہر ایک پر اس کے حصہ کی قدر ہے جو کچھ حصہ سے زائد گیا، وہ شریک سے واپس لے مثلاً ایک کی اکتالیس بکریاں ہیں، دوسرے کی بیاسی کل ایک سو تئیس ہوئیں اور دو زکوٰۃ میں لی گئیں یعنی ہر ایک سے ایک، مگر چونکہ ایک ایک تہائی کا شریک ہے اور دوسرا دو کا لہٰذا ہر بکری میں دو تہائی والے کی دو تہائیاں گئیں جن کا مجموعہ ایک تہائی اور ایک بکری ہے اور ایک تہائی والے کی ہر بکری میں

ایک تہائی نکلی کہ مجموعہ دو تہائیاں ہوا اور اس پر واجب ایک بکری ہے۔ لہٰذا دو تہائیوں والا ایک تہائی والے سے تہائی لینے کا مستحق ہے اور اگر کل ۸۰ بکریاں ہیں، ایک دو تہائی کا شریک ہے دوسرا ایک تہائی کا۔ زکوٰۃ میں ایک بکری لی گئی تو تہائی کا حصہ دار اپنے شریک سے تہائی بکری کی قیمت لے کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

سونے چاندی و مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

حدیث ۱...... سنن ابی داود و ترمذی میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: گھوڑے اور لونڈی، غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف فرمائی تو اب چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو مگر ایک سو نوے میں کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہوں تو پانچ درہم دو۔ ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ چالیس درہم سے ایک درہم مگر جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں، کچھ نہیں۔ جب دو سو پورے ہوں تو پانچ درہم اور اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔

حدیث ۲...... ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ دو عورتیں حاضرِ خدمتِ اقدس ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ ارشاد فرمایا: تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ ﷻ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۳...... امام مالک و ابوداود رحمہما اللہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ کنز ہے؟ (جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی) ارشاد فرمایا: جو اس حد کو پہنچے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور ادا کر دی گئی تو کنز نہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی کہتی ہیں: میں اور میری خالہ حاضرِ خدمتِ اقدس ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ ﷻ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے۔ اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۵...... ابوداود سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ حکم دیا کرتے کہ جس کو ہم بیع (تجارت) کے لیے مہیا کریں، اس کی زکوٰۃ نکالیں۔

مسئلہ نمبر ۱...... سونے کی نصاب بیس مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولے۔ یعنی وہ تولہ جس سے یہ رائج روپیہ سوا گیارہ ماشے ہے۔ سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے، قیمت کا نہیں۔ مثلاً سات تولے سونے یا کم کا زیور یا برتن بنا ہو کہ اس کی کاریگری کی وجہ سے دو سو درہم سے زائد قیمت ہو جائے یا سونا گراں ہو کر ساڑھے سات تولے سے کم کی قیمت دو سو درہم سے بڑھ جائے، جیسے آج کل کہ ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت چاندی کی کئی نصابیں ہوں گی۔ غرض یہ کہ وزن میں بقدرِ نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں، قیمت جو کچھ بھی ہو۔ یوہیں سونے کی زکوٰۃ میں سونے اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی تو اس کی قیمت کا اعتبار نہ ہوگا بلکہ وزن کا، اگرچہ اس میں صنعت بہت کچھ ہو جس کی وجہ سے قیمت بڑھ گئی یا فرض کرو دس آنے بھری چاندی بک رہی تھی اور زکوٰۃ میں ایک روپیہ دیا جو سولہ آنے کا قرار دیا جاتا ہے تو زکوٰۃ ادا کرنے میں وہ یہی سمجھا جائے گا کہ سوا گیارہ ماشے چاندی دی۔ یہ چھ آنے بلکہ کچھ اوپر جو اس کی قیمت میں زائد ہیں، لغو ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... یہ جو کہا گیا کہ ادائے زکوٰۃ میں قیمت کا اعتبار نہیں۔ یہ اسی صورت میں ہے کہ اس جنس کی زکوٰۃ اسی جنس سے ادا کی جائے اور اگر سونے کی زکوٰۃ چاندی سے یا چاندی کی سونے سے ادا کی تو قیمت کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً سونے کی زکوٰۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی جس کی

قیمت ایک اشرفی ہے تو ایک اشرفی دینا قرار پائے گا اگرچہ وزن میں اس کی چاندی پندرہ روپے بھر بھی نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... سونا چاندی جب کہ بقدرِ نصاب ہوں تو ان کی زکاۃ چالیسواں حصہ ہے۔ خواہ ویسے ہی ہوں یا ان کے سکے جیسے روپے، اشرفیاں یا ان کی کوئی چیز بنی ہوئی خواہ اس کا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لئے زیور، مرد کے لئے چاندی کی ایک نگ کی ایک انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی یا سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن یا استعمال ناجائز ہو جیسے چاندی سونے کے برتن، گھڑی، سرمہ دانی، سلائی کہ ان کا استعمال مرد و عورت سب کیلئے حرام ہے یا مرد کیلئے سونے چاندی کا چھلا یا زیور یا سونے کی انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشے سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی یا انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی غرض جو کچھ ہو زکاۃ سب کی واجب ہے۔ مثلاً (ساڑھے سات) تولہ سونا ہے تو دو ماشہ زکاۃ واجب ہے یا 52 تولے 6 ماشے چاندی ہو تو ایک تولہ 3 ماشے 6 رتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴...... سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکاۃ واجب ہے یعنی قیمت کا چالیسواں حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں۔ اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکاۃ واجب ہے اور اسبابِ تجارت کی قیمت اس سکے سے لگائیں جس کا رواج وہاں زیادہ ہو جیسے ہندوستان میں روپیہ کا زیادہ چلن ہے۔ اسی سے قیمت لگائی جائے اور اگر کہیں سونے چاندی دونوں کے سکوں کا یکساں چلن ہو تو اختیار ہے جس سے چاہیں قیمت لگائیں مگر جب کہ روپے سے قیمت لگائیں تو نصاب نہیں ہوتا اور اشرفی سے ہو جاتا ہے یا بالعکس تو اسی سے قیمت لگائی جائے جس سے نصاب پورا ہو اور اگر دونوں سے نصاب پورا ہوتا ہے مگر ایک سے نصاب کے علاوہ نصاب کا پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے دوسرے سے نہیں تو اس سے قیمت لگائیں جس سے ایک نصاب اور نصاب کا پانچواں حصہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... نصاب سے زیادہ مال ہے تو اگر یہ زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی زکاۃ بھی واجب ہے مثلاً دو سو چالیس درہم یعنی 63 تولہ چاندی ہو تو زکاۃ میں 6 درہم واجب یعنی ایک تولہ 6 ماشہ (3/57 رتی) یعنی 52 تولہ 6 ماشہ کے بعد ہر دس تولہ 6 ماشہ پر 3 ماشہ (355) بڑھائیں اور سونا 9 تولہ ہو تو 2 ماشہ (15) رتی یعنی 7 تولہ 6 ماشہ کے بعد ہر ایک تولہ 6 ماشے پر (3/5/2 رتی) بڑھائیں اور پانچواں حصہ نہ ہو تو معاف۔ مثلاً 9 تولہ ہو تو 2 ماشہ (1/5 1) رتی یعنی 7 رتی یعنی 7 تولہ 6 ماشہ کی واجب ہے یعنی سوا دو ماشہ یونہی چاندی اگر 63 تولہ سے ایک رتی بھی کم ہے تو زکاۃ 52 تولہ 6 ماشہ کی ایک تولہ 3 ماشے 4 رتی واجب ہے۔ یونہی پانچویں حصے کے بعد جو زیادتی ہے اگر وہ بھی پانچواں حصہ ہے تو اس کا چالیسواں حصہ واجب ورنہ معاف۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ مالِ تجارت کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر سونے چاندی میں کچھ کھوٹ ہو اور غالب سونا چاندی ہے تو سونا چاندی قرار دیں اور کل پر زکاۃ واجب ہے یونہی اگر کھوٹ سونے چاندی کے برابر ہو تو زکاۃ واجب اور اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں۔ پھر اس کی چند صورتیں ہیں۔ اگر اس میں سونا چاندی اتنی مقدار میں ہو کہ جدا کریں تو نصاب کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور مال ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے گا یا وہ ثمن میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں زکاۃ واجب ہے اور اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیت ہو تو بشرائطِ تجارت اسے مالِ تجارت قرار دیں اور اس کی قیمت نصاب کی قدر ہو خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو زکاۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... سونے چاندی کو باہم خلط کر دیا تو اگر سونا غالب ہو سونا سمجھا جائے اور دونوں برابر ہوں اور سونا بقدرِ نصاب ہے تنہا یا چاندی کے ساتھ مل کر جب بھی سونا ہی سمجھا جائے گا اور چاندی غالب ہو تو چاندی ہے۔ نصاب کو تو چاندی کی زکاۃ دی جائے مگر جب کہ اس میں جتنا سونا ہے وہ چاندی کی قیمت سے زیادہ ہے تو اب بھی کل سونا ہی قرار دیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... کسی کے پاس سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں کے نصاب کامل ہیں تو یہ ضرور نہیں کہ سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا قرار دے کر زکاۃ ادا کرے بلکہ ہر ایک کی زکاۃ علیحدہ علیحدہ واجب ہے۔ ہاں زکاۃ دینے والا اگر صرف ایک چیز سے دونوں نصابوں کی زکاۃ ادا

کرے تو اسے اختیار ہے مگر اس صورت میں یہ واجب ہوگا کہ قیمت وہ لگائے جس میں فقیروں کا زیادہ نفع ہے۔ مثلاً ہندوستان میں روپیہ کا چلن بہ نسبت اشرفیوں کے زیادہ ہے تو سونے کی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی میں زکوۃ دے اور دونوں میں سے کوئی بقدر نصاب نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کر کے ملائیں پھر اگر ملانے پر بھی نصاب نہیں ہوتا تو کچھ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نہیں ہوتا یا بالعکس تو واجب ہے کہ جس میں نصاب پورا ہو وہ کریں اور اگر دونوں صورتوں میں نصاب ہو جاتا ہے تو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر جب کہ ایک صورت میں نصاب پر پانچواں حصہ بڑھ جاتا ہے تو جس میں پانچواں حصہ بڑھ جائے وہی کرنا واجب ہے۔ مثلاً سوا تیس تولے چاندی ہے اور پونے چار تولے سونا اگر پونے چار تولے سونے کی چاندی سوا تیس تولے آتی ہے اور سوا تیس تولے کا پونے چار تولے سونا آتا ہے تو سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا جو چاہیں تصور کریں اور اگر پونے چار تولے سونے کے بدلے 37 تولے چاندی آتی ہے اور سوا تیس تولے چاندی کا پونے چار تولے سونا نہیں ملتا تو واجب ہے کہ سونے کو چاندی قرار دیں کہ اس صورت میں نصاب ہو جاتا ہے۔ بلکہ پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے اور اس صورت میں نصاب بھی پورا نہیں ہوتا۔ یونہی اگر ہر ایک نصاب سے کچھ زیادہ ہے تو اگر زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی بھی زکوۃ دیں اور اگر ہر ایک میں زیادتی پانچواں حصہ نصاب سے کم ہے تو دونوں کو ملائیں۔ اگر مل کر بھی کسی کا نصاب کا پانچواں حصہ نہیں ہوتا تو اس زیادتی پر کچھ نہیں اور اگر دونوں میں نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ ہوتو اختیار ہے مگر جب کہ ایک میں نصاب ہو اور دوسرے میں پانچواں حصہ تو وہ کریں جس میں نصاب ہو اور اگر ایک میں نصاب یا پانچواں حصہ ہوتا ہے اور دوسرے میں نہیں تو وہی کرنا واجب ہے جس سے نصاب ہو یا نصاب کا پانچواں حصہ۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹...... پیسے جب رائج ہوں اور دو سو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے ہوں تو ان کی زکوۃ واجب ہے۔ اگرچہ تجارت کیلئے نہ ہوں اور اگر چلن اٹھ گیا ہو تو جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں زکوۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ قاری الہدایہ) نوٹ کی زکوۃ بھی واجب ہے جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... جو مال کسی پر دین ہو اس کی زکوۃ کب واجب ہوتی ہے اور ادا کب۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

اگر دین قوی ہو جیسے قرض جسے عرف میں دست گرداں کہتے ہیں اور مال تجارت کا ثمن مثلاً کوئی مال اس نے بہ نیت تجارت خریدا۔ اسے کسی کے ہاتھ ادھار بیچ ڈالا یا مال تجارت کا کرایہ مثلاً کوئی مکان یا زمین بہ نیت تجارت خریدی۔ اسے کسی کو سکونت یا زراعت کیلئے کرایہ پر دے دیا۔ یہ کرایہ اگر اس پر دین ہے تو دین قوی ہوگا اور دین قوی کی زکوۃ بحالت دین ہی سال بہ سال واجب ہوتی رہے گی مگر واجب الادا اس وقت ہے جب پانچواں حصہ نصاب کا وصول ہو جائے گا مگر جتنا وصول ہوا اتنے ہی کی واجب الادا ہے۔ یعنی چالیس درہم وصول ہونے سے ایک درہم کا دینا واجب ہوگا اور اسی وصول ہوئے تو دو وعلیٰ ہذا القیاس۔

دوسرے دین متوسط کہ کسی مال غیر تجارتی کا بدل ہو مثلاً گھر کا غلہ یا سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام یا اور کوئی شے حاجت اصلیہ کی بیچ ڈالی اور دام خریدار پر باقی ہیں۔ اس صورت میں زکوۃ دینا اس وقت لازم آئے گا کہ دو سو درہم پر قبضہ ہو جائے۔ یونہی اگر مورث کا دین اسے ترکہ میں ملا اگرچہ مال تجارت کا عوض ہو مگر وارث کو دو سو درہم وصول ہونے اور مورث کی موت کو سال گزرنے پر زکوۃ دینا لازم آئے گا۔

تیسرے دین ضعیف جو غیر مال کا بدل ہو، جیسے مہر، بدل خلع، دیت، بدل کتابت یا مکان یا دکان کہ بہ نیت تجارت خریدی نہ تھی۔ اس کا کرایہ کرایہ دار پر چڑھا۔ اس میں زکوۃ دینا اس وقت واجب ہے کہ نصاب پر قبضہ کرنے کے بعد سال گزر جائے یا اس کے پاس کوئی نصاب اس جنس کی ہے اور اس کا سال تمام ہو جائے تو زکوۃ واجب ہے۔

پھر اگر دین قوی یا متوسط کئی سال کے بعد وصول ہو تو اگلے سال کی زکوۃ جو اس کے ذمہ ہوتی رہی۔ وہ پچھلے سال کے حساب میں اسی رقم

پر ڈالی جائیگی۔ مثلاً عمر پر زید کے تین سو درہم دین قوی تھے پانچ برس بعد چالیس درہم سے کم وصول ہوئے تو کچھ نہیں اور چالیس وصول ہوئے تو ایک درہم دینا واجب ہوا۔ اب انتالیس باقی رہے کہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم ہے لہٰذا باقی برسوں کی ابھی واجب نہیں اور اگر تین سو درہم دین متوسط تھے تو جب تک دو سو درہم وصول نہ ہوں، کچھ نہیں اور پانچ برس بعد دو سو وصول ہوئے تو اکیس واجب ہوں گے۔ سال اول کے پانچ اب سال دوم میں ایک سو پچانوے رہے۔ ان میں سے پینتیس کہ خمس سے کم ہیں، معاف ہو گئے۔ ایک سو ساٹھ رہے۔ اس کے چار درہم واجب۔ لہٰذا سال سوم میں ایک سو اکانوے رہے جن میں بھی چار درہم واجب۔ چہارم میں ایک سو ستاسی رہے۔ پنجم میں ایک سو تراسی رہے ان میں بھی چار چار درہم واجب۔ لہٰذا کل اکیس درہم واجب الادا ہوئے۔ (فتح، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر دین سے پہلے سال نصاب رواں تھا تو جو دین اثنائے سال میں کسی پر لازم آیا اُسکا سال بھی وہی قرار دیا جائے گا، جو پہلے سے چل رہا ہے وقت دین نہیں اور اگر دین سے پہلے اس جنس کی نصاب کا سال رواں نہ ہو تو وقت دین سے شمار ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... کسی پر دین قوی یا متوسط ہے اور قرض خواہ کا انتقال ہو گیا تو مرتے وقت اس دین کی زکوٰۃ کی وصیت ضروری نہیں کہ اس کی زکوٰۃ واجب الادا تھی ہی نہیں اور وارث پر زکوٰۃ اس وقت ہوگی جب مورث کی موت کو ایک سال گزر جائے اور چالیس درہم دین قوی میں اور دو سو درہم دین متوسط میں وصول ہو جائیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... سال تمام کے بعد دائن نے دین معاف کر دیا یا سال تمام سے پہلے مالدار کو ہبہ کر دیا تو زکوٰۃ ساقط ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت نے مہر کا روپیہ وصول کر لیا۔ سال گزرنے کے بعد شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی تو نصف مہر واپس کرنا ہوگا اور زکوٰۃ پورے کی واجب ہے اور شوہر پر واپسی کے بعد سے سال اعتبار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... ایک شخص نے یہ اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کا دین ہے اور اسے دے بھی دیا۔ پھر سال بھر بعد دونوں نے کہا دین نہ تھا تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کے خیال میں دین ہو ورنہ اگر محض زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے یہ حیلہ کیا تو عنداللہ مواخذہ کا مستحق ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... مال تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو درہم سے کم نہ ہو اور اگر مختلف قسم کے اسباب ہوں تو سب کی قیمتوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قدر ہو۔ یعنی جب کہ اس کے پاس یہی مال ہو اور اگر اس کے پاس سونا چاندی اس کے علاوہ ہو تو اسے ملائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... غلہ یا کوئی مال تجارت سال تمام پر دو سو درہم کا ہے۔ پھر نرخ بڑھ گھٹ گیا تو اگر اسی میں سے زکوٰۃ دینا چاہیں تو جتنا اس دن تھا اس کا چالیسواں حصہ دے دیں اور اگر اس قیمت کی کوئی اور چیز دینا چاہیں تو وہ قیمت لی جائے جو سال تمام کے دن تھی اور اگر وہ چیز سال تمام کے دن تر تھی اب خشک ہو گئی۔ جب بھی وہی قیمت لگائیں جو اس دن تھی اور اگر اس روز خشک تھی اب بھیگ گئی تو آج کی قیمت لگائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے جہاں مال ہے اور اگر مال جنگل میں ہو تو اس کے قریب جو آبادی ہے وہاں جو قیمت ہو اس کا اعتبار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ظاہر یہ ہے کہ یہ اس مال میں ہے جس کی جنگل میں خریداری نہ ہوتی ہو اور اگر جنگل میں خریدا جاتا ہو جیسے لکڑی اور وہ چیزیں جو وہاں پیدا ہوتی ہیں تو جب تک مال وہاں پڑا ہے وہیں کی قیمت لگائی جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... کرایہ پر اٹھانے کیلئے دیگیں ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں۔ یوہیں کرایہ کے مکان کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... گھوڑے کی تجارت کرتا ہے جھول اور لگام اور رسیاں وغیرہ اس لئے خریدیں کہ گھوڑوں کی حفاظت میں کام آئیں گی

تو ان کی زکوٰۃ نہیں اور اگر اس لئے خریدیں کہ گھوڑے ان کے سمیت بیچے جائیں گے تو ان کی بھی زکوٰۃ ہے۔ نان بائی نے روٹی پکانے کیلئے لکڑیاں خریدیں یا روٹی میں ڈالنے کو نمک خریدا تو ان کی زکوٰۃ نہیں اور روٹی پر چھڑکنے کو تل خریدے تو تلوں کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... ایک شخص نے ایک مکان تین سال کیلئے تین سو درہم سال کے کرایہ پر دیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور جو کرایہ میں آتا ہے سب کو محفوظ رکھتا ہے تو آٹھ مہینے گزرنے پر نصاب کا مالک ہو گیا کہ آٹھ ماہ میں دو سو درہم کرایہ کے ہو گئے۔ لہٰذا آج سے سال زکوٰۃ شروع ہوگا اور سال پورا ہونے پر پانچ سو درہم کی زکوٰۃ دے کہ بیس ماہ کا کرایہ پانچ سو ہوا۔ اب اس کے بعد ایک سال اور گزرا تو آٹھ سو کی زکوٰۃ دے مگر سال اول کی زکوٰۃ ساڑھے بارہ درہم کم کیے جائیں۔ (عالمگیری)

یعنی آٹھ سو میں چالیس کم کی زکوٰۃ واجب ہوگی کہ چالیس سے کم کی زکوٰۃ نہیں بلکہ عفو ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... ایک شخص کے پاس صرف ایک ہزار درہم ہیں اور کچھ مال نہیں۔ اس نے سو درہم سالانہ کرایہ پر دس سال کیلئے مکان لیا اور وہ کل روپیہ مالک مکان کو دے دیے تو پہلے سال میں نو سو کی زکوٰۃ دے کہ سو کرایہ میں گئے۔ دوسرے سال آٹھ سو کی بلکہ پہلے سال کی زکوٰۃ کے ساڑھے بائیس درہم آٹھ سو میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے۔ اسی طرح ہر سال میں سو روپے اور سال گذشتہ کی زکوٰۃ کم کر کے باقی کی زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے اور مالک مکان کے پاس بھی اگر اس کرایہ کے ہزار کے سوا کچھ نہ ہو تو دو سال تک کچھ نہیں۔ دو سال گزرنے پر اب دو سو کا مالک ہوا۔ تین برس پر تین سو کی زکوٰۃ دے یونہی ہر سال سو درہم کی زکوٰۃ بڑھتی جائے گی مگر گزشتہ برسوں کی مقدار زکوٰۃ کم کرنے کے بعد باقی کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ صورت مذکورہ میں اگر اس قیمت کی کوئی چیز کرایہ میں دی تو کرایہ دار پر کچھ واجب نہیں اور مالک مکان پر اسی طرح واجب ہے جو درہم کی صورت میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... تجارت کے لئے غلام قیمتی دو سو درہم کا دو سو میں خریدا اور ثمن بائع کو دے دیا مگر غلام پر قبضہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ ایک سال گزر گیا۔ اب وہ بائع کے یہاں مر گیا تو بائع و مشتری دونوں پر دو دو سو کی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر غلام دو سو درہم سے کم قیمت کا تھا اور مشتری نے دو سو پر لیا تو بائع دو سو کی زکوٰۃ دے اور مشتری پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... خدمت کا غلام ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ کر لیا۔ سال بھر بعد وہ غلام عیب دار نکلا۔ اس بنا پر واپس ہوا۔ قاضی نے واپسی کا حکم دیا ہو یا اس نے خود اپنی خوشی سے واپس لے لیا ہو تو ہزار کی زکوٰۃ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... روپے کے عوض کھانا، غلہ، کپڑا وغیرہ فقیر کو دے کر مالک کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مگر اس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہوگی، وہ زکوٰۃ میں سمجھی جائے گی۔ بالائی مصارف مثلاً بازار سے لانے میں جو مزدور کو دیا ہے یا گاؤں سے منگوایا تو کرایہ اور چونگی وضع نہ کریں گے یا پکوا کر دیا تو پکوائی یا لکڑیوں کی قیمت مجرا نہ کریں بلکہ اس پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہو اس کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

عاشر کا بیان

عاشر اس کو کہتے ہیں جسے بادشاہ اسلام نے راستہ پر مقرر کر دیا ہو کہ تجار جو اموال لے کر گزریں ان سے صدقات وصول کرے۔ عاشر کیلئے شرط یہ ہے کہ مسلمان حر غیر ہاشمی ہو۔ چوروں ڈاکوؤں سے مال کی حفاظت پر قادر ہو۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱...... جو راہ گیر یہ کہے کہ میرے اس مال پر یا گھر میں جو موجود ہے کسی پر سال نہیں گزرا، یا کہتا ہے کہ میں نے اس میں تجارت کی نیت نہیں کی یا کہے یہ میرا مال نہیں بلکہ میرے پاس بطور امانت یا بطور مضاربت ہے بشرطیکہ اس میں اتنا نفع نہ ہو کہ اس کا حصہ نصاب کو پہنچ جائے یا اپنے کو مدیون بتایا، مکاتب یا ماذون ہونا بتایا اتنا ہی کہہ کر اس مال پر زکوٰۃ نہیں، اگرچہ دین نہ بتایا کہ مجھ پر دین ہے جو مال کے ذمہ ہے یا

اتنا ہے کہ اسے نکالیں تو نصاب باقی نہ رہے یا کہے دوسرے عاشر کو دے دیا ہے اور جس کو دینا بتاتا ہے وہ واقع میں وہاں عاشر ہے اور اس عاشر کو بھی اس کا عاشر ہونا معلوم ہو یا کہے کہ شہر میں فقیروں کو زکوۃ دے دی اور اپنے بیان پر حلف کرے تو اس کا قول مان لیا جائے۔ اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ اس سے رسید طلب کریں کہ رسید کبھی جعلی ہوتی ہے اور کبھی غلطی سے رسید نہیں لی جاتی اور کبھی گم ہو جاتی ہے اور اگر رسید پیش کی اور اس میں اس عاشر کا نام نہیں جسے اس نے بتایا جب بھی حلف لے کر اس کا قول مان لیں گے اور اگر چند سال گزرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے جھوٹ کہا تھا تو اب اس سے زکوۃ لی جائے گی۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲ ...... اگر اس مال پر سال نہیں گزرا مگر اس کے مکان پر جو مال ہے اس پر سال گزر گیا ہے اور اس مال کو اس مال کے ساتھ ملا سکتے ہوں تو اس کا قول نہیں مانا جائے گا یونہی اگر ایسے عاشر کو دینا بتاتا ہے جو اسے معلوم نہیں یا کہے کہ کسی بد مذہب کو زکوۃ دے دی یا کہے شہر میں فقیروں کو نہیں دی بلکہ شہر سے باہر جا کر دی تو ان سب صورتوں میں اس کا قول نہ مانا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳ ...... سائمہ اور اموال باطنہ میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جن امور میں مسلمان کا قول مانا جاتا ہے ذمی کافر کا بھی مان لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ شہر میں فقیروں کو دینا بتاتا ہے کہ اس کا قول معتبر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴ ...... حربی کافر کا قول بالکل معتبر نہیں اگرچہ جو کچھ کہتا ہے اس پر گواہ پیش کرے اور اگر کنیز کو ام ولد بتاتا ہے یا غلام کو اپنا لڑکا کہے اور اس کی عمر اس قابل ہو کہ یہ اس کا لڑکا ہو سکتا ہے یا کہے میں نے دوسرے کو دے دیا ہے اور جسے بتاتا ہے وہ وہاں موجود ہے تو ان امور میں حربی کافر کا بھی قول مان لیا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵ ...... جو شخص دو سو درہم سے کم کا مال لے کر گزرا تو عاشر اس سے کچھ نہ لے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی۔ خواہ اس کے گھر میں اور مال ہونا معلوم ہو یا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶ ...... مسلمان سے چالیسواں حصہ لیا جائے گا اور ذمی سے بیسواں اور حربی سے دسواں حصہ۔ (تنویر)

حربی سے دسواں حصہ لینا اس وقت ہے جب معلوم نہ ہو کہ حربیوں نے مسلمانوں سے کتنا لیا تھا اور اگر معلوم ہو تو جتنا انہوں نے لیا، مسلمان بھی حربیوں سے اتنا ہی لیں مگر حربیوں نے اگر مسلمانوں کا کل مال لے لیا ہو تو مسلمان کل نہ لیں بلکہ اتنا چھوڑ دیں کہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ جائے اور اگر حربیوں نے مسلمانوں سے کچھ نہ لیا ہو تو مسلمان بھی کچھ نہ لیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷ ...... حربی بچے اور مکاتب سے کچھ نہ لیں گے مگر جب مسلمانوں کے بچوں اور مکاتب سے حربیوں نے لیا ہو تو مسلمان بھی ان سے لیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸ ...... ایک بار جب حربی سے لے لیا تو دوبارہ اس سال میں نہ لیں مگر جب لینے کے بعد دارالحرب کو واپس گیا اور اب پھر دارالحرب سے آیا تو دوبارہ لیں گے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۹ ...... حربی دارالاسلام میں آیا اور واپس گیا مگر عاشر کو خبر نہ ہوئی تو پھر دوبارہ دارالحرب سے آیا تو پہلی مرتبہ کا نہ لیں اور اگر مسلمان یا ذمی گزرا تھا اور عاشر کو خبر نہ ہوئی اور اب دوبارہ آیا تو پہلی بار کا بھی لے لیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰ ...... ماذون کے ساتھ اگر اس کا مالک بھی ہے اور اس پر اتنا دین نہیں جو مال کو مستغرق ہو تو عاشر اس سے لے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱ ...... عاشر کے پاس ایسی چیز لے کر گزرا جو جلد خراب ہونے والی ہے جیسے میوہ، ترکاری، دودھ، خربوزہ، تربوز وغیرہ اگرچہ ان کی قیمت نصاب کی قدر ہو مگر عشر نہ لیا جائے۔ ہاں اگر وہاں فقرا موجود ہوں تو لے کر فقیروں کو بانٹ دے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲ ...... عاشر نے مال زیادہ خیال کر کے زکوۃ لی۔ پھر معلوم ہوا کہ اتنے کا مال نہ تھا تو جتنا زیادہ دیا ہے سال آئندہ میں محسوب

ہوگا اور اگر قصداً زائد لیا تو زیادہ زکوۃ میں محسوب نہ ہوگا کہ ظلم ہے۔ (خانیہ)

کان اور دفینہ کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ رکاز (کان) میں خمس ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... کان سے لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل، سونا، چاندی نکلے، اس میں خمس (پانچواں حصہ) لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے خواہ وہ پانے والا آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا ذمی، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، اور زمین جس سے یہ چیزیں نکلیں عشری ہو یا خراجی۔ (عالمگیری) یہ اس صورت میں ہے کہ زمین کسی شخص کی مملوک نہ ہو، مثلاً جنگل ہو یا پہاڑ اور اگر مملوک ہے تو کل مالک زمین کو دیا جائے۔ خمس بھی نہ لیا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... فیروزہ و یاقوت و زمرد و دیگر جواہر اور سرمہ، پھٹکری، چونا، موتی میں اور نمک وغیرہ بہنے والی چیزوں میں خمس نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... مکان یا دکان میں کان نکلی تو خمس نہ لیا جائے بلکہ کل مالک کو دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... فیروزہ، یاقوت، زمرد وغیرہ جواہر سلطنت اسلام سے پیشتر کے دفن تھے اور اب نکلے تو خمس لیا جائے گا کہ یہ مال غنیمت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... موتی اور اس کے علاوہ جو کچھ دریا سے نکلے اگرچہ سونا کہ پانی کی تہ میں تھا سب پانے والا لے گا بشرطیکہ اس میں کوئی اسلامی نشانی نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... جس دفینہ میں اسلامی نشانی پائی جائے خواہ وہ نقد ہو یا ہتھیار یا خانہ داری کے سامان وغیرہ وہ پڑے مال کے حکم میں ہے یعنی مسجدوں، بازاروں میں اس کا اعلان اتنے دنوں تک کرے کہ ظن غالب ہو جائے اب اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے گا پھر مساکین کو دے دے اور خود فقیر ہو تو اپنے صرف میں لائے اور اگر اس میں کفر کی علامت ہو مثلاً بت کی تصویر ہو یا کافر بادشاہ کا نام اس پر لکھا ہے تو اس میں سے خمس لیا جائے باقی پانے والے کو دیا جائے۔ خواہ اپنی زمین میں پایا یا دوسرے کی زمین میں یا مباح زمین میں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... حربی کافر نے دفینہ نکالا تو اسے کچھ نہ دیا جائے اور جو اس نے لیا ہے واپس لیا جائے۔ ہاں اگر بادشاہ اسلام کے حکم سے کھود کر نکالا تو جو ٹھہرا ہے اسے وہ دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... دو شخصوں نے دفینہ نکالنے میں کام کیا تو خمس کے بعد باقی اسے دیں گے جس نے پایا اگرچہ دونوں نے شرکت کے ساتھ کام کیا ہے کہ شرکت فاسدہ ہے اور اگر شرکت کی صورت میں دونوں نے پایا اور یہ نہیں معلوم کہ کتنا کس نے پایا تو نصف نصف کے شریک ہیں اور اس صورت میں اگر ایک نے پایا اور دوسرے نے مدد کی تو وہ پانے والے کا ہے مددگار کو کام کی مزدوری دی جائے گی اور اگر دفینہ پر مزدور رکھا تو جو برآمد ہوگا مزدور کو ملے گا۔ مستاجر کو کچھ نہیں کہ یہ اجارہ فاسد ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... دفینہ میں نہ اسلامی علامت ہے نہ کفر کی تو زمانہ کفر کا قرار دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... صحرائے دارالحرب میں سے جو کچھ نکالا، معدنی ہو یا دفینہ، اس میں خمس نہیں بلکہ کل پانے والے کو ملے گا اور اگر بہت سے لوگ بطور غلبہ کے نکال لائے تو اس میں خمس لیا جائے گا کہ یہ غنیمت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مسلمان دارالحرب میں امن لے کر گیا اور وہاں کسی کی مملوک زمین سے خزانہ یا کان نکالی تو مالک زمین کو واپس دے

اور اگر واپس نہ کیا بلکہ دارالاسلام میں لے آیا تو یہی مالک ہے مگر ملک خبیث ہے۔ لہٰذا تصدق کرے اور بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے مگر خریدار کیلئے بھی خبیث ہے اور اگر امان لے کر نہیں گیا تو یہ مال اس کے لئے حلال ہے نہ واپس کرے نہ اس میں خمس لیا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... خمس مساکین کا حق ہے کہ بادشاہِ اسلام ان پر صرف کرے اور اگر اس نے بطورِ خود مساکین کو دیدیا جب بھی جائز ہے۔ بادشاہِ اسلام کو خبر پہنچی تو اسے برقرار رکھے اور اس کے تصرف کو نافذ کرے اور اگر یہ خود مسکین ہے تو بقدرِ حاجت اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور اگر خمس نکالنے کے بعد باقی دو سو درہم کی قدر رہے تو خمس اپنے صرف میں نہیں لا سکتا کہ اب یہ فقیر نہیں۔ ہاں اگر مدیون ہو کہ دین نکالنے کے بعد دو سو درہم کی قدر باقی نہیں رہتا تو خمس اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور ماں باپ یا اولاد جو مساکین ہیں ان کو خمس دیدے تو یہ بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ (پ۸ الانعام ۱۴۱) کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

حدیث ۱...... صحیح بخاری شریف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا عشری ہو یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں اس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کیلئے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ۔

حدیث ۲...... ابن نجار رحمۃ اللہ علیہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر اس شے میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے۔

مسائل فقہیہ:۔

زمین تین قسم کی ہے۔ (1) عشری (2) خراجی (3) نہ عشری نہ خراجی۔ اول و سوم دونوں کا حکم ایک ہے یعنی عشر دینا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی۔ جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو۔ عشری ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً مسلمانوں نے فتح کیا اور زمین مجاہدین پر تقسیم ہو گئی یا وہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے، جنگ کی نوبت نہ آئی یا عشری زمین کے قریب پرتی (غیر مزروعہ زمین پڑی تھی) اسے کاشت میں لایا یا اس پرتی کو کھیت بنایا جو عشری و خراجی دونوں سے قرب و بعد کی یکساں نسبت رکھتی ہے یا اس کھیت کو عشری پانی سے سیراب کیا یا خراجی و عشری دونوں سے یا مسلمان نے اپنے مکان کو باغ یا کھیت بنایا اور اسے عشری پانی سے سیراب کرتا ہے یا عشری و خراجی دونوں سے یا عشری زمین کافر ذمی نے خریدی مسلمان نے شفعہ میں لے لیا یا بیع فاسد ہو گئی یا خیارِ شرط یا خیارِ رویت کی وجہ سے واپس ہوئی یا خیارِ عیب کی وجہ سے قاضی کے حکم سے واپس ہوئی۔

اور بہت سی صورتوں میں خراجی ہے۔ مثلاً فتح کر کے وہیں والوں کو احسان کے طور پر واپس دی یا دوسرے کافروں کو دے دی یا وہ ملک صلح کے طور پر فتح کیا گیا یا ذمی نے مسلمان سے عشری زمین خریدی یا خراجی زمین مسلمانوں نے خریدی یا ذمی نے بادشاہِ اسلام کے حکم سے بنجر کو آباد کیا یا بنجر زمین ذمی کو دیدی گئی یا اسے مسلمان نے آباد کیا اور وہ خراجی زمین کے پاس تھی یا اسے خراجی پانی سے سیراب کیا۔ خراجی زمین اگرچہ عشری پانی سے سیراب کی جائے خراجی ہی رہے گی اور خراجی و عشری دونوں نہ ہوں۔ مثلاً مسلمانوں نے فتح کر کے اپنے لئے قیامت تک کیلئے باقی رکھی یا اس زمین کے مالک مر گئے اور زمین بیت المال کی ملک ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱...... خراج دو قسم ہے خراجِ مقاسمہ کہ پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ مقرر ہو جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودِ خیبر پر مقرر فرمایا تھا اور خراجِ موظف کہ ایک مقدار لازم کر دی جائے خواہ روپے مثلاً سالانہ دو روپیہ بیگھہ یا کچھ اور جیسے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر

فرمایا تھا۔

مسئلہ نمبر ۲…… اگر معلوم ہو کہ سلطنتِ اسلامیہ میں اتنا خراج مقرر تھا تو وہی دیں بشرطیکہ خراج موظف میں جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مقدار منقول ہے، اس پر زیادت نہ ہو اور جہاں منقول نہیں، اس میں نصف پیداوار سے زیادہ نہ ہو یونہی خراج مقاسمہ میں نصف سے زیادت نہ ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ زمین اتنا دینے کی طاقت بھی رکھتی ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳…… اگر معلوم نہ ہو کہ سلطنتِ اسلام میں کیا مقرر تھا تو جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مقرر فرما دیا ہے، وہ دیں اور جہاں مقرر نہ فرمایا ہو نصف دیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴…… فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ مقرر فرمایا تھا کہ ہر قسم کے غلے میں فی جریب ایک درہم اور اسی غلہ کا ایک صاع اور خربوزے تربوز کی پالیز اور کھیرے، ککڑی، بینگن وغیرہ ترکاریوں میں فی جریب پانچ درہم، انگور و خرما کے گھنے باغوں میں جن کے اندر زراعت نہ ہو سکے دس درہم۔ پھر زمین کی حیثیت اور اس شخص کی قدرت کا اعتبار ہے اس کا اعتبار نہیں کہ اس نے کیا بویا۔ یعنی جو زمین جس چیز کے بونے کے لائق ہے اور یہ شخص اس کے بونے پر قادر ہے اس کے اعتبار سے خراج ادا کرے۔ مثلاً انگور ہو سکتا ہے تو انگور کا خراج دے۔ اگر گیہوں کے قابل ہے تو اس کا خراج ادا کرے۔ اگرچہ جو بوئے۔ جریب کی مقدار انگریزی گز سے 35 گز طول 35 گز عرض ہے اور صاع دو سو اٹھاسی روپے بھر اور دس درہم کے دو روپے بارہ آنے 3/5/9 پائی پانچ درہم ایک روپیہ چھ آنے 4/5/4 ایک درہم چار آنے 5/25/9 پائی۔

مسئلہ نمبر ۵…… جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو، وہاں کے لوگ بطور خود فقرا وغیرہ جو مصارف خراج ہیں، ان پر صرف کریں۔ عشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عشر ہے یعنی دسواں حصہ کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶…… عشر واجب ہونے کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط نہیں۔ مجنون اور نابالغ کی زمین پر جو کچھ پیدا ہوا اس میں بھی عشر واجب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷…… خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہِ اسلام جبراً لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸…… جس پر عشر واجب ہوا اس کا انتقال ہو گیا اور پیداوار موجود ہے تو اس میں سے عشر لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹…… عشر میں سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ سال میں چند بار ایک ایک کھیت میں زراعت ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰…… اس میں نصاب بھی شرط نہیں۔ ایک صاع بھی پیداوار ہو تو عشر واجب ہے اور یہ شرط بھی نہیں کہ وہ چیز باقی رہنے والی ہو اور یہ شرط بھی نہیں کہ کاشتکار زمین کا مالک ہو۔ یہاں تک کہ مکاتب و ماذون نے کاشت کی تو اس پیداوار پر بھی عشر واجب ہے بلکہ وقف زمین میں زراعت ہوئی تو اس پر بھی عشر واجب ہے۔ خواہ زراعت کرنے والے اہلِ وقف ہوں یا اجرت پر کاشت کی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱…… جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا منافع حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، نرکل، سنیٹھا، جھاؤ، کھجور کے پتے، خطمی، کپاس، بینگن کا درخت، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی کے بیج۔ یونہی ہر قسم کی ترکاریوں کے بیج کہ ان کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں، بیج نہیں ہوتے۔ یونہی جو بیج دوا ہیں مثلاً کندر، میتھی، کلونجی اور اگر نرکل، گھاس، بید، جھاؤ وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جو کھیت بارش یا نہر نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چرسے یا ڈول سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب اور پانی خرید کر آبپاشی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملک ہے، اس سے خرید کر آبپاشی کی جب بھی نصف عشر واجب ہے اور اگر وہ کھیت کچھ دنوں مینہ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور کچھ ڈول چرسے سے تو اگر اکثر مینہ کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول چرسے سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں شہد ہو تو اس پر عشر واجب ہے یونہی پہاڑ اور جنگل کے پھلوں میں بھی عشر واجب ہے بشرطیکہ بادشاہِ اسلام نے حربیوں اور ڈاکوؤں اور باغیوں سے ان کی حفاظت کی ہو ورنہ کچھ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ مصارفِ زراعت، ہل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج وغیرہ نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عشر صرف مسلمانوں سے لیا جائے گا یہاں تک کہ عشری زمین مسلمان سے ذمی نے خریدی اور قبضہ بھی کر لیا تو اب ذمی سے عشر نہ لیا جائے گا بلکہ خراج لیا جائے گا اور مسلمان نے ذمی سے خراجی زمین خریدی تو یہ خراجی ہی رہے گی۔ اس پر مسلمان سے اس زمین کا عشر نہ لیں بلکہ خراج لیا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... ذمی نے مسلمان سے عشری زمین خریدی، پھر کسی مسلمان نے شفعہ میں وہ زمین لے لی یا کسی وجہ سے بیع فاسد ہوئی تھی اور بائع کے پاس واپس ہوئی یا بائع کو خیارِ شرط تھا یا کسی کو خیارِ رؤیت تھا۔ اس وجہ سے واپس ہوئی یا مشتری کو خیارِ عیب تھا اور حکمِ قاضی سے واپس ہوئی، ان سب صورتوں میں وہ پھر عشری ہی ہے اور اگر خیارِ عیب میں بغیر حکمِ قاضی واپس ہوئی تو اب خراجی ہی رہے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مسلمانوں نے اپنے گھر کو باغ بنا لیا۔ اگر اس میں عشری پانی دیتا ہے تو عشری ہے اور خراجی پانی دیتا ہے تو خراجی اور دونوں قسم کا پانی دیتا ہے، جب بھی عشری اور ذمی نے اپنے گھر کو باغ بنایا تو مطلقاً خراج لیں گے۔ آسمان اور کوئیں اور چشمہ اور دریا کا پانی عشری ہے اور جو نہر عجمیوں نے کھودی، اس کا پانی خراجی ہے۔ کافروں نے کنواں کھودا تھا اور اب مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا یا خراجی زمین میں کھودا گیا، وہ بھی خراجی ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... کان یا مقبرہ میں جو پیداوار ہو، اس میں نہ عشر ہے نہ خراج۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... زفت اور نفط کے چشمے عشری زمین میں ہوں یا خراجی میں، ان میں کچھ نہیں لیا جائے گا۔ البتہ اگر خراجی زمین میں ہوں اور آس پاس کی زمین قابلِ زراعت ہو تو اس زمین کا خراج لیا جائے گا، چشمہ کا نہیں اور عشری زمین میں ہوں تو جب تک آس پاس کی زمین میں زراعت نہ ہو، کچھ نہیں لیا جائے گا۔ فقط قابلِ زراعت ہونا کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... جو چیز زمین کی تابع ہو جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... عشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے۔ اگرچہ ابھی توڑنے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... خراج ادا کرنے سے پیشتر اس کی آمدنی کھانا حلال نہیں۔ یونہی عشر ادا کرنے سے پیشتر مالک کو کھانا حلال نہیں، کھائے گا تو ضمان دے گا۔ یونہی اگر دوسرے کو کھلایا تو اتنے کے عشر کا تاوان دے اور اگر یہ ارادہ ہے کہ کل کا عشر ادا کر دے گا تو کھانا حلال ہے۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ خراج لینے کے لیے غلہ کو روک لے، مالک کو تصرف نہ کرنے دے اور اس نے کئی سال کا خراج نہ دیا ہو اور نادار ہو تو سابقہ برسوں کا معاف ہے، نادار نہ ہو تو لیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... زراعت پر قادر ہے اور بویا نہیں تو خراج واجب ہے اور عشر جب تک کاشت نہ کرے اور پیداوار نہ ہو واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... کھیت بویا مگر پیداوار ماری گئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا ٹڈی کھا گئی یا اور کسی آفت سے جاتی رہی تو عشر و خراج دونوں ساقط ہیں۔ جب کہ کل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو عشر لیں گے اور اگر چوپائے کھا گئے تو ساقط نہیں اور ساقط ہونے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اس سال کے اندر دوسری زراعت نہ ہو سکے اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... خراجی زمین کسی نے غصب کی اور غصب سے انکار کرتا ہے اور مالک کے پاس گواہ بھی نہیں تو اگر کاشت کرے خراج غاصب پر ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... بیع وفا یعنی جس بیع میں یہ شرط ہو کہ بائع جب ثمن مشتری کو واپس دے گا تو مشتری بیع پھیر دے گا تو جب خراجی زمین اس طور پر کسی کے ہاتھ بیچی اور بائع کے قبضہ میں زمین ہے تو خراج بائع پر اور مشتری کے قبضہ میں ہو اور مشتری نے بویا بھی تو خراج مشتری پر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... تیار ہونے سے پیشتر زراعت بیچ ڈالی تو عشر مشتری پر ہے اگرچہ مشتری نے شرط لگائی کہ پکنے تک زراعت کاٹی نہ جائے بلکہ کھیت میں رہے اور بیچنے کے وقت زراعت تیار تھی تو عشر بائع پر ہے اور اگر زمین و زراعت دونوں یا صرف زمین بیچی اور اس صورت میں سال پورا ہونے میں اتنا زمانہ باقی ہے کہ زراعت ہو سکے تو خراج مشتری پر ہے ورنہ بائع پر۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... عشری زمین عاریت دی تو عشر کاشتکار پر ہے مالک پر نہیں اور کافر کو عاریت دی تو مالک پر عشر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۱...... عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے اور خراجی زمین بٹائی پر دی تو خراج مالک پر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... زمین جو زراعت کیلئے نقدی پر دی جاتی ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کا عشر زمیندار پر ہے اور صاحبین کے نزدیک کاشتکار پر اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ حالت زمانہ کے اعتبار سے اب قول صاحبین پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے اس سے خراج شرعی نہیں ادا ہوتا بلکہ وہ مالک کے ذمہ ہے اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور خراج کا مصرف صرف لشکر اسلام نہیں بلکہ تمام مصالح عامہ مسلمین ہیں۔ جس میں تعمیر مسجد و خرچ مسجد و وظیفہ امام و مؤذن و تنخواہ مدرسین علم دین و خبر گیری طلبہ علم دین و خدمت علمائے اہل سنت حامیان دین جو وعظ کہتے ہیں اور علم دین کی تعلیم کرتے اور فتوے کے کام میں مشغول رہتے ہوں اور پل اور سرائے بنانے میں بھی صرف کیا جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۳۴...... عشر لینے سے پہلے غلہ بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے کہ عشر مشتری سے لے یا بائع سے اور اگر جتنی قیمت ہونی چاہیے اس سے زیادہ پر بیچا تو مصدق کو اختیار ہے کہ غلہ کا عشر لے یا ثمن کا عشر اور اگر کم قیمت پر بیچا اور اتنی کمی کی ہے کہ لوگ اتنے نقصان پر نہیں بیچتے تو غلہ ہی کا عشر لے اور وہ غلہ نہ پایا تو اس کا عشر قرار دے کر بائع سے لے یعنی اس کی واجبی قیمت۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... انگور بیچ ڈالے تو ثمن کا عشر لے اور شیرہ کر کے بیچا تو اس کی قیمت کا عشر لے۔ (عالمگیری)

مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (پ۱۰، التوبۃ:۶۰)

زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... سنن ابوداود میں زیاد بن حارث صدائی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے صدقات کو نبی یا کسی اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اس نے خود اس کا حکم بیان فرمایا اور اس کے آٹھ حصے کیے۔

حدیث ۲..... امام احمد و ابوداود و حاکم رحمہم اللہ ابو سعید ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کیلئے (1) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (2) صدقہ پر عامل۔ (3) تاوان کیلئے۔ (4) جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو۔ (5) مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا اور احمد و بیہقی رحمہما اللہ کی دوسری روایت میں مسافر کیلئے بھی جواز آیا ہے۔

حدیث ۳..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولیٰ علی ؓ سے روایت کی کہ فرمایا صدقہ مفروضہ میں والد اور ولد کا حق نہیں۔

حدیث ۴..... طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔

حدیث ۵ تا ۷..... امام احمد و مسلم رحمہما اللہ مطلب بن ربیعہ ؓ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ آدمیوں کے میل ہیں اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امام حسن مجتبیٰ ؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر اور میری اہل بیت پر صدقہ حرام فرما دیا اور ترمذی و نسائی حاکم رحمہم اللہ کی روایت ابو رافع ؓ سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو، وہ انہیں میں سے ہے۔

حدیث ۸..... صحیحین میں ابوہریرہ ؓ سے مروی کہ امام حسن ؓ نے صدقہ کا خرما لے کر منہ میں رکھ لیا۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چھی چھی کہ اسے پھینک دیں۔ پھر فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ طبرانی و بہز بن حکیم و ہرمز و زید بن ارقم و عمرو بن خارجہ و سلمان و عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ و میمون و کیسان و برمز و خارجہ بن عمرو وغیرہ و انس وغیرہم ؓ سے بھی روایتیں ہیں کہ حضور ﷺ کی اہل بیت کیلئے صدقات جائز نہیں۔

مسائل فقہیہ:۔

زکوۃ کے مصارف سات ہیں۔ (1) فقیر۔ (2) مسکین (3) عامل (4) رقاب (5) غارم (6) فی سبیل اللہ (7) ابن السبیل۔

مسئلہ نمبر ۱..... فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کیلئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جس کا بیان گزرا یوہیں اگر مدیون ہے اور دین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... فقیر اگرچہ عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مگر عالم کو دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدنظر ہو، ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالم دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

اور اسے سوال حلال ہے۔ غنی کو سوال ناجائز ہے کہ جس کے پاس کھانے کو ہو اور بدن چھپانے کو ہو اسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴...... عامل وہ ہے جسے بادشاہ نے زکوۃ و عشر وصول کرنے کیلئے مقرر کیا، اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵...... عامل اگرچہ غنی ہو، اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکوۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر کسی اور مد سے دیں تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶...... زکوۃ کا مال عامل کے پاس سے جاتا رہا تو اب اسے کچھ نہ ملے گا مگر دینے والوں کی زکاتیں ادا ہو گئیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷...... مسئلہ: کوئی شخص اپنے مال کی زکوۃ خود لے کر جا کر بیت المال میں دے آیا تو اس کا معاوضہ عامل نہیں پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸...... وقت سے پہلے معاوضہ لے لیا یا قاضی نے دے دیا۔ یہ جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے نہ دیں اور اگر پہلے لے لیا اور وصول کیا ہوا مال ہلاک ہو گیا تو ظاہر یہ کہ واپس نہ لیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹...... رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوۃ سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر۱۰...... غنی کے مکاتب کو بھی مال زکوۃ دے سکتے ہیں اگرچہ معلوم ہے کہ یہ غنی کا مکاتب ہے۔ مکاتب پورا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا اور پھر بدستور غلام ہو گیا تو جو کچھ اس نے مال زکوۃ پایا ہے اس کا مولیٰ مصرف میں لا سکتا ہے، اگرچہ غنی ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۱...... مکاتب کو جو زکوۃ دی گئی، وہ غلامی سے رہائی کیلئے ہے مگر اب اسے اختیار ہے دوسرے مصارف میں بھی خرچ کر سکتا ہے اگر مکاتب کے پاس بقدر نصاب مال ہے اور بدل کتابت سے بھی زیادہ ہے جب بھی زکوۃ دے سکتے ہیں مگر ہاشمی کے مکاتب کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۲...... غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ اگرچہ اس کا اوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مدیون ہاشمی نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۳...... فی سبیل اللہ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے سواری اور زاد راہ اس کے پاس نہیں تو اسے مال زکوۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں مگر اسے حج کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالب علم کہ علم دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگرچہ کسب پر قادر ہو یونہی ہر نیک بات میں زکوۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جب کہ بطور تملیک ہو کہ بغیر تملیک زکوۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۴...... بہت سے لوگ مال زکوۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ متولی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مال زکوۃ ہے تاکہ متولی اس مال کو جدا رکھے اور دوسرے مال میں نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صرف کرے کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۱۵...... ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکوۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر مال موجود ہو مگر اسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں یونہی اگر مالک نصاب کا مال کسی میعاد تک کیلئے دوسرے پر دین ہے اور ہنوز میعاد پوری نہ ہوئی اور اب اسے ضرورت ہے یا جس پر اس کا آتا ہے وہ یہاں موجود نہیں یا موجود ہے مگر نادار ہے یا دین سے منکر ہے اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں بقدر ضرورت زکوۃ لے سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ قرض ملے تو قرض لے کر کام چلائے۔ (عالمگیری، درمختار) اور اگر دین مؤجل ہے

یا میعاد پوری ہوگئی اور مدیون غنی حاضر ہے اور اقرار بھی کرتا ہے تو زکوۃ نہیں لے سکتا۔ کہ اس سے لے کر اپنی ضرورت میں صرف کرسکتا ہے لہٰذا حاجت مند نہ ہوا یاد رکھنا چاہیے کہ قرض جسے عرف میں لوگ دستگرداں کہتے ہیں شرعاً ہمیشہ معجّل ہوتا ہے کہ جب چاہے اس کا مطالبہ کرسکتا ہے اگرچہ ہزار عہد و پیمان وثیقہ و تمسک کے ذریعے سے اس میں میعاد مقرر کی کہ اتنی مدت کے بعد دیا جائے گا۔ اگرچہ یہ لکھ دیا ہو کہ اس میعاد سے پہلے مطالبہ کا اختیار نہ ہوگا اگر مطالبہ کرے تو باطل و نامسموع ہوگا کہ یہ سب شرطیں باطل ہیں اور قرض دینے والے کو ہر وقت مطالبہ کا اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶......مسافر یا اس مالک نصاب نے جس کا اپنا مال دوسرے پر دین ہے بوقت ضرورت مال زکوۃ بقدر ضرورت لیا پھر اپنا مال مل گیا مثلاً مسافر گھر پہنچ گیا یا مالک نصاب کا دین وصول ہوگیا تو جو کچھ دین ہے بوقت ضرورت مال زکوۃ بقدر ضرورت لیا پھر اپنا مال مل گیا مثلاً مسافر گھر پہنچ گیا یا مالک نصاب کا دین وصول ہوگیا تو جو کچھ زکوۃ میں باقی ہے اب بھی اپنے صرف میں لاسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷......زکوۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی ایک کو دے۔ خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو اور مال زکوۃ اگر بقدر نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدر نصاب دے دینا مکروہ مگر دے دیا تو ادا ہوگئی۔ ایک شخص کو بقدر نصاب دینا مکروہ اس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دے دینا کہ دین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔ یونہی اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے مگر اہل و عیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸......زکوۃ ادا کرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے دیں مالک بنادیں۔ اباحت کافی نہیں۔ لہٰذا مال زکوۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا دین ادا کرنا یا غلام کو آزاد کرنا، پل، سرا، سقایہ، سڑک بنوا دینا یا نہر یا کنواں کھدوا دینا ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کرنا ناکافی ہے (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹......فقیر پر دین ہے اس کے کہنے سے مال زکوۃ سے وہ دین ادا کیا گیا زکوۃ ادا ہوگئی اور اگر اس کے حکم سے نہ ہو تو زکوۃ ادا نہ ہوئی اور اگر فقیر نے اجازت دی مگر ادا سے پہلے مر گیا تو یہ دین اگر مال زکوۃ سے ادا کریں تو زکوۃ ادا نہ ہوئی۔ (درمختار) ان چیزوں میں مال زکوۃ صرف کرنے کا حیلہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اگر حیلہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰......اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہم کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقہ فطر و نذر و کفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتا۔ رہا صدقہ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۱......زنا کا بچہ جو اس کے نطفہ سے ہو یا وہ بچہ کہ اس کی منکوحہ سے زمانہ نکاح میں پیدا ہوا مگر یہ کہہ چکا ہے کہ میرا نہیں، انہیں نہیں دے سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲......بہو اور داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اسے زکوۃ دے سکتا ہے۔ جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳......ماں باپ محتاج ہوں اور حیلہ کرکے زکوۃ دینا چاہتا ہو کہ یہ فقیر کو دے دے پھر فقیر انہیں دے یہ مکروہ ہے۔ (ردالمحتار) یونہی حیلہ کرکے اپنی اولاد کو دینا بھی مکروہ ہے۔ اپنے یا اپنی اصل یا اپنی فرع یا اپنے زوج یا اپنی زوجہ کے غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا اس غلام کو جس کی کسی جز کا یہ مالک ہو اگرچہ بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴......عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوۃ نہیں دے سکتا اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو۔ جب تک عدت میں

ہے اور عدت پوری ہو گئی تو اب دے سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... جو شخص مالک نصاب ہو (جبکہ وہ چیز حاجت اصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان، سامان خانہ داری پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہل علم کیلئے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں کہ یہ حاجت اصلیہ سے ہیں اور وہ چیز ان کے علاوہ ہو اگرچہ اس پر سال نہ گزرا ہو اگرچہ وہ مال نامی نہ ہو) ایسے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اس کی قیمت دو سو درہم ہو، اگرچہ وہ خود اتنی نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مثلاً چھ تولے سونا جب دو سو درہم قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی (نصاب ساڑھے سات) تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یا اس کے پاس تیس بکریاں یا بیس گائیں ہوں جن کی قیمت دو سو درہم ہے اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں یا اس کے پاس ضرورت کے سوا اسباب ہیں جو تجارت کیلئے بھی نہیں اور وہ دو سو درہم کے ہیں تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... صحیح تندرست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر اسے سوال کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... جو شخص مالک نصاب ہے اس کے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے، اگرچہ غلام اپاہج ہو اور اس کا مولیٰ کھانے کو بھی نہیں دیتا یا اس کا مالک غائب ہو مگر مالک نصاب کے مکاتب کو اور اس ماذون کو دے سکتے ہیں جو خود اور اس کا مال دین میں مستغرق ہو۔ یونہی غنی مرد کے نابالغ بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ فقیر ہوں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... غنی کی بی بی کو دے سکتے ہیں جبکہ مالک نصاب نہ ہو۔ یونہی غنی کے باپ کو دے سکتے ہیں جبکہ فقیر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... جس عورت کا دین مہر اس کے شوہر پر باقی ہے اگرچہ وہ بقدر نصاب ہو اگرچہ شوہر مالدار ہو ادا کرنے پر قادر ہو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰...... جس بچے کی ماں مالک نصاب ہے اگرچہ اس کا باپ زندہ نہ ہو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... جس کے پاس مکان یا دکان ہے جسے کرایہ پر اٹھاتا ہے اور اس کی قیمت مثلاً تین ہزار ہو مگر کرایہ اتنا نہیں جو اس کی اور بال بچوں کی پرورش کو کافی ہو سکے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ یونہی اس کی ملک میں کھیت ہیں جن کی کاشت کرتا ہے مگر پیداوار اتنی نہیں جو سال بھر کی خورش کے لیے کافی ہو، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ کھیت کی قیمت دو سو درہم یا زائد ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... جس کے پاس کھانے کو غلہ ہو، جس کی قیمت دو سو درہم ہو اور وہ غلہ سال بھر کو کافی ہے جب بھی اس کو زکوٰۃ دینا حلال ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... جاڑے کے کپڑے جن کی گرمیوں میں حاجت نہیں پڑتی، حاجت اصلیہ میں ہیں۔ وہ کپڑے اگرچہ بیش قیمت ہوں، زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ جس کے پاس رہنے کا مکان حاجت سے زیادہ یعنی پورے مکان میں اس کی سکونت نہیں۔ یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملا ہے اس کی مالک عورت ہی ہے۔ اس میں دو طرح کی چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن، اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان کی وجہ سے عورت غنی نہیں۔ دوسری وہ چیزیں جو حاجت اصلیہ سے زائد ہیں، زینت کیلئے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت جوڑے، ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے تو عورت غنی ہے زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کیلئے نہ ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... جس کے مکان میں نصاب کی قیمت کا پائیں باغ ہو اور پائیں باغ کے اندر ضروریات مکان باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ نہیں

تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷: بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انہیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی اعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا، مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸: بنی ہاشم کے آزاد کیے ہوئے غلاموں کو بھی نہیں دے سکتے تو جو غلام ان کی ملک میں ہیں انہیں دینا بطریق اولیٰ ناجائز۔ (درمختار وغیرہ کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳۹: ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۰: صدقۂ نفل اور اوقاف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں خواہ وقف کرنے والے نے ان کی تعیین کی ہو یا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱: ذمی کافر کو نہ زکوٰۃ دے سکتے ہیں نہ کوئی صدقۂ واجبہ جیسے نذر و کفارہ و صدقۂ فطر اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل اگرچہ وہ دارالاسلام میں بادشاہِ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ (درمختار) ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کافر ذمی نہیں۔ انہیں صدقاتِ نفل مثلاً ہدیہ وغیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔

فائدہ: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں اور بھی کوئی صدقۂ واجبہ نذر و کفارہ و فطرہ دینا جائز نہیں۔ سوا غنیمت اور معدن کے کہ اپنا خمس اپنے والدین و اولاد کو بھی دے سکتا ہے بلکہ بعض صورت میں تو خود بھی صرف کر سکتا ہے جس کا بیان گزرا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۲: جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں، ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے۔ سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو اس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۳: جو شخص مرض الموت میں ہے اس نے زکوٰۃ اپنے بھائی کو دی اور یہ بھائی اس کا وارث ہے تو زکوٰۃ حکماً ادا ہو گئی مگر باقی ورثہ کو اختیار ہے کہ اس سے زکوٰۃ واپس لیں کہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وارث کے لیے بغیر اجازت دیگر ورثہ وصیت صحیح نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴: جو شخص اس کی خدمت کرتا اور اس کے یہاں کے کام کرتا ہے اسے زکوٰۃ دی یا اس کو دی جس نے خوشخبری سنائی یا اسے دی جس نے اس کے پاس ہدیہ بھیجا۔ یہ سب جائز ہے۔ ہاں اگر عوض کہہ کر دی تو ادا نہ ہوئی۔ عید، بقرعید میں خدام مرد و عورت کو عیدی کہہ کر دی تو ادا ہو گئی۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵: جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی، بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مصرفِ زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گئی اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی یا ہاشمی یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذمی تھا، جب بھی ادا ہو گئی اور اگر یہ معلوم ہوا کہ اس کا غلام تھا یا حربی تھا تو ادا نہ ہوئی۔ اب پھر دے اور یہ بھی تحری ہی کے حکم میں ہے کہ اس نے سوال کیا، اس نے غنی نہ جان کر دے دیا، وہ فقیروں کی جماعت میں انہیں کی وضع میں تھا، اسے دے دیا۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶: اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی ورنہ ہو گئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحری نہ کی یا کی مگر کسی طرف دل نہ جما یا تحری کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکوٰۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی۔ مگر جب کہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی وہ مصرفِ زکوٰۃ تھا تو ادا ہو گئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷: زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اولاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا و پھوپھیوں کو

پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔ (جوہرہ، عالمگیری) حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے امت محمد! قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔ قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... دوسرے شہر کو زکوۃ بھیجنا مکروہ ہے مگر جب کہ وہاں اس کے رشتہ والے ہوں تو ان کیلئے بھیج سکتا ہے یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یا زیادہ پرہیزگار ہیں یا مسلمانوں کے حق میں وہاں بھیجنا زیادہ نافع ہے یا طالب علم کیلئے بھیجے یا زاہدوں کیلئے یا دارالحرب میں ہے اور زکوۃ دارالاسلام میں بھیجے یا سال تمام سے پہلے ہی بھیج دے۔ ان سب صورتوں میں دوسرے شہر میں جہاں مال ہو وہاں کے فقرا کو زکوۃ دی جائے اور صدقہ فطر میں وہ شہر معتبر ہے جہاں خود ہے۔ اگر خود ایک شہر میں ہے اور اس کے چھوٹے بچے اور غلام دوسرے شہر میں تو جہاں خود ہے وہاں کے فقرا پر صدقہ فطر تقسیم کرے۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹...... بدمذہب کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار) جب بدمذہب کا یہ حکم ہے تو وہابیہ زمانہ کہ توہین خدا و تنقیص شان رسالت کرتے ہیں جن کو اکابر علمائے حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر و مرتد فرمایا۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں، انہیں زکوۃ دینا سخت حرام ہے اور دی تو ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۵۰...... جس کے پاس آج کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے اسے کھانے کیلئے سوال حلال نہیں اور بے مانگے کوئی خود دیدے تو لینا جائز اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑے کیلئے سوال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر جہاد یا طلب علم دین میں مشغول ہے تو اگرچہ صحیح تندرست کمانے پر قادر ہو اسے سوال کی اجازت ہے۔ جسے سوال جائز نہیں اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز۔ دینے والا بھی گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱...... مستحب یہ ہے کہ ایک شخص کو اتنا دیں کہ اس دن اسے سوال کی حاجت نہ پڑے اور یہ اس فقیر کی حالت کے اعتبار سے مختلف ہے، اس کے کھانے بال بچوں کی کثرت اور دیگر امور کا لحاظ کر کے دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

صدقہ فطر کا بیان

حدیث ۱...... صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ فطر ایک صاع خرما یا جو غلام و آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کریں۔

حدیث ۲...... ابو داود و نسائی رحمہما اللہ کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آخر رمضان میں فرمایا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو، اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا۔ ایک صاع خرما یا جو یا نصف صاع گیہوں۔

حدیث ۳...... ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔

حدیث ۴...... ابو داود و ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزے کی طہارت ہو جائے اور مساکین کی خورش ہو جائے۔

حدیث ۵...... دیلمی و خطیب و ابن عساکر رحمہم اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے

درمیان معلق رہتا ہے جب تک کہ صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱.....صدقۂ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....صدقۂ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر ورثہ بطور احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے، کچھ ان پر جبر نہیں اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائیگا اگرچہ ورثہ اجازت نہ دیں۔
(جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳.....عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴.....صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے اس میں عاقل، بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔ (درمختار) مال نامی اور حاجت اصلیہ کا بیان گزر چکا، اس کی صورتیں وہیں سے معلوم کریں۔

مسئلہ نمبر ۵.....نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کر دیں اور اگر یہ مالک نصاب نہ تھے اور ولی نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے یا ہوش میں آنے پر ان کے ذمہ ادا کرنا نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....صدقۂ فطر ادا کرنے کیلئے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں، مال ہلاک ہونے کے بعد صدقہ واجب رہے گا، ساقط نہ ہوگا، بخلاف زکوۃ و عشر کہ یہ دونوں مال ہلاک ہو جانے سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے واجب ہے جبکہ بچہ خود مالک نصاب نہ ہو، ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جبکہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقہ اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے، جنون خواہ اصلی ہو یعنی اسی حالت میں بالغ ہوا یا بعد کو عارض ہوا، دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹.....نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں، نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اسے بھیجا نہیں تو بدستور باپ پر ہے۔ پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالک نصاب نہ ہو۔ ورنہ بہرحال اس کا صدقۂ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔
(درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....خدمت کے غلام اور مدبر و ام ولد کی طرف سے ان کے مالک پر صدقۂ فطر واجب ہے، اگرچہ غلام مدیون ہو اگرچہ دین میں مستغرق ہو اور اگر غلام گروی ہو اور مالک کے پاس حاجت اصلیہ کے سوا اتنا ہو کہ دین ادا کر دے اور پھر نصاب کا مالک رہے تو مالک پر اس کی طرف سے بھی صدقہ واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۳.....تجارت کے غلام کا فطرہ مالک پر واجب نہیں اگرچہ اس کی قیمت بقدر نصاب نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۴...... غلام عاریۃً دے دیا یا کسی کے پاس امانت رکھا تو مالک پر فطرہ واجب ہے اور اگر یہ وصیت کر گیا کہ یہ غلام فلاں کا کام کرے اور میرے بعد اس کا مالک فلاں ہے تو فطرہ مالک پر ہے اس پر نہیں جس کے قبضہ میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۵...... بھاگا ہوا غلام اور جسے حربیوں نے قید کر لیا ان کی طرف سے صدقہ مالک پر نہیں۔ یونہی اگر کسی نے غصب کر لیا اور غاصب انکار کرتا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں تو اس کا فطرہ بھی واجب نہیں مگر جب کہ واپس مل جائیں تو اب ان کی طرف سے سالہائے گزشتہ کا فطرہ دے مگر حربی اگر غلام کے مالک ہو گئے تو واپسی کے بعد بھی اس کا فطرہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۶...... مکاتب کا فطرہ نہ مکاتب پر ہے نہ اس کے مالک پر۔ یونہی مکاتب اور ماذون کے غلام کا اور مکاتب اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو مالک پر سالہائے گزشتہ کا فطرہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۷...... دو یا چند شخصوں میں غلام مشترک ہے تو اس کا فطرہ کسی پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۸...... غلام بیچ ڈالا اور بائع یا مشتری یا دونوں نے واپسی کا اختیار رکھا۔ عید الفطر آگئی اور میعاد اختیار ختم نہ ہوئی تو اس کا فطرہ موقوف ہے، اگر بیع قائم رہی تو مشتری دے ورنہ بائع۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۹...... اگر مشتری نے خیار عیب یا خیار رویت کے سبب واپس کیا تو اگر قبضہ کر لیا تھا تو مشتری پر ہے ورنہ بائع پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۰...... غلام کو بیچا مگر وہ بیع فاسد ہوئی اور مشتری نے قبضہ کر کے واپس کر دیا یا عید کے بعد قبضہ کر کے آزاد کر دیا تو بائع پر ہے اور اگر عید سے پہلے قبضہ کیا اور بعد عید آزاد کیا تو مشتری پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۱...... مالک نے غلام سے کہا۔ جب عید کا دن آئے تو تو آزاد ہے۔ عید کے دن غلام آزاد ہو جائے گا اور مالک پر اس کا فطرہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۲...... اپنی عورت اور اولاد عاقل بالغ کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اگرچہ اپاہج ہو، اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۳...... عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ بغیر ان کے اذن ادا کر دیا تو ادا ہو گیا بشرطیکہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اس کے ذمہ ہو ورنہ اولاد کی طرف سے بلا اذن ادا نہ ہوگا اور عورت نے اگر شوہر کا فطرہ بغیر حکم ادا کر دیا ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر۲۴...... ماں باپ، دادا دادی، نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اور بغیر حکم ادا بھی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر۲۵...... صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع، کھجور یا منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۶...... گیہوں، جو، کھجوریں، منقیٰ دیے جائیں تو ان کی قیمت کا اعتبار نہیں۔ مثلاً نصف صاع عمدہ جو جن کی قیمت ایک صاع جو کے برابر ہے یا چہارم صاع کھرے گیہوں جو قیمت میں آدھے صاع گیہوں کے برابر ہیں یا نصف صاع کھجوریں دیں جو ایک صاع جو یا نصف صاع گیہوں کی قیمت کی ہوں، یہ سب ناجائز ہے۔ جتنا دیا اتنا ہی ادا ہوا باقی اس کے ذمہ باقی ہے ادا کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۷...... نصف صاع جو اور چہارم صاع گیہوں دیے یا نصف صاع جو اور نصف صاع کھجور تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... گیہوں اور جو ملے ہوئے ہیں اور گیہوں زیادہ ہیں تو نصف صاع دے ورنہ ایک صاع۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... گیہوں اور جو کے دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دے دے خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جو کی یا کھجور کی مگر گرانی میں خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے اور اگر خراب گیہوں یا جو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کمی پڑے، پوری کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے، مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جو کی ہو۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۱...... اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکاون روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۳۲...... فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگرچہ رمضان سے پیشتر ادا کر دے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو فطرہ صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مساکین کو دے دیا جب بھی جائز ہے۔ یونہی ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ دینا بھی بلا خلاف جائز ہے اگرچہ سب فطرے ملے ہوئے ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... شوہر نے عورت کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا حکم دیا، اس نے شوہر کے فطرہ کے گیہوں اپنے فطرہ کے گیہوں میں ملا کر فقیر کو دے دیئے اور شوہر نے ملانے کا حکم نہ دیا تھا تو عورت کا فطرہ ادا ہو گیا شوہر کا نہیں مگر جب کہ ملا دینے پر عرف جاری ہو تو شوہر کا بھی ادا ہو جائیگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... عورت نے شوہر کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا اذن دیا، اس نے عورت کے گیہوں میں ملا کر سب کی نیت سے فقیر کو دے دیئے، جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں، یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے، انہیں فطرہ بھی نہیں۔ سوا عامل کے کہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے فطرہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... اپنے غلام کی عورت کو فطرہ دے سکتے ہیں اگرچہ اس کا نفقہ اسی پر ہو۔ (درمختار)

سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وجود کو بے کار قرار دے رکھا ہے۔ کون محنت کرے اور مصیبت جھیلے۔ بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار خیال کرتے اور بھیک مانگنا جو حقیقتاً ایسوں کے لئے بے عزتی و بے غیرتی ہے مایۂ عزت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے۔ گھر میں ہزاروں روپے ہیں۔ سود کا لین دین کرتے، زراعت وغیرہ کرتے ہیں، مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے، واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا

پیشہ چھوڑ دیں۔ حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے ان کی حالت معلوم ہو اسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔

اب چند حدیثیں سنئے۔ دیکھئے کہ آقائے دو عالم ﷺ ایسے سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

حدیث ۱...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔

حدیث ۲......تا......۴...... ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان رحمہم اللہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو نوچتا ہے۔ جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ نہ ہو (تو جائز ہے) اور اسی کے مثل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عمر اور طبرانی رحمہما اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۵...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے، حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا اور حضور ﷺ نے فرمایا جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا اور سوال کا دروازہ کھولے، اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

حدیث ۶......۷...... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا اور اسی کے مثل طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۸......۹...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بسند جید و طبرانی و بزار رحمہما اللہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا اور بزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ غنی کا سوال آگ ہے، اگر تھوڑا دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ تو زیادہ۔ اور اسی کے مثل امام احمد و بزار و طبرانی رحمہم اللہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰...... طبرانی کبیر میں اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح اور ترمذی و بیہقی رحمہما اللہ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر حاجت سے سوال کرتا ہے گویا وہ انگارہ کھاتا ہے۔

حدیث ۱۱...... مسلم و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جو مال بڑھانے کیلئے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سوال کرے۔

حدیث ۱۲...... ابو داؤد و ابن حبان و ابن خزیمہ رحمہم اللہ سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے جو اسے بے پرواہ کرے وہ آگ کی زیادتی چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا مقدار ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں۔ فرمایا صبح و شام کا کھانا۔

حدیث ۱۳...... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے اس لئے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے۔ اب اسے اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔

حدیث ۱۴......۱۵...... امام احمد و ابو یعلیٰ و بزار رحمہم اللہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے صغیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ عزوجل بندے کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ نہ کھولے گا مگر اللہ عزوجل اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔

حدیث ۱۶...... مسلم و ابوداود و نسائی رحمہم اللہ قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک مرتبہ تاوان لازم آیا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا، فرمایا: ٹھہرو، ہمارے پاس صدقہ کا مال آنے دو تو تمہارے لیے حکم فرمائیں گے۔ پھر فرمایا: اے قبیصہ! سوال حلال نہیں مگر تین باتوں میں، کسی نے ضمانت کی ہو (یعنی کسی قوم کی طرف سے دیت کا ضامن ہوا یا آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہوا) تو اسے سوال حلال ہے۔ یہاں تک کہ وہ مقدار پالے پھر باز رہے یا کسی شخص پر آفت آئی کہ اس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے پا جائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اس کی قوم کے تین[1] عقلمند شخص گواہی دیں کہ فلاں کو فاقہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے۔ یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے حاصل کر لے اور ان تین باتوں کے سوا اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

حدیث ۱۷، ۱۸...... امام بخاری و ابن ماجہ رحمہما اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے اور سوال کی ذلت سے اللہ عزوجل اس کے چہرہ کو بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔ اسی کے مثل امام بخاری و مسلم و امام مالک و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۹...... امام مالک و بخاری و ابوداود و نسائی رحمہم اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے، یہ فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔

حدیث ۲۰...... امام مالک و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ انصار میں کچھ لوگوں نے حضور ﷺ سے سوال کیا۔ حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔ پھر مانگا حضور ﷺ نے عطا کیا۔ پھر مانگا حضور ﷺ نے عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ مال جو حضور ﷺ کے پاس تھا، ختم ہوگیا۔ پھر فرمایا جو کچھ میرے پاس مال ہوگا اسے میں تم سے اٹھا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ عزوجل اسے بچائے گا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ عزوجل اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ عزوجل اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر اس سے زیادہ وسیع عطا کسی کو نہ ملی۔

حدیث ۲۱...... حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لالچ محتاجی ہے اور ناامیدی تونگری۔ آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو اس کی پروا نہیں رکھتا۔

حدیث ۲۲...... امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کسی ایسے کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ ارشاد فرمایا: اسے لو اور اپنا کرلو اور خیرات کر دو۔ جو مال تمہارے پاس بے مانگے اور بے طمع آجائے اسے لے لو اور جو نہ آئے اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ ڈالو۔

حدیث ۲۳...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک انصاری نے حاضر خدمت اقدس ہو کر سوال کیا۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ عرض کی ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا میرے حضور دونوں چیزیں حاضر کر دو۔ وہ حاضر کر دیے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا: انہیں کون خریدتا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے۔ دو یا تین بار فرمایا۔ کسی اور صاحب نے عرض کی میں دو درہم پر لیتا ہوں۔ انہیں یہ دونوں چیزیں دے دیں اور درہم لے لئے اور انصاری کو دونوں درہم دے کر

---

[1] تین شخصوں کی گواہی جمہور کے نزدیک بطور استحباب ہے ورنہ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کا مالدار ہونا معلوم و مشہور ہے تو فقیر کو اس کا قول مسلم نہیں اور جس کا مالدار ہونا معلوم نہ ہو تو فقط اس کا کہہ دینا کافی ہے۔ ۱۲ منہ

ارشاد فرمایا: ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ وہ حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں بینٹ (دستہ) ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں۔ (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے۔ لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے۔ اب حاضر ہوئے تو ان کے پاس دس درہم تھے۔ چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا ہو کر آتا۔ سوال درست نہیں مگر تین لوگوں کیلئے۔ ایک محتاجی والے کیلئے جو اسے زمین پر لٹا دے یا تاوان کیلئے جو رسوا کر دے یا خون والے (دیت) کیلئے جو اسے تکلیف پہنچائے۔

حدیث ۲۴، ۲۵: ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ بافادہ تصحیح و تحسین و حاکم رحمۃ اللہ علیہ بافادہ تصحیح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے فاقہ پہنچا اور اس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اس کا فاقہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ عزوجل سے عرض کی تو اللہ عزوجل اسے جلد بے نیاز کر دے گا۔ خواہ جلد موت دیدے یا جلد مالدار کر دے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ عزوجل کے حضور عرض کی تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے۔

بعض سائل یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کیلئے دو خدا کے واسطے دو۔ حالانکہ اس کی بہت سخت ممانعت ہے ایک حدیث میں اسے ملعون فرمایا گیا ہے[1] اور ایک حدیث میں بدترین خلائق اور اگر کسی نے اس طرح سوال کیا تو جب تک بری بات کا سوال نہ ہو یا خود سوال بُرا نہ ہو (جیسے مالدار یا ایسے شخص کا بھیک مانگنا جو قوی تندرست کمانے پر قادر ہو) اور سوال کو بلا دقت پورا کر سکتا ہے تو پورا کرنا ہی ادب ہے کہ کہیں ہوئے ظاہر حدیث یہ بھی اس وعید کا مستحق نہ ہو جائے۔ ہاں اگر سائل متعنت ہو تو نہ دے۔ یہ بھی لحاظ رہے کہ مسجد میں سوال نہ کرے۔ خصوصاً جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر کہ یہ حرام ہے بلکہ بعض علما فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر ایک پیسہ دیا تو ستر پیسے اور خیرات کرے کہ اس ایک پیسہ کا کفارہ ہو۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو عرفہ کے دن عرفات میں سوال کرتے ہوئے دیکھا اسے درے لگائے اور فرمایا کہ اس دن میں اور ایسی جگہ غیر خدا سے سوال کرتا ہے۔

ان چند احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے بلا ضرورت سوال نہ کرے اور حالت ضرورت میں بھی ان امور کا لحاظ رکھے جن سے ممانعت وارد ہے اور سوال کی حاجت ہی پڑ جائے تو مبالغہ ہرگز نہ کرے کہ بے لئے پیچھا نہ چھوڑے کہ اس کی بھی ممانعت آئی ہے۔

صدقات نفل کا بیان

اللہ عزوجل کی راہ میں دینا نہایت اچھا کام ہے۔ مال سے تم کو فائدہ نہ پہنچا تو تمہارے کیا کام آیا اور اپنے کام کا وہی ہے جو کھا پہن لیا یا آخرت کیلئے خرچ کیا نہ وہ کہ جمع کیا اور دوسروں کیلئے چھوڑ گئے۔

اس کے فضائل میں چند حدیثیں سنئے اور ان پر عمل کیجئے۔ اللہ عزوجل توفیق دینے والا ہے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے

۱۔ طبرانی معجم کبیر میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ملعون من سال بوجه الله وملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسال هجرا ۹ تجنیس ناصری۔ پھر تاتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے اذا قال السائل بحق الله تعالى او بحق محمد صلى الله عليه وسلم ان تعطيني كذا لا يجب عليه في الحكم والاحسن في المروة ان يعطيه وعن المبارك قال يعطيه لانه سال بوجه الله تعالى ان لا يعطى ۱۲ منہ

اور اسے تو اس کے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے۔ جو کھا کر فنا کر دیا۔ پہن کر پرانا کر دیا۔ عطا کر کے آخرت کیلئے جمع کیا اور اس کے سوا جانے والا ہے کہ اوروں کیلئے چھوڑ جائے گا۔

حدیث ۲...... بخاری و نسائی رحمہما اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے کہ اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ فرمایا۔ اپنا مال تو وہ ہے جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

حدیث ۳...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میرے پاس احد برابر سونا ہو تو مجھے یہی پسند آتا کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس کا میرے پاس کچھ رہ جائے۔ ہاں اگر مجھ پر دین ہو تو اس کیلئے کچھ رکھ لوں گا۔

حدیث ۴، ۵...... صحیح مسلم میں انہیں سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ عزوجل! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ عزوجل! روکنے والے کے مال کو تلف کر اور اسی کے مثل امام احمد و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۶...... صحیحین میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔ خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ عزوجل شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ عزوجل بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔

حدیث ۷...... نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے ابن آدم! خرچ کر۔ میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

حدیث ۸...... صحیح مسلم و سنن ترمذی رحمہما اللہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لئے بہتر ہے اور اس کا روکنا تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں۔

حدیث ۹...... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں جن کے ہاتھ سینے اور گلے سے جکڑے ہوئے ہیں تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا۔ وہ زرہ کشادہ ہو گئی اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے ہر کڑی اپنی جگہ کو پکڑ لیتی ہے وہ کشادہ بھی کرنا چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔

حدیث ۱۰...... صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔

حدیث ۱۱...... نیز اسی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے فرمایا۔ اس کا کہ صحت کی حالت میں دے اور لالچ ہو محتاجی کا ڈر ہو اور تونگری کی آرزو ہو، یہ نہیں کہ چھوڑے رہے اور جب جان گلے کو آ جائے تو کہے اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دے اور یہ تو فلاں کا ہو چکا یعنی وارث کا۔

حدیث ۱۲...... صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا۔ قسم ہے رب کعبہ کی، وہ نقصان میں ہیں۔ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان، وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا زیادہ مال والے مگر جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے داہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

حدیث ۱۳...... سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخی قریب ہے اللہ عزوجل سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دور ہے جہنم سے اور بخیل دور ہے اللہ عزوجل سے، دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ پیارا ہے بخیل عابد سے۔''

حدیث ۱۴...... سنن ابو داود میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔''

حدیث ۱۵...... امام احمد و نسائی و دارمی و ترمذی رحمہم اللہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا ہے یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے کہ جب آسودہ ہو لیا تو ہدیہ کرتا ہے۔''

حدیث ۱۶...... صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''ایک شخص جنگل میں تھا۔ اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ وہ ابر ایک کنارہ کو ہو گیا اور اس نے پانی سنگستان میں گرایا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی پی لیا وہ شخص پانی کے پیچھے ہو لیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کھرپا سے پانی پھیر رہا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ عزوجل کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام، وہی نام جو اس نے ابر میں سے سنا۔ اس نے کہا: اے اللہ عزوجل کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، تو کیا کرتا ہے؟ (کہ تیرا نام لے کر پانی بھیجا جاتا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔''

حدیث ۱۷...... صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک برص والا دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا۔ ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور یہ بات جاتی رہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی۔ فرشتے نے کہا: تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے۔ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کو شک ہے مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے کہا اونٹ، دوسرے نے کہا گائے) اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ عزوجل تیرے لیے اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا۔ اس نے کہا تجھے کیا شے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ جاتا رہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بات جاتی رہی اور خوب صورت بال اسے دیئے گئے۔ اس سے کہا تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی۔ ایک گابھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ عزوجل تیرے لیے اس میں برکت دے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز محبوب تر زیادہ ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ عزوجل میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا۔ اللہ عزوجل نے اس کی نگاہ واپس دے دی۔ فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری۔ اسے ایک گابھن بکری دی۔

اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک کیلئے اونٹوں سے جنگل بھر گیا، دوسرے کیلئے گائے سے، تیسرے کیلئے بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اس کی صورت اور ہیئات میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں۔ میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے۔ پہنچنے کی صورت میرے لئے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ عزوجل کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوب صورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا: حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے، فقیر نہ تھا پھر اللہ عزوجل نے تجھے مال دیا۔ اس نے کہا

میں تو اس مال کا نسلاً وارث کیا گیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے تو ویسا کردے جیسا تو تھا۔

پھر گنجے کے پاس اس کی صورت بن کے آیا۔ اس سے بھی ویسا کہا۔ اس نے بھی ویسا جواب دیا تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے اللہ عزوجل تجھے ویسا ہی کردے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کے پاس اس کی صورت وہیئات بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور مسافر ہوں میرے سفر میں وسائل منقطع ہوگئے۔ آج پہنچنے کی صورت نہیں مگر اللہ عزوجل کی مدد سے، پھر تیری مدد سے۔ میں اسکے وسیلہ سے جس نے تجھے نگاہ دوبارہ دی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں۔ جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔

اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ عزوجل نے مجھے آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ خدا کی قسم اللہ عزوجل کیلئے تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا۔ فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ۔ بات یہ ہے کہ تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لئے اللہ عزوجل کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔

حدیث ۱۸...... امام احمد و ابو داود و ترمذی رحمہم اللہ ام بجید سے راوی کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں کچھ نہیں ہوتا کہ اسے دوں، ارشاد فرمایا اسے کچھ دے اگرچہ کھر جلا ہوا۔

حدیث ۱۹...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ میں روایت کی کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس ﷺ کو گوشت پسند تھا، انہوں نے خادمہ سے کہا، اسے گھر میں رکھ دے شاید حضور ﷺ تناول فرمائیں۔ اس نے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل دروازے پر آکر کھڑا ہوا اور کہا، صدقہ کرو، اللہ عزوجل تم میں برکت دے۔ لوگوں نے کہا، اللہ تجھ میں برکت دے[1]۔ سائل چلا گیا۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا جا وہ گوشت لا۔ وہ گئی تو طاق میں پتھر کا ایک ٹکڑا پایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا لہٰذا وہ گوشت پتھر ہوگیا۔

حدیث ۲۰...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جو سخی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑلی ہے وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی، جب تک جنت میں داخل نہ کرلے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس نے اس کی ایک ٹہنی پکڑلی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔

حدیث ۲۱...... رزین رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ صدقے میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔

حدیث ۲۲...... صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، اگر نہ پائے۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ عرض کیا، اگر یہ بھی نہ کرے۔ فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔

حدیث ۲۳...... صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے۔ کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے۔ راستے میں اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔

حدیث ۲۴...... صحیح بخاری ومسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرند یا چوپائے نے کھایا، وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔

۱۔ سائل کو واپس کرنا ہو تو یہ الفاظ کہے۔

حدیث ۲۵ ...... ۲۶: صحیح ترمذی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے۔ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ اسی کے مثل امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۷: صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی ایک شخص گیا اور کہا میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کردوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کردیا گیا۔

حدیث ۲۸: ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان ننگے کو کپڑا پہنا دے، اللہ عزوجل اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ عزوجل اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے، اللہ عزوجل اسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی شراب سر بند) پلائے گا۔

حدیث ۲۹: امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس کا اس شخص پر ایک پیوند بھی رہےگا، یہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہےگا۔

حدیث ۳۰ ...... ۳۱: ترمذی و ابن حبان رحمہما اللہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ اس کے مثل ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۳۲: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے با افادہ تصحیح ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس میں کیا باقی رہا؟ عرض کی سوائے شانہ کے کچھ باقی نہیں۔ ارشاد فرمایا شانہ کے سوا سب باقی ہے۔

حدیث ۳۳: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں، تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض۔ جن کو اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ عزوجل کے نام پر سوال کیا۔ اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا جو سائل اور قوم کے درمیان ہے۔ انہوں نے نہ دیا۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ عزوجل جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ جب انہیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی سب نے سر رکھ دیئے (یعنی سو گئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ عزوجل کی آیتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی اس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو اور وہ تین جنہیں اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔ ایک بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر، تیسرا مالدار ظالم۔

حدیث ۳۴: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب اللہ عزوجل نے زمین پیدا فرمائی تو اس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیئے۔ اب زمین ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا۔ عرض کی اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے جو پہاڑ سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا ہاں لوہا۔ عرض کی اے رب! لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا۔ ہاں آگ۔ عرض کی آگ سے زیادہ بھی کوئی چیز سخت ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔ پانی۔ عرض کی پانی سے بھی زیادہ سخت کچھ ہے؟ فرمایا ہاں ہوا۔ عرض کی، ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے؟ فرمایا ہاں ابن آدم کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا اور اسے بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے۔

حدیث ۳۵: نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے کل مال سے اللہ عزوجل کی راہ میں جوڑا خرچ کرے، جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اسے اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی۔ اس کی کیا صورت ہے؟ فرمایا اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے اور گائے ہوں تو دو گائیں۔

حدیث ۳۶ ...... امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

حدیث ۳۷ ...... امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔

حدیث ۳۸ ...... صحیح بخاری میں ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو پشت غنا سے ہو یعنی اس کے بعد تونگری باقی رہے اور ان سے شروع کرو جو تمہاری عیال میں ہیں۔ یعنی پہلے ان کو دو پھر اوروں کو۔

حدیث ۳۹ ...... ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اگر ثواب کیلئے ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

حدیث ۴۰ ...... زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیحین میں مروی، انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کرایا۔ شوہر اور یتیم بچے جو پرورش میں ہیں، ان کو صدقہ دینا کافی ہوسکتا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ان کو دینے میں دونا اجر ہے۔ ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ۔

حدیث ۴۱ ...... امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

حدیث ۴۲ ...... امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ گھر میں جو کھانے کی چیز ہے۔ اگر عورت اس میں سے کچھ دیدے، مگر ضائع کرنے کے طور پر نہیں تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا یعنی اس صورت میں کہ جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اسی حد تک جو عادت کے موافق ہے مثلاً روٹی دو روٹی جیسا ہندوستان میں عموماً رواج ہے اور اگر شوہر نے منع کردیا ہو یا وہاں کی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔ ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔ عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی کہ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ تو بہت اچھا مال ہے۔

حدیث ۴۳ ...... صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، خازن مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا گیا، پورا پورا دیتا ہے وہ دو صدقہ دینے والوں میں کا ایک ہے۔

حدیث ۴۴ ...... حاکم و طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے ان کی وجہ سے اللہ عزوجل تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا۔ دوسری زوجہ کہ اسے تیار کرتی ہے۔ تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔

حدیث ۴۵ ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ میں فرمایا۔ اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ و علانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی۔

حدیث ۴۶ ...... صحیحین میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا۔ اس کے اور اللہ عزوجل کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کرچکا ہے دکھائی دے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے گا

تو وہی دیکھے گا جو پہلے کر چکا ہے۔ پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو، اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا دے کر اور اسی کے مثل عبداللہ بن مسعود و صدیق اکبر و ام المؤمنین صدیقہ و انس و ابوہریرہ و ابوامامہ و نعمان بن بشیر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۴۷:...... ابو یعلی جابر و ترمذی رحمہم اللہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

حدیث ۴۸:...... امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت کو دفع کرتا ہے۔

حدیث ۴۹:...... طبرانی و بیہقی رحمہما اللہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اپنے خزانہ میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے۔ نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری جائے گا۔ تجھے میں پورا دوں گا اس وقت کہ تو اس کا زیادہ محتاج ہوگا۔

حدیث ۵۰، ۵۱:...... امام احمد و بزار و طبرانی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی رحمہم اللہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آدمی جب کچھ صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔

حدیث ۵۲:...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے۔

حدیث ۵۳:...... طبرانی کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

حدیث ۵۴:...... ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہما الصلاۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اسے مارنے کے لیے لائے، اس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا سب دے کر اپنی جان بچائی۔

حدیث ۵۵:...... ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جس نے حرام مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اس کے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔"

حدیث ۵۶:...... ابو داود و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ انہیں سے مروی ہے کہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: "کم مال والے شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔"

حدیث ۵۷:...... نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ انہیں سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔" کسی نے عرض کی یہ کیونکر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا: "ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے، اس نے اس میں سے لاکھ درہم لے کر صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہیں، اس نے ان میں سے ایک کو صدقہ دیا۔"

روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ اَیَّامًا
مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ
مِسْكِیْنٍؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ
وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘
وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ O اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ
الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْۚ فَالْـٴٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ
الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ
عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

(پ۲، البقرۃ: ۱۸۳ تا ۱۸۷)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

روزہ بہت عمدہ عبادت ہے۔ اس کی فضیلت میں بہت حدیثیں آئیں۔ ان میں سے بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: ...... صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ ؓ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اور امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت میں ہے۔ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے۔ اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر چاہنے والے باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔

امام احمد و نسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ ﷻ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔

حدیث ۲: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ انس ؓ سے راوی کہ کہتے ہیں کہ رمضان آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ آیا اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے۔

حدیث ۳: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا رسول اللہ ﷺ سب قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

حدیث ۴: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے، وہ کہتی ہے: اے رب! تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

حدیث ۵: ...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رمضان کی آخر شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کرلے۔

حدیث ۶: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں سلمان فارسی ؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں وعظ فرمایا۔ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا برکت والا مہینہ آیا۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ ﷻ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ فرمایا جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ ﷻ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول

رحمت ہے اور اس کا وسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ عزوجل اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا۔

حدیث ۷: صحیحین و سنن ترمذی و نسائی و صحیح ابن خزیمہ رحمہم اللہ میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔

حدیث ۸: بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شبِ قدر کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث ۹: امام احمد و حاکم رحمہما اللہ اور طبرانی کبیر میں اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی رحمہما اللہ شعب الایمان میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ روزہ اور قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے رب میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا۔ میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر۔ دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

حدیث ۱۰: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بیہودہ بکے اور نہ چیخے۔ پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ اسی کے مثل امام مالک و ابو داود و ترمذی و نسائی اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۱: طبرانی اوسط میں اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل کے نزدیک اعمال سات قسم کے ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے اور دو کا بدلہ ان کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلہ دس گنا اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے جس کا ثواب اللہ عزوجل ہی جانے۔ وہ دو جو واجب کرنے والے ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملے کہ خالص اسی کی عبادت کرتا تھا کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب۔ دوسرا یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملا کہ اس نے شریک کیا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب اور جس نے برائی کی اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر عمل نہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے گا اور جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا۔ اور جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو کا ثواب ملے گا۔ ایک درہم کا سات سو درہم اور ایک دینار کا ثواب سات سو دینار اور روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے۔ اس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث ۱۲ تا ۱۵: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ سپر ہے اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہے۔ اسی کے قریب قریب جابر و عثمان بن ابی العاص و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۱۶، ۱۷: ابو یعلیٰ و بیہقی سلمہ بن قیصر اور احمد و بزار رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کو جہنم سے اتنا دور کردے گا جیسے کہ کوا کہ جب بچہ تھا اس وقت سے اڑتا رہا۔ یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔

حدیث ۱۸: ابو یعلیٰ و طبرانی رحمہما اللہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ

رکھا اور زمین بھر اسے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب قیامت کے دن ہی ملے گا۔

حدیث ۱۹: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شے کے لیے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

حدیث ۲۰: نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے، ارشاد فرمایا: روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے، ارشاد فرمایا: روزہ کو لازم کرلو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ انہوں نے پھر وہی عرض کی، وہی جواب ارشاد ہوا۔

حدیث ۲۱۔۔۔۲۶: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ عزوجل اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرما دے گا اور اسی کے مثل نسائی و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور طبرانی ابو درداء اور ترمذی رحمہم اللہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس کے اور جہنم کے درمیان اللہ عزوجل اتنی بڑی خندق کر دے گا جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور ہوگی اور ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ غیر رمضان میں اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔

حدیث ۲۷: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔

حدیث ۲۸: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی دعا، اس کو اللہ عزوجل ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد۔

حدیث ۲۹: ابن حبان و بیہقی رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہوگیا۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ عزوجل اس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔

حدیث ۳۱: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ اللہ عزوجل جنت کو حکم فرماتا ہے، کہتا ہے: مستعد ہو جا اور میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا، قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کی، کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں، جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تو اس وقت

مزدوری پاتے ہیں۔

حدیث ۳۲۔۔۔۔۳۴۔۔۔۔۔ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم حاضر ہوئے حضور ﷺ منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین۔ دوسرے پر چڑھے کہا آمین۔ تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور ﷺ سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔ فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کی۔ وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا آمین جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا۔ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔ میں نے کہا آمین۔ اسی کے مثل ابوہریرہ و حسن بن مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما سے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی۔

حدیث ۳۵۔۔۔۔۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اے گروہ ملائکہ! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

حدیث ۳۶۔۔۔۔۔ ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔

حدیث ۳۷۔۔۔۔۔ بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمائیے تو اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا۔ فرمایا صدیقین اور شہداء میں سے۔

مسائل فقہیہ:

روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا۔ عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر۱۔۔۔۔۔ روزے کے تین درجے ہیں۔ ایک عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرمگاہ کو کھانے پینے جماع سے باز رکھنا۔ دوسرا خواص کا روزہ کہ ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے باز رکھنا۔ تیسرا خاص الخاص کا کہ جمیع ما سوی اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۔۔۔۔۔ روزہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ (1) فرض (2) واجب۔ (3) نفل۔ (4) مکروہ تنزیہی۔ (5) مکروہ تحریمی۔

فرض و واجب کی دو قسمیں ہیں معین و غیر معین فرض۔ معین جیسے ادائے رمضان فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزہ کفارہ واجب معین جیسے نذر معین واجب غیر معین جیسے نذر مطلق۔ نفل دو ہیں نفل مسنون اور نفل مستحب جیسے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرھویں، چودھویں، پندرھویں اور عرفہ کا روزہ پیر اور جمعرات کا روزہ، شش عید کے روزے صوم داود علیہ السلام

یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھ کر افطار کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔ یہ سب مکروہ تنزیہی ہیں مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... روزے کے مختلف اسباب ہیں۔ روزۂ رمضان کا سبب ماہِ رمضان کا آنا۔ روزۂ نذر کا سبب منت ماننا، روزۂ کفارہ کا سبب قسم کا توڑنا یا قتل یا ظہار وغیرہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... ماہِ رمضان کا روزہ فرض جب ہوگا کہ وہ وقت جس میں روزہ کی ابتدا کر سکے پالے یعنی صبح صادق سے ضحوۂ کبریٰ تک کہ اس کے بعد روزہ کی نیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا روزہ نہیں ہو سکتا اور رات میں نیت ہو سکتی ہے مگر روزہ کی محل نہیں۔ لہٰذا اگر مجنون کو رمضان کی کسی رات میں ہوش آیا اور صبح جنون کی حالت میں ہوئی یا ضحوۂ کبریٰ کے بعد کسی دن ہوش آیا تو اس پر رمضان کے روزے کی قضا نہیں۔ جب پورا رمضان اسی جنون میں گزر جائے اور ایک دن بھی ایسا وقت مل گیا جس میں نیت کر سکتا ہے تو سارے رمضان کی قضا لازم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... رات میں روزہ کی نیت اور صبح غشی کی حالت میں ہوئی اور یہ غشی کئی دن تک رہی تو صرف پہلے دن کا روزہ ہوا۔ باقی دنوں کی قضا رکھے۔ اگرچہ پورے رمضان بھر غشی ہی رہی۔ اگرچہ نیت کا وقت نہ ملا۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... ادائے روزۂ رمضان اور نذرِ معین اور نفل کے روزوں کے لیے نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے۔ اس وقت میں جب نیت کر لے یہ روزے ہو جائیں گے۔ لہٰذا آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا پھر بے ہوش ہو گیا اور ضحوۂ کبریٰ کے بعد ہوش آیا تو یہ روزہ نہ ہوا اور آفتاب ڈوبنے کے بعد نیت کی تھی تو ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار) ضحوۂ کبریٰ نیت کا وقت نہیں بلکہ اس سے پیشتر نیت ہو جانا ضروری ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی پر پہنچ گیا نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... نیت کے بارے میں نفل عام ہے۔ سنت و مستحب و مکروہ سب کو شامل ہے کہ ان سب کے لیے نیت کا وہی وقت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... جس طرح اور جگہ بتایا گیا کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں۔ یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اور دن میں نیت کرے تو یہ کہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا اور اگر تبرک و طلبِ توفیق کے لیے نیت کے الفاظ میں انشاء اللہ عزوجل بھی ملا لیا تو حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ نہ ہو مذبذب ہو تو نیت ہی کہاں ہوئی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۹...... دن میں نیت کرے تو ضرور ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اگرچہ ان تین قسم کے روزوں کی نیت دن میں بھی ہو سکتی ہے مگر رات میں نیت کر لینا مستحب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے۔ یہ نیت صحیح نہیں۔ بہر حال وہ روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... رمضان کے دن میں نہ روزہ کی نیت کی ہے نہ یہ کہ روزہ نہیں۔ اگرچہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو روزہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... رات میں نیت کی۔ پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت جاتی نہ رہی۔ وہ پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا

ضرور نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۴......عورت حیض و نفاس والی تھی، اس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیت کی اور صبح صادق سے پہلے حیض و نفاس سے پاک ہوگئی تو روزہ صحیح ہوگیا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۵......دن میں وہ نیت کام کی ہے کہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزہ کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو۔ لہٰذا اگر صبح صادق کے بعد بھول کر بھی کھا پی لیا ہو یا جماع کرلیا تو اب نیت نہیں ہو سکتی۔ (جوہرہ) مگر معتمد یہ ہے کہ بھولنے کی حالت میں اب بھی نیت صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۶......جس طرح نماز میں کلام کی نیت کی مگر بات نہ کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یوہیں روزہ میں توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی چیز نہ کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۷......اگر رات میں روزہ کی نیت کی، پھر پکا ارادہ کرلیا کہ نہیں رکھے گا تو وہ نیت جاتی رہی۔ اگر نئی نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۸......سحری کھانا بھی نیت ہے، خواہ رمضان کے روزے کے لیے ہو یا کسی اور روزہ کے لیے مگر سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۹......رمضان کے ہر روزہ کے لیے نئی نیت کی ضرورت ہے۔ پہلی یا کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزہ کی نیت کرلی تو یہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کے لیے نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۲۰......یہ تینوں یعنی رمضان کی ادا اور نفل و نذر معین مطلقاً روزہ کی نیت سے ہوجاتے ہیں، خاص انھیں کی نیت ضروری نہیں۔ یوہیں نفل کی نیت سے بھی ادا ہوجاتے ہیں بلکہ غیر مریض و مسافر نے رمضان میں کسی اور واجب کی نیت کی جب بھی اسی رمضان کا ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۱......مسافر اور مریض اگر رمضان شریف میں نفل یا کسی دوسرے واجب کی نیت کریں تو جس کی نیت کریں گے وہی ہوگا، رمضان کا نہیں۔ (تنویر الابصار) اور مطلق روزے کی نیت کریں تو رمضان کا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۲......نذر معین یعنی فلاں دن روزہ رکھوں گا، اس میں اگر اس دن کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھا تو جس کی نیت سے روزہ رکھا وہ ہوا، منت کی قضا دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۳......رمضان کے مہینے میں کوئی اور روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ماہ رمضان ہے جب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲۴......کوئی مسلمان دارالحرب میں قید تھا اور ہر سال یہ سوچ کر کہ رمضان کا مہینہ آگیا رمضان کے روزے رکھے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ کسی سال بھی رمضان میں نہ ہوئے بلکہ ہر سال رمضان سے پیشتر ہوئے تو پہلے سال کا تو ہوا ہی نہیں کہ رمضان سے پیشتر رمضان کا روزہ ہو نہیں سکتا اور دوسرے تیسرے سال کی نسبت یہ ہے کہ اگر مطلق رمضان کی نیت کی تھی تو ہر سال کے روزے سال گزشتہ کے روزوں کی قضا ہیں اور اگر اس سال کے رمضان کی نیت سے رکھے تو کسی سال کے نہ ہوئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۵......اگر صورت مذکورہ میں تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور روزہ رکھا مگر واقع میں روزے شوال کے مہینے میں ہوئے تو اگر رات سے نیت کی تو ہوگئے کیونکہ قضا میں قضا کی نیت شرط نہیں بلکہ ادا کی نیت سے بھی قضا ہو جاتی ہے۔ پھر اگر رمضان و شوال دونوں تیس تیس دن یا انتیس انتیس دن کے ہیں تو ایک روزہ اور رکھے کہ عید کا روزہ ممنوع ہے اور اگر رمضان تیس کا تھا اور شوال

انتیس کا تو دو اور روزے رکھے اور رمضان انتیس کا تھا اور یہ تیس پورے ہو گئے اور اگر وہ مہینہ ذی الحجہ کا تھا تو اگر دونوں تیس یا انتیس کے ہیں تو چار روزے اور رکھے اور رمضان تیس کا تھا' یہ انتیس تو پانچ اور بالعکس تو تین رکھے۔ غرض ممنوع روزے نکال کر وہ تعداد پوری کرنی ہوگی جتنے رمضان کے دن تھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... ادائے رمضان اور نذرِ معین اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان اور نذرِ غیر معین اور نفل کی قضاء (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضاء) اور نذرِ معین کی قضا اور کفارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اس معین کی نیت کرے اور ان روزوں کی نیت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے۔ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ اس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے یہ وہ نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... یہ گمان کر کے کہ اس کے ذمہ روزے کی قضا ہے روزہ رکھا اب معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا تو اگر فوراً توڑ دے تو توڑ سکتا ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ پورا کرلے اور فوراً نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا۔ توڑے گا تو قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... رات میں قضا روزے کی نیت کی۔ صبح کو اسے نفل کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... نماز پڑھتے میں روزے کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... کئی روزے قضا ہو گئے تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضا دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہو گئے' کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو نیت یہ ہونی چاہیے کہ اس رمضان کی اور اس رمضان کی قضا اور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا' جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... رمضان کا روزہ بقصد توڑا تھا تو اس پر اس روزہ کی قضا ہے اور ساٹھ روزے کفارہ کے۔ اب اس نے اکسٹھ روزے رکھ لیے۔ قضا کا دن معین نہ کیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے خواہ مطلق روزہ کی نیت ہو یا فرض کی یا کسی واجب کی خواہ نیت معین کی ہو یا تردد کے ساتھ۔ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں پھر اگر رمضان کی نیت ہے تو مکروہ تحریمی ہے ورنہ مقیم کے لیے تنزیہی اور مسافر نے اگر کسی واجب کی نیت کی تو کراہت نہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو مقیم کے لیے بہر حال رمضان کا روزہ ہے اور اگر یہ ظاہر ہو کہ وہ شعبان کا دن تھا اور نیت کسی واجب کی کی تھی تو جس واجب کی نیت تھی وہ ہوا اور اگر کچھ حال نہ کھلا تو واجب کی نیت بے کار گئی اور مسافر نے جس کی نیت کی بہر صورت وہی ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں۔ کراہت اسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے۔ یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں بلکہ عوام کے لیے یہ حکم ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں۔ اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علماء ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے' وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... یوم الشک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کرلے کہ یہ روزہ نفل ہے تردد نہ ہے۔ یوں نہ ہو کہ اگر رمضان ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل کا یا یوں کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ کسی اور واجب کا کہ یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں۔ پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو فرض رمضان ادا ہوگا ورنہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور گنہگار بہر حال ہوا اور یوں بھی نیت نہ کرے کہ یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ ہے ورنہ روزہ نہیں کہ اس صورت میں نہ تو نیت ہی ہوئی نہ روزہ ہوا اور اگر نفل کا پورا ارادہ ہے مگر کبھی کبھی دل میں یہ خیال گزر جاتا ہے کہ شاید آج رمضان کا دن ہو تو اس میں حرج نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... عوام کو یہ حکم دیا گیا کہ ضحوۂ کبریٰ تک انتظار کریں جس نے اس پر عمل کیا مگر بھول کر کھا لیا۔ پھر اس دن کا رمضان ہونا ظاہر ہوا تو روزہ کی نیت کر لے ہو جائے گا کہ انتظار کرنے والا روزہ دار کے حکم میں ہے اور بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (درمختار)

چاند دیکھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۹)

اے محبوب! تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر ابر ہو تو مقدار پوری کرلو۔

حدیث ۲...... نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی تیس پوری کرلو۔

حدیث ۳...... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ ارشاد فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

حدیث ۴...... ابوداؤد و دارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھنا شروع کیا۔ میں نے حضور ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث ۵...... ابوداؤد ام المومنین رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ اتنا کسی اور کا نہ کرتے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر ابر ہوتا تو تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے۔

حدیث ۶...... مسلم میں ابی البختری رحمۃ اللہ علیہ سے راوی کہ کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے۔ جب بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین رات کا ہے۔ کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم ملے اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ فرمایا تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا فلاں رات میں۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مدت دیکھنے سے مقرر فرمائی۔ لہٰذا اس رات کا قرار دیا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔

مسئلہ نمبر ۱...... پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔ شعبان کا اس لیے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لیے اور

ذیقعدہ کا ذوالحجہ کے لیے اور ذی الحجہ کا بقر عید کے لیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۲......شعبان کی انتیس کی شام کو چاند دیکھیں۔ دکھائی دے تو کل روزہ رکھیں ورنہ شعبان کے تیس پورے کر کے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳......کسی نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا مگر اس کی گواہی کسی وجہ شرعی سے رد کر دی گئی۔ مثلاً فاسق ہے یا عید کا چاند اس نے تنہا دیکھا تو اسے حکم ہے کہ روزہ رکھے اگرچہ اپنے آپ عید کا چاند دیکھ لیا ہے اور اس روزہ کو توڑنا جائز نہیں مگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہیں اور اس صورت میں اگر رمضان کا چاند تھا اور اس نے اپنے حساب سے تیس روزے پورے کیے مگر عید کے چاند کے وقت پھر ابر یا غبار ہے تو اسے بھی ایک دن اور رکھنے کا حکم ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴......تنہا اس نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا۔ پھر روزہ توڑ دیا یا قاضی کے یہاں گواہی بھی دی تھی اور ابھی اس نے اس کی گواہی پر حکم نہیں دیا تھا کہ اس نے روزہ توڑ دیا تو بھی کفارہ لازم نہیں۔ صرف اس روزہ کی قضا دے اور اگر قاضی نے اس کی گواہی قبول کر لی۔ اس کے بعد اس نے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم ہے اگرچہ یہ فاسق ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵......جو شخص علم ہیئت جانتا ہے اس کا اپنے علم ہیئت کے ذریعہ سے کہہ دینا کہ چاند ہوا یا نہیں ہوا کوئی چیز نہیں۔ اگرچہ وہ عادل ہو۔ اگرچہ کئی شخص ایسا کہتے ہوں کہ شرع میں چاند دیکھنے یا گواہی سے ثبوت کا اعتبار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶......جو گواہی میں یہ کہنا ضروری ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ بغیر اس کے شہادت نہیں مگر ابر میں رمضان کے چاند کی گواہی میں اس کہنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اس رمضان کا چاند اپنی آنکھ سے آج یا کل فلاں دن دیکھا ہے یونہی اس کی گواہی میں دعویٰ اور مجلس قضا اور حاکم کا حکم بھی شرط نہیں یہاں تک کہ اگر کسی نے حاکم کے یہاں گواہی دی تو جس نے اس کی گواہی سنی اور اس کو بظاہر معلوم ہو کہ یہ عادل ہے اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ حاکم کا حکم اس نے نہ سنا ہو۔ مثلاً حکم دینے سے پہلے ہی چلا گیا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷......ابر اور غبار میں رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ مستور یا عادل شخص سے ہو جاتا ہے۔ وہ مرد ہو خواہ عورت آزاد ہو یا باندی غلام یا اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی ہو جب کہ توبہ کر چکا ہے۔ عادل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبائر گناہ سے بچتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً بازار میں کھانا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸......فاسق اگرچہ رمضان کے چاند کی شہادت دے۔ اس کی گواہی قابل قبول نہیں۔ رہا یہ کہ اس کے ذمہ گواہی دینا لازم ہے یا نہیں۔ اگر امید ہے کہ اس کی گواہی قاضی قبول کر لے گا تو اسے لازم ہے کہ گواہی دے۔ مستور یعنی جس کا ظاہر حال مطابق شرع ہے مگر باطن کا حال معلوم نہیں اس کی گواہی بھی غیر رمضان قابل قبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹......جس عادل شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت ادا کر دے۔ یہاں تک کہ اگر لونڈی یا پردہ نشین عورت نے چاند دیکھا تو اس پر گواہی دینے کے لیے اسی رات میں جانا واجب ہے۔ لونڈی کو اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے آقا سے اجازت لے۔ یونہی آزاد عورت کو گواہی کے لیے جانا واجب اس کے لیے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں مگر یہ حکم اس وقت ہے جب کہ اس کی گواہی پر ثبوت موقوف ہو کہ بے اس کی گواہی کے کام نہ چلے ورنہ کیا ضرورت۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰......جس کے پاس رمضان کے چاند کی شہادت گزری اسے یہ ضرور نہیں کہ گواہ سے یہ دریافت کرے۔ تم نے کہاں سے دیکھا اور وہ کس طرف تھا اور کتنی اونچائی پر تھا وغیرہ وغیرہ۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر جب کہ اس کا بیان مشتبہ ہو تو سوالات کرے۔ خصوصاً عید میں کہ لوگ خواہ مخواہ اس کا چاند دیکھ لیتے ہیں۔ مسئلہ۔ تنہا امام (بادشاہ اسلام) یا قاضی نے چاند دیکھا تو اسے اختیار ہے۔ خواہ خود ہی روزہ رکھنے کا حکم دے یا کسی

کو شہادت لینے کے لیے مقرر کرے اور اس کے پاس شہادت ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کر کے شہادت ادا کرے اور اگر یہ عادل ہے تو لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... کسی نے خود تو چاند نہیں دیکھا مگر دیکھنے والے نے اُسے اپنی شہادت کا گواہ بنایا تو اس کی شہادت کا وہی حکم ہے جو چاند دیکھنے والے کی گواہی کا ہے جب کہ شہادۃ علی الشہادۃ کے تمام شرائط پائے جائیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر مطلع صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں، چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ رہا یہ کہ اس کے لیے کتنے لوگ چاہئیں۔ یہ قاضی کے متعلق ہے۔ جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے، حکم دیدے گا مگر جب کہ بیرون شہر یا بلند جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرتا ہے تو ایک مستور کا قول بھی رمضان کے چاند میں قبول کر لیا جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جماعت کثیرہ کی شرط اس وقت ہے جب روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے شہادت گزرے اور اگر کسی اور معاملہ کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں ثقہ کی شہادت گزری اور قاضی نے شہادت کی بنا پر حکم دے دیا تو اب یہ شہادت کافی ہے۔ روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے بھی ثبوت ہو گیا۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ میرا اس کے ذمہ اتنا دین ہے اور اس کی میعاد یہ ٹھہری تھی کہ جب رمضان آجائے تو دین ادا کر دے گا اور رمضان آگیا مگر یہ نہیں دیتا۔ مدعا علیہ نے کہا یہ ٹھیک ہے کہ اس کا دین میرے ذمہ ہے اور میعاد بھی یہی ٹھہری تھی مگر ابھی رمضان نہیں آیا۔ اس پر مدعی نے دو گواہ گزارے جنھوں نے چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ قاضی نے حکم دے دیا کہ دین ادا کر۔ تو اگرچہ مطلع صاف تھا اور دو ہی گواہیاں ہوئیں مگر اب روزہ رکھنے اور عید کرنے کے حق میں بھی یہی دو گواہیاں کافی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... یہاں مطلع صاف تھا مگر دوسری جگہ صاف تھا۔ وہاں قاضی کے سامنے شہادت گزری۔ قاضی نے چاند ہونے کا حکم دیا۔ اب دو یا چند آدمیوں نے یہاں آکر جہاں مطلع صاف تھا اس بات کی گواہی دی کہ فلاں قاضی کے یہاں دو شخصوں نے فلاں رات میں چاند دیکھنے کی گواہی دی اور اس قاضی نے ہمارے سامنے حکم دے دیا اور دعویٰ کے شرائط بھی پائے جاتے ہیں تو یہاں کا قاضی بھی ان شہادتوں کی بنا پر حکم دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لیے لوگوں سے کہا۔ یہ سب طریقے ناکافی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے اس کی خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کیے تو یہاں والوں کے لیے بھی ثبوت ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... رمضان کی چاند رات کو ابر تھا۔ ایک شخص نے شہادت دی اور اس کی بنا پر روزے کا حکم دے دیا گیا۔ اب عید کا چاند اگر بوجہ ابر کے نہیں دیکھا گیا تو تیس روزے پورے کر کے عید کر لیں اور اگر مطلع صاف ہے تو عید نہ کریں مگر جب دو عادلوں کی گواہی سے رمضان ثابت ہوا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مطلع صاف ہے تو علاوہ رمضان کے شوال و ذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں اور ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو اگرچہ توبہ کر چکا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی دیتے وقت یہ لفظ کہے میں گواہی دیتا ہوں۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر۲۰...... گاؤں میں دو شخصوں نے عید کا چاند دیکھا اور مطلع صاف ہے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس شہادت دیں تو گاؤں والوں سے کہیں اگر یہ عادل ہوں تو عید کرلیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۱...... تنہا امام یا قاضی نے عید کا چاند دیکھا تو انہیں عید کرنا یا عید کا حکم دینا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۲...... انتیسویں رمضان کو کچھ لوگوں نے یہ شہادت دی کہ ہم لوگوں نے ایک دن پہلے چاند دیکھا جس کے حساب سے آج تیس ہے تو اگر یہ لوگ یہیں تھے تو اب ان کی گواہی مقبول نہیں کہ وقت پر گواہی کیوں نہ دی اور اگر یہاں نہ تھے اور عادل ہوں تو قبول کرلی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۳...... رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا۔ شعبان کے تیس دن پورے کرکے روزے رکھنا شروع کردیئے۔ اٹھائیس ہی روزے رکھے تھے کہ عید کا چاند ہوگیا تو اگر شعبان کا چاند دیکھ کر تیس دن کا مہینہ قرار دیا تھا تو ایک روزہ قضا رکھیں اور اگر شعبان کا بھی چاند دکھائی نہ دیا تھا بلکہ رجب کی تیس تاریخیں پوری کرکے شعبان کا مہینہ شروع کیا تو دو روزے قضا کے رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۴...... دن میں ہلال دکھائی دیا زوال سے پہلے یا بعد بہر حال وہ آئندہ رات کا قرار دیا جائے گا۔ یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا۔ اگر تیسویں رمضان کے دن میں دیکھا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور شعبان کی تیسویں تاریخ کے دن میں دیکھا تو یہ دن شعبان کا ہے رمضان کا نہیں۔ لہٰذا آج کا روزہ فرض نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۵...... ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لیے نہیں بلکہ تمام جہان کے لیے ہے مگر دوسری جگہ کے لیے اس کا حکم اس وقت ہے کہ ان کے نزدیک اس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے یعنی دیکھنے کی گواہی یا قاضی کے حکم کی شہادت گزرے یا متعدد جماعتیں وہاں سے آکر خبر دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور وہاں لوگوں نے روزہ رکھا یا عید کی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲۶...... تار یا ٹیلیفون سے رویت ہلال ثابت نہیں ہو سکتی۔ نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے۔ آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انتیس رمضان کو بکثرت ایک جگہ سے دوسری جگہ تار آ گیا۔ بس لو عید ہوگئی یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ تار کیا چیز ہے۔ اولاً تو یہی معلوم نہیں کہ جس کا نام لکھا ہے واقعی اسی کا بھیجا ہوا ہے اور فرض کرو اسی کا ہو تو تمہارے پاس کیا ثبوت۔ اور یہ بھی سہی تو تار میں اکثر غلطیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ ہاں کا نہیں نہیں کا ہاں معمولی بات ہے اور مانا کہ بالکل صحیح پہنچا تو یہ محض ایک خبر ہے شہادت نہیں اور وہ بھی بیسیوں واسطے سے اگر تار دینے والا انگریزی پڑھا ہوا نہیں تو کسی اور سے لکھوائے گا۔ معلوم نہیں کہ اس نے کیا لکھوایا۔ اس نے کیا لکھا۔ آدمی کو دیا اس نے تار والے کو جو کیا۔ اب یہاں کے تار گھر میں پہنچا تو اس نے تقسیم کرنے والے کو دیا۔ اس نے اگر کسی اور کے حوالے کر دیا تو معلوم نہیں کتنے وسائط سے اس کو ملا اور اگر اسی کو دیا جب بھی کتنے واسطے ہیں۔ پھر یہ دیکھئے کہ مسلمان مستور جس کا عادل و فاسق ہونا معلوم نہ ہو اس تک کی گواہی معتبر نہیں اور یہاں جن جن ذریعوں سے تار پہنچا ان میں سب کے سب مسلمان ہی ہوں۔ یہ ایک عقلی احتمال ہے جس کا وجود معلوم نہیں ہوتا اور اگر یہ مکتوب الیہ صاحب بھی انگریزی پڑھے نہ ہوں تو کسی سے پڑھوائیں گے۔ اگر کسی کافر نے پڑھا تو کیا اعتبار اور مسلمان نے پڑھا تو کیا اعتماد کہ صحیح پڑھا۔ غرض شمار کیجئے تو بکثرت ایسی وجہیں ہیں جو تار کے اعتبار سے مانع ہیں۔ فقہا نے تو خط کا اعتبار ہی نہ کیا اگرچہ کاتب کے دستخط و تحریر پہچانتا ہو اور اس پر اس کی مہر بھی ہو کہ اَلْخَطُّ یُشْبِہُ الْخَطَّ وَالْخَاتَمُ یُشْبِہُ الْخَاتَمَ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے تو کیا تار واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ نمبر۲۷...... ہلال دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

حدیث ۱...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا

وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ عزوجل نے کھلایا اور پلایا۔

حدیث ۲...... ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا ہے۔

حدیث ۳...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی میری آنکھ میں مرض ہے۔ کیا روزے کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا ہاں۔

حدیث ۴...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنا، قے اور احتلام۔

تنبیہ: اس باب میں ان چیزوں کا بیان ہے جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رہا یہ امر کہ ان سے روزہ بھی مکروہ ہوتا ہے یا نہیں اس سے بات کو تعلق نہیں، نہ یہ کہ وہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۱...... بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا۔ بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار) کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا مگر جب کہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھا لے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر لے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ بعض مشائخ نے کہا جوان کو دیکھے تو یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کہ جوان اکثر قوی ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور اور اصل حکم یہ ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں بلکہ قوت و ضعف کا لحاظ ہے، لہٰذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی ہو تو یاد دلانا واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا، جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر کی بتی وغیرہ خوشبو سلگتی تھی، اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا اگر پئے گا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳...... بھری سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی نہیں ٹوٹتا۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یوہیں عورت کی طرف بلکہ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا، اگرچہ بار بار نظر کرنے یا جماع وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا، اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہوا ہو ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... غسل کیا اور پانی کی خنکی اندر محسوس ہوئی یا کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا تنکے سے کان کھجایا اور اس پر کان کا میل لگ گیا، پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار کیا ہو یا دانت یا منہ میں

خفیف چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اتر جائے گی اور وہ اتر گئی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔ (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۶...... روزہ دار کے پیٹ میں کسی نے نیزہ یا تیر بھونک دیا اگرچہ اس کا پھالا یا پیکان پیٹ کے اندر رہ گیا یا اس کے پیٹ میں جھلی تک زخم تھا کسی نے کنکری ماری کہ اندر چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر خود اس نے یہ سب کیا اور بھال یا پیکان یا کنکری اندر رہ گئی تو جاتا رہا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷...... بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہو گئے اور اسے پی گیا یا منہ سے رال ٹپکی مگر تار ٹوٹا نہ تھا کہ اسے چڑھا کر پی گیا یا ناک میں رینٹھ آگئی بلکہ ناک سے باہر آگئی مگر منقطع نہ ہوئی تھی کہ اسے چڑھا کر نگل گیا یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا مگر ان باتوں سے احتیاط چاہیے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸...... مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا۔ قصداً نگلی تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹...... بھولے سے جماع کر رہا تھا یاد آتے ہی الگ ہو گیا یا صبح صادق سے پیشتر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی الگ ہو گیا۔ روزہ نہ گیا۔ اگرچہ دونوں صورتوں میں جدا ہونے کے بعد انزال ہو گیا ہو۔ اگرچہ دونوں صورتوں میں جدا ہونا یاد آنے اور صبح ہونے پر ہو کہ جدا ہونے کی حرکت جماع نہیں اور اگر یاد آنے یا صبح ہونے پر فوراً الگ نہ ہوا اگرچہ صرف ٹھہر گیا اور حرکت نہ کی روزہ جاتا رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۰...... بھولے سے کھانا کھا رہا تھا یاد آتے ہی فوراً لقمہ پھینک دیا یا صبح صادق سے پہلے کھا رہا تھا اور صبح ہوتے ہی اگل دیا روزہ نہ گیا اور نگل گیا تو دونوں صورتوں میں جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۱...... غیر سبیلین میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ یوہیں ہاتھ سے منی نکالنے میں۔ اگرچہ یہ سخت حرام ہے کہ حدیث میں اسے ملعون فرمایا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۲...... چوپایہ یا مردہ سے جماع کیا اور انزال نہ ہوا تو روزہ نہ گیا اور انزال ہوا تو جاتا رہا۔ جانور کا بوسہ لیا یا اس کی فرج کو چھوا تو روزہ نہ گیا اگرچہ انزال ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۳...... احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا: جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ (۱۲،۴۹) اور حدیث میں فرمایا: غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۴...... جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ جنبی جس گھر میں ہوتا ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۵...... جس نے یقینی پری سے جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (ردالمحتار) یعنی جب کہ انسانی شکل میں نہ ہو اور انسانی شکل میں ہو تو وہی حکم ہے جو انسان سے جماع کرنے کا ہے۔

مسئلہ نمبر۱۶...... تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر)

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱...... بخاری و احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے رمضان

کہ ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد کو رکھ بھی لے یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے۔ رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔

حدیث ۲...... ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابو امامہ باہلی سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ میں سو رہا تھا، دو شخص حاضر ہوئے اور میرا بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھئے۔ میں نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔ انہوں نے کہا ہم سہل کر دیں گے۔ میں چڑھ گیا۔ جب بیچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے آگے لے گئے۔ میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ الٹے لٹکائے گئے ہیں اور ان کی باچھیں چیری جارہی ہیں جن سے خون بہتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔

حدیث ۳...... ابو یعلیٰ باسناد حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ "اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد مضبوط کی گئی۔ جو ان میں ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے، اس کا خون حلال ہے۔ کلمۂ توحید کی شہادت اور نماز فرض اور روزۂ رمضان اور ایک روایت میں ہے جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقبول نہیں"۔

مسئلہ نمبر۱...... کھانے پینے، جماع کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر۲...... حقہ، سگار، سگریٹ، چرٹ وغیرہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچاتا ہو، بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ پیک تھوک دی ہو کہ اس کے باریک اجزا ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۳...... شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل گیا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گیا یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی۔ دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا۔ اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۴...... روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اگرچہ سوتے میں ایسا ہوا تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵...... کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں رکھی اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو نہیں ٹوٹا ورنہ جاتا رہا لیکن اگر وہ تر ہے اور اس کی رطوبت اندر پہنچی تو مطلقاً جاتا رہا۔ یہی حکم شرمگاہ زن کا ہے۔ شرمگاہ سے مراد اس باب میں فرج داخل ہے۔ یوہیں اگر ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈوری کا دوسرا کنارہ باہر رہا اور جلد نکال لی کہ گلنے نہ پائی تو نہیں گیا اور اگر ڈورے کا دوسرا کنارہ بھی اندر چلا گیا یا بوٹی کا کچھ حصہ اندر رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶...... عورت نے پیشاب کے مقام میں روئی یا کپڑا رکھا اور بالکل باہر نہ رہا تو روزہ جاتا رہا اور خشک انگلی پاخانہ کے مقام میں رکھی یا عورت نے شرمگاہ میں تو روزہ نہ گیا اور بھیگی تھی یا اس پر کچھ لگا تھا تو جاتا رہا بشرطیکہ پاخانہ کے مقام پر اس جگہ رکھی ہو جہاں عمل دیتے وقت حقنہ کا سرا رکھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷...... مبالغہ کے ساتھ استنجا کیا یہاں تک کہ حقنہ رکھنے کی جگہ تک پانی پہنچ گیا۔ روزہ جاتا رہا اور اتنا مبالغہ چاہیے بھی نہیں کہ اس سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۸...... مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالا تو روزہ نہ گیا اگرچہ مثانہ تک پہنچ گیا ہو اور عورت نے شرمگاہ میں

پٹایا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... دماغ یا شکم کی جھلی تک زخم ہے اس میں دوا ڈالی کہ دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا، خواہ وہ دوا تر ہو یا خشک اور اگر معلوم نہ ہو کہ دماغ یا شکم تک پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی جب بھی جاتا رہا اور خشک تھی تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... حقنہ لیا یا نتھنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا روزہ جاتا رہا اور پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جب کہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً کیا ہو۔ یوہیں کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی وہ اس کے حلق میں چلی گئی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا یا منہ کھولا تھا اور پانی کا قطرہ یا اولا حلق میں جا رہا روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... دوسرے کا تھوک نگل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل گیا روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... ڈورا بٹا اسے تر کرنے کے لیے منہ پر گزارا پھر دوبارہ سہ بارہ یوہیں کیا روزہ نہ جائے گا مگر جب کہ ڈورے سے کچھ رطوبت جدا ہو کر منہ میں رہی اور تھوک نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... پاخانہ کا مقام باہر نکل پڑا تو حکم ہے کہ کپڑے سے خوب پونچھ کر اٹھے کہ تری بالکل باقی نہ رہے اور اگر کچھ پانی اس پر باقی تھا اور کھڑا ہو گیا کہ پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ دار استنجا کرنے میں سانس نہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو فاسد نہ ہوا اگرچہ انزال ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو منہ بھر ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا لوٹائی تو اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اگرچہ لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی اور منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قے کے یہ احکام اس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آئے یا صفرا یا خون اور بلغم آیا تو مطلقاً روزہ نہ ٹوٹا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... رمضان میں بلا عذر جو شخص علانیہ قصداً کھائے تو حکم ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ (ردالمحتار)

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضا لازم ہے

مسئلہ نمبر ۲۲...... یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا اگرچہ اپنے ہاتھ سے کھایا ہو تو صرف قضا لازم ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا احتلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان

گیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھالیا تو صرف قضا فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴:..... کان میں تیل ٹپکایا یا پیٹ یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا اس میں دوا ڈالی کہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر، کنکری، مٹی، روئی، کاغذ، گھاس وغیرہا ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیت روزہ روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت نہیں کی تھی دن میں زوال سے پیشتر نیت کی اور بعد نیت کھالیا یا روزہ کی نیت تھی مگر روزۂ رمضان کی نیت نہ تھی یا اس کے حلق میں مینھ کی بوند یا اولا جاتا رہا یا بہت سا پسینہ یا آنسو نگل گیا یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا جو قابل جماع نہ تھی یا مردہ یا جانور سے وطی کی یا ران یا پیٹ پر جماع کیا یا بوسہ لیا یا عورت کے ہونٹ چوسے یا عورت کا بدن چھوا اگرچہ کوئی کپڑا حائل ہو مگر پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوتی ہو اور ان سب صورتوں میں انزال بھی ہو گیا یا ہاتھ سے منی نکالی یا مباشرت فاحشہ سے انزال ہو گیا یا ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو یا عورت روزہ دار سو رہی تھی سوتے میں اس سے وطی کی گئی یا صبح کو ہوش میں تھی اور روزہ کی نیت کر لی تھی پھر پاگل ہو گئی اور اسی حالت میں اس سے وطی کی گئی یا یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھائی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھائی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا یا دو شخصوں نے شہادت دی کہ آفتاب ڈوب گیا اور دو نے شہادت دی کہ دن ہے اور اس نے افطار کر لیا بعد کو معلوم ہوا کہ غروب نہیں ہوا تھا۔ ان سب صورتوں میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵:..... مسافر نے اقامت کی، حیض و نفاس والی عورت پاک ہو گئی، مجنون کو ہوش آ گیا، مریض تھا اچھا ہو گیا، جس کا روزہ جاتا رہا اگرچہ جبراً کسی نے تڑوایا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں چلی گئی، کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر لیا حالانکہ دن باقی تھا تو ان سب صورتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے اسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶:..... نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے اور نیت کر بھی لی پھر وہ روزہ توڑ دیا تو اس دن کی قضا واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷:..... بچہ کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں، اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑے تو پھر پڑھوائیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸:..... حیض و نفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہو گئی اگرچہ ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر اور روزہ کی نیت کر لی تو آج کا روزہ نہ ہوا نہ فرض نہ نفل اور مریض یا مسافر نے نیت کی یا مجنون تھا ہوش میں آ کر نیت کی تو ان سب کا روزہ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹:..... صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی یاد آنے پر فوراً جدا ہو گیا تو کچھ نہیں اور اسی حالت میں رہا تو قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰:..... میت کے روزے قضا ہو گئے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کر دے۔ یعنی جب کہ وصیت کی اور مال چھوڑا ہو ورنہ ولی پر ضروری نہیں کر دے تو بہتر ہے۔

ان صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ہے

رمضان میں روزہ دار مکلف مقیم نے کہ ادائے روزۂ رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے اس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا انزال ہوا ہو یا نہیں یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی چیز لذت کے لیے

کھائی یا پی یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا۔ پھر قصداً کھا پی لیا مثلاً فصد یا پچھنا لیا یا سرمہ لگایا یا جانور سے وطی کی یا عورت کو چھویا یا بوسہ لیا یا مباشرت فاحشہ کی مگر ان سب صورتوں میں انزال نہ ہوا یا پاخانہ کے مقام میں خشک انگلی رکھی اب ان افعال کے بعد قصداً کھا لیا تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور اگر ان صورتوں میں کہ افطار کا گمان نہ تھا اور اس نے گمان کرلیا اگر کسی مفتی نے فتویٰ دے دیا تھا کہ روزہ جاتا رہا اور وہ مفتی ایسا ہو کہ اہل شہر کا اس پر اعتماد ہو۔ اس کے فتویٰ دینے پر اس نے قصداً کھا لیا یا اس نے کوئی حدیث سنی تھی جس کے صحیح معنی نہ سمجھ سکا اور اس غلط معنی کے لحاظ سے جان لیا کہ روزہ جاتا رہا اور قصداً کھا لیا تو اب کفارہ لازم نہیں اگرچہ مفتی نے غلط فتویٰ دیا یا جو حدیث اس نے سنی وہ ثابت نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱...... جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رمضان کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... مسافر بعد صبح کے ضحوۂ کبریٰ سے پہلے وطن کو آیا اور روزہ کی نیت کرلی پھر توڑ دیا یا مجنون اس وقت ہوش میں آیا اور روزہ کی نیت کرکے پھر توڑ دیا تو کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... کفارہ لازم ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اسی دن میں حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری امر ہے یوہیں اگر اپنے کو زخمی کرلیا اور حالت یہ ہو گئی کہ روزہ نہیں رکھ سکتا کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴...... وہ کام کیا جس سے کفارہ واجب ہوتا ہے پھر بادشاہ نے اسے سفر پر مجبور کیا تو کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... مرد کو مجبور کرکے جماع کرایا یا عورت کو مرد نے مجبور کیا۔ پھر اثنائے جماع میں اپنی خوشی سے مشغول رہا یا رہی تو کفارہ لازم نہیں کہ روزہ تو پہلے ہی ٹوٹ چکا ہے۔ (جوہرہ) مجبوری سے مراد اکراہ شرعی ہے جس میں قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا ضرب شدید کی صحیح دھمکی دی جائے اور روزہ دار بھی سمجھے کہ اگر میں اس کا کہنا نہ مانوں گا تو جو کہتا ہے کر گزرے گا۔

مسئلہ نمبر ۶...... کفارہ واجب ہونے کے لیے پیٹ بھر کر کھانا ضروری نہیں تھوڑا سا کھانے سے بھی واجب ہو جائے گا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا یا کسی عالم نے ہی روزہ جانے کا فتویٰ دے دیا۔ اس نے کھا پی لیا جب بھی کفارہ لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... قے آئی یا بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر اس کے بعد کھا لیا تو کفارہ لازم نہیں اور اگر احتلام ہوا اور اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر کھا لیا تو کفارہ لازم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... لعاب تھوک کر چاٹ گیا یا دوسرے کا تھوک نگل گیا تو کفارہ نہیں مگر محبوب کا لعاب یا معظم دینی کا تھوک تبرک کے لیے نگل گیا تو کفارہ لازم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو ورنہ ان میں بھی کفارہ دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... کچا گوشت کھایا اگرچہ مردار کا ہو تو کفارہ لازم ہے مگر جب کہ سڑ گیا ہو یا اس میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۲...... مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گِل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت ہے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں۔ (جوہرہ،عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۳...... نجس شوربے میں روٹی بھگو کر کھائی یا کسی کی کوئی چیز غصب کر کے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور تھوک میں خون تھا اگرچہ خون غالب ہو نگل لیا یا خون پی لیا تو کفارہ نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۴...... کچّی بھی کھائی یا پتہ یا اخروٹ مسلم یا خشک بادام مسلم نگل لیا یا چھلکے سمیت انڈا یا چھلکے کے ساتھ انار کھایا تو کفارہ نہیں اور خشک پستہ یا خشک بادام اگر چبا کر کھایا اور اس میں مغز بھی ہو تو کفارہ ہے اور مسلم نگل لیا ہو تو نہیں اگرچہ پھٹا ہوا ہو اور تر بادام مسلم نگلنے میں بھی کفارہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۵...... پتے کا ساگ کھایا تو کفارہ واجب۔ یہی حکم درخت کے پتوں کا ہے جب کہ کھائے جاتے ہوں ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۶...... خربوزہ یا تربز کا چھلکا کھایا اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھن کرتے ہوں تو کفارہ نہیں ورنہ ہے۔ کچے چاول، باجرا، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ نہیں۔ یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۷...... تل یا تل برابر کوئی کھانے کی چیز باہر سے منہ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل گیا تو روزہ گیا اور کفارہ واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۸...... دوسرے نے نوالہ چبا کر دیا اس نے کھا لیا یا اس نے خود اپنے منہ سے نکال کر کھا لیا تو کفارہ نہیں۔ (عالمگیری) بشرطیکہ اس کے چبائے ہوئے کو لذیذ سمجھتا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۱۹...... سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح طلوع ہو گئی یا بھول کر کھا رہا تھا۔ نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۰...... عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی یا مرد کو وطی کرنے پر مجبور کیا تو عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۱...... مشک، زعفران، کافور، سرکہ کھایا یا خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، باقلا کا پانی پیا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۲...... رمضان میں روزہ دار قتل کے لیے لایا گیا اس نے پانی مانگا کسی نے پانی پلا دیا۔ پھر وہ چھوڑ دیا گیا تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۳...... باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دن تھا اس نے یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا روزہ قصداً توڑ دیا تو اس صورت میں کفارہ ساقط ہے۔ یونہی عورت کو معین تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا اس نے قصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفارہ ساقط ہو گیا۔ یونہی اگر یقین تھا کہ دشمن سے آج لڑنا ہے اور روزہ توڑ ڈالا اور لڑائی نہ ہوئی تو کفارہ واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲۴...... روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے نہ اتنا مال کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان میں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب سے ساٹھ روزے رکھے۔ پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے۔ اگرچہ انسٹھ رکھ چکا تھا۔ اگرچہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چھوٹا ہو مگر عورت کو حیض آ جائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے شمار نہیں کیے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے۔ (کتب کثیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵......اگر دو روزے توڑے تو دونوں کے لیے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ ادا نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار) یعنی جب کہ دونوں دو رمضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ ادا نہ کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کے لیے کافی ہے۔ (جوہرہ) کفارہ کے متعلق دیگر جزئیات کتاب الطلاق باب الظہار میں ان شاء اللہ عزوجل معلوم ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۲۶......آزاد و غلام، مرد و عورت، بادشاہ و فقیر سب پر روزہ توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ باندی کو اگر معلوم تھا کہ صبح ہو گئی، اس نے اپنے آقا کو خبر دی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، اس نے اس کے ساتھ جماع کیا تو لونڈی پر کفارہ واجب ہوگا اور اس کے آقا پر صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار)

روزہ کے مکروہات کا بیان

حدیث ۱......۲...... بخاری و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عزوجل کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ اور اسی کے مثل طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳......۴......ابن ماجہ و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی و دارمی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ اور اسی کے مثل طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

حدیث ۵......۶......بیہقی، ابو عبیدہ و طبرانی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔

حدیث ۷......ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔

حدیث ۸......ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ حضور ﷺ نے انہیں اجازت دی پھر ایک صاحب نے حاضر ہو کر یہی سوال کیا تو انہیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا جوان تھے۔

حدیث ۹......ابو داود و ترمذی رحمہما اللہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی ﷺ کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔

مسائل فقہیہ:

جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱......روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لیے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی غلام کا آقا بد مزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہوگا تو اس کی ناراضی کا باعث ہوگا تو اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں۔ چبانے کے لیے یہ عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے نہ حیض و نفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا ہے جو اسے چبا کر دیدے تو بچے کے کھلانے کے

لیے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) چکھنے کے وہ معنی نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دریافت کرنے کے لیے اس میں سے تھوڑا کھا لیا کہ یوں ہو تو کراہت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا بلکہ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ دریافت کر لیں اور اسے تھوک دیں اس میں سے حلق میں کچھ نہ جانے پائے۔

مسئلہ نمبر ۲...... کوئی چیز خریدی اور اس کا چکھنا ضروری ہے کہ نہ چکھے گا تو نقصان ہوگا تو چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... بلا عذر چکھنا جو مکروہ بتایا گیا یہ فرض روزہ کا حکم ہے نفل میں کراہت نہیں جبکہ اس کی حاجت ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے یوہیں مباشرت فاحشہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں مگر جب کہ زینت کے لیے سرمہ لگایا یا اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے حالانکہ ایک مشت داڑھی ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجہ اولیٰ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے۔ مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے تر کی ہو۔ زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔ (کتب عامہ)

اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۷...... فصد کھلوانا، پچھنے لگوانا مکروہ نہیں جب کہ ضعف کا اندیشہ نہ ہو اور اندیشہ ہو تو مکروہ ہے اسے چاہیے کہ غروب تک مؤخر کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔ کلی میں مبالغہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بھر منہ پانی لے اور وضو و غسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کے لیے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کے لیے بھیگا کپڑا لپیٹا تو مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹...... پانی کے اندر ریاح خارج کرنے سے روزہ نہیں جاتا مگر مکروہ ہے اور روزہ دار کو استنجے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) یعنی اور دنوں میں یہ حکم ہے کہ استنجا کرنے میں نیچے کو زور دیا جائے اور روزہ میں مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو لہٰذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن آرام کرے۔ (درمختار) یہی حکم معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں کہ روزے ادا کر سکیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر روزہ رکھے گا تو کمزور ہو جائے گا کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا تو حکم ہے کہ روزہ رکھے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار) جب کہ کھڑا ہونے سے اتنا ہی عاجز ہو جو باب صلوٰۃ المریض میں گزرا۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح ہونے کا شک ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے مگر افطار اس وقت کرے کہ غروب کا غالب گمان ہو۔ جب تک گمان غالب نہ ہو افطار نہ کرے اگرچہ مؤذن نے اذان کہہ دی ہو اور ابر کے دنوں میں افطار میں جلدی نہ چاہیے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... ایک عادل کے قول پر افطار کر سکتا ہے جب کہ اس کی بات سچی مانتا ہو اور اگر اس کی تصدیق نہ کرے تو اس کے قول کی

جب تک اپنا ظن غالب نہ ہو افطار نہ کرے۔ یونہی مستور کے کہنے پر بھی افطار نہ کرے اور آج کل اکثر اسلامی مقامات میں افطار کے وقت توپ چلنے کا رواج ہے اس پر افطار کر سکتا ہے۔ اگرچہ توپ چلانے والے فاسق ہوں جب کہ کسی عالم محقق توقیت داں محتاط فی الدین کے حکم پر چلتی ہو۔ آج کل کے عام علما بھی اس فن سے ناواقف محض ہیں اور جنتریاں کہ شائع ہوتی ہیں اکثر غلط ہوتی ہیں۔ ان پر عمل جائز نہیں۔ یونہی سحری کے وقت اکثر جگہ نقارہ بجتا ہے۔ انھیں شرائط کے ساتھ اس کا بھی اعتبار ہے اگرچہ بجانے والے کیسے ہی ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۶۔۔۔۔ سحری کے وقت مرغ کی اذان کا اعتبار نہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ صبح سے بہت پہلے اذان شروع کر دیتے ہیں بلکہ جاڑے کے دنوں میں تو بعض مرغ دو بجے سے اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت صبح ہونے میں بہت وقت باقی رہتا ہے یونہی بول چال سن کر اور روشنی دیکھ کر بولنے لگتے ہیں۔ (ردالمحتار مع زیادۃ)

مسئلہ نمبر ۱۷۔۔۔۔ صبح صادق کو رات کا ساتواں حصہ سمجھنا غلط ہے۔ رہا یہ کہ صبح کس وقت ہوتی ہے اسے ہم حصہ سوم باب الاوقات میں بیان کر آئے ہیں وہاں سے معلوم کریں۔

سحری وافطار کا بیان

حدیث ۱۔۔۔۔ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

حدیث ۲۔۔۔۔ مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔

حدیث ۳۔۔۔۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت اور ثرید اور سحری میں۔

حدیث ۴۔۔۔۔ طبرانی اوسط میں اور ابن حبان صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

حدیث ۵۔۔۔۔ ابن ماجہ و ابن خزیمہ و بیہقی رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھانے سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔

حدیث ۶۔۔۔۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن ایک صحابی سے راوی کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے، ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمھیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔

حدیث ۷۔۔۔۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں پر کھانے میں ان شاء اللہ عزوجل حساب نہیں جب کہ حلال کھایا۔ روزہ دار اور سحری کھانے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

حدیث ۸۔۔۔۔ تا ۱۰۔۔۔۔ امام احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کل کی کل برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ نیز عبد اللہ بن عمرو و سائب بن یزید و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی قسم کی روایتیں آئیں۔

حدیث ۱۱۔۔۔۔ بخاری و مسلم و ترمذی رحمہم اللہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ہمیشہ لوگ خیر کے

ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

حدیث ۱۲...... ابن حبان صحیح میں انھیں سے مروی ہے کہ فرمایا میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔

حدیث ۱۳...... احمد و ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

حدیث ۱۴...... طبرانی اوسط میں یعلی بن مرہ رحمہم اللہ سے راوی کہ فرمایا تین چیزوں کو اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

حدیث ۱۵...... ابوداود و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔

حدیث ۱۶...... امام احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

حدیث ۱۷...... ابوداود و ترمذی رحمہما اللہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔ تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔ ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

حدیث ۱۸...... نسائی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔

حدیث ۱۹...... طبرانی کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزوجل اسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔

بیان ان وجوہ کا جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

حدیث ۱...... صحیحین میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھوں۔ ارشاد فرمایا چاہے رکھو چاہے نہ رکھو۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں سولہویں رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم جہاد میں گئے۔ ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ تو نہ روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انہوں نے ان پر۔

حدیث ۳...... ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرما دی۔ (یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرما دیا کہ ان کو اجازت

ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کر لیں۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱...... سفر و حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف ہلاک و اکراہ و نقصان عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں۔ ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲...... سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳...... دن میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ افطار کرنے کے لیے آج کا سفر عذر نہیں البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اور اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم اور اگر دن میں سفر کیا اور مکان پر کوئی چیز بھول گیا تھا اسے لینے واپس آیا اور مکان پر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴...... مسافر نے ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر اقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نیت کر لینا واجب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۵...... حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶...... مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر۷...... ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے۔ محض وہم ناکافی ہے غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔ اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا کسی مسلمان حاذق طبیب مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ (ردالمحتار)

آج کل کے اکثر اطبا اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ سہی تو حاذق طبیب فی زمانہ نایاب ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا کچھ قابل اعتبار نہیں نہ ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ منع کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مضر ہے کس میں نہیں۔

مسئلہ نمبر۸...... باندی کو اپنے مالک کی اطاعت میں فرائض کا موقع نہ ملے تو یہ کوئی عذر نہیں۔ فرائض ادا کرے اور اتنی دیر کے لیے اس پر اطاعت نہیں۔ مثلاً فرض نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو کام چھوڑ دے اور فرض ادا کرے اور اگر اطاعت کی اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹...... عورت کو جب حیض و نفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا اور حیض سے پورے دس دن رات میں پاک ہوئی تو بہرحال کل روزہ رکھے اور کم میں پاک ہوئی تو اگر صبح ہونے کو اتنا عرصہ ہے کہ نہا کر خفیف سا وقت بچے گا تو بھی روزہ رکھے اور اگر نہا کر فارغ ہونے کے وقت صبح چمکی تو روزہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰...... حیض و نفاس والی کے لیے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً۔ روزہ کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں (جوہرہ) مگر چھپ کر کھانا اولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لیے۔

مسئلہ نمبر۱۱...... بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح یا نقصان عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۲...... روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے اختیار ہے اور صبر کیا تو اسے اجر ملے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... سانپ نے کاٹا اور جان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ توڑا ان پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں لہٰذا اگر ان روزوں کے پہلے نفل روزے رکھے تو یہ نفل روزے ہو گئے مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیث میں فرمایا جس پر اگلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے اس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے اور اگر روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھ لے قضا نہ رکھے بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اسی رمضان کے روزے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... خود اس مسافر کو اور اس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر یہ لوگ اپنے اسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں۔ پھر بھی وصیت کی تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے مگر نہ رکھے تو وصیت کر جانا واجب ہے اور عمداً نہ رکھے ہوں تو بدرجہ اولیٰ وصیت کرنا واجب ہے اور وصیت نہ کی بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... ہر روزہ کا فدیہ بقدر صدقۂ فطر ہے اور تہائی مال میں وصیت اس وقت جاری ہوگی جب اس میت کے وارث بھی ہوں۔ اگر وارث نہ ہوں اور سارے مال سے فدیہ ادا ہوتا ہو تو سب فدیہ میں صرف کر دینا لازم ہے۔ یونہی اگر وارث صرف شوہر یا زوجہ ہے تو تہائی نکالنے کے بعد ان کا حق دیا جائے۔ اس کے بعد جو کچھ بچے اگر فدیہ میں صرف ہو سکتا ہے تو صرف کر دیا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... وصیت کرنا صرف اتنے ہی روزوں کے حق میں واجب ہے جن پر قادر ہوا تھا۔ مثلاً دس قضا ہوئے تھے اور عذر جانے کے بعد پانچ پر قادر ہوا تھا کہ انتقال ہو گیا تو پانچ ہی کی وصیت واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اعتکاف واجب اور صدقۂ فطر کا بدلا اگر ورثہ ادا کر دیں تو جائز ہے اور ان کی مقدار وہی بقدر صدقۂ فطر ہے اور زکوٰۃ دینا چاہیں تو جتنی واجب تھی اسی قدر نکالیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر جاڑوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کرلے اور ان کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آ گئی کہ روزہ رکھ سکے تو فدیہ صدقۂ نفل ہو کر رہ گیا۔ ان روزوں کی قضا رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... قسم یا قتل کے کفارے کا اس پر روزہ ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس روزہ کا فدیہ نہیں اور روزہ توڑنے یا ظہار کا کفارہ اس پر ہے تو اگر روزہ نہ رکھ سکے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... کسی نے ہمیشہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور برابر روزے رکھے تو کوئی کام نہیں کرسکتا جس سے بسر اوقات ہو تو اسے بقدر ضرورت افطار کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلہ میں فدیہ دے اور اس کی بھی قوت نہ ہو تو استغفار کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے کہ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی اور یہ گمان کر کے کہ اس کے ذمہ کوئی روزہ ہے شروع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ نہیں ہے۔ اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا۔ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... نفل روزہ قصداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا۔ مثلاً اثنائے روزے میں حیض آگیا جب بھی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... عیدین یا ایام تشریق میں روزہ نفل رکھا تو اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں۔ نہ اس کے توڑنے سے قضا واجب بلکہ اس روزہ کا توڑ دینا واجب ہے اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی منت پوری کرنی واجب ہے مگر ان دنوں میں نہیں بلکہ اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے۔ بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کسی نے یہ قسم کھائی کہ اگر تو روزہ نہ توڑے تو میری عورت کو طلاق ہے تو اسے چاہیے کہ اس کی قسم سچی کردے یعنی روزہ توڑ دے۔ اگرچہ روزہ قضا ہو اگرچہ بعد زوال ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... اس کی کسی بھائی نے دعوت کی تو ضحوۂ کبریٰ کے قبل روزۂ نفل توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منت و قسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لیے تو شوہر تڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قضا واجب ہوگی مگر اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے یا شوہر اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاق بائن دیدے یا مر جائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو۔ مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضا رکھ سکتی ہے بلکہ اگر وہ منع کرے جب بھی اور ان دنوں میں بھی بغیر اس کی اجازت کے نفل نہیں رکھ سکتی۔ رمضان اور قضائے رمضان کے لیے شوہر کی اجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اس کی ممانعت پر بھی رکھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... باندی غلام بھی علاوہ فرائض کے مالک کی بغیر اجازت نہیں رکھ سکتے۔ ان کا مالک چاہے تو تڑوا سکتا ہے پھر اس کی قضا مالک کی اجازت پر یا آزاد ہونے کے بعد رکھیں۔ البتہ غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا تو کفارے کے روزے بغیر آقا کی اجازت کے رکھ سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... مزدور یا نوکر اگر نفل روزہ رکھے تو کام پورا نہ کرسکے گا تو مستاجر یعنی جس کا نوکر ہے یا جس نے مزدوری پر اسے رکھا ہے اس کی اجازت کی ضرورت ہے اور کام پورا کرسکے تو کچھ ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... لڑکی کو باپ اور ماں کو بیٹے اور بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں اور ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزہ

سے منع کر دیں اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اطاعت کرے۔ (ردالمحتار)

روزہ نفل کے فضائل

1. عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں کو بھی رکھے

حدیث ۱: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث ۲: مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلاۃ اللیل ہے۔

حدیث ۳: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا، مگر یہ عاشورہ کا دن اور یہ رمضان کا مہینہ۔

حدیث ۴: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے، یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا، ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی، یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا، لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔

حدیث ۵: صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مجھے اللہ عزوجل پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

2. یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ

حدیث ۶ تا ۱۰: صحیح مسلم و سنن ابی داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مجھے اللہ عزوجل پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے مثل سہل بن سعد و ابو سعید خدری و عبداللہ بن عمر و زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۱۱: ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیہقی و طبرانی رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے۔ مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے کہ ابو داود و نسائی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

3. شوال[1] میں چھ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں

حدیث ۱۲، ۱۳: مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی رحمہم اللہ ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عزوجل کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اس کی یادگار قائم کرنا درست و محبوب ہے کہ نعمت خاصہ یاد آئے گی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا، خود قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ۔ اللہ کے دنوں کو یاد کرو اور ہم مسلمانوں کے لیے ولادت اقدس سید عالم ﷺ سے بڑھ کر کون سا دن ہوگا جس کی یادگار قائم کریں کہ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل میں ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں تو عید عید ہوئی، اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ فیہ وُلِدتُ اس دن میری ولادت ہوئی۔ ۱۲ منہ

ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۱۴ ...... ۱۵ ...... نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد و طبرانی و بزار رحمہم اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔

حدیث ۱۶ ...... طبرانی اوسط میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

4. شعبان کا روزہ اور پندرھویں شعبان کے فضائل

حدیث ۱۷ ...... طبرانی و ابن حبان رحمہما اللہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت[1] والے کو۔

حدیث ۱۸ ...... ۱۹ ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس میں اللہ عزوجل جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب[2] کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی اس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔

حدیث ۲۰ ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل شعبان کی پندرھویں شب میں تجلی فرماتا ہے استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ۲۱ ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں۔ ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے اور ایسا اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔

حدیث ۲۲ ...... ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضورِ اقدس ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے میں نے نہ دیکھا۔

5. ہر مہینے میں تین روزے خصوصاً ایامِ بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ

حدیث ۲۳ ...... ۲۴ ...... بخاری و مسلم و نسائی رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] بہتر یہ ہے کہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے جب بھی حرج نہیں ۱۲ منہ

[2] جن دو شخصوں میں کوئی دنیوی عداوت ہو تو اس رات کے آنے سے پہلے انھیں چاہیے کہ ہر ایک دوسرے سے مل جائے اور ہر ایک دوسرے سے اپنی خطا معاف کروالے تاکہ حضرت الٰہی میں بھی شامل ہو اور انھیں عداوت کی بنا پر محروم نہ ہونا پڑے۔ ... اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ ۱۴ شعبان کو وقت آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور خطا معاف کراتے اور جگہ کے مسلمان بھی ایسا ہی کریں تو نہایت مناسب و بہتر ہے ۱۲ منہ

ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مہینے میں تین روزے رکھوں۔

حدیث ۲۵......۲۶...... صحیح بخاری و مسلم عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر مہینے میں تین روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ اسی کے مثل قرہ بن ایاس ؓ سے مروی ہے۔

حدیث ۲۷......۲۸...... امام احمد و ابن حبان رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور بزار رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی دور کرتے ہیں۔

حدیث ۲۹...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

حدیث ۳۰...... امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابو ذر ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔

حدیث ۳۱...... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ اور عشرہ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔

حدیث ۳۲...... نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر میں۔

6. پیر اور جمعرات کے روزے

حدیث ۳۳......تا ۳۵...... سنن ترمذی میں ابو ہریرہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ اسی کے مثل اسامہ بن زید و جابر ؓ سے مروی ہے۔

حدیث ۳۶...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے روایت ہے کہ حضور ﷺ پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا۔ ان دونوں دنوں میں اللہ ﷻ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم جدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے۔ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔

حدیث ۳۷...... ترمذی شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔

حدیث ۳۸...... صحیح مسلم شریف میں ابو قتادہ ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ سے پیر کے دن روزے کا سبب دریافت کیا گیا۔ فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

7. بعض اور دنوں کے روزے

حدیث ۳۹...... ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھ دی جائے گی۔

حدیث ۴۰......۴۱...... طبرانی اوسط میں انہیں سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے چہار شنبہ و پنج شنبہ و جمعہ کو روزے رکھے اللہ ﷻ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے اور انس ؓ کی روایت میں

ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت و زمرد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق کرے تو جو گناہ کیا ہے بخش دیا جائے گا اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

حدیث ۴۳: ...... مسلم و نسائی رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: راتوں میں جمعہ کی رات کو قیام کے لیے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو۔ ہاں کوئی کسی قسم کا روزہ رکھتا تھا اور جمعہ کا دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔

حدیث ۴۴: ...... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ رحمہم اللہ انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے جمعہ کا دن عید ہے۔ لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اس کے قبل یا بعد روزہ رکھو۔

حدیث ۴۵: ...... صحیح بخاری و مسلم میں محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا ہاں اس گھر کے رب کی قسم۔

منت کے روزہ کا بیان

شرعی منت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اس کے لیے مطلقاً چند شرطیں ہیں۔

(1) ایسی چیز کی منت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو۔ عیادت مریض اور مسجد میں جانے اور جنازے کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہو سکتی۔

(2) وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو۔ لہٰذا وضو و غسل و نظر مصحف کی منت صحیح نہیں۔

(3) اس چیز کی منت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو۔ خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔

(4) جس چیز کی منت مانی وہ خود بذاتہٖ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منت صحیح ہو جائے گی مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ اگر اس کی منت مانی تو منت ہو جائے گی۔ اگرچہ حکم یہ ہے کہ اس دن نہ رکھے بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کی وجہ سے خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔

(5) ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا کہ یہ منت صحیح نہیں۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱: ...... منت صحیح ہونے کے لیے کچھ یہ ضروری نہیں کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو۔ اگر کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے منت کے الفاظ جاری ہو گئے منت صحیح ہو گئی یا کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ عزوجل کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے اور زبان سے ایک مہینہ نکلا۔ مہینے بھر کا روزہ واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲: ...... ایام منہیہ یعنی عید و بقر عید اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں کے روزے رکھنے کی منت مانی اور انہیں دنوں میں رکھ بھی لیے تو اگرچہ گنہگار ہوا مگر منت ادا ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳: ...... اس سال کے روزے کی منت مانی تو ایام منہیہ چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھے اور ان دنوں کے بدلے کے اور

دنوں میں رکھے اور اگر ایام منہیہ میں بھی رکھ لیے تو منت پوری ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ ایام منہیہ سے پہلے منت مانی اور اگر ایام منہیہ گزرنے کے بعد مثلاً ذی الحجہ کی چودھویں شب میں اس سال کے روزے کی منت مانی تو ختم ذی الحجہ تک روزہ رکھنے سے منت پوری ہوگئی کہ یہ سال ختم ذی الحجہ پر ختم ہو جاتا ہے اور رمضان سے پہلے اس سنہ کے روزے کی منت مانی تھی تو رمضان کے بدلے کے روزے اس کے ذمہ نہیں اور اگر منت میں پے در پے روزہ کی شرط یا نیت کی جب بھی جن دنوں میں روزہ کی ممانعت ہے ان میں روزہ نہ رکھے مگر بعد میں پے در پے ان دنوں کی قضا رکھے اور اگر ایک دن بھی بے روزہ رہا تو اس دن کے پہلے جتنے روزے رکھے تھے ان سب کا اعادہ کرے اور اگر ایک سال کے روزے کی منت کی تو سال بھر روزہ رکھنے کے بعد پینتیس یا چونتیس دن کے اور رکھے یعنی ماہ رمضان اور پانچ دن ایام منہیہ کے بدلے کہ اگرچہ ان دنوں میں بھی اس نے روزے رکھے ہوں کہ اس صورت میں یہ کافی نہیں البتہ اگر یوں کہا کہ ایک سال کے روزے پے در پے رکھوں گا تو اب ان دنوں کے روزے کی ضرورت نہیں مگر اس صورت میں اگر پے در پے نہ ہوں گے تو سرے سے پھر رکھنے ہوں گے مگر ایام منہیہ میں نہ رکھے بلکہ سال پورا ہونے پر پانچ دن علی الاتصال رکھ لے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... منت کے الفاظ میں یمین کا بھی احتمال ہے۔ لہٰذا یہاں چھ صورتیں ہوں گی۔ (1)۔ ان لفظوں سے کچھ نیت نہ کی نہ منت کی نہ یمین کی۔ (2)۔ فقط منت کی نیت کی یعنی یمین ہونے نہ ہونے کسی کا ارادہ نہ کیا۔ (3) منت کی نیت کی اور یہ کہ یمین نہیں۔ (4)۔ یمین کی نیت کی اور یہ کہ منت نہیں۔ (5)۔ منت اور یمین دونوں کی نیت کی۔ (6)۔ فقط یمین کی نیت کی اور منت ہونے نہ ہونے کی کچھ نہیں۔ پہلی تین صورتوں میں فقط منت ہے کہ پوری نہ کرے تو قضا دے اور چوتھی صورت میں یمین ہے کہ اگر پوری نہ کی تو کفارہ دینا ہوگا۔ پانچویں اور چھٹی صورتوں میں منت اور یمین دونوں ہیں پوری نہ کرے تو منت کی قضا دے اور یمین کا کفارہ۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۵...... اس مہینے کے روزے کی منت مانی اور اس میں ایام منہیہ ہیں تو ان میں روزے نہ رکھے بلکہ ان کے بدلے کے بعد میں رکھے اور رکھ لیے تو گنہگار ہوا مگر منت پوری ہوگئی اور اس صورت میں پورے ایک مہینے کے روزے واجب نہیں بلکہ منت ماننے کے وقت سے اس مہینے میں جتنے دن باقی ہیں ان دنوں میں روزے واجب ہیں اور اگر وہ مہینہ رمضان کا تھا تو منت ہی نہ ہوئی کہ رمضان کے روزے تو خود ہی فرض ہیں۔ ہاں اگر ماہ رمضان کے روزوں کی منت مانی اور رمضان آنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو ایک ماہ تک مسکین کو کھانا کھلانے کی وصیت واجب ہے اور اگر کسی معین مہینے کی منت مانی مثلاً رجب یا شعبان کی تو پورے مہینے کا روزہ ضروری ہے۔ وہ مہینہ انتیس کا ہو تو انتیس روزے اور تیس کا ہو تو تیس اور ناغہ نہ کرے۔ پھر اگر کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اس کو بعد میں رکھ لے۔ پورے مہینے کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... ایک مہینے کے روزے کی منت مانی تو پورے تیس دن کے روزے واجب ہیں اگرچہ جس مہینے میں رکھے وہ انتیس ہی کا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی روزہ ایام منہیہ میں نہ ہو کہ اس صورت میں اگر ایام منہیہ میں روزے رکھے تو گنہگار تو ہوا ہی وہ روزے بھی ناکافی ہیں اور پے در پے کی شرط لگائی یا دل میں نیت کی تو یہ ضروری ہے کہ ناغہ نہ ہونے پائے۔ اگر ناغہ ہوا اگرچہ ایام منہیہ میں تو اب سرے سے ایک مہینے کے علی الاتصال روزے رکھے یعنی یہ ضروری ہے کہ ان تیس دنوں میں کوئی دن ایسا نہ ہو جس میں روزے کی ممانعت ہے اور پے در پے کی نہ شرط لگائی نہ نیت میں ہے تو متفرق طور پر تیس روزے رکھ لینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی اگر عورت نے ایک ماہ پے در پے روزے رکھنے کی منت مانی تو اگر ایک مہینہ یا زیادہ طہارت کا زمانہ ملتا ہے تو ضروری ہے کہ ایسے وقت شروع کرے کہ حیض آنے سے پیشتر تیس دن پورے ہو جائیں ورنہ حیض آنے کے بعد اب سے تیس پورے کرنے ہوں گے اور اگر مہینہ پورا ہونے سے پہلے حیض آ جایا کرتا ہے تو حیض سے پہلے جتنے روزے رکھ چکی ہے انہیں حساب کرلے۔ جو باقی رہ گئے ہیں انہیں حیض ختم ہونے کے بعد متصلاً بلا ناغہ پورا کرلے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... پے در پے روزے کی منت مانی تو ناغہ کرنا جائز نہیں اور متفرق طور پر مثلاً دس روزے کی منت مانی تو ناغہ کر کے رکھنا جائز

ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۸...... منت دو قسم ہے۔ ایک معلق کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا یا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ عزوجل کے لیے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہ ہے۔ دوسری غیر معلق جو کسی چیز کے ہونے نہ ہونے پر موقوف نہیں بلکہ یہ کہ اللہ عزوجل کے لیے میں اپنے اوپر اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہ واجب کرتا ہوں۔ غیر معلق میں اگرچہ وقت یا جگہ وغیرہ معین کرے مگر منت پوری کرنے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اس سے پیشتر یا اس کے غیر میں نہ ہو سکے بلکہ اگر اس وقت سے پیشتر روزے رکھ لیے یا نماز پڑھ لی وغیرہ وغیرہ تو منت پوری ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... اس رجب کے روزے کی منت مانی اور جمادی الاخریٰ میں روزے رکھ لیے اور یہ مہینہ انتیس کا ہوا۔ اگر رجب بھی انتیس کا ہوا تو پوری ہو گئی ایک اور کی ضرورت نہیں اور تیس کا ہوا تو ایک روزہ اور رکھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اس رجب کے روزے کی منت مانی اور رجب میں بیمار رہا تو دوسرے دنوں میں ان کی قضا رکھے اور قضا میں اختیار ہے کہ لگاتار روزے ہوں یا ناغہ دے کر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... معلق میں شرط پائی جانے سے پہلے منت پوری نہیں کر سکتا۔ اگر پہلے ہی روزے رکھ لیے بعد میں شرط پائی گئی تو اب پھر رکھنا واجب ہوگا پہلے کے روزے اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... ایک دن کے روزے کی منت مانی تو اختیار ہے کہ ایام منہیہ کے سوا جس دن چاہے روزہ رکھ لے۔ یوہیں دو دن تین دن میں بھی اختیار ہے۔ البتہ اگر ان میں پے درپے کی نیت کی تو پے درپے رکھنا واجب ہوگا ورنہ اختیار ہے کہ ایک ساتھ رکھے یا ناغہ دے کر اور متفرق کی نیت کی اور پے درپے رکھے جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... ایک ساتھ دس روزوں کی منت مانی اور پندرہ روزے رکھے۔ بیچ میں ایک دن افطار کیا اور یہ یاد نہیں کہ کون سے دن روزہ نہ تھا تو لگاتار پانچ دن اور رکھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مریض نے ایک ماہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور صحت نہ ہوئی۔ مر گیا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر ایک دن کے لیے بھی اچھا ہو گیا تھا اور روزہ نہ رکھا تو پورے مہینے بھر کے فدیہ کی وصیت کرنا واجب ہے اور اس دن روزہ رکھ لیا جب بھی باقی دنوں کے لیے وصیت کرنی چاہیے۔ یوہیں اگر تندرست نے منت مانی اور مہینہ پورا ہونے سے پہلے مر گیا تو اس پر بھی وصیت کرنا واجب ہے اور اگر رات میں منت مانی تھی اور رات ہی میں مر گیا جب بھی وصیت کر دینی چاہیے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... یہ منت مانی کہ جس دن فلاں شخص آئے گا اس دن اللہ کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے تو اگر ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر آیا اور اس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو روزہ رکھ لے اور اگر رات میں آیا تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر زوال کے بعد آیا یا کھانے کے بعد آیا یا منت ماننے والی عورت تھی اور اس دن اسے حیض تھا تو ان صورتوں میں بھی کچھ نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ جس دن فلاں آئے گا اس دن کا اللہ عزوجل کے لیے مجھے ہمیشہ روزہ رکھنا ہے اور کھانا کھانے کے بعد آیا تو اس دن کا روزہ تو نہیں مگر آئندہ ہر ہفتہ میں اس دن کا روزہ اس پر واجب ہو گیا۔ مثلاً پیر کے دن آیا تو ہر پیر کو روزہ رکھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... یہ منت مانی کہ جس دن فلاں آئے گا اس روز کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے اور دوسری منت یہ مانی کہ جس دن فلاں کو صحت ہو جائے گی اس دن کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے۔ اتفاقاً جس دن وہ آیا اسی دن وہ اچھا بھی ہو گیا تو ہر ہفتہ میں صرف اسی ایک دن کا روزہ رکھنا اس پر ہمیشہ واجب ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... آدھے دن کے روزے کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

اعتکاف کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ (پ۲، البقرۃ:۱۸۷)

عورتوں کو ہاتھ مت لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

حدیث ۲...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انھیں سے راوی کہتے ہیں کہ معتکف پر سنت (یعنی حدیث سے ثابت) یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہو نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جا سکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

حدیث ۳...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔

حدیث ۴...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱...... مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔ آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کر سکتا ہے مگر اسے مولیٰ سے اجازت لینی ہوگی اور مولیٰ کو بہرحال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲...... مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہو سکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں۔ اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہتیری مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳...... سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں، پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۴...... عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کر لے بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نوافل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵...... اگر عورت نے گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶...... خنثیٰ مسجد بیت میں اعتکاف نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۷...... اعتکاف تین قسم ہے۔

(1) واجب کہ اعتکاف کی منّت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔

(2) سنّت مؤکدہ کہ رمضان کے پورے عشرۂ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب نیت اعتکاف کی تو سنّت مؤکدہ ادا نہ ہوئی اور یہ اعتکاف سنّت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ۔

(3) ان دو کے علاوہ اور جو اعتکاف کیا جائے۔ وہ مستحب و سنّت غیر مؤکدہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے چلا آیا اعتکاف ختم ہو گیا۔ (عالمگیری)

یہ بغیر محنت ثواب مل رہا ہے کہ فقط نیت کر لینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے۔ اسے تو نہ کھونا چاہیے۔ مسجد میں اگر دروازہ پر یہ عبارت لکھ دی کہ" اعتکاف کی نیت کر لو اعتکاف کا ثواب پاؤ گے" تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم ہو جائے اور جو جانتے ہیں ان کے لیے یاد دہانی ہو۔

مسئلہ نمبر ۹...... اعتکاف سنّت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنّت ادا نہ ہوئی بلکہ نفل ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... منّت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا۔ جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات کے اعتکاف کی منّت مانی تو یہ منّت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہو سکتا اور اگر یوں کہا کہ ایک دن رات کا مجھ پر اعتکاف ہے تو یہ منّت صحیح ہے اور اگر آج کے اعتکاف کی منّت مانی اور کھانا کھا چکا ہے تو منّت صحیح نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... یوہیں اگر ضحوۂ کبریٰ کے بعد منّت مانی اور روزہ نہ تھا تو یہ منّت صحیح نہیں کہ اب روزہ کی نیت نہیں کر سکتا بلکہ اگر روزہ کی نیت کر سکتا ہو مثلاً ضحوۂ کبریٰ سے قبل جب بھی منّت صحیح نہیں کہ یہ روزہ نفل ہوگا اور اس اعتکاف میں روزہ واجب درکار۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... یہ ضروری نہیں کہ خاص اعتکاف ہی کے لیے روزہ ہو بلکہ روزہ ہونا ضروری ہے اگرچہ اعتکاف کی نیت سے نہ ہو مثلاً اس رمضان کے اعتکاف کی منّت مانی تو وہی رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی ہیں اور اگر رمضان کے روزے تو رکھے مگر اعتکاف نہ کیا تو اب ایک ماہ کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اعتکاف کرے اور اگر یہ نہ کیا یعنی روزے رکھ کر اعتکاف نہ کیا اور دوسرا رمضان آ گیا تو اس رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی نہیں۔ یوہیں اگر کسی اور واجب کے روزے رکھے تو یہ اعتکاف ان روزوں کے ساتھ بھی ادا نہیں ہو سکتا بلکہ اب اس کے لیے خاص اعتکاف کی نیت سے روزے رکھنا ضروری ہیں اور اگر اس صورت میں رمضان کے اعتکاف کی منّت مانی تھی نہ روزے رکھے نہ اعتکاف کیا، اب ان روزوں کی قضا رکھ رہا ہے تو ان قضا روزوں کے ساتھ وہ اعتکاف کی منّت بھی پوری کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... نفل روزہ رکھا تھا اور اس دن کے اعتکاف کی منّت مانی تو یہ منّت صحیح نہیں کہ اعتکاف واجب کے لیے نفل روزہ کافی نہیں اور یہ روزہ واجب ہو نہیں سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... ایک مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی تو یہ منّت رمضان میں پوری نہیں کر سکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لیے روزے رکھنے ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت نے اعتکاف کی منّت مانی تو شوہر منّت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور اب بائن ہونے یا موت شوہر کے بعد منّت پوری کرے۔ یوہیں لونڈی غلام کو ان کا مالک منع کر سکتا ہے۔ یہ آزاد ہونے کے بعد پوری کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دے دی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا اور مولیٰ نے باندی غلام کو اجازت دے دی جب بھی روک سکتا ہے۔ اگرچہ اب روکے گا تو گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... شوہر نے ایک مہینے کے اعتکاف کی اجازت دی اور عورت لگاتار پورے مہینے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کہ تھوڑے تھوڑے کر کے ایک مہینہ پورا کرے اور اگر کسی خاص مہینے کی اجازت دی ہے تو اب اختیار نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے۔ اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا۔ اگرچہ بھول کر نکلا ہو۔ یوہیں اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ یوہیں عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف کیا۔ واجب یا مسنون تو بغیر عذر وہاں سے نکل نہیں سکتی اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔ ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو، مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے۔ اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔ دوم حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر موذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے موذن کی تخصیص نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے دور ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضرور نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے بلکہ اپنے مکان پر بھی جا سکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں۔ ایک نزدیک دوسرا دور تو نزدیک والے مکان میں جائے۔ بعض مشائخ فرماتے ہیں۔ دور والے میں جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پیشتر سنتیں پڑھ لے اور اگر دور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے مگر اس اندازہ سے جائے کہ اذان ثانی سے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے اور یہ بات اس کی رائے پر ہے۔ جب اس کی سمجھ میں آجائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت رہے گا چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتوں کی پڑھ کر چلا آئے اور ظہر احتیاطی پڑھنی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آکر پڑھے اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو بھی وہ اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر یہ مکروہ ہے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ مسجد میں اعتکاف کیا وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اعتکاف کے زمانہ میں حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اعتکاف پورا کر کے جائے اور اگر وقت کم ہے کہ اعتکاف پورا کرے گا تو حج جاتا رہے گا تو حج کو چلا جائے پھر سرے سے اعتکاف کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳…… اگر وہ مسجد گر گئی یا کسی نے مجبور کرکے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴…… اگر ڈوبنے یا جلنے والے کے بچانے کے لیے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لیے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لیے گیا اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵…… عورت مسجد میں معتکف تھی اسے طلاق دی گئی تو گھر چلی جائے اور اسی جگہ اعتکاف کو پورا کرلے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶…… اگر منت ماننے وقت یہ شرط کرلی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ اور مجلس علم میں حاضر ہوگا تو یہ شرط جائز ہے۔ اب اگر ان کاموں کے لیے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا مگر خالی دل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷…… پاخانہ پیشاب کے لیے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا اعتکاف فاسد ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸…… معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں۔ جماع کے علاوہ اوروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں۔ احتلام ہو گیا یا خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹…… معتکف نے دن میں بھول کر کھا لیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ گالی گلوچ یا جھگڑا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور و بے برکت ہوتا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰…… معتکف نکاح کر سکتا ہے اور عورت کو رجعی طلاق دی ہے تو رجعت بھی کر سکتا ہے مگر ان امور کے لیے اگر مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ (عالمگیری، درمختار) مگر جماع اور بوسہ وغیرہ سے اس کو رجعت حرام ہے اگرچہ رجعت ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۱…… معتکف نے حرام مال یا نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری) مگر اس حرام کا گناہ ہوا توبہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۲…… بے ہوشی اور جنون اگر طویل ہوں کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف جاتا رہا اور قضا واجب ہے اگرچہ کئی سال کے بعد صحت ہو اور اگر معتوہ یعنی بوہرا ہو گیا جب بھی اچھے ہونے کے بعد قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳…… معتکف مسجد ہی میں کھائے پیے اور سوئے ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ (درمختار وغیرہ) مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۴…… معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے یا سونے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵…… معتکف کو اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے اور اگر خرید و فروخت بقصد تجارت ہو تو ناجائز ہے اگرچہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶…… معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا

ثواب سمجھ کر ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں بلکہ یہ اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے مگر بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... معتکف نہ چپ رہے نہ کلام کرے تو کیا کرے؟ یہ کرے کہ قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت اور درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس و تدریس، نبی ﷺ و دیگر انبیا علیہم السلام کے سیر و اذکار اور اولیا و صالحین کی حکایت اور امور دین کی کتابت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... ایک دن کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں۔ طلوع فجر سے پیشتر مسجد میں چلا جائے اور غروب کے بعد چلا آئے اور اگر دو دن یا تین دن یا زیادہ دنوں کی منت مانی یا دو یا تین یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی منت مانی تو ان دونوں صورتوں میں اگر صرف دن یا صرف راتیں مراد لیں تو نیت صحیح ہے۔ لہٰذا پہلی صورت میں منت صحیح ہے اور صرف دنوں میں اعتکاف واجب ہوا اور اس صورت میں اختیار ہے کہ اتنے دنوں کا لگاتار اعتکاف کرے یا متفرق طور پر اور دوسری صورت میں منت صحیح نہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں صورتوں میں دن اور رات مراد ہیں یا کچھ نیت نہ کی تو دونوں صورتوں میں دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے۔ اور علی الاتصال اتنے دنوں کا اعتکاف ضروری ہے تفریق نہیں کرسکتا نیز اس صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ دن سے پہلے جو رات ہے اس میں اعتکاف ہو۔ لہٰذا غروب آفتاب سے پہلے جانے اعتکاف میں چلا جائے اور جس دن پورا ہو غروب آفتاب کے بعد نکل آئے اور اگر دن کی منت مانی اور کہتا ہے کہ میں نے دن کہہ کر رات مراد لی تو یہ نیت صحیح نہیں اور رات کا اعتکاف واجب ہے۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹...... عید کے دن کے اعتکاف کی منت مانی تو کسی اور دن میں جس دن روزہ رکھنا جائز ہے اس کی قضا کرے اور اگر یمین کی نیت کی تھی تو کفارہ دے اور عید ہی کے دن کرلیا تو منت پوری ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... کسی دن یا کسی مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو اس سے پیشتر بھی اس منت کو پورا کرسکتا ہے یعنی جبکہ معلّق نہ ہو اور مسجد حرم شریف میں اعتکاف کرنے کی منت مانی تو دوسری مسجد میں بھی کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... ماہ گذشتہ کے اعتکاف کی منت مانی تو صحیح نہیں۔ منت مان کر معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو منت ساقط ہوگئی پھر مسلمان ہوا تو اس کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی پھر مرگیا تو ہر روزہ کے بدلے بقدر صدقۂ فطر کے مسکین کو دیا جائے یعنی جب کہ وصیت کی ہو اور اس پر واجب ہے کہ وصیت کرجائے اور وصیت نہ کی مگر وارثوں نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا جب بھی جائز ہے۔ مریض نے منت مانی اور مرگیا تو اگر ایک دن کو بھی اچھا ہوگیا تو ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی قدر دیا جائے اور ایک دن کو بھی اچھا نہ ہوا تو کچھ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ بات اس کے اختیار میں ہے کہ جس مہینے کا چاہے اعتکاف کرے مگر لگا تار اعتکاف میں بیٹھنا واجب ہے اور اگر یہ کہے کہ میری مراد ایک مہینے کے صرف دن تھے راتیں نہیں تو یہ قول نہیں مانا جائے گا۔ دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے اور تیس دن کہا تھا جب بھی یہی حکم ہے۔ ہاں اگر منت مانتے وقت یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کے دنوں کا اعتکاف ہے راتوں کا نہیں تو صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوا اور اب یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر تیس دن کا اعتکاف کرلے اور اگر یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کی راتوں کا

اعتکاف ہے دنوں کا نہیں تو کچھ نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴:..... اعتکاف نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا اور اعتکاف مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں کیلئے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں اور منت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معین مہینے کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے ورنہ اگر علی الاتصال واجب ہوا تھا تو سرے سے اعتکاف کرے اور علی الاتصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵:..... اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوٹا مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی ان میں بھی قضا واجب ہے اور ان میں اگر بعض فوت ہو تو کل کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضا کر دے اور کل فوت ہو تو کل کی قضا۔ ہے اور منت میں علی الاتصال واجب ہوا تھا تو علی الاتصال کل کی قضا ہے۔ (ردالمحتار)

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی آلَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ اَنْبِیَائِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

وَ اَوْلِیَائِہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حج کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (پ۴، اٰل عمرٰن ۹۶۔۹۷)

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ (پ۲، البقرۃ ۱۹۶) اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور ﷺ نے سکوت فرمایا انہوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا: جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو۔ اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حدیث ۲: صحیحین میں انھیں سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ عزوجل اور رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: اللہ ﷺ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: حجِ مبرور۔

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انھیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حدیث ۴: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انھیں سے راوی کہ عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

حدیث ۵: مسلم و ابن خزیمہ رحمہما اللہ وغیرہما عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔

حدیث ۶ و ۷: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔ اور ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا: ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں، حج و عمرہ۔ اور صحیحین میں انھیں سے روای کہ فرمایا: تمہارا جہاد حج ہے۔

حدیث ۸: ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

حدیث ۹...... بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

حدیث ۱۰...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۱، ۱۲...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور اسی کے مثل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث ۱۳...... ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے، اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا: حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔ تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (پ۱، البقرۃ: ۱۰۵)

حدیث ۱۴ تا ۱۶...... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: حج کرنے والے اللہ عزوجل کے وفد ہیں، اللہ عزوجل نے انھیں بلایا، یہ حاضر ہوئے، انہوں نے اللہ سے سوال کیا، اس نے انھیں دیا۔ اسی کے مثل ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث ۱۷...... بزار و طبرانی رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی۔

حدیث ۱۸...... اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔ اور ابو داود و دارمی رحمہما اللہ کی روایت میں یوں ہے کہ جس کا حج کا ارادہ ہو تو جلدی کرے۔

حدیث ۱۹...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داود علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ عزوجل! جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انھیں تو کیا عطا فرمائے گا؟ فرمایا: ہر زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے، ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انھیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرما دوں گا۔

حدیث ۲۰...... طبرانی کبیر میں اور بزار رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں تمہیں سوال کرو۔ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور اس کے ساتھ طواف افاضہ کو۔

اس شخص نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! اسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور ﷺ سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا: جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا

منادی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام میں کوئی غلام ہو اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کی مثل ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے میرے بندے دور دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے اگر تمہارے گناہ ریتے کے ذروں کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا میرے بندو واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو اور جمروں پر رمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ گناہ مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لئے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانۂ آئندہ میں عمل کر اور زمانۂ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔

حدیث ۲۱: ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کیلئے نکلا اور مر گیا۔ قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔

حدیث ۲۲: طبرانی و ابو یعلیٰ و دار قطنی و بیہقی رحمہم اللہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔

حدیث ۲۳: طبرانی جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہے نبی ﷺ نے فرمایا یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ عزوجل کے ضمان میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

حدیث ۲۴، ۲۵: دارمی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اسی کی مثل ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۶: ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔

حدیث ۲۷: شرح سنہ میں انہیں سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ فرمایا پراگندہ سر میلا کچیلا۔ دوسرے نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ کسی اور نے عرض کی سبیل کیا ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔

حدیث ۲۸: ابو داود و ابن ماجہ ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

مسائل فقہیہ

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کیلئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے

سنہ ۹ ہجری میں حج فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

(عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱...... دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔ حج کو جانے کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے۔ مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... لڑکا خوبصورت امرد ہو تو جب تک داڑھی نہ نکلے باپ اسے جانے سے منع کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴...... مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا تو قرض لے کر جائے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہوگا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قدرت دے گا تو ادا کر دوں گا پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولا عزوجل اس پر مواخذہ نہ فرمائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پیشتر حج کے افعال نہیں ہو سکتے سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

حج واجب ہونے کی شرائط

مسئلہ نمبر ۱...... حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔

(1) اسلام لہٰذا اگر مسلمان ہونے سے پیشتر استطاعت تھی پھر فقیر ہو گیا اور اسلام لایا تو زمانۂ کفر کی استطاعت کی بنا پر اسلام لانے کے بعد حج فرض نہ ہوگا کہ جب استطاعت تھی اس کا اہل نہ تھا اور اب کہ اہل ہوا استطاعت نہیں اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔ (عالمگیری) یوہیں اگر اثنائے حج مرتد ہو گیا تو احرام باطل ہو گیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا تو پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا اور حج کیا تو ہوگا ورنہ نہیں۔

(2) اور دارالحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔ لہٰذا جس وقت استطاعت تھی یہ معلوم نہ تھا اور جب معلوم ہوا اس وقت استطاعت نہ ہو تو فرض نہ ہوا اور جاننے کا ذریعہ یہ ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں نے جن کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو اسے خبر دی یا ایک عادل نے خبر دی جب بھی واجب ہو گیا اور دارالاسلام میں ہے تو اگرچہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو فرض ہو جائے گا کہ دارالاسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔ (عالمگیری)

(3) بلوغ۔ نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ جبکہ سمجھ والا ہو یا اس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جبکہ ناسمجھ ہو بہر حال وہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ نمبر ۳...... نابالغ اور وقوف عرفہ سے پیشتر بالغ ہو گیا تو اگر اسی پہلے احرام میں رہ گیا تو حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا اور اگر سرے سے احرام باندھ کر وقوف عرفہ کیا تو حجۃ الاسلام ہوا۔ (عالمگیری)

(4) عاقل ہونا۔ مجنون پر فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴...... مجنون تھا اور وقوف عرفہ سے پہلے جنون جاتا رہا اور نیا احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج حجۃ الاسلام ہو گیا ورنہ نہیں اور بوہرا بھی مجنون کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... حج کرنے کے بعد مجنون ہوا پھر اچھا ہوا تو اس جنون کا حج پر کوئی اثر نہیں یعنی اب اسے دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں اگر احرام کے وقت اچھا تھا پھر مجنون ہو گیا اور اسی حالت میں افعال ادا کیے پھر برسوں کے بعد ہوش میں آیا تو حج فرض ادا ہو گیا۔ (منسک)

(5) آزاد ہونا۔ باندی غلام پر حج فرض نہیں اگرچہ مدبر یا مکاتب یا ام ولد ہوں اگرچہ ان کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دے دی ہو اگرچہ وہ مکہ ہی میں ہوں۔

مسئلہ نمبر ۶...... غلام نے اپنی مولیٰ کے ساتھ حج کیا تو یہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا۔ آزاد ہونے کے بعد اگر شرائط پائے جائیں تو پھر کرنا ہوگا اور اگر مولیٰ کے ساتھ حج کو جا رہا تھا راستہ میں اس نے آزاد کر دیا تو اگر احرام سے پہلے آزاد ہوا اب احرام باندھ کر حج کیا تو حجۃ الاسلام ادا ہو گیا اور احرام باندھنے کے بعد آزاد ہوا تو حجۃ الاسلام نہ ہوگا اگرچہ نیا احرام باندھ کر حج کیا ہو۔ (عالمگیری)

(6) تندرست ہو کہ حج کو جا سکے اعضا سلامت ہوں، انکھیارا ہو۔ اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو، حج فرض نہیں۔ یوہیں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرا دیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور حجۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہو گئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط بھی پائے جاتے تھے اور حج نہ کیا پھر اپاہج وغیرہ ہو گیا کہ حج نہیں کر سکتا تو اس پر وہ حج فرض باقی ہے خود نہ کر سکے تو حج بدل کرائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

(7) سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔

مسئلہ نمبر ۸...... کسی نے حج کے لیے اس کو اتنا مال مباح کر دیا کہ حج کر لے تو حج فرض نہ ہوا کہ اباحت سے ملک نہیں ہوتی اور فرض ہونے کے لئے ملک درکار ہے خواہ مباح کرنے والا اس پر احسان ہو جیسے غیر لوگ یا نہ ہو جیسے ماں باپ اولاد یوہیں اگر عاریۃً سواری مل جائے گی جب بھی فرض نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹...... کسی نے حج کے لئے مال ہبہ کیا تو قبول کرنا اس پر واجب نہیں دینے والا اجنبی ہو یا ماں باپ اولاد وغیرہ مگر قبول کر لے گا تو حج واجب ہو جائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰...... سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و لباس و خادم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لئے کافی چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل و عیال کے نفقہ میں قدر متوسط کا اعتبار ہے نہ کمی ہو نہ اسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اس پر واجب ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔ (تنویر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... سواری سے مراد اس قسم کی سواری ہے جو عرفاً اور عادۃً اس شخص کے حال کے موافق ہو مثلاً اگر محمول پر آرام پسند ہو تو اس کے لئے شقدف درکار ہوگا۔ یوہیں توشہ میں اس کے لیے مناسب غذائیں چاہیے معمولی کھانا میسر آنا فرض ہونے کے لئے کافی نہیں جبکہ وہ اچھی غذا کا عادی ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ دوست احباب کے لیے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ جو ضروریات بتائے گئے ان کے لیے ہو اور آنے جانے کے اخراجات کے لیے کافی ہے مگر کچھ بچتا نہیں کہ احباب وغیرہ کے لیے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... جس کی بسر اوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہوگئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کر سکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ کھیتی کے سامان ہل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے۔ اور پیشہ والوں کے لیے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق بچنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... سواری میں یہ بھی شرط ہے کہ خاص اس کے لیے ہو اگر دو شخصوں میں مشترک ہے کہ باری باری دونوں تھوڑی تھوڑی دور سوار ہوتے ہیں تو یہ سواری پر قدرت نہیں اور حج فرض نہیں۔ یونہی اگر اتنی قدرت ہے کہ ایک منزل کے لیے مثلاً کرایہ پر جانور لے پھر ایک منزل پیدل چلے علیٰ ہذا القیاس تو یہ سواری پر قدرت نہیں۔ (عالمگیری) آج کل جو شقدف اور شبری کا رواج ہے کہ ایک شخص ایک طرف سوار ہوتا ہے اور دوسرا دوسری طرف اگر یوں دو شخصوں میں مشترک ہو تو حج فرض ہوگا کہ سواری پر قدرت پائی گئی اور پیدل چلنا نہ پڑا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مکہ معظمہ یا مکہ معظمہ سے تین دن سے کم کی راہ والوں کے لیے سواری شرط نہیں اگر پیدل چل سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے اگرچہ سواری پر قادر نہ ہوں اور اگر پیدل نہ چل سکیں تو ان کے لیے بھی سواری پر قدرت شرط ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... میقات سے باہر کا رہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اس کے لیے شرط نہیں لہٰذا اگر فقیر ہو جب بھی اسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کرے گا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہوگیا۔ (منسک، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اس کی ضرورت نہیں کہ محمل وغیرہ تمام کی سواریوں کا کرایہ اس کے پاس ہو بلکہ اگر کجاوے پر بیٹھنے کا کرایہ اس کے پاس ہے تو حج فرض ہے ہاں اگر کجاوے پر بیٹھ نہ سکتا ہو تو محمل وغیرہ کے کرایہ سے قدرت ثابت ہوگی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مکہ اور مکہ کے قریب والوں کو سواری کی ضرورت ہو تو خچر یا گدھے کے کرایہ پر قادر ہونے سے بھی سواری پر قدرت ہو جائے گی اگر اس پر سوار ہو سکیں۔ بخلاف دور والوں کے کہ ان کے لیے اونٹ کا کرایہ ضروری ہے کہ دور والوں کے لیے خچر وغیرہ سوار ہونے اور سامان لادنے کے لیے کافی نہیں اور یہ فرق ہر جگہ ملحوظ رہنا چاہیے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... پیدل کی طاقت ہو تو پیدل حج کرنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے جو پیدل حج کرے اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... فقیر نے پیدل حج کیا پھر مالدار ہوگیا تو اس پر دوسرا حج فرض نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اتنا مال ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے مگر اس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے یعنی جبکہ حج کا زمانہ آگیا ہو اور اگر پہلے نکاح میں خرچ کر ڈالا اور مجرد رہنے میں خوف معصیت تھا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... رہنے کا مکان اور خدمت کا غلام اور پہننے کے کپڑے اور برتنے کے اسباب ہیں تو حج فرض نہیں یعنی لازم نہیں کہ انہیں بیچ کر حج کرے اور اگر مکان ہے مگر اس میں رہتا نہیں غلام ہے مگر اس سے خدمت نہیں لیتا تو بیچ کر حج کرے اور اگر اس کے پاس نہ مکان ہے نہ غلام وغیرہ اور روپیہ ہے جس سے حج کر سکتا ہے مگر مکان وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہے اور خریدنے کے بعد حج کے لائق نہ بچے گا تو فرض ہے کہ حج کرے اور

ہاتھوں میں اٹھانا گناہ ہے یعنی اس وقت کہ اس شہر والے حج کو جا رہے ہوں اور اگر پہلے مکان وغیرہ خریدنے میں اٹھا دیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... کپڑے جنھیں استعمال میں نہیں لاتا انھیں بیچ ڈالے تو حج کر سکتا ہے تو بیچے اور حج کرے اور اگر مکان بڑا ہے جس کے ایک حصہ میں رہتا ہے باقی فاضل پڑا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ فاضل کو بیچ کر حج کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... جس مکان میں رہتا ہے اگر اسے بیچ کر اس سے کم حیثیت کا خریدے تو اتنا روپیہ بچے گا کہ حج کر لے تو بیچنا ضروری نہیں مگر ایسا کرے تو افضل ہے لہٰذا مکان بیچ کر حج کرنا اور کرایہ کے مکان میں گزر کرنا تو بدرجہ اولیٰ ضرور نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... جس کے پاس سال بھر کے خرچ کا غلہ ہو تو یہ لازم نہیں کہ بیچ کر حج کو جائے اور اس سے زائد ہے تو اگر زائد کے بیچنے میں حج کا سامان ہو سکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۶...... دینی کتابیں اگر اہل علم کے پاس ہیں جو اس کے کام میں رہتی ہیں تو انہیں بیچ کر حج کرنا ضروری نہیں اور بے علم کے پاس ہوں اور اتنی ہوں کہ بیچے تو حج کر سکے گا تو اس پر حج فرض ہے۔ یونہی طب اور ریاضی وغیرہ کی کتابیں اگرچہ کام میں رہتی ہوں اگر اتنی ہوں کہ بیچ کر حج کر سکتا ہے تو حج فرض ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

(8) وقت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر دور کا رہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہیں اس وقت شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا تو فرض نہ ہوا۔ یونہی اگر عادت کے موافق سفر کرے تو نہیں پہنچے گا اور تیزی اور دوڑ دھوپ کرکے جائے تو پہنچ جائے گا جب بھی فرض نہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ نمازیں پڑھ سکے اگر اتنا وقت ہے کہ نمازیں وقت میں پڑھے گا تو نہ پہنچے گا اور نہ پڑھے تو پہنچ جائے گا تو فرض نہیں۔ (ردالمحتار)

وجوب ادا کے شرائط: یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائط ادا کہ وہ پائے جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائے جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضروری ہو گا وہ شرائط یہ ہیں۔

(1) راستہ میں امن ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضروری نہیں جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بدامنی قابل لحاظ نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر بدامنی کے زمانے میں انتقال ہو گیا اور وجوب کی شرطیں پائی جاتی تھیں تو حج بدل کی وصیت ضروری ہے اور امن قائم ہونے کے بعد انتقال ہوا تو بطریق اولیٰ وصیت واجب ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸...... اگر امن کیلئے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے مجبور ہے لہٰذا اس دینے والے پر مواخذہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... راستہ میں چونگی وغیرہ لیتے ہوں تو یہ امن کے منافی نہیں اور نہ جانے کے لئے عذر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... یونہی یہ کہ آج کل حاجیوں کو ٹیکا لگاتے ہیں یہ بھی عذر نہیں

(2) عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی جیسے خسر شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں جا سکتی آزادیا

مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اس کے ہمراہ سفر نہیں کرسکتی مراہق ومراہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جا سکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت کا غلام اس کا محرم نہیں کہ اس کے ساتھ حرمت نکاح ہمیشہ کے لئے نہیں کہ اگر آزاد کر دے اس سے نکاح کر سکتی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... باندیوں کو بغیر محرم کے سفر جائز ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگرچہ زنا سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے مثلاً جس عورت سے معاذ اللہ زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا مگر اس لڑکی کو اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی مگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا یعنی فرض ادا ہو جائے گا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... عورت کے نہ شوہر ہے نہ محرم تو اس پر یہ واجب نہیں کہ حج کے جانے کیلئے نکاح کر لے اور جب محرم ہے تو حج فرض کے لئے محرم کے ساتھ جائے اگرچہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو اور نفل اور منت کا حج ہو تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو (درمختار و ردالمحتار)

(3) جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو۔ وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق بائن کی ہو یا رجعی کی

(4) قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

صحت ادا کے لئے نو شرطیں ہیں کہ وہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں۔

(1) اسلام۔ کافر نے حج کیا تو نہ ہوا۔ (2) احرام۔ بغیر احرام حج نہیں ہو سکتا۔ (3) زمان۔ یعنی حج کے لئے جو زمانہ مقرر ہے اس سے قبل افعال حج نہیں ہو سکتے مثلاً طواف قدوم وسعی کہ حج کے مہینوں سے قبل نہیں ہو سکتے اور وقوف عرفہ نویں کے زوال سے قبل یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت دسویں سے قبل نہیں ہو سکتا۔ (4) مکان۔ طواف کی جگہ مسجد الحرام شریف ہے اور وقوف کے لئے عرفات ومزدلفہ۔ کنکری مارنے کے لئے منیٰ قربانی کے لئے حرم یعنی جس فعل کے لئے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہوگا۔ (5) تمیز (6) عقل۔ جس میں تمیز نہ ہو جیسے ناسمجھ بچہ یا جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون یہ خود وہ افعال نہیں کر سکتے جن میں نیت کی ضرورت ہے مثلاً احرام یا طواف بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فعل میں نیت شرط نہیں جیسے وقوف عرفہ وہ یہ خود کر سکتے ہیں۔ (7) فرائض حج کو بجا لانا مگر جبکہ عذر ہو۔ (8) احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہوگا حج باطل ہو جائے گا۔ (9) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا لہٰذا اگر اس سال حج فوت ہو گیا تو عمرہ کر کے احرام کھول دے اور سال آئندہ جدید احرام سے حج کرے اور اگر احرام نہ کھولا بلکہ اسی احرام سے حج کیا تو حج نہ ہوا۔

حج فرض ادا ہونے کے لئے نو شرطیں ہیں۔ (1) اسلام۔ (2) مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔ (3) عاقل (4) بالغ ہونا۔ (5) آزاد ہونا۔ (6) اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔ (7) نفل کی نیت نہ ہونا۔ (8) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔ (9) فاسد نہ کرنا۔ ان میں بہت باتوں کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے بعض کی آئندہ آئے گی۔

حج کے فرائض:

مسئلہ نمبر ۳۷..... حج میں یہ چیزیں فرض ہیں۔ (1) احرام کہ یہ شرط ہے (2) وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے

دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرا۔ (3) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔ پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف و طواف رکن ہیں۔ (4) نیت۔ (5) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔ (6) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا یعنی وقوف اس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔ مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطن عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

حج کے واجبات: حج کے واجبات یہ ہیں۔ (1) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔ (2) صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔ (3) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے اس کا اعادہ کرے۔ (4) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ سعی کا طواف معتبر کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا (5) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے۔ خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس میں کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔ (6) وقوف میں رات کا کچھ جز آ جانا۔ (7) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (8) مزدلفہ میں ٹھہرنا (9) مغرب و عشا کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آ کر پڑھنا۔ (10) تینوں جمروں پر دسویں گیارہویں بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔ (11) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا (12) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔ (13) سر منڈانا یا بال کتروانا اور اس کا ایام (14) نحر اور (15) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو (16) قران اور تمتع والے کو قربانی کرنا (17) اور اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا (18) طواف افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام طواف افاضہ ہے اور اسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ طواف زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہو سکتا ہے (19) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔ (20) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔ (21) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طواف نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر کرے۔ (22) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جنب و بے وضو نہ ہونا اگر بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔ (23) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دم واجب ہوگا۔ (24) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔ (25) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر منڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔ (26) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طواف رخصت نہیں۔ (27) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔ (28) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا البتہ بعض واجب کا اس حکم سے استثنا ہے کہ ترک پر دم لازم نہیں مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

حج کی سنتیں: (1) طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلا جو طواف کرے اسے طواف قدوم کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں۔ (2) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔ (3) طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا۔ (4) صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔ (5) امام کا مکہ میں ساتویں کو اور (6) عرفات میں نویں کو اور (7) منٰی میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔ (8) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منٰی میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔ (9) نویں رات منٰی میں گزارنا۔ (10) آفتاب نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کو روانہ ہونا۔ (11) وقوف عرفہ کیلئے غسل کرنا (12) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا (13) اور آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منٰی کو چلا جانا۔ (14) دسویں اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منٰی میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منٰی میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منٰی میں رہے (15) ابطح یعنی وادی محصب میں اترنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا ذکر ضمناً بیان میں آئے گا۔ حج کے مستحبات و مکروہات کا بیان بھی موقع موقع سے آئے گا اب جس شخص کی روانگی کا قصد ہو وہ آداب سفر و مقدمات حج جو لکھے جاتے ہیں ان پر عمل کرے۔

آداب سفر ومقدمات حج کا بیان

(1) جس کا قرض آتا یا امانت پاس ہو ادا کر دے جن کے مال ناحق لئے ہوں واپس دے یا معاف کرالے پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔ (2) نماز، روزہ، زکوٰۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔ (3) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضا مند کرے جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے پھر حج فرض کسی کی اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا۔ اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔ (4) اس سفر سے مقصود صرف اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ ہوں ریا و سمعہ و فخر سے جدا رہے۔ (5) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابل اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (6) توشہ مال حلال سے لے ورنہ قبول حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اتر جائے گا۔ اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔ (7) حاجت سے زیادہ توشہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔ (8) عالم کتب فقہ بقدر کفایت کے ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔ (9) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سنت ہے۔ (10) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بددین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر رفیق اجنبی کنبے والے سے بہتر ہے۔ (11) حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔ (12) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔ (13) وقت رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو لہٰذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ جائیں یا کسی کو رخصت کریں تو وقت رخصت یہ دعا پڑھیں أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (ترجمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔ حضور اقدس ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے۔ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَجَنَّبَكَ الرَّدٰى (ترجمہ) اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے تو جہاں ہو اور تقویٰ کو تیرا توشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔ (14) ان سب کے دین جان مال اولاد تندرستی عافیت خدا کو سونپے۔ (15) لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد و قل

سے پڑھ کر باہر نکلے وہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: اے اللہ تیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا، اے اللہ تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے، الٰہی تو میری کفایت کر اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تیری پناہ لینے والا عزت والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، الٰہی تقویٰ کو میرا زادِ راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں، الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل و مال و اولاد میں بری بات دیکھنے سے۔ ۱۲ منہ

(16) گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے (17) بعد میں سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روزِ جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں۔ (18) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور اللہ پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے بچنا اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ سے، اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کئے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔ ۱۲ منہ

اور درود شریف کی کثرت کرے (19) سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو وقت کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔ (20) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور تجربہ دار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے پہننے کے کپڑے وافر ہوں اور متوسط الحال شخص کو چاہیے کہ موٹے اور مضبوط کپڑے لے اور بہتر یہ کہ ان کو رنگ لے اور اگر خیال ہو کہ جاڑوں کا زمانہ آجائے گا تو کچھ گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے اور جاڑوں کا موسم ہو اور خیال ہو کہ واپسی تک گرمی آجائے گی تو کچھ گرمیوں کے کپڑے بھی لے لے بچھانے کو علاوہ گدے اگر چھوٹا سا روئی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ جہاز میں بلکہ اونٹ پر بچھانے کے لئے بہت آرام دیتا ہے بلکہ وہاں پہنچ کر بھی اس کی حاجت پڑتی ہے کیونکہ ہندوستانی آدمی عموماً چارپائیوں پر سونے کے عادی ہوتے ہیں، چٹائی وغیرہ پر سونے میں تکلیف ہوتی ہے اور گدے کی وجہ سے کچھ تلافی ہو جائے گی اور صابن بھی ساتھ لے جائے کہ اکثر اپنے ہاتھ سے کپڑے دھونے پڑتے ہیں کہ وہاں دھوبی میسر نہیں آتے اور ایک دیسی کمبل بھی ہونا چاہیے کہ یہ اونٹ کے سفر میں بہت کام دیتا ہے جہاں چاہو بچھا لو بلکہ بعض مرتبہ جہاز میں بھی کام دیتا ہے اور شغدف پر ڈالنے کے لئے بوری کا ٹاٹ لے لیا جائے چاقو اور سوئی اور سوا بھی ضروری ہے اور کچھ تھوڑی سی دوائیں بھی رکھ لے کہ اکثر حاجت کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً کھانسی، بخار، زکام جس پر بیشتر کہ ان سے کم لوگ بچتے ہیں گل بنفشہ، گاؤزبان، ملیٹھی کہ یہ بخار، زکام، کھانسی میں کام دیں گے۔ قبض کے لئے چار تخم یا کم از کم اسپغول ہو اور بدہضمی کے لئے آلو بخارا، نمک سلیمانی ہو اور کوئی چورن بھی ساتھ ہو کہ اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً بادیان، چوبدینہ، سونٹھ، بالچھڑ، سیاہ نمک، سیاہ زیرہ، کہ انہیں چورن بنا لے کافی ہوگا اور عرق کافور، روغن چنبیلی ہو تو یہ بہت امراض میں کام دیتے ہیں اور وہ دوائیں ضرور ہوں کہ ان کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور میسر نہیں آتیں اگر تم کو خود ضرورت نہ ہوئی اور جس کو ضرورت پڑی اور تم نے دیدی وہ اس کسمپرسی کی حالت میں تمہارے لئے کتنی دعائیں دے گا۔

اور برتنوں کی قسم سے اپنی حیثیت کے موافق ساتھ رکھے ایک دیگچی ایسی جس میں کم از کم دو آدمیوں کا کھانا پک جائے یہ ضروری ہے کہ کیوں کہ اگر تنہا بھی ہے جب بھی بدو کو کھانا دینا ہوگا اور اگر چند قسم کے کھانے کھانا چاہتا ہو تو اسی اندازے سے پکانے کے برتن ساتھ ہوں اور پیالے رکابیاں بھی اسی انداز سے ہوں اور ہر شخص کو ایک مشکیزہ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہے اور تو جہاز پر بھی پانی لینے میں آسانی ہوگی اور اونٹ پر بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا کیونکہ پانی صرف منزل پر ملتا ہے بیچ راستہ میں ملنا دشوار ہے بلکہ نہیں ملتا۔ اگر مشکیزہ ساتھ ہو تو اس میں پانی لے کر اونٹ پر رکھ لو گے کہ پینے کے بھی کام آئے گا اور وضو و طہارت کے لئے بھی اگر تمہارے پاس خود نہ ہو تو کسی سے مانگو گے اور شاید ہی کوئی دے۔ "الا ماشاء اللہ" لوٹا ڈول رسی بھی ساتھ ہو کیونکہ بعض منزلوں پر بعض وقت خود بھرنا پڑتا ہے اور اکثر پانی بیچنے والے مل جاتے ہیں اور جہاز کا نل بعض مرتبہ بند ہو جاتا ہے اس وقت اگر معمولی پانی حاجت سے زیادہ نہ ہو تو وضو وغیرہ وغیرہ ضروریات میں سمندر سے پانی نکال کر کام چلا سکتے ہو کچھ تھوڑے سے پھٹے پرانے کپڑے بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر استنجا سکھانے میں کام دیں گے۔ لوہے کا چولہا بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے اگر کوئلے والا چولہا ہو تو بمبئی سے حسب ضرورت کوئلے بھی خرید لو اور لکڑی والا چولہا بھی ساتھ ہو تو لکڑی لے جانے کی حاجت نہیں اس لئے کہ لکڑی جہاز والے کی طرف سے ضرورت کے لائق ملا کرتی ہے مگر اس صورت میں کلہاڑی کی حاجت پڑے گی کیونکہ جہاز پر موٹی موٹی لکڑیاں ملتی ہیں انہیں چیرنے کی ضرورت پڑے گی اور بمبئی سے کچھ لیموں ضرور لے لو کہ جہاز پر اکثر متلی آتی ہے اس وقت اس سے بہت تسکین ہوتی ہے اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے معمولی نمکین لے لی جائے تو پھر کم آئے گا اور مٹی یا پتھر کی کوئی چیز بھی ہو کہ اگر تیمم کرنا پڑے تو کام دے کہ جہاز میں کس چیز پر تیمم کرو گے اور کچھ نہ ہو تو مٹی کا کوئی برتن ہی ہو جس پر روغن نہ کیا ہو کہ وہ اور کام میں بھی آئے گا اور اس پر تیمم بھی ہو سکے گا بعض جاہل کپڑے پر جس پر غبار کا نام نہیں ہوتا تیمم کر لیا کرتے ہیں نہ یہ تیمم ہو نہ اس تیمم سے نماز جائز۔ ایک اگالدان ہونا چاہیے کہ جہاز میں اگر قے کی ضرورت محسوس ہو تو کام دے گا اور نہایت قے کریں گے اور اسکے علاوہ تھوکنے کے لئے بھی کام دے گا۔

اس کے لئے بمبئی میں خاص اسی مطلب کے اگالدان ٹین کے ملتے ہیں وہاں سے خرید لے اور ایک پیشاب کا برتن بھی ہو اس کی ضرورت بعض مرتبہ جہاز پر بھی پڑتی ہے مثلاً چکر آتا ہے پاخانہ تک جانا دشوار ہے یہ ہوگا تو جہاں ہے وہیں پردہ کر کے فراغت کر سکے گا اور اونٹ پر شب میں بعض مرتبہ اترنے میں خطرہ ہوتا ہے تو یہ ہوگا اس کام کے لئے اترنے کی حاجت نہ ہوگی۔ اس کے لئے بمبئی میں ٹین کا برتن جو خاص اسی کام کے لئے ہوتا ہے خرید لے۔ چائے بھی تھوڑی ساتھ ہو تو آرام دے گی کہ جہاز پر اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سمندر کی مرطوب ہوا کے اثر کو دفع کرتی ہے بدو بہت شوق سے پیتے ہیں۔ اگر تم انہیں چائے پلاؤ گے تو تم سے بہت خوش رہیں گے اور آرام پہنچائیں گے۔ اسی کی پیالیاں تام چینی کی زیادہ مناسب ہیں کہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں بلکہ کھانے پینے کے برتن بھی اسی کے ہوں تو بہتر ہے تھوڑی موم بتیاں بھی ہوں کہ جہاز پر رات میں پاخانہ پیشاب کو جانے میں آرام دیں گی۔ پانی رکھنے کے لئے ٹین کے پیپے ہونے چاہئیں کہ جہاز پر کام دیں گے اور منزل پر بھی۔ اچار چٹنی اگر ساتھ ہوں تو نہایت بہتر کہ ان کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اسباب رکھنے کے لئے ایک چیز کا بڑا صندوق ہونا چاہیے اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بعض مرتبہ جہاز میں مسافروں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ نہیں ملتی اگر یہ ہوگا تو تیسرے درجہ کے مسافر کو بیٹھنے بلکہ تھوڑی تکلیف کے ساتھ اس پر لیٹ رہنے کی جگہ مل جائے گی۔ اپنے صندوق اور بوری اور ہر اسباب پر نام لکھوا لو کہ اگر دوسرے سامان میں مل جائیں تو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

احرام کے کپڑے یعنی تہبند اور چادر بمبئی سے لے لے کیونکہ احرام جہاز ہی پر باندھنا ہوگا اور بہتر یہ کہ دو جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہو تو بدل سکیں گے۔ مستورات ساتھ ہوں تو ان کے احرام کی حالت میں منہ چھپانے کو کھجور کے پنکھے جو خاص اسی کام کے لئے بنتے ہیں بمبئی سے خرید لے کہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے منہ چھپانا جو چہرہ سے چپکی ہو حرام ہے۔ کفن بھی ساتھ ہو کہ موت کا وقت معلوم نہیں یا کم از کم یہ ہوگا کہ وہ کپڑا اس زمین پاک پر پہنچ جائے گا اور اسے زمزم میں غوطہ دے لو گے اور گرمی کا موسم ہو تو پنکھا بھی ساتھ ہو اس کا بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کھانے کے لئے کیا لے جائے کیونکہ اس میں ہر شخص کی مختلف حالت ہے اور لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ اور ہم کس طرح بسر کر سکتے ہیں پھر بھی اس

کے متعلق بعض خاص باتیں عرض کر دیتا ہوں زیادہ توشہ نہ لے کیونکہ سمندر کی ہوا سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اور اس میں سوسریاں پڑ جاتی ہیں۔ صرف اتنا لے کہ جہاز پر کام دے اور کچھ زائد بلکہ گیہوں لے لے کہ اس کو جدہ یا مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاں چاہے پسوا سکتا ہے اور چاول، دال ساتھ لے کہ اکثر کھچڑی پکانی پڑتی ہے اور آٹا بھی ہو کہ متواتر دال وقت سے کھائی جاتی ہے اور استطاعت ہو تو بکرے، مرغیاں، انڈے ساتھ رکھ لے۔ جہاز پر بعض مرتبہ گوشت مل جاتا ہے مگر اس میں خیال کر لے کہ کسی کافر یا مرتد کا ذبح کیا ہوا تو نہیں۔ مسالے پسے ہوئے ہوں اور پیاز، لہسن بھی ہوں، ہڑیاں بھی ہوں تو بہتر ہے۔ مدینہ طیبہ کے راستے میں کئی منزلیں ایسی آتی ہیں جہاں دال نہیں گلتی اس کے متعلق بھی کچھ انتظام کر لے۔ نیز مدینہ طیبہ جانے کے لئے مکہ معظمہ سے بھنے ہوئے چنے لے لیا، بیسن سے لیا جائے کہ بعض مرتبہ اتنا موقع نہیں ملتا کہ دوسرے وقت کے لئے کھانا پکایا جائے۔ ایسے وقت کام دیں گے کچھ حسب حیثیت زیادہ لے کہ بدوؤں کو تھوڑا تھوڑا دیتا رہتا ہے اور زیادہ دو گی سے وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔ مسور کی دال نہ لے کہ جلد گلتی ہے اور بعض دفعہ ایسا ہی موقع ہوتا ہے کہ جلد کھانا تیار ہو جائے۔ (21) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکر الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوف خدا دل میں رکھے۔ غضب سے بچے۔ لوگوں کی بات برداشت کرے۔ اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ بیکار باتوں میں نہ پڑے۔ (22) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جارہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ

واپسی تک مال و اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔ (23) اس وقت آیۃ الکرسی اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک سورۃ لہب کے سوا پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ شریف پڑھے آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے۔ راستہ بھر آرام سے رہے گا۔ (24) نیز اس وقت اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (پ ۲۰ القصص ۸۵) (ترجمہ) بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی طرف واپس کرنے والا ہے ۱۲منہ۔ ایک بار پڑھ لے بالخیر واپس آئے گا۔ (25) ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو "بسم اللہ" تین بار کہے پھر "اللہ اکبر" اور "الحمد للہ" اور "سبحان اللہ" ہر ایک تین تین بار، "لا الٰہ الا اللہ" ایک بار کہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (پ ۲۵ الزخرف ۱۳،۱۴)

(ترجمہ) پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۱۲منہ

اس کے شر سے بچے گا۔ (26) جب دریا میں سوار ہو یہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۲ ھود ۴۱)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (پ ۲۴ الزمر ۶۷)

(ترجمہ) اللہ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہیں پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں ۱۲منہ

ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ (27) جہاز پر سوار ہونے میں کوشش کرے کہ پہلے سوار ہو جائے کیونکہ جو پہلے پہنچ گیا اچھی اور کشادہ جگہ لے سکتا ہے اور جو جگہ لے لی پھر اس کو کوئی ہٹا نہ سکے گا اور اترنے میں جلدی نہ کرے کہ اس میں بعض مرتبہ کوئی سامان رہ جاتا ہے۔ (28) تیسرے درجہ میں سفر کرنے والا جہاز پر بچھانے کو چٹائی ضرور لے لے ورنہ بستر اکثر خراب ہو جاتا ہے چند ہمراہی ہوں تو بعض نیچے کے کمرہ میں جگہ لیں اور بعض اوپر کے کہ

اگر گرمی معلوم ہوئی تو نیچے والے لوہے کے درجہ میں آ کر بیٹھ سکیں گے اور سردی معلوم ہوئی تو یہاں کے پاس چلے جائیں گے۔ (29) جب بمبئی سے روانہ ہوں گے قبلہ کی سمت بدلتی رہے گی اس کے لئے ایک نقشہ دیا جاتا ہے اس سے سمت قبلہ معلوم کر لو گے قطب نما پاس رکھا جائے جدھر وہ قطب بتائے اسی طرف اس دائرہ کا خط شمال کو کر دیا جائے پھر جس سمت کو قبلہ لکھا ہے اس طرح منہ کر کے نماز پڑھیں۔

(30) جدہ میں جہاز کنارہ پر نہیں کھڑا ہوتا جیسے بمبئی میں گودی ہے وہاں نہیں ہے بلکہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر کنارے پہنچتے ہیں یہ بات ضرور خیال میں رکھے کہ جس کشتی میں اپنا سامان ہو اسی میں خود بھی بیٹھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ سامان کسی میں اترا اور آپ دوسری پر بیٹھا تو سامان ضائع ہو جانے کا خوف ہے یا کم از کم تلاش کرنے میں دقت آئے گی۔ کشتی والے بطور انعام کچھ مانگتے ہیں انہیں دے دیا جائے۔ (31) اب یہاں سے سامان کی حفاظت میں پوری کوشش کرے ہر کام میں نہایت چستی و ہوشیاری رکھے، کشتی سے اترنے کے بعد چونگی خانہ میں جسے جمرک کہتے ہیں سامان کی تفتیش ہوتی ہے اس میں فقط یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز تجارت کی غرض سے تو نہیں لایا ہے اگر تجارتی سامان پائیں گے اس کی چونگی لیں گے اور تجارتی سامان نہ ہو تو جو چاہے کتنی ہی کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں ہوں ان سے کچھ تعرض[1] نہ کریں گے۔ (32) مکہ معظمہ میں جتنے معلم ہیں ان سب کے جدہ میں وکیل رہتے ہیں، جب تم کشتی سے اترو گے پھاٹک پر حکومت کا آدمی ہوگا کشتی کا کرایہ جو مقرر ہے وصول کر لے گا اور وہ تم سے پوچھے گا کہ معلم کون ہے، جس معلم کا نام لو گے اس کا وکیل تمہیں اپنے سامان کے ساتھ لے گا اور تمہارے سامان کو اٹھوا کر اپنے یہاں یا کسی کرایہ کے مکان میں لے جائے گا۔ اس وقت تمہیں چاہیے کہ اپنے سامان کے ساتھ خود جاؤ اس لئے کہ بعض مرتبہ سامان گاڑی سے گر جاتا ہے اور گاڑی والے خیال بھی نہیں کرتے۔ اس میں ان کا کیا نقصان ہے کوئی ضرورت کی چیز گر گئی تو تمہیں ہی تکلیف ہوگی۔ (33) جدہ میں پانی کثرت سے اچھا نہیں ملتا، کچھ خفیف کھاری ہوتا ہے۔ پانی خریدو تو دیکھ لیا کرو۔ (34) مکہ معظمہ کے لئے اونٹ کا کرایہ کرنا اسی وکیل کا کام ہے اور اس زمانہ میں حکومت کی طرف سے کرایہ مقرر ہوتا ہے جس سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ شقدف[2] شبری[3] کہ جس کی تمہیں خواہش ہو اس کے موافق وکیل اونٹ کا کرایہ کر دے گا اور کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ اور

1۔ یہ اس زمانہ میں تھا اب اس زمانہ حکومت تبدیل ہو گئی ہے۔

2۔ وہ چارپائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے۔

3۔ ایک چارپائی جو آڑی اونٹ پر رکھی جاتی ہے اس کو شبری کہتے ہیں۔

اسی اونٹ کے کرایہ میں دریا کے کنارے سے مکان تک اسباب لانے کی مزدوری اور مکان کا کرایہ اور وکیل کا محنتانہ سب کچھ جوڑ لیا جاتا ہے۔ تمہیں کسی چیز کے دینے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر تم بدل جانا چاہو تو یہ تمام مصارف تم سے وکیل وصول کرے گا۔ (35) شبری کی پوری قیمت لے لی جاتی ہے جب وہ تمہاری ہو گئی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر جو چاہو کرو، مگر وہ مضبوط ہے تو مدینہ طیبہ کے سفر میں بھی کام دے گی۔ شقدف کا کرایہ لیا جاتا ہے کہ مکہ معظمہ پہنچ کر اب تمہیں اس سے سروکار نہیں، ہاں اگر تم چاہو تو جدہ میں شقدف خرید بھی سکتے ہو جو پورے سفر میں تمہیں کام دے گا۔ پھر جدہ پہنچ کر تھوڑے داموں پر فروخت بھی ہو سکتا ہے۔ شقدف میں زیادہ آرام ہے کہ آدمی سو بھی سکتا ہے اور شبری میں بیٹھا رہنا پڑتا ہے مگر اس میں سامان زیادہ رکھا جا سکتا ہے اور شقدف میں بہت کم۔

(36) اگر اسباب زیادہ ہوں تو مکہ معظمہ تک اس کے لیے الگ اونٹ کرلو اور جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوں چاہو تو انہیں جدہ میں وکیل کے سپرد کردو جب تم آؤ گے وکیل وہ چیز تمہارے حوالہ کردے گا اور اس کا کرایہ مثلاً فی بوری یا فی صندوق آنہ دو آنہ یا کم و بیش کے حساب سے لے گا اگرچہ تمہاری واپسی چار مہینے کے بعد ہو۔ (37) اگر جہاز کا ٹکٹ واپسی کا ہے تو اسے باحتیاط رکھو اور اس کا نمبر بھی لکھ لو کہ شاید ٹکٹ ضائع ہو جائے تو نمبر سے کام چل جائے گا اگرچہ دقت ہوگی اور تم کو اطمینان ہو تو ٹکٹ وکیل کے پاس رکھ سکتے ہو۔ (38) کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرو اس کے مالک کو دکھا لو اور اس سے زیادہ بغیر اس کی اجازت کے کچھ نہ رکھو۔ (39) جانور کے ساتھ نرمی کرو طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ بے سبب نہ مارو نہ کبھی منہ پر مارو حتی الوسع اس پر نہ سوؤ کہ سوتے کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔ کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرنا ہو تو اتر لو اگر ممکن ہو۔ (40) صبح و شام اتر کر کچھ دور پیادہ چل لینے میں دینی و دنیوی بہت فائدے ہیں۔ (41) بدوؤں اور سب عربیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں تو ادب سے تحمل کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے خصوصاً اہل حرمین خصوصاً اہل مدینہ۔ اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے نہ دل میں کدورت لائے، اسی میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

اے کہ جمال عجب خورشید
طلعت بدعیب ویراں ملکیہ

(42) جو عربی نہیں جانتا اسے بعض تندخو جمال وغیرہ گالیاں مغلظات تک دے دیتے ہیں، ایسا اتفاق ہو تو شنیدہ کو ناشنیدہ کردیا جائے اور قلب پر بھی میل نہ لایا جائے۔ یونہی عوام اہل مکہ کو تند خو تند مزاج ہیں ان کی سختی پر نرمی لازم ہے۔ (43) جمال یعنی اونٹ والوں کو یہاں کے کرایہ والے نہ سمجھے بلکہ اپنا خادم جانے اور کھانے پینے میں ان سے بخل نہ کرے کہ وہ ادنیٰ ہی سے راضی ہوتے ہیں اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں۔ اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں۔ (44) قبول حج کے لیے تین شرطیں ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ (پ ۲ البقرہ ۱۹۷) حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا (ترجمہ کنز الایمان)۔ تو ان باتوں سے نہایت ہی دور رہنا چاہیے جب غصہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے یہ بات جاتی رہے گی۔ یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رفقاء کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات مطوف یا چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب الجھتے بلکہ سب و شتم و لعن و طعن کو تیار ہوتے ہیں اس سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے مبادا ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔ (45) اکثر مردوں عورتوں کو عرفہ پر چڑھنے کے لیے ایک حیرتی جدہ میں لے لی جاتی ہے تو جتنے اترنے میں آسانی ہوئی جدہ سے مکہ معظمہ تک کا راستہ ہے صرف ایک منزل راستہ میں پڑتی ہے جس کو بحرہ کہتے ہیں اب جب یہاں سے روانہ ہو تو ان تمام باتوں پر لحاظ رکھو جو لکھی جا چکیں اور جو آئندہ بیان ہوں گی۔ (46) اونٹ پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں۔ شقدف اور شبری میں دونوں طرف بوجھ برابر رہنا ضروری ہے اگر ایک جانب کا آدمی ہلکا ہو تو ادھر اسباب رکھ کر وزن برابر کرلیں یوں بھی وزن برابر نہ ہو تو ہلکا آدمی اپنے شقدف یا شبری میں کنارہ موڑ دے تو قریب ہو جائے اور بھاری آدمی

اونٹ کی پیٹھ سے نزدیک ہو جائے۔ (47) بعض مرتبہ کسی جانب کا پلہ جھک جاتا ہے اس کا خیال رکھو جب ایسا ہو تو فوراً اس طرح بیٹھ جاؤ کہ درست ہو جائے کیونکہ اس کی وجہ سے اونٹ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور گٹھری ہو تو گرنے کا قوی اندیشہ ہے اس کے درست کرنے کو اونٹ والا میزان میزان کہہ کر تمہیں متنبہ کرے گا۔ تمہیں چاہیے کہ فوراً درست کرلو ورنہ اونٹ والا ناراض ہوگا۔ (48) راہ میں کہیں چڑھائی آتی ہے کہیں اتار، جب چڑھائی ہو تو خوب آگے اونٹ کی گردن کے قریب دونوں آدمی ہو جائیں اور اتار ہو تو خوب پیچھے دم کے نزدیک ہو جائیں جب راہ ہموار آئے پھر بیچ میں ہو جائیں یہ نشیب و فراز کبھی آدمی کے سوتے میں آتے ہیں یا اس سے اس طرف التفات نہیں ہوتا اس وقت جمال چلاتا اور متنبہ کرتا ہے ول ول یا قدام قدام کہے تو آگے کو سرک کر بیٹھ جاؤ اور اگر ورا ورا کہے تو پیچھے ہٹ جاؤ اور بعض بدو ایک آدھ لفظ ہندی سیکھے ہوئے پیچھو پیچھو کہتے ہیں یعنی پیچھے پیچھے اور کبھی غلطی سے آگے کہنا ہوتا ہے اور پیچھو کہتے ہیں دیکھ کر صحیح بات پر فوراً عمل کیا جائے اور جمال کے چلانے پر ناراض نہ ہونا چاہیے کہ ایسا نہ ہو تو معاذ اللہ گر جانے کا احتمال ہے۔ (49) جب منزل پر پہنچو تو اترنے میں تاخیر مت کرو کہ دیر کرنے میں اونٹ والے ناراض ہوتے اور پریشان کرتے ہیں اور روانگی کے وقت بالکل تیار ہو تمام ضروریات سے پہلے ہی فارغ ہو لو۔ (50) اترنے اور چڑھنے کے وقت خصوصیت کے ساتھ بہت ہوشیاری اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے کہ ان دو وقتوں میں سامان کے ضائع ہونے اور چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس وقت بعض دفعہ چور بھی آ جاتے ہیں جن کو وہاں کی زبان میں حرامی کہتے ہیں۔ (51) منزلوں پر سودا بیچنے والے یا پانی لے کر بکثرت جمع ہو جاتے ہیں ان سے بھی احتیاط رکھو کہ بعض ان میں موقع پا کر کوئی چیز اٹھا لے جاتے ہیں۔ (52) جس منزل پر اترے وہاں یہ دعا پڑھ لے۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا خَيْرَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ وَاكْفِنَا شَرَّ هٰذَا الْمَنْزِلِ
وَشَرَّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

(ترجمہ) اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا الٰہی تو ہم کو اس منزل کی خیر عطا کر اور اس کی خیر جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے ہمیں بچا الٰہی تو ہم کو برکت والی منزل میں اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے۔۱۲ منہ

ہر نقصان سے بچے گا اور بہتر یہ ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔ (53) منزل میں راستہ سے بچ کر اترے کہ وہاں سانپ وغیرہ موذیوں کا گزر ہوتا ہے۔ (54) جب منزل سے کوچ کرے دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ حدیث میں ہے روز قیامت وہ منزل اس کے حق میں اس امر کی گواہی دے گی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل میں اترتے تو دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں سے رخصت ہوتے۔ (55) راستہ میں پیشاب وغیرہ باعث لعنت ہے۔ (56) منزل میں متفرق ہو کر نہ اتریں بلکہ ایک جگہ رہیں۔ (57) اکثر رات کو قافلہ چلتا رہتا ہے اس حالت میں اگر سوؤ تو غافل نہ سوؤ بلکہ بہتر یہ ہے کہ دونوں آدمیوں میں جو ایک اونٹ پر سوار ہیں باری باری سے ایک سوئے ایک جاگتا رہے کہ ایسے وقت کہ دونوں غافل سو جائیں بعض مرتبہ چوری ہو جاتی ہے شبری کے نیچے سے چور رسی کاٹ لے جاتے ہیں اور شقدف میں بھی بغل کی جانب سے چاک کر کے مال نکال لے جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ ہر موقع پر ہر محل پر ہوشیاری رکھو اور اللہ ﷻ پر اعتماد کرو ان شاء اللہ العزیز بفضل جلیل نہایت امن و امان کے ساتھ رہو گے۔ (58) راستہ میں قضائے حاجت کے لئے دور نہ جاؤ کہ خطرہ سے خالی نہیں اور ایک چھتری اپنے ساتھ ضرور رکھو اگرچہ سردی کا موسم ہو کہ قضائے حاجت کے وقت اس سے فی الجملہ پردہ ہو جائے گا۔ اور بہتر یہ کہ تین چار لکڑیاں جن کے نیچے پھالا لگا ہو اور ایک موٹی بڑی چادر ساتھ رکھو کہ منزل پر لکڑیاں گاڑ کر چادر سے گھیر دو کہ نہایت پردہ کے ساتھ رفع ضرورت کر سکو گے اور عورتیں ساتھ ہوں تو ایسا انتظام ضروری ہے کیونکہ وہ خوف کی وجہ سے دور نہ جا سکیں گی اور نزدیک میں سخت بے پردگی ہوگی۔ (59) مکہ معظمہ سے جب مدینہ طیبہ کے لئے اونٹ کرایہ کریں تو ایک معلم کے جتنے حجاج ہیں وہ سب متفق ہو کر یہ شرطیں کر لیں کہ نماز کے اوقات میں قافلہ ٹھہرا ہو کہ اس صورت میں نماز جماعت کے ساتھ باآسانی ادا کر سکیں گے کہ جب یہ شرط ہوئی تو اونٹ والوں کو وقت نماز میں قافلہ

روکنا پڑے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے نہ روک سکیں گے تو چند حجاج کی حفاظت کریں گے کہ یہ باطمینان نماز ادا کرلیں پھر وہ وقت تک پہنچادیں گے اور اگر شرطہ نہ کی تو صرف مغرب کے لئے قافلہ روکیں گے باقی نمازوں کے لئے نہیں اور اس صورت میں یہ کرے کہ نماز پڑھنے کے وقت اونٹ سے کچھ آگے نکل جائے اور نماز ادا کرے پھر شامل ہو جائے گا اور قافلہ سے دور نہ ہو کہ اکثر خطرہ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ سنت یا فرض پڑھنے تک قافلہ سب آگے نکل گیا تو باقی بیٹھے پھر آگے بڑھ جائے ورنہ قافلہ سے زیادہ فاصلہ ہو جائے گا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فرض وتر اور صبح کی سنت سواری پر جائز نہیں ان کو اتر کر پڑھے باقی سنتیں یا نفل اونٹ کی پیٹھ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ: ترک نماز جو کہ ہرگز نہ کرنا کہ یہ سخت بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انھیں کی نافرمانی کرتے چلو تو بتاؤ کہ تم نے ان کو راضی کیا یا ناراض؟ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرع مطہر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔ (60) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری میں ظہر وعصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لئے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کر لے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشاء بھی انہیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر یا مغرب کے وقت میں نکلنے سے پہلے ارادہ کر لے کہ ان کو عصر وعشاء کے ساتھ پڑھوں گا۔ (61) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا یا صرف پچھلی دعا پڑھے ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

(ترجمہ) اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب اور ان کے جن کو آسمانوں نے سایہ کیا اور ساتوں زمینوں کے رب اور ان کے جن کو زمینوں نے اٹھایا اور شیطانوں کے رب اور ان کے جن کو انہوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اڑایا اے اللہ ہم تجھ سے اس بستی والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے ان کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بستی کے اور بستی والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲ منہ

(62) جس شہر میں جائے وہاں کے سنی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو، مزارات کی زیارت کرے فضول سیر تماشے میں وقت نہ کھوئے۔ (63) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے باہر آنے کا انتظار کرے اس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے یا اجازت لے۔

مسئلہ نمبر ۱...... نہ پوچھے اس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلاف شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے مگر یہ سنی عالم کے لئے ہے بد مذہب کے سایہ سے بھاگے۔ (64) ذکر خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا نہ کہ شعر و فضولیات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔ (65) رات کو زیادہ چلے کہ سفر جلد طے ہوتا ہے۔ (66) ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (67) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے: یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ...... اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو غیب سے مدد ہوگی۔ یہ حکم حدیث میں ہے۔ (68) جب سواری کا جانور بھاگ جائے اور پکڑ نہ سکو یہی پڑھو رک جائے گا۔ (69) جب جانور شوخی کرے یہ دعا پڑھے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (پ۳ آل عمران ۸۳)

(ترجمہ) کیا اللہ کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں اور اسی کے فرمانبردار ہیں خوشی اور ناخوشی سے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔

(70) یَاصَمَدُ ۱۳۴ بار روزپڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔ (71) گرو جس پار جن کا ڈر ہو۔ "کالف" پڑھے ہر بلا سے امان رہے۔

(72) جب رات کی تاریکی پریشان کرنے والی آئے یہ دعا پڑھے۔

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

(ترجمہ) اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی اور جو تجھ پر چلے اور اللہ کی پناہ شیر اور کالے سانپ اور بچھو اور اس شہر کے بسنے والے سے اور شیطان اور اس کی اولاد سے۔ ۱۲ منہ

(73) جب کسی دشمنوں سے خوف ہو یہ پڑھ لے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲ منہ

(74) جب غم و پریشانی لاحق ہو یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا حلم والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔ ۱۲ منہ

اور ایسے وقت لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی کثرت کرے۔

(75) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:۔

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ

ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

(ترجمہ) اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں بے شک اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا میرے اور میری گمی چیز کے درمیان جمع کر دے۔

(76) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے سبحان اللہ۔

(77) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(78) نمازیں دونوں سرکاروں میں وقت شروع ہوتے ہی ہوتی ہے یعنی شروع وقت پر فوراً اذان اور تھوڑی دیر بعد تکبیر و جماعت ہو جاتی ہے جو شخص کچھ فاصلہ پر ٹھہرا ہو اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ اذان سن کر وضو کرکے پھر حاضر ہو کر جماعت یا پہلی رکعت مل سکے اور وہاں کی بڑی برکت یہی طواف و زیارت اور نمازوں کی تکبیر اولیٰ ہے لہٰذا اوقات پہچان رکھیں اذان سے پہلے وضو تیار رہے۔ اذان سنتے ہی فوراً چل دیں تو تکبیر اولیٰ ملے گی اور اگر صف اول چاہیں جس کا ثواب بے نہایت ہے تب تو اذان سے پہلے حاضر ہو جانا لازم ہے۔

(79) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے جو یہاں تک بیان ہوئے۔ (80) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دے دے بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔ (81) لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔ (82) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ (83) دو رکعت گھر میں آ کر پڑھے پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔ (84) عزیزوں دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکات حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے۔

میقات کا بیان

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... میقاتیں پانچ ہیں۔

(1) ذوالحلیفہ۔ یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیار علی ہے ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں

(2) ذات عرق۔ یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(3) جحفہ۔ یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی صرف بعض بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جانے والے اب کم ہوں گے لہذا اہل شام رابغ سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔

(4) قرن۔ یہ نجد والوں کی میقات ہے یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(5) یلملم۔ اہل یمن کے لئے۔

مسئلہ نمبر ۲...... یہ میقاتیں ان کے لئے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اس کے لئے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے اس وقت احرام باندھ لے مثلاً ہندیوں کی میقات کوہ یلملم کی محاذات ہے اور محاذات میں آنا اسے خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکہ معظمہ جب دو منزل باقی رہے احرام باندھ لے۔ (عالمگیری، درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... جو شخص دو میقاتوں سے گزرے مثلاً شامی کہ مدینہ منورہ کی راہ سے ذوالحلیفہ پائے اور وہاں سے جحفہ کو تو افضل یہ ہے کہ پہلی میقات پر احرام باندھے اور دوسری پر باندھا جب بھی حرج نہیں۔ یونہی اگر میقات سے نہ گزرا اور محاذات میں دو میقاتیں پڑتی ہیں تو جس میقات کی محاذات پہلے ہو وہاں احرام باندھنا افضل ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جا سکتا ہے لہذا جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہے وہ یہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اس کا ارادہ پہلے مثلاً جدہ جانے کا ہو نہ کہ مکہ معظمہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہ جاتا ہو مثلاً تجارت کیلئے جدہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ہے اور اگر پہلے ہی سے مکہ معظمہ کا ارادہ ہے تو بغیر احرام نہیں جا سکتا جو شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کو جاتا ہو اسے یہ حیلہ جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... میقات سے پیشتر احرام باندھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں ہو اور شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں ان کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام کے مکۂ معظمہ جا سکتے ہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۷...... حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ ہے کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا بیرون حرم سے اور بہتر یہ کہ تنعیم سے ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸...... مکہ والے اگر کسی کام سے بیرون حرم جائیں تو انہیں واپسی کے لئے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے باہر جائیں تو اب بغیر احرام واپس آنا انہیں جائز نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

احرام کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (پ ۲، البقرۃ: ۱۹۷)

حج کے چند مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو (ترجمۂ کنز الایمان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا (پ ۶، المآئدۃ: ۱-۲)

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان اور ادب والے مہینے اور حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کریں اپنے رب کا فضل اور خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لئے احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لئے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی، جس میں مشک تھی اور اس کی چمک حضور ﷺ کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔

حدیث ۲...... ترمذی و دارمی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام باندھنے کے لئے غسل فرمایا۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم شریف میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ حج کو نکلے اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔

حدیث ۴...... ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی و حاکم سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو اس کے دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔

حدیث ۵۔۔۔۔۔۶ ۔۔۔۔۔۔ ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرمادیجئے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے اسی کے مثل سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۷۔۔۔۔۔۔ طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے۔ عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے فرمایا ہاں

حدیث ۸۔۔۔۔۔۔ امام احمد وابن ماجہ جابر بن عبداللہ اور طبرانی وبیہقی رحمہم اللہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں احرام والا جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس دن کہ پیدا ہوا۔

حدیث ۹۔۔۔۔۔۔ ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ رحمہم اللہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔

حدیث ۱۰۔۔۔۔۔۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ عزوجل سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔

حدیث ۱۱۔۔۔۔۔۔ ابو داود وابن ماجہ رحمہما اللہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے یا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

احرام کے احکام: (1) یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ہندیوں کے لئے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کوہ یلملم کی محاذات ہے یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دے دیتے ہیں پہلے سے احرام کا سامان تیار رکھیں۔ (2) جب وہ جگہ قریب آئے مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض ونفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور طہارت کے ساتھ احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھا تو وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی ضرر کرے تو اس کی جگہ تیمم نہیں ہاں اگر نماز احرام کے لئے تیمم کرے تو ہو سکتا ہے۔ (3) مرد چاہیں تو سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کر کے خوشبو دار تیل ڈالیں۔ (4) غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، موئے بغل وزیر ناف دور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ ڈھیلا لیتے وقت بالوں کے ٹوٹنے اکھڑنے کا خطرہ نہ رہے۔ (5) بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے اگر خوشبو ایسی ہے کہ اس کا جرم باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں (6) مرد سلے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ویسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا ایسا جس سے سارا ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے بعض عوام یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر دہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ چھپا رہے۔ (7) جب وہ جگہ آئے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت بہ نیت احرام پڑھیں۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ (8) حج تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ نرا حج کرے اسے افراد کہتے ہیں اور حاجی کو مفرد اس میں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے میسر کر اور اسے مجھ سے قبول کر میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں اور حاجی کو متمتع اس میں یہاں بعد سلام یوں کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے میسر کر اور اسے مجھ سے قبول کر میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قران کہتے ہیں اور حاجی کو قارن اس میں بعد سلام یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے تو میرے لیے میسر کر اور اسے مجھ سے قبول کر میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک با آواز بلند کہے لبیک یہ ہے:۔

لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرے حضور ہوا تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں وقف کی علامتیں لگی ہیں وہاں وقف کرے لبیک تین بار کہے اور درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَّمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اٰبِقٍ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَا عَبْدُکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَکَ وَاٰمَنُوْا بِوَعْدِکَ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَارْتَضَیْتَھُمْ وَقَبِلْتَھُمْ

(ترجمہ) اے اللہ تیرے لئے احرام باندھا میرے بال اور بشرہ نے اور میری ہڈی اور میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں میں تیرے حضور حاضر ہوا اور کل خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور رغبت و عمل صالح تیری طرف ہے میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق لبیک بار بار حاضر ہوں اے بلندیوں والے بار بار

حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور لبیک لبیک اے سختیوں کے دور کرنے والے لبیک لبیک میں تیرا بندہ ہوں لبیک لبیک اے گناہوں کے بخشنے والے لبیک اے اللہ حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنھوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدے پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کر دے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔

اور لبیک کی کثرت کریں جب شروع کریں تین بار کہیں۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... لبیک کے الفاظ جو مذکور ہوئے ان میں کمی نہ کی جائے ہاں زیادہ کر سکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... جو شخص بلند آواز سے لبیک کہہ رہا ہے تو اس کو اس حالت میں سلام نہ کیا جائے کہ مکروہ ہے اور اگر کر لیا تو ختم کر کے وہ جواب دے ہاں اگر جانتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا اس وقت جواب دے سکتا ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳...... احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) گونگا ہو تو اسے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

مسئلہ نمبر ۴...... احرام کے لئے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یونہی تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ نیت بھی ہو یہ بارہا معلوم ہو چکا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوا اور بہتر یہ کہ زبان سے بھی کہے قران میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ اور تمتع میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَةِ اور افراد میں لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ کہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ لبیک میں یوں کہے لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۷...... سونے والے یا مریض یا بیہوش کی طرف سے کسی اور نے احرام باندھا تو محرم ہو گیا جس کی طرف سے احرام باندھا گیا محرم کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔ کسی ممنوع کا ارتکاب کیا تو کفارہ وغیرہ اسی پر لازم آئے گا اس پر نہیں جس نے اس کی طرف سے احرام باندھ دیا اور احرام باندھنے والا خود بھی محرم ہے اور جرم کیا تو ایک ہی جزا واجب ہوگی دو نہیں کہ اس کا ایک ہی احرام ہے۔ مریض اور سونے والے کی طرف سے احرام باندھنے میں یہ ضرور ہے کہ احرام باندھنے کا انھوں نے حکم دیا ہو اور بیہوش میں اس کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... تمام افعال حج ادا کرنے تک بیہوش رہا اور احرام کے وقت ہوش میں تھا اور اپنے آپ احرام باندھا تھا تو اس کے ساتھ والے تمام مقامات میں لے جائیں اور اگر احرام کے وقت بھی بیہوش تھا جن لوگوں نے احرام باندھ دیا تھا تو لے جانا بہتر ہے ضروری نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... احرام کے بعد مجنون ہوا تو حج صحیح ہے اور جرم کرے گا تو جزا لازم۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... ناسمجھ بچے نے خود احرام باندھا یا افعال حج ادا کئے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجا لائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے۔ سمجھ والا بچہ خود افعال حج ادا کرے۔ رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یونہی ناسمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچہ نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی

کچھ لازم نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار، منسک)

مسئلہ نمبر ۱۱...... بچہ کی طرف سے احرام باندھا تو اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار لینے چاہئیں چادر اور تہبند پہنائیں اور ان تمام باتوں سے بچائیں جو محرم کے لیے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کردیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ بچہ سمجھ والا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... لبیک کہتے وقت نیت قران کی ہے تو قران ہے اور افراد کی ہے تو افراد اگرچہ زبان سے نہ کہا ہو۔ حج کے ارادہ سے گیا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے کہ حج کا احرام قرار دے یا عمرے کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کرچکا تو یہ احرام عمرہ کا ہوگیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا (جس کو احصار کہتے ہیں) تو عمرہ قرار دیا جائے یعنی قضا میں عمرہ کرنا کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... جس نے حجۃ الاسلام نہ کیا ہو اور حج کا احرام باندھا فرض و نفل کی نیت نہ کی تو حجۃ الاسلام ادا ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔ احرام باندھا اور حج یا عمرہ کسی خاص کو معین نہ کیا پھر حج کا احرام باندھا تو پہلا عمرہ ہے اور دوسرے عمرہ کا باندھا تو پہلا حج اور اگر دوسرے احرام میں بھی کچھ نیت نہ کی تو قران ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... لبیک میں حج کہا اور نیت عمرہ کی ہے یا عمرہ کہا اور نیت حج کی ہے تو جو نیت ہے وہ ہے لفظ کا اعتبار نہیں اور لبیک میں حج کہا اور نیت دونوں کی ہے تو قران ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... احرام باندھا اور یاد نہیں کہ کس کا باندھا تھا تو دونوں واجب ہیں یعنی قران کے افعال بجا لائے کہ پہلے عمرہ کرے پھر حج مگر قران کی قربانی اس کے ذمہ نہیں اگر دو چیزوں کا احرام باندھا اور یاد نہیں کہ دونوں حج ہیں یا عمرے یا حج و عمرہ تو قران ہے اور قربانی واجب۔ حج کا احرام باندھا اور یہ نیت نہیں کہ کس سال کرے گا تو اسی سال کا مراد لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... منت و نفل یا فرض و نفل کا احرام باندھا تو نفل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر یہ نیت کی کہ فلاں نے جس کا احرام باندھا اسی چیز کا میرا احرام ہے اور بعد میں معلوم ہوگیا کہ اس نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو اس کا بھی وہی ہے اور معلوم نہ ہوا تو طواف کے پہلے پھیرے سے پیشتر جو چاہے معین کر لے اور طواف کا ایک پھیرا کرلیا تو عمرہ کا ہوگیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا یا وقوف عرفہ کا وقت نہ ملا تو عمرہ کا ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۹...... حج بدل یا منت یا نفل کی نیت کی جو نیت کی وہی ہے اگرچہ اس نے اب تک حج فرض نہ کیا ہو اور اگر ایک ہی حج میں فرض و نفل دونوں کی نیت کی تو فرض ادا ہوگا اور اگر یہ گمان کرکے احرام باندھا کہ یہ حج مجھ پر لازم ہے یعنی فرض ہے یا منت بعد کو ظاہر ہوا کہ لازم نہ تھا تو اس حج کو پورا کرنا ضروری ہوگیا فاسد کرے گا تو قضا لازم ہوگی بخلاف نماز کہ فرض سمجھ کر شروع کی تھی بعد کو معلوم ہوا کہ فرض پڑھ چکا ہے تو پوری کرنا ضروری نہیں فاسد کرے گا تو قضا نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۰...... لبیک کہنے کے علاوہ ایک دوسری صورت بھی احرام کی ہے اگرچہ لبیک نہ کہا ہو، وہ یہ کہ بدنہ (یعنی اونٹ یا گائے) کے گلے میں ہار ڈال کر حج یا عمرہ یا دونوں یا دونوں میں ایک غیر معین کے ارادہ سے ہانکتا ہوا لے چلا تو محرم ہوگیا اگرچہ لبیک نہ کہے خواہ وہ بدنہ نفل کا ہو یا نذر کا یا شکار کا بدلہ یا کچھ اور اگر دوسرے کے ہاتھ بدنہ بھیجا پھر خود گیا تو جب تک راستہ میں اسے پا نہ لے محرم نہ ہوگا البتہ اگر میقات تک نہ پایا تو لبیک کے ساتھ احرام باندھنا ضروری ہے ہاں اگر تمتع یا قران کا بدنہ ہے تو پانا شرط نہیں۔ مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ حج کے مہینوں میں تمتع یا قران کا بدنہ بھیجا ہو اور انہیں مہینوں میں خود بھی چلا ہو، پیشتر سے بھیجنا کام نہ دے گا اور اگر بکری کو ہار پہنا کر بھیجا یا لے چلا یا اونٹ گائے کو ہار نہ پہنایا بلکہ نشانی کے لیے کوہان چیر دیا یا جھول ڈال دیا تو محرم نہ ہوا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: چند شخص بدنہ میں شریک ہیں اسے لئے جاتے ہیں سب کے حکم سے ایک نے اسے ہار پہنایا سب محرم ہو گئے اور بغیر ان کے حکم کے اس نے پہنایا تو یہی محرم ہوا وہ نہ ہوئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ہار پہنانے کے یہ معنی ہیں کہ اون یا بال کی رسی میں کوئی چیز باندھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حرم شریف میں قربانی کے لئے جاتا ہے تاکہ اس سے کوئی تعرض نہ کرے اور راستہ میں تھک گیا اور ذبح کر دیا تو اسے مالدار شخص نہ کھائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس صورت میں بھی سنت یہی ہے کہ بدنہ کو ہار پہنانے سے پیشتر لبیک کہے۔ (منسک)

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں۔ (9) یہ احرام تھا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے (1) عورت سے صحبت، (2) بوسہ، (3) مساس، (4) گلے لگانا، (5) اس کی اندام نہانی پر نگاہ جبکہ یہ چاروں باتیں شہوت سے ہوں، (6) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔ (7) فحش، (8) ہر قسم کا گناہ ہمیشہ حرام تھا اب اور سخت حرام ہو گیا۔ (9) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا، (10) جنگل کا شکار، (11) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا (12) کسی طرح بتانا، (13) بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا، (14) اس کے انڈے توڑنا، (15) پر اکھیڑنا، (16) پاؤں یا بازو توڑنا، (17) اس کا دودھ دوہنا، (18) اس کا گوشت یا (19) انڈے پکانا، بھوننا، (20) بیچنا، (21) خریدنا، (22) کھانا اور (23) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا، (24) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، (25) منہ، (26) یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، (27) بستہ یا کپڑے کی گٹھری یا گٹھڑی سر پر رکھنا، (28) عمامہ باندھنا، (29) برقع، (30) دستانے پہننا، (31) موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا، اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (32) سلا کپڑا پہننا، خوشبو (33) بالوں یا (34) بدن یا (35) کپڑوں میں لگانا، (36) ملاگیری یا کسم یا کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔ (37) خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا، (38) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس سے فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران، (39) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں۔ (40) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا، (41) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (42) زیتون یا (43) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا، (44) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو، (45) جوں مارنا، (46) پھینکنا، (47) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا، (48) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا (49) دھوپ میں ڈالنا، (50) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

احرام کے مکروہات: (10) احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ (1) بدن کا میل چھڑانا۔ (2) بال یا بدن کھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔ (3) کنگھی کرنا، (4) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو، (5) انگرکھا، کرتا، جبہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا، (6) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔ (7) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ، (8) عطر فروش کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔ (9) سر یا (10) منہ پر پٹی باندھنا، غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا (11) کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے، (12) ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا، (13) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہو گئی ہو۔ (14) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا، (15) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا، (16) مشک خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔ (17) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر، (18) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا، (19) سنگار کرنا، (20) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گاتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح جبکہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔ (21) لنگی تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا، (22) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں: (1) انگرکھا کرتا، چغہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے (2) ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ

لینا۔ (3) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا۔ (4) ہمیانی یا (5) پٹی یا (6) ہتھیار باندھنا۔ (7) بے میل چھڑائے حمام کرنا۔ (8) پانی میں غوطہ لگانا۔ (9) کپڑے دھونا جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ (10) مسواک کرنا۔ (11) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ (12) چھتری لگانا۔ (13) انگوٹھی پہننا۔ (14) بے خوشبو کا سرمہ لگانا۔ (15) داڑھ اکھڑوانا۔ (16) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔ (17) دنبل یا پھنسی توڑ دینا۔ (18) ختنہ کرنا۔ (19) فصد (20) بغیر بال مونڈے پچھنے کرنا۔ (21) آنکھ میں جو بال نکلے جدا کرنا۔ (22) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (23) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا۔ (24) پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔ (25) پکانا۔ (26) کھانا۔ (27) اس کا دودھ دوہنا۔ اس کے انڈے توڑنا۔ (28) بھوننا، کھانا۔ (29) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ کی اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔ (30) کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا۔ (31) دوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا۔ (32) دوا یا غذا کے لئے نہ ہو نری تفریح کے لئے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام۔ (33) بیرون حرم کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کاٹنا۔ (34) چیل، کوا، (35) چوہا، (36) گرگٹ، (37) چھپکلی، (38) سانپ، (39) بچھو، (40) کھٹمل، (41) مچھر، (42) پسو، (43) مکھی، (44) وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کا مارنا۔ (45) اگرچہ حرم میں ہوں منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔ (46) سر یا گال (47) کے نیچے تکیہ رکھنا۔ (48) سر یا ناک (49) پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔ کان (50) کپڑے سے چھپانا۔ (51) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔ (52) سر پر سینی یا بوری اٹھانا۔ (53) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبو دیں یا بے پکائے (54) جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی اس کا کھانا پینا۔ (55) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام کدو کاہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔ (56) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسم کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔ (57) دین کے لئے جھگڑنا بلکہ حسب حاجت فرض و واجب ہے۔ (58) جوتا پہننا جو پاؤں کے اس جوڑ کو نہ چھپائے۔ (59) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔ (60) آئینہ دیکھنا۔ (61) ایسی خوشبو (62) کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے عنبر، لوبان، صندل (63) یا اس کا آنچل میں باندھنا۔ (64) نکاح کرنا۔

احرام میں مرد و عورت کا فرق: (12) ان مسائل مذکورہ میں مرد و عورت برابر ہیں عورت کو چند باتیں جائز ہیں۔ (1) سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستہ (2) یا گٹھری اٹھانا بدرجہ اولیٰ (3) گوندنی گوند وغیرہ سے بال جمانا۔ (4) سر و چہرہ کے سوا پٹی خوشبو دار نہ ہو گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ سی کر (5) غلاف کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے۔ (6) دستانے، (7) موزے، (8) سلے کپڑے پہننا۔ (9) عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے، ہاں اتنی آواز سے ہر مرتبہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ: احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔ (13) جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگرچہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔ (14) طواف قدوم کے سوا وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا کثرت سے لبیک کی بےشمار کثرت کرے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے دو قافلوں کے ملتے صبح و شام پچھلی رات پانچوں نمازوں کے بعد غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد با آواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سنیں۔

داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ

كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۶-۱۲۸)

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (پ۲۰، القصص: ۵۷)

کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (پ۲۰، النمل: ۹۱)

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا کہ فرمانبردار میں ہوں (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱، ۲: صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا: اس شہر کو اللہ عزوجل نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لئے اللہ عزوجل کے لئے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لئے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا اب پھر وہ قیامت تک کے لئے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو اسے اٹھانا جائز ہے اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے) کو اس کے کاٹنے کی اجازت دیجیے کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔ اسی کی مثل ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۳: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی، جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

حدیث ۴: طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کے لئے زبان اور ہونٹ ہیں۔ اس نے شکایت کی کہ اے رب میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ عزوجل نے وحی کی کہ میں خشوع کرنے والے سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے جب صبح

ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخل مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طویٰ میں قیام فرماتے۔

داخل حرم کے احکام: (1) جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کئے خشوع و خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔ (2) مکہ معظمہ کے گرداگرد کئی کوس تک حرم کا جنگل ہے ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدوں کے اندر تر گھاس اکھیڑنا، خودرو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لئے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اس کے ہاتھ میں تھا اسے لئے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر[1] بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں۔ خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے نہ ڈرائے نہ کوئی ایذا پہنچائے بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان کی ریس نہ کرے مگر برا انہیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا۔ یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہر حال یہ باتیں حرام ہیں۔ (3) جب مکہ معظمہ پر نظر پڑے ٹھہر کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔

اے اللہ تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مدفن جنۃ المعلٰی کے لئے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِّنْکَ اِلَیْکَ لِاُؤَدِّیَ فَرَائِضَکَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسَ رِضْوَانَکَ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ وَالْخَائِفِیْنَ عُقُوْبَتَکَ اَسْاَلُکَ اَنْ تَقْبَلَنِی الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرَائِضِکَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو پورا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں میں تجھ سے اس طرح سوالات کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔

(4) جب مدعیٰ میں پہنچے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آتا ہے جبکہ درمیان میں عمارتیں حائل نہ تھیں۔ یہ عظیم اجابت و قبول کا وقت ہے یہاں ٹھہرے اور صدق دل سے اپنے تمام عزیزوں دوستوں مسلمانوں کے لئے مغفرت و عافیت مانگے اور جنت بلا حساب کی دعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے اس مقام پر تین بار اَللہُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے اور یہ پڑھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ

1۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سید عالم ﷺ کی ہجرت کے وقت غار ثور میں انڈے دیے تھے اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے صلے میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔ ۱۲ منہ

نبیک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ونعوذ بک من شر ما استعاذک منہ نبیک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اے رب تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا۔ اے اللہ ﷻ میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔

اور یہ دعا پڑھے

اللّٰھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک سیدنا ومولٰنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللّٰھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا ومھابۃ وزد من تعظیمہ وتشریفہ من حجہ واعتمر تعظیما وتشریفا ومھابۃ۔

اے اللہ تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کیا۔ اے اللہ تو اپنے اس گھر کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم و تکریم کرنے والے شخص کی عظمت و شرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج و عمرہ کیا۔

اور یہ دعائے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں

اللّٰھم ھذا بیتک وانا عبدک اسئلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ لی ولوالدی وللمؤمنین والمؤمنات ولعبدک امجد علی اللّٰھم انصرہ نصرا عزیزا امین۔

اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو و عافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات کے لیے اور تیرے حقیر بندہ امجد علی کے لیے الٰہی تو اس کو قوی مدد کر۔ آمین

مسئلہ نمبر ۱: ...... جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے کھانے پینے کپڑے بدلنے، مکان کرایہ پر لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو اگر عذر ہو مثلاً سامان کو چھوڑتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا کسی ایسے ہی ضروری کام میں مشغول ہوا تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف چلے جائیں۔ (منسک)

(5) ذکر خدا ﷻ اور رسول ﷺ اور اپنے تمام مسلمانوں کے لئے دعائے فلاح دارین کرتا ہوا اور لبیک کہتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور اس آستانہ کو بوسہ دے کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے

اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد وازواج سیدنا محمد اللّٰھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔

میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے اللہ کے نام کی مدد سے سب خوبیاں اللہ کے لیے اور رسول اللہ ﷺ پر سلام۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور بیبیوں پر۔ الٰہی میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یہ دعا خوب یاد رکھے جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت

خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَ مَوْضِعُ اَمْنِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَ بَشَرِیْ وَ دَمِیْ وَ مُخِّیْ وَ عِظَامِیْ عَلَی النَّارِ۔

اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دارالسلام (جنت) میں داخل کر اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے اے جلال و بزرگی والے الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے۔

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے تو پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دعا پڑھے مگر آخر میں رَحْمَتِکَ کی جگہ فَضْلِکَ کہے اور اتنا اور بڑھائے۔ وَسَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ (ترجمہ) اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔ ۱۲ منہ ان کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

(2) جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَھَابَۃً اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ تُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ وَعَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَّاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ وَ تَفُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و نکوئی و ہیبت زیادہ کر اے اللہ ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کر الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان الٰہی میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔

طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰکِفِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے

(ترجمہ کنزالایمان)

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْھَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ۝ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ ذٰلِکَ ۗ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ

خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖؕ (پ۱۷، الحج: ۲۷۔۳۰)

لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انھیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۸)

تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ حج کے لیے مکہ میں تشریف لائے سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے اور ایک روایت میں ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اسے بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رمل کیا۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور ﷺ کے دست مبارک میں چھڑی تھی اس چھڑی کو حجر اسود سے لگا کر بوسہ دیتے۔

حدیث ۵...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر ذکر الٰہی میں مشغول رہے جب تک خدا نے چاہا اور دعا کی۔

حدیث ۶...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود و رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم جو کوئی اٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اسی کے قریب قریب ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ رحمہم اللہ وغیرہم نے بھی روایت کیا۔

حدیث ۷...... طبرانی کبیر میں محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کرے اور اس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔

حدیث ۸...... اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں جس نے کامل وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ

دیے گئے یا وہ رحمت میں داخل ہوا پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

حدیث ۹: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ عزوجل ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔

حدیث ۱۰: ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ ؓ سے مروی کہ نبی ﷺ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں جو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

حدیث ۱۱: ...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۲: ...... ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ انہیں سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔

حدیث ۱۳: ...... امام احمد و ترمذی رحمہم اللہ انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

حدیث ۱۴: ...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر ؓ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حجر اسود و مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں۔ اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔

حدیث ۱۵: ...... ترمذی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ ابن عباس ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واللہ حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا اس کے لیے شہادت دے گا۔

بیان احکام: مسجد الحرام شریف میں داخل ہونے تک کے احکام معلوم ہو چکے اب مسجد الحرام شریف میں داخل ہو۔ اگر جماعت قائم ہو یا نماز فرض یا وتر یا نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف ہو تو پہلے ان کو ادا کرے ورنہ سب کاموں سے پہلے طواف میں مشغول ہو کعبہ شمع ہے اور تو پروانہ، دیکھتا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے تو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لیے مستعد ہو جا۔ پہلے اس مقام کریم کا نقشہ دیکھئے کہ جو بات کہی جائے اچھی طرح ذہن میں آجائے۔

مسجد الحرام: ایک گول وسیع احاطہ ہے جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)

مطاف: ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہے اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی اس کی حد پر باب السلام شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔ رکن: کعبہ کا گوشہ جہاں اس کی دو دیواریں ملتی ہیں۔ جسے زاویہ کہتے ہیں اس طرح جب تک دونوں دیواریں مقام حجر پر ملتی ہیں یہ رکن وزاویہ ہے کعبہ معظمہ کے چار رکن ہیں۔

رکن اسود: جنوب و مشرق کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رکن عراقی: شرق و شمال کے گوشہ میں۔ دروازہ کعبہ انہیں دو رکنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔ ملتزم: اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔ رکن شامی: شمال اور پچھم کے گوشہ میں میزاب رحمت: سونے کا پرنالہ کہ رکن عراقی و شامی کی بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم: بھی اسی شمالی دیوار کی طرف ہے یہ زمین کعبہ معظمہ (۳۰) ہی کی تھی زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ از سر نو تعمیر کیا تنگی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ کے باہر چھوڑ دی اس کے گرد ایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بحمد اللہ تعالیٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رکن یمانی: پچھم اور دکن کے گوشہ میں۔ مستجار: رکن یمانی و شامی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب: رکن یمانی اور رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لئے مقرر ہیں اس لئے اس کا نام مستجاب رکھا گیا ہے۔

مقام ابراہیم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا ان کے قدم پاک کا اس پر نشان (۳۱) ہو گیا جو اب تک موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ...... اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ ...... (۳:۹۷) اللہ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زمزم شریف: کا قبہ مقام ابراہیم سے جنوب کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زمزم کا کنواں ہے۔

باب الصفا: مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہ صفا ہے۔ صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو ہے یہاں

زمانۂ قدیم میں ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی۔ اب وہاں قبلہ رُخ ایک دالان سا بنا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔ مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی اب قبلہ رُخ دالان سا ہے اور سیڑھیاں صفا سے مروہ تک جو فاصلہ اب یہاں بازار ہے صفا سے چلتے ہوئے دہنے ہاتھ کو دکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔

میلین اخضرین: اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔ سعی وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے یہ سب صورتیں رسالہ میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو، نا واقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھ لیا وہ انکھیارا ہے۔ اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں: (1) جب حجر اسود کے قریب پہنچو تو یہ دعا پڑھو:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(2) شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کر لے یعنی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔

(3) اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اسود کے قریب کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

اے اللہ میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔ ۱۲

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی جانب چلو جب سنگ اسود کے مقابل ہو (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھاؤ جیسے بعض مطوف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے

(5) میسر ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو، یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے یقیناً تمہارے محبوب مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا ہے، زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دو نہ آپ دبو کچلو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے اسے چھو کر چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انھیں بوسہ دے لو محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَھِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ

الٰہی تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔ ۱۲

حدیث میں ہے روز قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اس کے لئے گواہی دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔

کہتے ہوئے دروازۂ کعبہ کی طرف بڑھو جب حجر مبارک کے سامنے سے گزر جاؤ سیدھے ہولو۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

(6)[1] پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتا چلے (یعنی جلد جلد قدم چھوٹے چھوٹے رکھتا شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں نہ کودتا نہ دوڑتا) جہاں زیادہ ہجوم ہوجائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لئے ملے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(7) طواف میں جس قدر خانۂ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے اور نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دوری بہتر ہے۔

(8) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیرا ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے بچا دے اور اللہ جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اور جب رکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے۔

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْٓئَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا

الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی ﷺ کے

---

[1] نوٹ: یہاں سے ہمارے اور دیگر اداروں کے نمبروں میں ایک نمبر کا فرق شروع ہوگا کیونکہ دیگر اداروں نے نمبر 7 تو لکھا ہے مگر نمبر 6 کہیں نہیں لکھا اس سے ہم نے ترتیب درست کر دی ہے۔ (ادارہ)

حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

اور جب رکن شامی کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اے اللہ! اس حج کو مبرور اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو، اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔

(9) جب رکن یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوؤ نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کرکے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور رکن شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(10) جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے۔ وہی دعا جامع پڑھو: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ۲، البقرۃ:۲۰۱)

یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھو کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے وعدے سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کے بدلے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔

(11) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لئے رکو نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو۔

(12) دعا اور درود چلا چلا کر نہ پڑھو جیسے مطوف پڑھا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھو اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

(13) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجر اسود کے پاس پہنچا یہ ایک پھیرا ہوا اور اس وقت بھی حجر اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے برتے بلکہ ہر پھیرے کے ختم پر یہ کرے۔ یونہی سات پھیرے کرے مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور رمل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلے۔

(14) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کو برتے۔ اس طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لئے مسنون ہے۔ یعنی ان کے لئے جو میقات کے باہر سے آتے ہیں مکہ والوں میں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لئے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طواف قدوم مسنون ہے۔

طواف کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱..... طواف میں نیت فرض ہے بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کہ کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یونہی حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طواف قدوم ہے یا قران کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کئے تو پہلا عمرہ کا ہے دوسرا طواف قدوم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طواف زیارت ہے اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲..... پھر یہ طواف کا جو ذکر ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے

میں سینہ سے ہاتھ کو رہا یا کعبہ معظمہ کو منہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجر اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے یوہیں حطیم کے اندر سے طواف کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس کا بھی اعادہ کرلے چاہیے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے۔ اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کر لیا کہ رکن عراقی سے رکن شامی تک حطیم کے باہر گیا اور واپس آیا یوہیں سات بار کر لیا تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہوا جب بھی جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ یوہیں اگر محض وہم و وسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہیں جب بھی اسے سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا واجب ہے تو اب سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتایا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہنے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو گمان غالب پر عمل کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... طواف کعبہ معظمہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جو اتنا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کر سکتا اور سو رہا ہے اس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مریض نے اپنے ساتھیوں سے کہا مزدور لا کر مجھے طواف کرا دو پھر سو گیا اگر فوراً مزدور لا کر طواف کرا دیا تو ہو گیا اور اگر دوسرے کام میں لگ گئے اور دیر میں مزدور لائے اور سوتے میں طواف کرایا تو نہ ہوا مگر مزدوری بہر حال لازم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... مریض کو طواف کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض یا تجدید وضو کرنے کے لئے چلا گیا تو واپس آکر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انہیں کر لے طواف پورا ہو جائے گا۔ سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ پہلے چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کئے تھے تو بنا ہی کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... طواف کر رہا تھا کہ جماعت قائم ہوئی اور جانتا ہے کہ پھیرا پورا کرے گا تو رکعت جاتی رہے گی یا جنازہ آ گیا ہے تکرار نہ ہوگا تو وہیں سے چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے اور بلا ضرورت چلا جانا مکروہ ہے مگر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آکر پورا کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب وضو کرنے کے بعد باقی پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲..... رمل صرف پہلے تین پھیروں میں سنت ہے ساتوں میں کرنا مکروہ لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے میں کرے اور پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے رمل کا موقع نہ ملے تو رمل کی خاطر نہ رکے بلا رمل طواف کرلے اور جہاں

جہاں موقع ہاتھ آئے اتنی دور رمل کرلے اور اگر ابھی شروع نہ کیا ہے اور جانتا ہے کہ بھیڑ کی وجہ سے رمل نہ کرسکے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ٹھہرنے سے موقع مل جائے گا تو انتظار کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۳...... رمل اسی طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو لہٰذا اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی طواف زیارت تک موخر کردی تو طواف قدوم میں رمل نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۴...... طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ (منسک) میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجاج کو وقت احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کئے رہیں۔ یہاں تک کہ نماز احرام میں اضطباع کئے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر۱۵...... طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے۔ جنھیں شرع مطہر پسند نہیں کرتی مرد اور عورتوں کی طرف بری نگاہ نہ کرے کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اسے نہ دیکھے بلکہ اسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھے جو اپنی ناواقفی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

نماز طواف۔ (15) طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آکر آیہ کریمہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱، البقرۃ۱۲۵) (ترجمہ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ ۱۲منہ) پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے بشرطیکہ وقت کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ کراہت نکل جانے پر پڑھے حدیث میں ہے جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی جس کے فائدوں کی عظمت اس کا کہنا ہی چاہتی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کرجائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲منہ

حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا غم دور کردوں گا محتاجی اس سے نکال لوں گا ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اسے نہ چاہے اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں۔ مثلاً:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَمَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَبَيْتُكَ الْحَرَامُ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّخَطَايَا جَمَّةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ

اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور برے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے اے اللہ تو ہمیں عافیت دے اور ہم کو معاف کر دے اور ہم کو بخش دے بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... مقام ابراہیم کے بعد اس نماز کیلئے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۱۸...... سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۹...... فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

ملتزم سے لپٹنا: (16) نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور قریب حجر اس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا دہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی طرف پھیلائے یہاں کی دعا یہ ہے۔ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَہَا عَلَیَّ (ترجمہ) اے قدرت والے اے بزرگی والے تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔ حدیث میں فرمایا جب میں چاہتا ہوں جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔ نہایت خضوع و خشوع و عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے:

اِلٰهِيْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَجَسَدِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاكْفِنَا كُلَّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ اَنْبِيَائِكَ وَجَمِيْعِ رُسُلِكَ وَاَصْفِيَائِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَائِكَ

الٰہی میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چمٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا اے اللہ میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لئے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں اے اللہ اے اس آزاد گھر کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے اے کریم اے بخشنے والے اے غالب اے جبار اے رب تو ہم سے قبول کر بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے اللہ اس آزاد گھر کے مالک ہماری گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر برائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کر دے الٰہی تیرے لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل درود انبیاء کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں پر اور برگزیدہ لوگوں پر اور ان کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر۔ ۱۲

مسئلہ نمبر ۲۰...... ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (منسک)

زمزم کی حاضری: (17) پھر زمزم پر آؤ ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو منہ کرکے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو ہر بار بسم اللہ سے شروع کرو اور الحمد للہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لو باقی بدن پر ڈال لو منہ اور سر اور بدن میں اس سے مسح کرو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ اس وقت کی دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲ منہ یا وہی دعا جامع پڑھو اور حاضری کعبہ معظمہ تک قابل بار بار نصیب ہوگا کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو کبھی عذاب قبر سے محفوظی کو کبھی محبت رسول اللہ ﷺ بڑھنے کو کبھی وسعت رزق کبھی شفائے امراض کبھی حصول علم وغیرہ باخاص خاص مرادوں کے لئے پیو۔

(18) وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کوکھ بھر کر نہیں پیتے۔

(19) چاہ زمزم کے اندر نظر بھی کرو کہ بحکم حدیث دافع نفاق ہے۔

صفا و مروہ کی سعی: (20) اب اگر کوئی عذر تکان وغیرہ کا نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام لے کر صفا و مروہ میں سعی کے لئے پھر حجر اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف منہ کرکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود پڑھتے ہوئے فوراً باب الصفا سے جانب صفا روانہ ہو دروازہ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالو اور داہنا پہلے جوتے میں ڈالو اور یونہی ہر مسجد سے آتے ہوئے ہمیشہ ملحوظ رکھو اور وہی دعا جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھنے کے لئے مذکور ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... بغیر عذر اس وقت سعی نہ کرنا مکروہ ہے خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آکر حجر اسود کا استلام کرکے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... سعی کے لئے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازہ سے جائے گا جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

(21) ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی پر چڑھنے سے حاصل ہے یعنی اگر مکان اور دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبہ معظمہ یہاں سے نظر آتا اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں بلکہ مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے اور بعض بدمذہبوں اور جاہلوں کا فعل ہے کہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں اور سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے یہ پڑھو۔

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے۔ ۱۲

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورۂ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح و تکبیر و درود پڑھو اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں اور دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا کرو یہاں دعا مقبول

ہوتی ہے اور یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ فَسُبْحٰنَ اللہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ؁ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُکَ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؁ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ ؁ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَ یُحِبُّ رَسُوْلَکَ وَ اَنْبِیَآءَکَ وَ مَلٰٓئِکَتَکَ وَ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلِیَ الْیُسْرٰی وَ جَنِّبْنِی الْعُسْرٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّدِیْنًا قَیِّمًا وَّنَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّ نَسْئَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَ نَسْئَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ

حمد ہے اللہ کے لئے کہ ہم اس نے ہم کو ہدایت کی حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو دیا۔ حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو الہام کیا حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر برا مانیں اللہ کی پاکی ہے شام و صبح اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے الٰہی تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے اللہ کے لئے پاکی ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو برتر بزرگ ہے الٰہی تو مجھ کو اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا۔ الٰہی تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و انبیا و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں الٰہی میرے لئے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا الٰہی اپنے رسول محمد ﷺ کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا بخش دے الٰہی تجھ سے

ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں، الٰہی تو درود و سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے بقدر درازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں نہ اس طرح جیسا بعض جاہل ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ یونہی تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگے اٹھائے رہے جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر سعی کی نیت کرے اس کی یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

(22) پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلے ذکر و درود برابر جاری رکھے جب پہلا میل آئے۔ (اور یہ صفا سے تھوڑے ہی فاصلہ پر بائیں ہاتھ کو سبز رنگ کا میل مسجد شریف کی دیوار سے متصل ہے) یہاں سے دوڑنا شروع کریں (مگر نہ حد سے زیادہ نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائیں۔ یہاں یہ دعا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بے شک تو عزت و کرم والا ہے الٰہی تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے اے دعاؤں کو قبول کرنے والے اے رب ہم سے تو قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔ ۱۲ منہ

(23) دوسرے میل سے نکل کر آہستہ ہو لو اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مروہ تک پہنچو یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ زمین کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا لہٰذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔ یہاں بھی اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے جیسا صفا پر کیا تھا تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا و درود و دعا یہاں بھی کرو، یہ ایک پھیرا ہوا۔

(24) پھر یہاں سے صفا کو جاؤ اور دعائیں پڑھتے ہوئے جاؤ جب سبز میل کے پاس پہنچو اسی طرح دوڑو اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہو لو پھر آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو اور ہر پھیرے میں اسی طرح کرو۔ اس کا نام سعی ہے دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا کہ سنت ترک ہوئی مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اضطباع نہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ دیر ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہو گا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جانور پر سوار ہو کر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں جانور کو تیز چلائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا اب کہ صفا سے مروہ کو جائے گا یہ پہلا

پھیرا ہو۔ (فتح، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... جو شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھ والے سعی کر سکتے ہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۶...... سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔ احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی اور حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہٰذا دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۲۷...... سعی کے لیے طہارت شرط نہیں حیض والی عورت اور جنب بھی سعی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۲۹...... سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہوا دوسرا ترک سنت کا (منسک) بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ ان کی کلائیاں و دیگر کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے یونہی ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھا حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اس فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کے وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پرواہ نہیں حالانکہ طواف یا بوسۂ حجر اسود وغیرہ ثواب کے لیے کیا جاتا ہے مگر عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہٰذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انہیں تاکیداً ایسی حرکات سے منع کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۳۰...... مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تشریف لا کر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... سعی کے سات پھیرے پے در پے کرے اگر متفرق طور پر کئے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہوگئی ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہیے کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہے واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف و سعی کا نام ہے قارن و متمتع والے کے لیے یہی عمرہ ہو گیا اور مفرد والے کے لیے یہ طواف "طواف قدوم" یعنی حاضری

ریا کا ثمرہ۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... حج کرنے والا مکہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طواف قدوم ساقط ہوگیا مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور دم وغیرہ واجب نہیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

(25) قارن۔ یعنی جس نے قران کیا ہے اس کے بعد طواف قدوم کی نیت سے ایک طواف وسعی اور بجالائے۔

(26) قارن اور مفرد یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں ان کی لبیک دسویں تاریخ رمی جمرہ کے وقت ختم ہوگی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ آتا ہے مگر متمتع یعنی جس نے تمتع کیا ہے وہ اور معتمر یعنی نرا عمرہ کرنے والا شروع طواف کعبہ معظمہ سے سنگ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف وسعی مذکور کے بعد سر منڈائیں یا بال کتروائیں یا حلق کریں یعنی سارا سر منڈا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔ عورتوں کو بال منڈانا حرام ہے وہ صرف ایک پورے برابر بال کتروائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر منڈانے والوں کے لئے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار اور متمتع اگر ہدی قربانی کے لئے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اسے جائز نہیں بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کرکے احرام سے باہر ہو پھر متمتع چاہے آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیود نہ نبھیں گی۔

تنبیہ۔ (27) طواف قدوم میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا مروہ میں سعی ضروری نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طواف زیارت میں کہ حج کا طواف فرض ہے جس کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ آتا ہے یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا ہو سکے اور اس وقت ہو چکا تو اس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ ہوگی لہٰذا ہم نے ان کو مطلقاً ترکیب میں داخل کر دیا۔

ایام اقامت کے اعمال: (28) مفرد و قارن تو حج کے رمل وسعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو گئے مگر متمتع نے جو طواف وسعی کئے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل وسعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طواف قدوم ہے نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ امور کرکے فراغت پالے لہٰذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل وسعی کر لے اب اسے بھی طواف زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہوگی۔

(29) اب یہ سب حجاج (قارن متمتع مفرد کوئی ہو) منیٰ کے جانے کے لئے مکہ معظمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بغیر اضطباع و رمل وسعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں

(30) زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لئے شب کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو لے جائیں۔ یونہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے بھی۔

(31) عورتیں نماز فرض وغیرہ گھر ہی میں پڑھیں نمازوں کے لئے جو دونوں مسجد کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔ ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلوٰۃ و سلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں

(32) پہلی سعی سے واپسی کے بعد جب کبھی رات دن میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تین بار کہیں اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

طواف میں یہ باتیں حرام ہیں: (33) طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں۔ (1) بے وضو طواف کرنا کوئی عضو (2) جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی (3) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا (4) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا (5) کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔ (6) سات پھیروں سے کم کرنا۔

مکروہاتِ طواف۔ (34) (1) فضول بات کرنا، (2) بیچنا، (3) خریدنا، (4) حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا، (5) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا، (6) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا، (7) رمل یا اضطباع یا بوسۂ سنگِ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا، (8) طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر کے چلا گیا پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ (9) یونہی پیشاب یا خانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے۔ (10) ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں (11) وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لئے دو رکعت ادا کرے۔ (12) اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے (13) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا (14) جماعت فرض کے وقت کرنا ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے سے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے (15) طواف میں کچھ کھانا پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔

یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں: (1) سلام کرنا، (2) جواب دینا، (3) حاجت کے لئے کلام کرنا، (4) فتویٰ پوچھنا، (5) فتویٰ دینا، (6) پانی پینا، (7) حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔

سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں: (36) بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے یونہی شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔ خرید و فروخت فضول کلام کرنا صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا مرد کا سعی میں بلا عذر نہ دوڑنا طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔ ستر عورت نہ ہونا۔ پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے۔

طواف و سعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق: (37) طواف و سعی کے مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر اضطباع، رمل، سعی میں دوڑنا یہ تینوں باتیں عورتوں کے لئے نہیں مزاحمت کے ساتھ بوسۂ سنگ اسود یا رکن یمانی کو چھونا یا کعبہ سے قریب ہونا یا زمزم کے اندر نظر کرنا یا خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا یہ باتیں اگر یوں ہو سکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر ورنہ الگ تھلگ رہنا ان کے لئے سب سے بہتر ہے۔

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (پ۲، البقرۃ ۱۹۹)

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (یعنی عرفات) اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا اللہ عزوجل نے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اس میں ہے کہ یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء و فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان و اقامت کہی پھر حضور ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

حدیث ۴...... مسلم و نسائی و ابن ماجہ و رزین رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ عزوجل اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے۔

حدیث ۵...... ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کی سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام نے کی، یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حدیث ۶...... امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرسلاً طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن رحمت کا نزول اور اللہ عزوجل کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

حدیث ۷...... ابن ماجہ و بیہقی رحمہما اللہ عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور ﷺ نے عرض کی اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کرے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن میں یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور ﷺ نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی ہمارے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔

حدیث ۸...... ابویعلیٰ و بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ عزوجل کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کی راہ میں اتنے دنوں میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ عزوجل کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ عرفہ کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا ہے یعنی فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ پریشان سر گرد آلود دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں فلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔

حدیث ۹: امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۱۰: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے، پھر سو بار کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے اور سو بار قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے اور پھر سو بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر یہ میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

حدیث ۱۱: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کئے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی یا امیر المومنین پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انہیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی۔ عرض کی گئی یا امیر المومنین ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے زوار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی یا امیر المومنین غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لئے ہے؟ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے تو اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اسے بخش دے۔ جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک و صاف ہونے کا وقت قریب آیا اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

(1) ساتویں تاریخ: مسجد حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا جس میں منیٰ جانے اور عرفات میں نماز اور وقوف اور وہاں سے واپس ہونے کے مسائل بیان کئے جائیں گے۔

(2) یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ: کا لازم ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل و سعی کرے جیسا کہ اوپر گزرا اور احرام کے متعلق جو آداب و مستحبات بیان کئے گئے مثلاً غسل کرنا خوشبو لگانا وہ یہاں بھی لحاظ رکھے اور تنہا ہو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

(3) جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو اگر آفتاب نکلنے سے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی جا سکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے ہو سکے تو پیادہ ہو جاؤ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس نبی کے صدقہ میں اس امت پر بے شمار۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم والحمد للہ رب العلمین

(4) راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کرو۔

(5) جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ

(ترجمہ) الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیاء پر تو نے کیا۔ ۱۲ منہ

(6) یہاں رات کو ٹھہرو آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں مسجد خیف میں پڑھو آج کل بعض مطوفوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں ان کی نہ مانے اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑے قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

(7) شب عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشا و صبح جماعت اولیٰ سے پڑھو کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور باوضو سوؤ کہ روح عرش تک بلند ہوگی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی و طبرانی وغیرہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ عزوجل سے مانگے گا پائے گا جبکہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآؤُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّآ اِلَیْہِ

(ترجمہ) پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اس کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اس کی ملک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔ ۱۲ منہ

(8) صبح: مستحب وقت نماز پڑھ کر لبیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے ہے چمکے اب عرفات کو چلو دل کو خیال غیر سے پاک کرنے کی کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا۔ وسوسے آئیں تو ان سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ لڑائی باندھی جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کرو یہ سمجھو کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لارہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مردود ناکام واپس جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱...... اگر عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر برا کیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یوہیں اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو برا کیا اور اگر آٹھویں کو جمعہ کا دن ہے جب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جا سکتا ہے جبکہ امیر مکہ وہاں ہو یا اس کے حکم سے قائم کیا جائے۔

(9) راستے بھر میں ذکر و درود میں بسر کرو بے ضرورت کچھ بات نہ کرو لبیک کی بے شمار بار کثرت کرتے چلو اور منیٰ سے نکل کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا اَقْرَبَ غَدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا مِنْ رِّضْوَانِکَ وَاَبْعَدَھَا مِنْ سَخَطِکَ ط اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ غَدَوْتُ وَعَلَیْکَ اعْتَمَدْتُّ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَفْضَلُ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لئے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں

میری حاجت پوری کر بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر الٰہی میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو ان میں سے کر جن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباہات کرے گا جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں الٰہی میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ درود بھیجے بہترین مخلوق محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔۱۲

(10) جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ ان شاء اللہ عزوجل وقت قبول ہے۔

(11) عرفات میں اس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام سے بچ کر اترو۔

(12) آج کے ہجوم میں لاکھوں آدمی ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں اپنے ڈیرے سے جا کر واپس میں ملنا دشوار ہوتا ہے اس لیے پہچان کا نشان اس پر قائم کرو کہ دور سے نظر آئے۔

(13) مستورات ساتھ ہوں تو ان کے برقعہ پر کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل مشوش نہ رہے۔

(14) دوپہر تک زیادہ وقت اللہ عزوجل کے حضور زاری و خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہے۔ حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں سب سے بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے

لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَائِذِ مِنَ النَّارِ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ

(ترجمہ) اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے۔ اے اللہ تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر۔ اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینے کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور اس شر سے آفات زمانہ کے۔ اے اللہ یہ اس کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے اللہ جو تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔۱۲ منہ

(15) دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو لے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت و کسل کا باعث ہے تین روٹی کی بھوک والا آدمی ایک ہی کھائے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی حالانکہ اللہ عزوجل کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے انوار و برکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ مانو گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانو گے تو اس کا

نقصان آنکھوں سے دیکھ لو گے ہفتہ بھر اس پر عمل کر کے دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ جب ہی کہنا۔ پیٹ تو کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور و ذوق کے لئے جگہ خالی رکھو۔

اندروں از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی

یہ بھرا برتن رحمت کیا بھرے گا۔ (16) جب دوپہر قریب آئے نہاؤ کہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو۔

عرفات میں ظہر و عصر کی نماز۔ (17) دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جاؤ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت سے عصر پڑھو بیچ میں سلام و کلام تو کیا معنی سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں یہ ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس حکمت کے لئے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروب آفتاب تک دعا کے لئے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہتی۔

مسئلہ نمبر ۱...... ملا کر دونوں نمازیں جو یہاں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ہے اس میں پوری جماعت ملنا شرط نہیں بلکہ مثلاً ظہر کے آخر میں شریک ہوا اور سلام کے بعد جب اپنی پوری کرنے لگا تو اتنے میں امام عصر کی نماز ختم کرنے کے لئے قریب ہوا یہ سلام کے بعد عصر کی جماعت میں شامل ہوا جب بھی ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... ملا کر پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں با احرام ہو اگر ظہر پڑھنے کے بعد احرام باندھا تو عصر ملا کر نہیں پڑھ سکتا نیز یہ شرط ہے کہ وہ احرام حج کا ہو اگر ظہر میں عمرہ کا تھا عصر میں حج کا ہوا جب بھی نہیں ملا سکتا۔ (درمختار، عالمگیری)

عرفہ کا وقوف: (18) خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم ہوا تو اس وقت اور کام میں مشغول کس قدر بے ہودہ ہے بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہی نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے پینے، چائے اڑانے میں ہیں۔ خبردار ایسا نہ کرو امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً موقف (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے) اس جگہ کو روانہ ہو جاؤ اور ممکن ہو تو اونٹ پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبنے کچلنے سے حفاظت بھی

(19) بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں ان کی نہ سنو کہ وہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں۔ کہ بطن عرنہ[1] کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اپنے ڈیرے الگ نہ سمجھیں اس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیاء بلکہ الیاس و خضر علیہما السلام دونوں نبی موجود ہیں یہ تصور کریں کہ انوار و برکات جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

(20) افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے روبقبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جبکہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے امام کی دہنی جانب اور بائیں روبرو سے افضل ہے یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں۔ بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور رو بقبلہ ہونا افضل ہے۔

وقوف کی سنتیں۔ وقوف میں یہ امور سنت ہیں۔ (1) غسل دونوں (2) خطبوں کی حاضری (3) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا (4) بے روزہ ہونا

---

[1] بطن عرنہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے مسجد نمرہ کے مغرب کی طرف یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نہ وہاں وقوف جائز ہے۔ ۱۲ منہ

(5) باوضو رہنا نمازوں کے علاوہ (6) وقوف کرنا۔

(21) بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچو اور ان کی طرف بھی برا خیال نہ کرو یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

وقوف کے آداب: اب وہ کہ یہاں ہیں اور وہ کہ ڈیروں میں ہیں سب ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب عزوجل کی طرف متوجہ ہو جائیں میدان قیامت میں حساب اعمال کے لئے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے تکبیر و تہلیل و تسبیح و لبیک و حمد و ذکر و دعا و توبہ و استغفار میں ڈوب جائے کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و سعادت ہے ورنہ رونے کا سا منہ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی، اثنائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرے آج کے دن دعائیں بہت منقول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے چند بار اسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قرآن میں گزار دو کہ بوعدہ حدیث دعا والوں سے زیادہ پاؤ گے نبی ﷺ کا دامن پکڑو، غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے توسل کرو، اپنے گناہوں اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرزو اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں لہٰذا شفیعوں کا دامن پکڑے اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگو اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اس کی رحمت عامہ کی امید سے مرجھایا دل نہال ہوا جاتا ہے۔ یونہی تضرع وزاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آ جائے اس سے پہلے کوچ منع ہے بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں ان کا ساتھ نہ دو غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو مغرب کو عشا سے ملا کر پڑھنے کا حکم نہ ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمت الٰہی کس وقت توجہ فرمائے اگر تمہارے چل دینے کے بعد اتری معاذ اللہ کیا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدود عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے۔ یہ دو ایک کے لئے ٹھیک ہے اور جب سارا قافلہ ٹھہرے گا تو ان شاء اللہ کچھ اندیشہ نہیں۔ اس مقام پر پڑھنے کے لئے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تین بار پھر کلمہ توحید اس کے بعد

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

(ترجمہ) اے اللہ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ ۱۲ منہ تین بار

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْئُ بِہِ الرِّیْحُ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْئُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَقَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بِالْاِجَابَۃِ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا تَنْکُثُ عَھْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْئٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ ابْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَیْنَاہُ وَنَحَلَ لَکَ جَسَدُہٗ وَرَغِمَ اَنْفُہٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا

وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

(ترجمہ) اے اللہ اس کو حج مبرور کر اور گناہ بخش دے الٰہی تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں اے اللہ میری نماز و عبادات اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار تو ہی میرا وارث ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر اور سینہ کے وسوسہ اور کام کی پراگندگی سے الٰہی میں سوال کرتا ہوں اس چیز کی خیر کا جس کو ہوا لاتی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے۔ الٰہی ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے الٰہی میں رزق پاکیزہ مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں الٰہی تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا الٰہی جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انھیں ہماری محبوب کردے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بری باتیں تجھے ناپسند ہیں انھیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو ان سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر الٰہی تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں میں بامراد محتاج فریاد کرنے والا پناہ چاہنے والا خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا مقر و معترف ہوں مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گناہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں مل گئی ہے اے پروردگار تو اپنی دعا سے مجھے بدبخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان ہو جا اے بہتر سوال کئے گئے اور اے بہتر دینے والے ۱۲ منہ

اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر مذکور ہوچکی اس میں جو دعائیں ہیں انھیں بھی پڑھیں۔ یعنی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۰ بار، قُلْ هُوَ اللهُ ۱۰۰ بار، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۱۰۰ بار۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور انبیا کی دعا عرفہ کے دن یہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ

(ترجمہ) اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جسے ہوا لاتی ہے اور آفات دہر کی برائی سے۔ ۱۲ منہ

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی کفایت ہے اور درود شریف و تلاوت قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید

(23) ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے سچے وعدوں پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا

جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں جو داغ اللہ عزوجل نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

وقوف کے مکروہات۔ (24) یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ (1) غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جبکہ غروب تک حدودِ عرفات سے باہر نہ ہو جائے ورنہ حرام ہے۔ (2) نمازِ عصر و ظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر (3) اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا (4) توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا (5) کوئی دنیوی بات کرنا (6) غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا (7) مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔ تنبیہ: موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچو، ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

ضروری نصیحت۔ تنبیہ ضروری، ضروری، اشد ضروری۔ بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ معظمہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں یہ تمہارے بہت امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہیں بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد قہار کی کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (پ۱۴ النحل ۶۰) ہاں ہاں ہوشیار! ایمان بچائے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے، الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

وقوف کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱...... وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ہوا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا ذی القعدہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے بعد کو معلوم ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوئی اور وقوف دسویں تاریخ کو ہوا مگر ضرورۃً یہ جائز مانا جائے گا اور اگر معلوم ہوا کہ آٹھویں کو نویں سمجھ کر وقوف کیا بعد کو معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے تو وقوف لازم ہے وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے وہاں کو وقوف نہ ملے گا تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کریں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳...... جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضروری ہے کہ اسی دن وقوف کریں جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۴...... تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو باوضو ہو یا بے وضو جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت سوتا ہو یا بیدار ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب حج اس کا فاسد نہ ہوگا جبکہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اس کی طرف سے احرام باندھ دیا تھا اور اگر احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ محرم ہو گیا دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے کپڑے اتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... جس کا حج فوت ہو گیا یعنی اسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہو گئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہو گیا لہٰذا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... آفتاب ڈوبنے سے پہلے اژدہام کے خوف سے حدود عرفات سے باہر ہو گیا اس پر دم واجب ہے پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو دم معاف ہو گیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر تھا اور جانور اسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دم واجب ہے یونہی اگر اس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اس کے پیچھے چل دیا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۷...... محرم نے نماز عشا نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے تو عرفہ میں وقوف جاتا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے (جیپ، گاڑی اور ٹرین کے چلتے میں پڑھ لے یا بعد کو ادا کرے)۔ (منسک)

مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۸)

اور جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے (ترجمۂ کنز الایمان)

صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشا کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہو گئی اس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصوا پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ بیہقی محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقے کے خلاف ہے۔ (1) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلو اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کرو۔ (2) راستے بھر ذکر و درود و دعا و لبیک و زاری و بکا میں مصروف رہو اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفَضْتُ وَفِيْ رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهِبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَاَعْظِمْ اَجْرِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ عَهْدِنَا مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيْفِ الْعَظِيْمِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ ط

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور میری دعا قبول کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ ۱۲منہ

(3) راستہ میں جہاں گنجائش پاؤ اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو تو تیز چلو پیدل ہو خواہ سوار (4) جب مزدلفہ نظر آئے تو بشرط قدرت

پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَمْعٌ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَسْأَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتَجْمَعَ عَلَی الْھُدٰی اَمْرِیْ وَتَجْعَلَ التَّقْوٰی زَادِیْ وَذُخْرِیْ وَالْاٰخِرَۃَ مَاٰبِیْ وَھَبْ لِیْ رِضَاکَ عَنِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا مَنْ بِیَدِہِ الْخَیْرُ کُلُّہٗ اَعْطِنِی الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَاصْرِفْ عَنِّی الشَّرَّ کُلَّہٗ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ لَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَشَحْمِیْ وَشَعْرِیْ وَسَائِرَ جَوَارِحِیْ عَلَی النَّارِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

(ترجمہ) اے اللہ یہ جمع (مزدلفہ) ہے یہاں تجھ سے تمام کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ مشعر حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہ، اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی برائی سے بچا، اے اللہ میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء: (5) وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستہ سے بچ کر اترو ورنہ جہاں جگہ ملے

(6) غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا اونٹ کھولنے اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب و عشاء پڑھو اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھو نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لو گے عشاء کے وقت پھر پڑھنی ہوگی غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشاء میں بہ نیت ادا نہ بہ نیت قضا حتی الامکان امام کے ساتھ پڑھو مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاً عشاء کی جماعت ہوگی عشاء کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ جماعت نہ مل سکے تو اپنی جماعت کر لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

مسئلہ نمبر ۱.....یہ مغرب وقت عشاء میں پڑھنی اسی کے لئے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....اگر مزدلفہ کو آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہو گئی تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشاء پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہو گئی اور وہ شخص صاحب ترتیب ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری، طحطاوی)

مسئلہ نمبر ۴.....اگر راستہ میں اتنی دیر ہو گئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....عرفات میں ظہر و عصر کے لئے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶: دونوں نمازوں کے درمیان سنت و نوافل نہ پڑھے مغرب کی سنتیں بھی بعد عشا پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لئے (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو ترک سنت ہوئی مگر دم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

(7) نمازوں کے بعد باقی رات ذکر و لبیک و درود و دعا و زاری میں گزارو کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علماء نے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو با طہارت سو رہو کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لو آج نماز صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی کوشش کرو کہ جماعت امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشا و صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔ (8) اب دربار اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

مشعر الحرام میں یعنی خاص اس پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر[1] کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھو یعنی لبیک کی کثرت کرو اور ذکر و درود و دعا میں مشغول رہو یہاں کے لئے بعض دعائیں یہ ہیں۔ مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَ خَطَائِیْ وَ عَمْدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَۃِ الرِّجَالِ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنِّی الْمَغْرَمَ وَ اَنْ تَغْفِرَ عَنِّیْ مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَ اَنْ تُرْضِیَ عَنِّی الْخُصُوْمَ وَالْغُرَمَاءَ وَاَصْحٰبَ الْحُقُوْقِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَمِنْ غَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ الْاَیِّمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ ھٰذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلَّہٗ وَاَنْ تُصْلِحَ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ وَ اَنْ تَصْرِفَ عَنِّی السُّوْءَ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ غَیْرُکَ وَلَا یَجُوْدُ بِہٖ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشٰکَ کَاَنِّیْ اَرَاکَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقَاکَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاکَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ وَخِرْلِیْ فِیْ قَضَائِکَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ قَدَرِکَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَ اجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ وَ اَقِرَّ بِذٰلِکَ عَیْنِیْ

(ترجمہ) اے اللہ میری خطا اور جہل اور زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے اے اللہ میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا بلا کوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کئے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی اور بخل اور دین کی گرانی اور مردوں

---

[1] کہ اس میں وقوف ناجائز ہے۔ ۱۲ منہ

کے طلب سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کردے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کر اور خصوم و قرباء اور حقداروں کو راضی کردے اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولیٰ ہے اے اللہ تیری پناہ غلبۂ دین اور غلبۂ دشمن سے اور اس ہلاکت سے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کرکے خوش ہو جاتے ہیں اور برائی کرکے استغفار کرتے ہیں اے اللہ ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں اے اللہ اس مزدلفہ میں میرے لئے ہر خیر کو جمع کردے اور میری ہر حالت کو درست کردے اور ہر برائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کرسکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اے اللہ تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں پر چلنے والے کے شر سے اللہ تو مجھ کو ایسا کردے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقویٰ کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کرکے بدبخت نہ ہوں اور اپنی قضا میرے لئے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا اور اس میں برکت دے یہاں تک کہ جو تو نے موخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کروں اور جو تو نے جلد کردیا اس کی تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور میری تونگری میرے نفس میں کر اور کان آنکھ سے مجھ کو متمتع کر اور ان کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے ان پر مجھے فتحمند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۸...... وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہو گیا اور وقوف عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ اژدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو برا کیا اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا کَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ وَ اذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ (پ ۲، البقرۃ: ۲۰۰۔۲۰۳)

(ترجمہ) پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ایسے لوگوں کی کمائی سے

بھاگ (خوش نصیبی) ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر منحر میں آکر تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا باقی کو انہوں نے نحر کیا اور حضور ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کر لیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔

حدیث ۲: ترمذی شریف میں انہیں سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور یہ فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھوں گا۔

حدیث ۳: صحیحین میں انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرہ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے رمی کی جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

حدیث ۵: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرتے تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

حدیث ۶: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے ارشاد فرمایا تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔

حدیث ۷: ابن خزیمہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہو۔

حدیث ۸: بزار رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حدیث ۹: طبرانی و حاکم رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔

حدیث ۱۰ تا ۱۲: صحیح مسلم میں ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر منڈانے والوں کے لئے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار، اسی کی مثل ابو ہریرہ و مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث ۱۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔

حدیث ۱۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر مونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا وہ تیرے لئے

قیامت کے دن نور ہوگا۔ (1) جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے امام کے ساتھ منیٰ کو چلو اور یہیں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھو لو کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بناؤ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تینوں دن جمروں پر مارنے کے لئے یہیں سے کنکریاں لے لو یا سب کسی اور جگہ سے لو مگر نہ نجس جگہ کی ہوں نہ مسجد کی نہ جمرہ کے پاس کی۔ (2) راستہ میں بدستور ذکر و دعا و درود و کثرت لبیک میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَ مِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَ اِلَیْکَ رَجَعْتُ وَ مِنْکَ رَھِبْتُ فَتَقَبَّلْ نُسُکِیْ وَ عَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کیا اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور میری عاجزی پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر اور میری دعا مستجاب کر۔۱۲منہ

(3) جب وادیٔ محسر[1] پہنچو پانچ سو پینتالیس ہاتھ بہت جلدی تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھو جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ

(ترجمہ) اے اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔۱۲منہ

(4) جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

جمرۃ العقبہ کی رمی: (5) جب منیٰ پہنچو سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ[2] کو جاؤ اور ادھر سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا نالے کے وسط میں سواری پر جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہو کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرہ کی طرف منہ ہو سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ہر ایک پر۔

بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے شیطان کے ذلیل کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اے اللہ اس حج کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔

[3] کہہ کر مارو بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی۔ پہلی کنکری سے لبیک موقوف کر دو اللہ اکبر کے بدلے سُبْحٰنَ اللہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا جب بھی حرج نہیں۔ (6) جب سات پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہرو فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آؤ۔

رمی کے مسائل:

مسئلہ نمبر۱...... سات سے کم جائز نہیں اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہیں تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ

۱۔ یہ منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب فیل آ کر ٹھہرے تھے اور ان پر عذاب ابابیل اترا تھا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہئے ۱۲منہ

۲۔ منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرۃ الوسطیٰ اور اخیر کا کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے جمرۃ العقبہ۔۱۲منہ

۳۔ یا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر مارو۔۱۲منہ

دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر خلاف سنت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے۔ کنکر پتھر مٹی یہاں تک کہ اگر خاک پھینکی جب بھی رمی ہوگئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی عنبر مشک وغیرہ سے رمی جائز نہیں۔ جواہر اور سونے چاندی سے بھی رمی نہیں ہوسکتی کہ یہ تو نچھاور ہوئی مارنا نہ ہوا مینگنی سے بھی رمی جائز نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہو جاتی ہیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو ان سے رمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھولینا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارھویں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ ہے۔ یونہی دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عذر کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

حج کی قربانی: (7) اب رمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو یہ قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب اگرچہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے قارن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مفرد کے لئے مستحب اگرچہ غنی ہو جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

مسئلہ نمبر ۸..... قارن و متمتع جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے وہ اگر قران یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد جب چاہے رکھ لے ایک ساتھ خواہ جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ سات آٹھ نو کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

(8) ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے ورنہ ذبح کے وقت حاضر رہے۔

(9) رو بقبلہ جانور کو لٹا کر اور خود بھی قبلہ کو منہ کرکے یہ پڑھو۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (پ ۷ الانعام ۷۹)

میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں ۱۲۔منہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (پ ۸ الانعام ۱۶۲، ۱۶۳)

بے شک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں ۱۲۔منہ

اس کے بعد "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہوئے نہایت تیز چھری سے بہت جلد ذبح کرو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ کہ بے

سبب کی تکلیف ہے۔

(10) بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے دونوں ہاتھ ایک پاؤں باندھ لو ذبح کر کے کھول دو۔

(11) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارو کہ سنت یونہی ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر حلال ذبح سے بھی ہو جائے گا اگر ذبح کرے گا تو گلے پر ایک ہی جگہ اسے بھی ذبح کرے جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط و خلاف سنت ہے اور مفت کی اذیت و مکروہ ہے۔

(12) جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچو نہ اعضا کاٹو کہ ایذا ہے۔

(13) قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگو۔

حلق و تقصیر: (14) قربانی کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر منڈوائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے ایک پورا بال کتروا دیں۔ مفرد اگر قربانی کرے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر منڈوائے گا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۹: ......بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں چہارم بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ کٹیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰: ......سر منڈوانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱: ......جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگرچہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲: ......جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے استرا پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پھڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عذر کے سبب اس سے مونڈانا اور کتروانا ساقط ہو گیا اسے بھی مونڈانے والوں کو کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳: ......اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ حجام ملتا ہے نہ استرا یا قینچی پاس ہے کہ مونڈا لے یا کتروا لے تو یہ کوئی عذر نہیں مونڈانا یا کتروانا ضروری ہے۔ (عالمگیری) اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے کہ حرم سے باہر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۴: ......اس موقع پر سر مونڈانے کے بعد مونچھیں ترشوانا موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لئے تو دم وغیرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵: ......اگر نہ مونڈائے نہ کتروائے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حلال نہ ہوئی اگرچہ طواف بھی کر چکا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶: ......اگر بارہویں تک حلق و تقصیر نہ کیا تو دم لازم آئے گا کہ اس کے لئے یہ وقت مقرر ہے۔ (ردالمحتار)

(15) حلق ہو یا تقصیر دہنی طرف[1] سے شروع کرو اور اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہو اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دعا پڑھو۔

---

[1] یعنی مونڈانے والے کی داہنی جانب، یہی صحیح ہے، یہی مذہب ہے صاحب ہدایہ اور امام اعظم نے بھی یہی بیان کیا اگرچہ بعض کتابوں میں حجام کی داہنی جانب سے شروع کرنے کو لکھا گیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ قَضٰی عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَّارْفَعْ لِيْ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْن

(ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کر دی اے اللہ یہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر الٰہی میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر الٰہی میرے لئے میرے نفس میں برکت دے اور مجھ سے قبول کر اے اللہ مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کو بخش دے اے بڑی مغفرت والے آمین۔ ۱۲ منہ

اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کرو۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر مونڈانے یا کتروانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چونا یا بال صفا وغیرہ سے جب بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

(16) بال دفن کر دیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال ناخن کھال جدا ہو دفن کر دیا کریں۔

(17) یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کترواؤ نہ خط بنواؤ ورنہ دم لازم آئے گا۔

(18) اب عورت سے صحبت کرنے، شہوت سے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرمگاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔

طوافِ فرض: (19) افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ فرض طواف کے لئے جسے طوافِ زیارت و طوافِ افاضہ کہتے ہیں مکہ معظمہ میں جاؤ بدستور مذکور پیدل باوضو ستر عورت طواف کرو مگر اس طواف میں اضطباع نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کئے جائیں گے جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دم واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... اس کے طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پیشتر احرام باندھا ہو اور وقوف کر چکا ہو اور خود کرے اور اگر کسی اور نے اس کو کندھے پر اٹھا کر طواف کیا تو اس کا طواف نہ ہوا مگر جبکہ یہ مجبور ہو خود نہ کر سکتا ہو مثلاً بے ہوش ہے۔ (جوہرہ و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... بے ہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... اس طواف کا وقت دسویں کی طلوع فجر سے ہے اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ کر پھیرے کئے طواف نہ ہوا بخلاف وقوفِ عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نیت شرط نہیں کہ یہ طوافِ زیارت ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... عید الاضحٰی کی نماز یہاں نہیں پڑھی جاتی۔ (ردالمحتار)

(20) قارن و مفرد طوافِ قدوم میں اور متمتع بعد احرامِ حج کسی طوافِ نفل میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں اور اگر اس میں رمل و سعی کچھ نہ کیا ہو یا صرف رمل کیا ہو یا جس طواف میں کئے تھے وہ بے وضو کیا تھا جیسے قارن و متمتع کا پہلا طواف یا وہ

طواف بے طہارت کیا تھا یا شوال سے پیشتر کے طواف میں کئے تھے تو ان پانچوں صورتوں میں رمل و سعی دونوں اس طواف فرض میں کریں۔

(21) کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارھویں کو افضل ہے اور اس دن یہ نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے بیس تیس آدمی ہوتے ہیں عورتوں کو بھی باطمینان تمام بے بھیڑ کے سنگ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

(22) جو گیارھویں کو نہ جائے بارھویں کو کرلے اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے تمام زمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو اس کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہا دھو کر بارھویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے کے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یونہی اگر اتنا وقت اسے ملا تھا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار ہوئی۔ (ردالمحتار)

(23) بہر حال بعد طواف دو رکعت بدستور پڑھیں اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسوں گزر جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو احرام سے باہر ہو گیا یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر الٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں حلال ہو گئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا اور بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو ہو جائے گا مگر دم لازم ہے۔ (عالمگیری وجوہرہ)

(24) دسویں گیارھویں بارھویں کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں لہٰذا جو شخص دس گیارہ کو طواف کے لئے گیا واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر اپنے آپ منیٰ میں رہا اور اسباب وغیرہ مکہ کو بھیج دیا یا مکہ ہی میں چھوڑ کر عرفات کو گیا تو اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

باقی دنوں کی رمی

(25) گیارھویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر پھر رمی کو چلو ان ایام میں رمی جمرہ اولیٰ سے شروع کرو جو مسجد خیف سے قریب ہے اس کی رمی کو راہ مکہ کی طرف سے آ کر چڑھائی پر چڑھو کہ یہ جگہ بہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے یہاں رو بقبلہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود و دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہو ورنہ پون پارہ یا سورۂ بقرہ کی مقدار تک۔

(26) پھر جمرہ وسطیٰ پر جا کر یہی کرو۔

(27) پھر جمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے ٹھہرو نہیں معاً پلٹ آؤ پلٹتے میں دعا کرو۔

(28) بعینہٖ اسی طرح بارھویں تاریخ بعد زوال تینوں جمرے کی رمی کرو بعض لوگ دوپہر سے پہلے آج رمی کر کے مکہ معظمہ کو چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے تم اس پر عمل نہ کرو۔

(29) بارھویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب ہے اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارھویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام

میں قلیل جماعت کو وقت ہے اور اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو اب بغیر رمی کے جانا جائز نہیں۔ جائے گا تو دم واجب ہوگا دسویں کی رمی کا وقت اوپر مذکور ہوا گیارھویں بارھویں کا وقت آفتاب ڈھلنے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرھویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے اس کے بعد غروب آفتاب تک مسنون لہٰذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰۔۱۱۔۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کرے مگر بغیر عذر ہے تو کراہت ہے ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہو گئی اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہو سکتی اور دم واجب۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷......اگر بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۸......کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رمی کر کے مکہ کو چلا جاتا ہے تو اگر اور کوئی حاجت مند ہو تو اسے دے دے ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے جمروں پر بچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۹......رمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل رمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰......اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اونٹ وغیرہ پر پڑی اور ٹھہر گئی تو اس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی اور وہاں گری جہاں اس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر تو جائز ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱......اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اس پر سے جمرہ کو گئی تو اگر معلوم ہو کہ اس کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یونہی اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو اعادہ کر لے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳۲......ترتیب کے خلاف رمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے اور اگر پہلے جمرہ کی رمی نہ کی اور دوسرے تیسرے کی کی تو پہلے پر مار کر پھر دوسرے اور تیسرے پر مار لینا بہتر ہے اور اگر تین تین کنکریاں ماری ہیں تو پہلے پر چار اور مارے اور دوسرے تیسرے پر سات سات اور اگر چار چار ماری ہر ایک پر تین تین اور مارے اور بہتر یہ ہے کہ سرے سے رمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک ایک کنکری تینوں پر مار آیا پھر ایک ایک یونہی سات بار میں سات سات کنکریاں پوری کیں تو پہلے جمرہ کی رمی ہو گئی اور دوسرے پر تین اور مارے اور تیسرے پر چھ تو رمی پوری ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳......جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو حکم دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے یونہی سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رمی کر دی تو جائز نہیں ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ میں کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یونہی بے ہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳۴......گن کر اکیس کنکریاں لے گیا اور رمی کرنے کے بعد دیکھا ہے کہ چار بچی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کمی کی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین بچی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یا دو ہوں جب بھی ہر جمرہ پر ایک ایک۔ (فتح القدیر)

(30) رمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔

(31) آیا رھویں یا بارھویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں (32) رمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں۔ (i) دسویں کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔ (ii) تیرھویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔ (iii) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔ (iv) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔ (v) مسجد کی کنکریاں مارنا۔ (vi) جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں جو قبول ہوتی ہیں وہ اٹھا لی جاتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ کو کنکریاں ہوتیں۔ (vii) ناپاک کنکریاں مارنا۔ (viii) سات سے زیادہ مارنا۔ (ix) رمی کے لیے جو جہت مذکور ہوئی اس کے خلاف کرنا۔ (x) جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ کا مضائقہ نہیں۔ (xi) جمروں میں خلاف ترتیب کرنا۔ (xii) مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

مکہ معظمہ کی روانگی (33) جب دن یعنی بارھویں خواہ تیرھویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلو وادی محصب[1] میں کہ جنت المعلیٰ کے قریب ہے سواری سے اتر لو یا بغیر اترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرو اور افضل یہ ہے کہ عشا تک نمازیں یہیں پڑھو ایک نیند لے کر مکہ معظمہ میں داخل ہو

(34) اب تیرھویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پرنور سید عالم ﷺ اور ان کے اصحاب و اہل بیت و حضور غوث اعظم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہو۔ تنعیم کہ مکہ معظمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف و سعی حسب دستور کرکے حلق یا تقصیر کرو عمرہ ہو گیا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی دن دوسرا عمرہ لایا وہ سر پر استرہ پھروا لے کافی ہے۔ یونہی وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں

(35) مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

مقامات متبرکہ کی زیارت (36) جنت المعلیٰ حاضر ہو کر ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔

(37) مکان ولادت اقدس حضور انور ﷺ و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، مکان ولادت حضرت علی رضی اللہ عنہ، جبل ثور، غار حرا، مسجد الجن، مسجد جبل ابی قبیس وغیرہ مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

(38) حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور ابو طالب کی قبر پر نہ جائیں۔ یونہی جدہ میں جو لوگوں نے حضرت اماں حوا رضی اللہ عنہا کا مزار کئی سو ہاتھ کا بنا رکھا ہے وہاں بھی نہ جائیں کہ بے اصل ہے۔

(39) علما کی خدمت سے برکت حاصل کرو۔

کعبہ معظمہ کی داخلی (40) کعبہ معظمہ کا داخلہ کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ موسم میں عام داخلہ ہوتی ہے مگر سخت کشاکش رہتی ہے کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں نہ عورتوں کو اس ہجوم میں جرأت کی اجازت، زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ بھی گیا تو اوروں کو دھکے دے کر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں نہ اس طرح حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلہ بے لیے دیے میسر نہیں اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام۔ حرام کے ذریعہ سے ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہو گیا۔ ان مفاسد سے نجات نہ ملے تو حطیم کی حاضری غنیمت جانے کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے صاف ٹھہر جائے کہ داخلہ کے عوض کچھ نہ دیں گے۔ اس کے بعد داخل چاہے ہزاروں روپیہ دے دے تو کمال ادب ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچے کیے گردن جھکائے گناہوں پر شرماتے جلال رب العزت سے لرزتے کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور

۱۔ جنت المعلیٰ کہ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر مکہ کے راستے سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے جنت المعلیٰ اس میں داخل نہیں ۱۲ منہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ

سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہے اور وہاں دو رکعت نماز نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھے کہ نبی ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر دیوار پر رخسار اور منہ رکھ کر حمد و درود و دعا میں کوشش کرے۔ یوہیں نگاہ نیچے کئے چاروں گوشوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور پھر اس دولت کے ملنے اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے اور یوہیں آنکھیں نیچے کئے واپس آئے اوپر یا ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھے اور بڑے فضل کی امید کرو کہ وعدہ فرماتا ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (پ۴، آل عمران: ۹۷) جو اس گھر میں داخل ہو وہ امان میں ہے۔ والحمد للہ

حرمین شریفین کے تبرکات (41) ایک ہوئی بتی وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں ہرگز نہ لے بلکہ اپنے پاس سے بتی وہاں روشن کر کے باقی اٹھا لے۔

مسئلہ نمبر ۳۵...... غلاف کعبہ معظمہ جو سال بعد بدلا جاتا ہے اور اتارا گیا فقرا پر تقسیم کر دیا جاتا ہے اس کو ان فقرا سے خرید سکتے ہیں اور جو غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں سے لینا جائز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی ٹکڑا جدا ہو کر گر پڑے تو اسے بھی نہ لے اور لے تو کسی فقیر کو دیدے۔

مسئلہ نمبر ۳۶...... کعبہ معظمہ میں خوشبو لگی ہو اسے بھی لینا جائز نہیں اور لی تو واپس کر دے اور خواہش ہو تو اپنے پاس سے خوشبو لے جا کر مس کرلائے۔

طواف رخصت: (42) جب ارادہ رخصت کا ہو طواف وداع بے رمل و سعی و اضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے ہاں وقت رخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر نہیں جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بدستور دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... سفر کا ارادہ تھا طواف رخصت کرلیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے کہ پچھلا کام طواف رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طواف رخصت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارھویں تاریخ تک یہ نیت کرلی تو اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اس کے بعد نیت کی تو واجب ہو گیا اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... طواف رخصت میں نفس طواف کی نیت ضروری ہے واجب و رخصت نیت ہونے کی حاجت نہیں یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... حیض والی مکہ معظمہ سے جانے کے قبل پاک ہو گئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے پھر ضروری نہیں کہ واپس آئے اور واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا جبکہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی اور اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا نہ نماز کا ایک وقت گزر گیا تھا تو اس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... جو بغیر طواف رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ دم دیدے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طواف رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... طواف رخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔ (عالمگیری)

(43) طواف رخصت کے بعد زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پئے بدن پر ڈالے۔

(44) پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر آستانہ پاک کو بوسہ دے اور قبول حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگے اور وہی دعائے جامع پڑھے یا یہ پڑھے۔

اَلسَّائِلُ بِبَابِکَ یَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ مَعْرُوْفِکَ وَ یَرْجُوْ رَحْمَتَکَ

تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے ۱۲ منہ

(45) ملتزم پر آکر غلاف کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹو، ذکر و درود و دعا کی کثرت کرو اس وقت یہ دعا پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَکَمَا هَدَیْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَیْهِ حَتّٰی تَرْضٰی بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

(ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے الٰہی جس طرح تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کرنا کہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد اللہ کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر ۱۲ منہ

پھر حجر پاک کو بوسہ دو اور جو آنسو رکھتے ہو گرا دو اور یہ پڑھو

یَا یَمِیْنَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوْدِعُکَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِیْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یَوْمِ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ عَلٰی ذٰلِکَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِکَتَکَ الْکِرَامَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

(ترجمہ) اے زمین میں اللہ کے یمین میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لئے اس کی شہادت دے گا اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر ۱۲ منہ

(46) پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کرکے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بنائے مسجد کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور دعائے مذکور پڑھو اور اس کے لئے بہتر باب الحزورہ ہے۔ (47) حیض و نفاس والی عورت دروازہ مسجد پر کھڑی ہو کر بنگاہ حسرت دیکھے اور دعا کرتی چلے۔ (48) پھر بقدر قدرت فقرائے مکہ معظمہ پر تصدق کرکے متوجہ سرکار اعظم مدینہ طیبہ ہو وباللہ التوفیق۔

قران کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (پ۲، البقرۃ۱۹۶) اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو (ترجمہ کنزالایمان)۔

ابو داود و نسائی و ابن ماجہ صبی بن معبد تغلبی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنے نبی ﷺ کی پیروی کی۔ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا حج و عمرہ دونوں کو ایک میں ذکر فرماتے ہیں

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کو ایک میں ذکر فرماتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا۔

مسئلہ نمبر ۱...... قران کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کئے تھے کہ حج کو شامل کر لیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا خواہ طواف قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں طواف قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... قران کے لئے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو لہٰذا جس نے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اس کا قران باطل ہو گیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۳...... سب سے افضل قران ہے پھر تمتع پھر افراد (ردالمحتار وغیرہ) قران کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ نمبر ۴...... قران کا احرام میقات سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کئے جائیں۔ شوال سے پہلے افعال نہیں کر سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... قران میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے پھر سعی کرے اب قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو گیا مگر ابھی حلق نہیں کر سکتا اور کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دو دم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی کر لے ورنہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے اگر ابھی سعی کرے تو طواف قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رمل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... ایک ساتھ دو طواف کئے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دم لازم نہیں خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا دونوں میں سے کسی میں تعیین نہ کی اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا۔ اور دوسرا طواف قدوم۔ (درمختار، منسک)

مسئلہ نمبر ۷...... پہلے طواف میں اگر طواف کی نیت کی جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بدستور محرم رہے اور تمام افعال بجالائے دسویں کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے لئے چیزیں حلال ہوتی ہیں اس کے لئے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۸...... قارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارن کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹...... اس قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ حرم میں ہو بیرون حرم نہیں ہو سکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضروری ہے کہ رمی کے بعد ہو رمی سے پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہو گیا تو اس کی وصیت کر جانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کر دی جب بھی صحیح ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قارن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں نہ اتنا اسباب کہ اسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے یا اس سے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے تینوں کا پے در پے رکھنا ضروری نہیں

اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہوسکتے ان سات روزوں میں یہ اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آکر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضروری ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سر منڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے جدا ہو جائے اور دو دم واجب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لئے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا تو اب وہ روزے کافی نہیں لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں یونہی اگر قربانی کے دنوں میں سر منڈا لیا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... قارن نے طواف عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوف عرفہ کیا تو وہ طواف جاتا رہا اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طواف قدوم یا نفل کی نیت سے کئے لہٰذا یوم النحر میں طواف زیارت سے پہلے اس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اس نے عمرہ توڑ ڈالا لہٰذا ایک دم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لئے تھی جب بھی ساقط ہو گئی اور اب قارن نہ رہا اور ایام تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (درمختار)

تمتع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۲، البقرۃ:۱۹۶)

(ترجمہ) جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کئے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ نمبر ۱...... تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے بلکہ اس سے پہلے بھی ہوسکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرنا گناہ ہوا اور دم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یونہی تمتع کے لئے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ عمرہ کے تمام یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کئے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لئے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کرے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا اور دوسرے سال عمرہ کیا پھر حج کیا تو تمتع ہوگیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

تمتع کے شرائط: تمتع کی دس شرطیں ہیں (1) حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (2) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا (3) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔ (4) عمرہ فاسد نہ کیا ہو (5) حج فاسد نہ کیا ہو (6) المام صحیح نہ کیا

ہو المام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد، احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو لہٰذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آکر حج کیا تو تمتع نہ ہوا اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کر کے بغیر حلق کئے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آکر اسی سال حج کیا تو تمتع ہے۔ یوہیں اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی المام صحیح نہیں لہٰذا اگر واپس آکر حج کرے گا تو تمتع ہوگا۔ (7) حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔ (8) مکہ معظمہ میں ہمیشہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو لہٰذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کرلیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو ہے۔ (9) مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہو نہ ایسا ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے سے پہلے کر چکا ہے ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔ (10) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ کا رہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲...... تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا دوسری یہ کہ نہ لائے جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے مکہ معظمہ میں آکر طواف کرے اور سر منڈائے اب عمرہ سے فارغ ہوگیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لئے طواف قدوم نہیں اور طواف زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف قدوم کرلیا ہے (اگرچہ اس کے لئے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کرلی ہے تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں خواہ طواف قدوم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طواف زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں اسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ منڈائے بدستور محرم رہے۔ یوہیں مکہ معظمہ ہی میں رہنا بھی ضروری نہیں چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے اگر مکہ معظمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو حل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہوگیا تو میقات سے باندھے یہ اس صورت میں ہے کہ جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جاتا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جبکہ وقوف سے پہلے مکہ میں آگیا تو ساقط ہوگیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ ہے کہ مسجد حرام میں ہو اور سب سے بہتر ہے کہ حطیم شریف میں ہو۔ یوہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضروری نہیں۔ نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے اس کے بعد سر منڈائے اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قران والے کے لئے ہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر۳...... اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہانکنا افضل ہے ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے اور ہار ڈالنا جھول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بائیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہے جب تک قربانی نہ کرلے اسے سر منڈانا جائز نہیں جب تک قربانی نہ کرلے ورنہ دم لازم آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لئے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رمی کر کے سر منڈائے کہ اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۴...... جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مفرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارن کی مثل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے قران و تمتع نہیں اگر کریں تو دم دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... جو جانور لایا ہے اسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگرچہ نادار ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کرکے گھر چلا آیا تو یہ المام صحیح ہے اس کا تمتع جاتا رہا اب حج کرے گا تو مفرد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کرکے گھر واپس آیا پھر محرم رہا اور حج کو گیا تو یہ المام صحیح نہیں لہٰذا اس کا تمتع باقی ہے۔ یونہی اگر گھر نہ آیا یا عمرہ کرکے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸...... تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کردیا تو اس کی قضا دے اور جرمانہ میں دم اور تمتع کی قربانی اس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... تمتع کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی طرف سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دے دی تو کرسکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۰...... حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اسے فاسد کردیا پھر گھر واپس گیا پھر آکر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہوگیا اور اگر مکہ میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر میقات کے اندر رہا یا میقات سے باہر ہوگیا مگر گھر نہ گیا اور آکر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔ (جوہرہ)

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (پ ۷، المائدۃ ۹۵، ۹۶)

اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (پ ۲، البقرۃ ۱۹۶)

پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی (ترجمۂ کنزالایمان)

جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور سر منڈا لے) تو فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی۔ صحیحین وغیرہ میں کعب بن

عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرہ پر گر رہی تھیں ارشاد فرمایا کہ یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں عرض کی ہاں فرمایا سر منڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔

تنبیہ: محرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو خوشی سے ہو یا مجبوراً سوتے میں ہو یا بیداری میں نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انھیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو پچھتر روپے بھر گیہوں کہ سو روپے کے سیر سے پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر ہوئے یا اس کے دو گنے جو یا کھجور یا ان کی قیمت۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہوگا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں اس میں اختیار ہوگا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلا دے یا تین روزے رکھ لے اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیئے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور یہ مجبوری یا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے کفارہ اس لئے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں نہ اس لئے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دے دیں گے دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... جہاں ایک دم یا صدقہ ہے قارن پر دو ہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۳...... کفارہ کی قربانی قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی ہاں جرم غیر اختیاری میں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے غنی کو کھلائے اور مساکین کو دے اور کفارہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... اگر کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کرے اور یہ بھی نیت کہ کفارہ کا روزہ ہے مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور پے در پے ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضروری نہیں۔ (منسک)

اب احکام سنئے۔

(1) خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ نمبر ۶...... خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، منہ، ران، پنڈلی، کو پورا سان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیموں، نارنگی، گلاب، چنبیلی، جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگرچہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جبکہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنائی اس پر کفارہ واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے۔ خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی قدر بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں مثلاً سنگِ اسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے اور اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دم دے اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے اس سے زیادہ میں دم اور جس سرمہ میں خوشبو نہ ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں جبکہ بضرورت ہو اور بلاضرورت مکروہ۔ (منسک، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دارچینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... پینے کی چیز میں خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچھ خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ بسے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری، منسک)

مسئلہ نمبر ۲۱...... سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو دم اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہرحال ایک دم چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے اور سر پر وسمہ پتلا پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دم واجب ہے پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔ (جوہرہ، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۳...... خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... خوشبو استعمال کرنے میں قصد ہو یا بلا قصد، یاد کر کے یا بھولے سے ہو، مجبوراً یا خوشی سے ہو، مرد و عورت دونوں کے لیے سب کا یکساں حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم سے ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے زائل ہو جائے تو یوں ہی کرے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۹...... روغن چنبیلی وغیرہ خوشبو دار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو ہاں ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دوا کے لیے استعمال کیا ہو یہ اس صورت میں ہے جبکہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکایا ہو تو کچھ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... زخم کا علاج کسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ فوراً اتار ڈالا۔ (منسک، عالمگیری)

(2) سلے کپڑے پہننا۔

مسئلہ نمبر ۳۴...... محرم نے سلا کپڑا چار پہر کامل پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا دوسرے دن عذر سے یا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر دن میں پہنا رات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا اور اتارتے وقت چھوڑنے کی نیت سے نہ اتارا تو ایک کفارہ ہے اور چھوڑ دینے کی نیت سے اتارا تو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا اور یونہی کسی ایک دن کرتا پہنا تھا اور اتار ڈالا پھر پاجامہ پہنا اسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اتارا تو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاً شروع ہوگئی اور اس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لیے دوسرے دن اتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے تو جب تک یہ بخار نہ جائے ایک ہی جرم ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اگر سلا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کردیا مگر اتارا نہیں دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے یونہی اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا نہ اتارا تو یہ جرم ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹...... بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلاضرورت سب کپڑے پہنے تو ایک جرم اختیاری ہے۔ یعنی چار پہر پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنہگار ہوا مثلاً ایک کرتے کی ضرورت تھی دو پہن لیے یا ٹوپی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اس نے کرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں۔ عمامہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری خلاصہ یہ ہے کہ موضع ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۰...... بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لیے تو ایک جرم ہے دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۴۱...... دشمن کی وجہ کپڑے پہنے ہتھیار باندھے اور وہ چلا گیا اس نے اتار دیئے لوٹ کر آگیا اس نے پھر پہنے تو یہ ایک جرم ہے یونہی دن میں دشمن لڑا کرتا ہے یعنی دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اتار ڈالتا ہے تو یہ روز کا باندھنا ایک ہی جرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... محرم نے دوسرے محرم کو سلا ہوا یا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... مرد یا عورت نے منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴...... محرم نے سر پر کپڑے کی گٹھری رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھری یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔ (عالمگیری، منسک)

مسئلہ نمبر ۴۵...... سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصداً پہنے بلکہ بھول کر ہو یا ناواقفی میں بہرحال وہی حکم ہے۔ یونہی سر اور منہ چھپانے میں یہاں تک کہ محرم نے سوتے میں سر یا منہ چھپایا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں یونہی ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا یا ان پائنچوں میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں یونہی انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سلے کپڑے ڈال لئے تو کچھ نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... جوتے نہ ہوں تو موزے کو یہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے پہن لیا تو

پورے چار پہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔ (منسک) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے پہننا جائز نہیں کہ وہ اس جوڑ کو چھپاتے ہیں پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(3) بال دور کرنا:

مسئلہ نمبر ۴۹......سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طرح دور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چندلا (گنجا) ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰......پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو یہی حکم زیر ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۱......پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا تو ایک ہی دم واجب ہے مگر جب کہ کچھ حصہ مونڈا کر اس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسے میں مونڈایا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یوہیں دونوں بغلیں دو جلسوں میں منڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲......سر مونڈایا اور دم دے دیا پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳......سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴......سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیر ناف کے سوا باقی اعضا کے مونڈانے میں صرف صدقہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵......مونچھ اگرچہ پوری مونڈائے یا کتروائے صدقہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۶......روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی ناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۷......اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۵۸......محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا تو اس پر بھی صدقہ ہے خواہ اس نے اسے حکم دیا ہو یا نہیں خوشی سے مونڈایا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا مونڈا تو کچھ خیرات کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹......غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارے کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر محرم کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مسکین کو کچھ صدقہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰......مونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا یا کسی چیز سے بال اڑانا سب کا ایک حکم ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۱......عورت پورے یا چہارم سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۶۲......بال منڈا کر پچھنے لیے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳......آنکھ میں بال نکل آئے تو ان کے اکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔ (منسک)

(4) ناخن کترنا:

مسئلہ نمبر ۶۴...... ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے اور اگر ایک ہاتھ پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چار ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵...... کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ اس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶...... ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر مونڈا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک دم یعنی تین دم واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷...... محرم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے بال مونڈنے کا ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۶۸...... ہاتھ اور ناخن گیر سے تراشنا اور دانت سے کترنا سب کا ایک حکم ہے۔

(5) بوس و کنار وغیرہ:

مسئلہ نمبر ۶۹...... مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مس کرنے میں دم ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں خواہ عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۰...... مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷۱...... مقام زنانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یوہیں خیال جمانے سے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۲...... جلق سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

(6) جماع:

مسئلہ نمبر ۷۳...... وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اسے حج کی طرح پورا کر کے دم دے اور سال آئندہ ہی میں اس کی قضا کر لے عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۴...... وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۵...... قصداً جماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۶...... وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچے نے وطی کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج فاسد ہو جائے گا۔ یوہیں مرد نے مشتہاۃ لڑکی یا مجنونہ سے وطی کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر نہ دم واجب ہے نہ قضا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۷...... وقوف عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور دو مختلف جلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸...... وقوف عرفہ کے بعد سر مونڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۹...... جانور یا مردہ یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا تو حج فاسد نہ ہوگا انزال ہو یا نہیں مگر انزال ہو تو دم لازم۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۰...... عورت نے جانور سے وطی کرائی یا کسی آدمی یا جانور کا کٹا ہوا آلہ اندر رکھا یا حج فاسد ہو گیا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۱...... عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۲...... عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجالس میں جماع کیا تو ہر بار دم واجب اور طواف و سعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳...... قران والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجالائے اور دو دم دے اور سال آئندہ حج و عمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہوا حج فاسد ہو گیا دو دم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قران کی قربانی۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۸۴...... جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور محرم ہے اور جتنی باتیں محرم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۵...... حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اس نے فاسد کردیا اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔ (ردالمحتار)

(7) طواف میں غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۸۶...... طواف فرض کل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو واپس آکر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو مگر بارھویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کر لیا تو جرمانہ ساقط اور بارھویں کے بعد کیا تو دم لازم بدنہ ساقط لہٰذا اگر طواف فرض بارھویں کے بعد کیا ہے تو بدنہ ساقط نہ ہوگا کہ بارھویں تو گزر گئی اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے دم ساقط ہو گیا اگرچہ بارھویں کے بعد کیا ہو۔ (جوہرہ وعالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۷...... چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارھویں تک اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بارھویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۸...... طواف فرض کل یا اکثر بلا عذر پیدل کر نہ کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر کیا یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے یا الٹا طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزر گیا یا بارھویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بغیر اعادہ کئے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے واپس آنے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۹...... جنابت میں طواف کر کے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے اور بے وضو کیا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہیں سے بکری کی قیمت بھیج دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۰...... طوافِ فرض چار پھیرے کر کے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دم واجب اگر خود نہ آیا بھیج دیا تو کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۱...... فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ مگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۲...... طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ اور طوافِ قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر برا کیا اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں اس کا ادا کرنا لازم ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۹۳...... قارن نے طوافِ قدوم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دم واجب اور طوافِ فرض میں رمل و سعی کرے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۹۴...... نجس کپڑوں میں طواف کیا مکروہ ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۵...... طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا بارہویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں کو طوافِ رخصت با طہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اور طوافِ رخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم اور اگر طوافِ رخصت کیا ہے تو یہ طوافِ فرض کے قائم مقام ہوگا اور چونکہ رخصت نہ کیا لہٰذا ایک دم لازم اور اگر طوافِ رخصت دوبارہ کر لیا تو یہ دم بھی ساقط ہو گیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور یہ باوضو کیا تو ایک دم اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت جنابت میں تو دو دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۶...... طوافِ فرض کے تین پھیرے کیے اور طوافِ رخصت پورا کیا تو اس کے چار پھیرے اس میں محسوب ہو جائیں گے اور دو دم لازم ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے اور دوسرا طوافِ رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا اور اگر ہر ایک کے تین تین پھیرے کیے تو کل فرض میں شمار ہوں گے اور دو دم واجب۔ (عالمگیری)

اس مسئلہ میں فروع کثیرہ ہیں بخوفِ تطویل ذکر نہ کیے۔

(8) سعی میں غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۹۷...... سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑے یا سواری پر کیے تو دم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا تو دم و صدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ عذر صحیح سے ترک کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۸...... طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۹...... جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰...... سعی میں احرام یا تاریخ حج شرط نہیں۔ نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔ (جوہرہ)

(9) وقوفِ عرفہ میں غلطی:

مسئلہ نمبر ۱۰۱...... جو شخص غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہو گیا اور غروب کے

بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آیا خواہ با اختیار ہو یا بلا اختیار مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورتوں میں دم ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

(10) وقوفِ مزدلفہ میں غلطی:

مسئلہ نمبر ۱۰۲...... دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم دے ہاں کمزور یا عورت خوفِ ازدحام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔ (جوہرہ)

(11) رمی کی غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۱۰۳...... کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارھویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑ دی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں اور دنوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کو تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

(12) قربانی اور حلق میں غلطی:

حرم میں حلق نہ کیا بلکہ حرم سے باہر کیا یا بارھویں کے بعد کیا یا رمی سے پہلے کیا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۴...... عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضروری ہے اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دم مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۵...... حج کرنے والے نے بارھویں کے بعد حرم سے باہر سر منڈایا تو دو دم ہیں ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارھویں کے بعد ہونے کا۔

(13) شکار کرنا:

مسئلہ نمبر ۱۰۶...... جنگل کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتا دیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۷...... پانی کے جانور کا شکار کر سکتا ہے۔ پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۰۸...... شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس کی بھیڑ بکری وغیرہ جانور خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کر دے یا اس کا غلہ خرید کر مساکین پر تصدق کر دے اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ سے جتنے صدقے ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دے دے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دے دے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

(درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰۹...... کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھایا تو اتنے کا تاوان دے اور اگر اس

کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یوہیں تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو ذبح کیا اور اس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا غلہ خریدا جاتا تو ادا ہو گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۰...... کفارہ کا جانور چوری ہو گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو نا کافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری ہو گیا تو ادا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱...... قیمت کا غلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم و بیش دے گا تو ادا نہ ہوگا کم دیا تو کل نفل صدقہ ہے اور زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقے دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دے دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۲...... محرم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مردار ہے تو ذبح کرنے کے بعد اسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۳...... جتنی قیمت اس شکار کی تجویز ہوئی اس کا جانور خرید کر ذبح کیا اور قیمت میں سے کچھ رہا تو بقیہ کا غلہ خرید کر تصدق کر لے یا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے یا کچھ روزے رکھے کچھ صدقہ دے سب جائز ہے۔ یوہیں اگر وہ قیمت دو جانوروں کے خریدنے کے لائق ہے تو چاہے دو جانور ذبح کر دے یا ایک ذبح کرے اور ایک کے بدلے کا صدقہ دے یا روزے رکھے ہر طرح اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۴...... احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو محرم کے لیے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۵...... جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو لہذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو گھریلو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا اگر پالتو ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کا شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔

(عالمگیری، جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶...... حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو۔ مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۷...... سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۸...... کفارہ لازم آنے کے لیے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہوا جب بھی کفارہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۹...... جانور کو زخمی کر دیا مگر مرا نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اس جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۲۰...... زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا

مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہو گیا جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۱..... جانور کو زخمی کیا پھر اسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۲..... جانور جال میں پھنسا ہوا تھا یا کسی درندہ نے اسے پکڑا تھا اس نے چھڑانا چاہا تو اگر مر بھی جائے جب بھی کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۳..... پرند کے پر نوچ ڈالے کہ اڑ نہ سکا یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکا تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت دے مگر جبکہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگرچہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شترمرغ کا انڈا کہ لوگ اسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگرچہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۴..... پرند کے پر نوچ ڈالے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے پھر کفارہ دینے سے پہلے اسے قتل کر ڈالا تو ایک ہی کفارہ ہے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد قتل کیا تو دو کفارے۔ ایک زخم وغیرہ کا دوسرا قتل کا اور اگر زخمی کیا تو پھر وہ جانور زخم کے سبب مر گیا تو ایک ہی کفارہ ہے خواہ مرنے سے پہلے دیا ہو یا بعد۔ (منسک، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۵..... جنگل کے جانور کا انڈا بھونا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ دے اور دوسرے محرم نے کھایا تو اس پر کفارہ نہیں اگرچہ کھانا حرام تھا کہ وہ مردار ہے۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶..... جنگل کے جانور کا انڈا اٹھا لایا اور مرغی کے نیچے رکھ دیا اگر گندہ ہو گیا تو اس کی قیمت دے اور اس سے بچہ نکلا اور بڑا ہو کر اڑ گیا تو کچھ نہیں اور اگر انڈے پر سے جانور کو اڑا دیا اور انڈا گندہ ہو گیا تو کفارہ واجب۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲۷..... ہرنی کو مارا اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ مرا ہوا گرا تو اس بچہ کی قیمت کا کفارہ دے اور ہرنی بعد کو مر گئی تو اس کی قیمت بھی اور نہ مری تو اس کی وجہ سے جتنا نقصان آیا وہ کفارہ میں دے اور اگر بچہ نہیں گرا مگر ہرنی مر گئی تو حالت حمل میں جو اس کی قیمت تھی وہ دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲۸..... کوا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوندر، کٹکھنا کتا، پسو، مچھر، کلی، کچھوا، کیکڑا، پتنگا، مکھی، چیونٹی، چھپکلی، بھڑ اور تمام حشرات الارض، بجو، لومڑی، گیدڑ جبکہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا ان سب کو مارنے میں کچھ نہیں۔ یونہی پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲۹..... ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو اس کے قتل میں کچھ نہیں ہرنی اور بکرے سے ہے تو کفارہ واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۰..... غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے اگرچہ اس نے اسی کے لیے کیا ہو جبکہ اس محرم نے نہ اسے بتایا نہ حکم کیا نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اسے ذبح کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۱..... بتانے والے اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ جانے اور بے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اس کے بتانے پر فوراً اس نے شکار بھی ڈالا ہو اور وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا ہو اور یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا گناہ وہ بہرحال ہے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۲...... ایک محرم نے کسی کو شکار کا پتا دیا مگر اس نے اسے سچا نہ جانا بلکہ جھوٹا سمجھا پھر دوسرے نے خبر دی اب اس نے جستجو کی اور جانور کو مارا تو دونوں بتانے والوں پر کفارہ ہے اور اگر پہلے کو جھوٹا سمجھا تو صرف دوسرے پر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۳...... محرم نے شکار کا حکم دیا تو کفارہ بہر حال لازم اگرچہ جانور خود مارنے والے کے علم میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۴...... ایک محرم نے دوسرے محرم کو شکار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے نے خود نہ کیا بلکہ اس نے تیسرے محرم کو حکم دیا اب تیسرے نے شکار کیا تو پہلے پر کفارہ نہیں اور دوسرے اور تیسرے پر لازم ہے اور اگر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ تو فلاں کو شکار کا حکم دے اور اس نے حکم دیا تو تینوں پر جرمانہ لازم۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۳۵...... غیر محرم نے محرم کو شکار بتایا یا حکم کیا تو گنہگار ہوا توبہ کرے اس غیر محرم پر کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۶...... محرم نے جسے بتایا وہ محرم ہو یا نہ ہو بہر حال بتانے والے پر کفارہ لازم۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۷...... کئی شخصوں نے مل کر شکار کیا تو سب پر پورا پورا کفارہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳۸...... مکڑی بھی خشکی کا جانور ہے اسے مارنے پر کفارہ ہے اور ایک کھجور کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۹...... محرم نے جنگل کا جانور خریدا یا بیچا تو بیع باطل ہے پھر بائع و مشتری دونوں محرم ہیں اور جانور ہلاک ہوا تو دونوں پر کفارہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ احرام کی حالت میں پکڑا اور احرام ہی میں بیچا اور اگر پکڑنے کے وقت محرم نہ تھا اور بیچنے کے وقت ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر پکڑنے کے وقت محرم تھا اور بیچنے کے وقت نہیں تو بیع جائز۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۰...... غیر محرم کے ہاتھ جنگل کا جانور بیچا اور مشتری نے ابھی قبضہ نہ کیا تھا کہ دونوں میں سے ایک نے احرام باندھ لیا تو اب وہ بیع باطل ہو گئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۱...... احرام باندھا اور اس کے ہاتھ میں جنگل کا جانور ہے تو حکم ہے کہ چھوڑ دے اور نہ چھوڑا یہاں تک کہ مر گیا تو تاوان دے مگر چھوڑنے سے اس کی ملک سے نہیں نکلتا جبکہ احرام سے پہلے پکڑا تھا اور یہ بھی شرط ہے کہ بیرون حرم پکڑا ہو لہٰذا اگر اسے کسی نے پکڑ لیا تو اس سے لے سکتا ہے جبکہ احرام سے نکل چکا ہو اور اگر کسی اور نے اس کے ہاتھ سے چھڑا دیا تو یہ تاوان دے اور اگر جانور اس کے گھر ہے تو کچھ مضائقہ نہیں یا پاس ہی ہے مگر پنجرے میں ہے تو جب تک حرم سے باہر ہے چھوڑنا ضروری نہیں لہٰذا اگر مر گیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۲...... محرم نے جانور پکڑا تو اس کی ملک نہ ہوا حکم ہے کہ چھوڑ دے اگرچہ پنجرے میں ہو یا گھر پر ہو اور اسے کوئی پکڑ لے تو احرام کے بعد اس سے نہیں لے سکتا اور اگر کسی دوسرے نے چھوڑ دیا تو اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور دوسرے محرم نے مار ڈالا تو دونوں پر کفارہ ہے مگر پکڑنے والے نے جو کفارہ دیا ہے وہ مارنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۳...... محرم نے جنگل کا جانور پکڑا تو اس پر لازم ہے کہ جنگل میں یا ایسی جگہ چھوڑے جہاں وہ پناہ لے سکے اگر شہر میں لا کر چھوڑا جہاں اسے پکڑنے کا اندیشہ ہے تو جرمانہ سے بری نہ ہوگا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۴۴...... کسی نے ایسی جگہ شکار دیکھا کہ مارنے کے لئے تیر کمان، غلیل، بندوق وغیرہ کی ضرورت ہے اور محرم نے یہ چیزیں اسے دیں تو اس پر پورا کفارہ لازم اور شکار ذبح کرنا ہے اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز نہیں محرم نے چھری دی تو کفارہ ہے اور اگر اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز ہے اور محرم نے چھری دی تو کفارہ نہیں مگر کراہت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۵...... محرم نے جانور پر اپنا کتّا یا باز سکھایا ہوا چھوڑا اس نے شکار کو مار ڈالا تو کفارہ واجب اور اگر احرام کی وجہ سے تعمیل حکم شرع کے لئے باز چھوڑ دیا اور اس نے جانور کو مار ڈالا یا سکھانے کے لئے جال پھیلایا اس میں جانور پھنس کر مر گیا یا کنواں کھودا تھا اس میں گر کر مرا تو ان صورتوں میں کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

(14) حرم کے جانور کو ایذا دینا:

مسئلہ نمبر ۱۴۶...... حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور محرم ہے تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴۷...... محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے اور اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو سکھے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۴۸...... جو حرم میں داخل ہوا اور اس کے پاس کوئی وحشی جانور ہو اگرچہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اسے چھوڑ دے پھر اگر وہ شکاری جانور باز شکرا بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لئے اسے چھوڑا اس نے شکار کیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۹...... ایک شخص دوسرے کا وحشی جانور غصب کر کے حرم میں لایا تو واجب ہے کہ چھوڑ دے اور مالک کو قیمت دے اور نہ چھوڑا بلکہ مالک کو واپس دیا تو تاوان دے۔ غصب کے بعد احرام باندھا جب بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵۰...... دو غیر محرم نے حرم کے جانور کو ایک ضرب میں مار ڈالا تو دونوں آدھی آدھی قیمت دیں۔ یونہی اگر بہت سے لوگوں نے مارا تو سب پر وہ قیمت تقسیم ہو جائے گی اور اگر ان میں کوئی محرم بھی ہے تو علاوہ اس کے جو اس کے حصہ میں پڑا پوری قیمت میں کفارہ بھی دے اور ایک نے پہلے ضرب لگائی پھر دوسرے نے تو پہلے کی ضرب سے اس کی قیمت میں جو کمی ہوئی وہ دے پھر باقی قیمت دونوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ اس بقیہ کا نصف نصف دونوں دیں۔ (عالمگیری، منسک)

مسئلہ نمبر ۱۵۱...... ایک نے حرم کا جانور پکڑا دوسرے نے مار ڈالا تو دونوں پوری پوری قیمت دیں اور پکڑنے والے کو اختیار ہے کہ دوسرے سے تاوان وصول کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۲...... چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے اس مکان میں کبوتر رہتے تھے سب نے ایک سے کہا دروازہ بند کر دے اور اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منٰی کو چلے گئے واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۳...... جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہے اور اس کے سب پاؤں حرم میں ہیں یا ایک ہی پاؤں ہو تو وہ حرم کا جانور ہے اس کا مارنا حرام ہے اگرچہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے باہر تو قتل پر جرمانہ لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اس کا مارنا حرام۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵۴...... جانور حرم سے باہر تھا اس نے تیر چھوڑا وہ جانور بھاگا اور تیر اسے اس وقت لگا کہ حرم میں پہنچ گیا تھا تو جرمانہ لازم اور اگر تیر لگنے کے بعد بھاگ کر حرم میں گیا اور وہیں مر گیا تو کچھ نہیں مگر اس کا کھانا حلال نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵۵...... جانور حرم میں نہیں مگر یہ شکار کرنے والا حرم میں ہے اور حرم ہی سے تیر چھوڑا تو جرمانہ واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵۶...... جانور اور شکاری دونوں حرم سے باہر ہیں مگر تیر حرم سے ہو کر گزرا تو اس میں بھی بعض علما تاوان واجب کرتے ہیں۔ درمختار میں یہی لکھا ہے مگر بحرالرائق و لباب میں تصریح ہے اس میں تاوان نہیں۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض علماء سے یہی ثابت۔ کتا یا باز وغیرہ چھوڑا اور حرم سے ہو کر گزرا اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵۷...... جانور حرم سے باہر تھا اس پر کتا چھوڑا اور کتے نے حرم میں جا کر پکڑا تو اس پر تاوان نہیں مگر شکار نہ کھایا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۸...... گھوڑے وغیرہ کسی جانور پر سوار تھا یا اسے ہانکتا یا کھینچتا لئے جارہا تھا اس کے ہاتھ پاؤں سے کوئی جانور دب کر مر گیا یا اس نے کسی جانور کو دانت سے کاٹا مر گیا تو تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۹...... بھیڑیے پر کتا چھوڑا اس نے جا کر شکار پکڑا یا بھیڑیا پکڑنے کے لئے جال تانا اور اس میں شکار پھنس گیا تو دونوں صورتوں میں تاوان کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۰...... جانور کو بھگایا وہ کوئیں میں گر پڑا یا پھسل کر گرا اور مر گیا یا کسی چیز کی ٹھوکر لگی وہ مر گیا تو تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۱...... حرم کا جانور پکڑ لایا اور اسے بیرون حرم چھوڑ دیا اب کسی نے مار ڈالا تو پکڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر کسی نے بھی مارا تو جب تک اس کے ساتھ حرم کی زمین میں پہنچ جانا معلوم نہ ہو کفارہ سے بری نہ ہوگا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۶۲...... جانور حرم سے باہر تھا اس کا بہت چھوٹا بچہ حرم کے اندر، غیر محرم نے اس جانور کو مارا تو اس کا کفارہ نہیں مگر بچہ بھوک سے مر جائے تو بچہ کا کفارہ دینا ہوگا۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۶۳...... ہرنی کو حرم سے نکالا وہ بچے جنی پھر وہ مر گئی اور بچے بھی تو سب کا تاوان دے اور اگر تاوان دینے کے بعد جنی تو بچوں کا تاوان لازم نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶۴...... پرند درخت پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ درخت تمام حرم سے باہر ہے مگر جس شاخ پر بیٹھا ہے وہ حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ)

(15) حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

مسئلہ نمبر ۱۶۵...... حرم کے درخت چار قسم کے ہیں۔ (1) کسی نے اسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں (2) بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں (3) کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ (4) بویا نہیں نہ اس قسم سے ہے جسے لوگ بوتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا۔ چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا اور جرمانہ بھی اسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے ہر مسکین کو ایک صدقہ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لئے حرم کے مساکین ہونا ضروری نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ روزہ رکھنا کافی نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶۶...... درخت کاٹا اور اس کی قیمت بھی دے دی جب بھی اس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیچ ڈالا تو بیع ہو جائے

تو بکر اس کی قیمت تصدق کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۷..... جو درخت سوکھ گیا اسے اکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اٹھا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶۸..... درخت اکھیڑا اور تاوان بھی ادا کر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اکھیڑا تو اب تاوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۹..... درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یوہیں جو درخت پھلتا ہے اس کے کاٹنے میں تاوان نہیں جبکہ مالک سے اجازت لے لی ہو یا اسے قیمت دے دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۰..... چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا خواہ سب محرم ہوں یا غیر محرم یا بعض محرم بعض غیر محرم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷۱..... حرم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷۲..... جس درخت کی جڑ حرم سے باہر ہے اور شاخیں حرم میں وہ حرم کا درخت نہیں اور اگر تنے کا بعض حصہ حرم میں ہے اور بعض باہر تو وہ حرم کا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷۳..... اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷۴..... ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس سے جانوروں کو چرانا جائز ہے باقی کاٹنا، اکھاڑنا اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے سوا اذخر اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے کھنبی کے توڑنے اکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

(16) جوں مارنا:

مسئلہ نمبر ۱۷۵..... اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۶..... جوئیں مارنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۷..... دوسرے نے اس کے کہنے یا اشارہ کرنے سے اس کی جوں ماری جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۸..... زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۷۹..... کپڑا بھیگ گیا تھا تو سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (منسک متوسط)

مسئلہ نمبر ۱۸۰..... حرم کی خاک یا کنکری لانے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

(17) بغیر احرام میقات سے گزرنا:

مسئلہ نمبر ۱۸۱..... میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام کے مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات سے واپس نہ گیا یہیں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یوہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا منت کا عمرہ یا حج جو اس پر

تھا اس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہو گیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۲...... چند بار بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا۔ پچھلی بار میقات کو واپس آکر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس سے بری الذمہ ہوا پہلوں سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۳...... حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یوہیں اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کہا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۴...... میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دم ساقط ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸۵...... متمتع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا اسے حکم ہے کہ جب تک وقوف عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط ہے نہیں تو نہیں اور باہر جا کر احرام نہیں باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ نہیں۔ مکی جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو دم لازم آیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۶...... نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہو ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۷...... میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قران کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم۔ (عالمگیری)

(18) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا:

مسئلہ نمبر ۱۸۸...... جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی کر لیا اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم واجب ہے اس سال عمرہ کرے اگلے سال آئندہ حج اور اگر عمرہ نہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہو گیا اور دم دے اور دونوں کر لیے تو ہو گئے مگر گنہگار ہوا اور دم واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸۹...... حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم دے اور حج و عمرہ اس پر واجب اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کر چکا ہے تو بدستور احرام میں رہے اور دوسرے کو سال آئندہ پورا کرے اور دم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا تو دم واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹۰...... عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹۱...... باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی اور شکرانہ کی قربانی کرے اور عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف کر لیا تو عمرہ باطل ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹۲...... طواف قدوم کا ایک پھیرا بھی کرلیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کرلیے تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹۳...... دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کرلیا تو ہوگیا مگر دم واجب ہے۔ (درمختار)

محصر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۶)

پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَ الْبَادِؕ وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ۱۷، الحج: ۲۵)

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے نبی ﷺ نے قربانیاں کیں اور سر منڈایا اور صحابہ ؓ نے بال کتروائے۔ نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔ ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی حجاج بن عمرو انصاری ؓ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس کو حج کرنا ہوگا اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے یا بیمار ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱...... جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کرسکا اسے محصر کہتے ہیں جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کرسکے وہ یہ ہیں۔ (1) دشمن (2) درندہ (3) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے (4) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا (5) قید (6) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جارہی تھی اس کا انتقال ہو جانا۔ (7) عدت (8) مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا (9) شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کردے۔

مسئلہ نمبر ۲...... مصارف چوری ہوگئے یا سواری کا جانور ہلاک ہوگیا تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... صورت مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا اسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... عورت کا شوہر یا محرم مرگیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو محصر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی محصر ہے کہ اسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا تو شوہر منع کرسکتا ہے لہٰذا اگر منع کردے تو محصر ہے اگرچہ اس کے

ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... مولیٰ نے غلام کو اجازت دے دی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لونڈی کو مولیٰ نے اجازت دے دی تو اس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو محصر ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... محصر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا جب تک کہ مکہ معظمہ پہنچ کر طواف و سعی و حلق نہ کرے، روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو اور احرام باندھتے وقت اگر شرط لگالی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرا لے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فبہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہو لیا لہٰذا دم دے۔ محصر کو احرام سے باہر آنے کے لیے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... محصر اگر مفرد ہو یعنی صرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اس قربانی کے لیے حرم شرط ہے بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔ دسویں گیارہویں بارہویں تاریخوں کی شرط نہیں پہلے اور بعد کو بھی ہو سکتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قارن نے اپنے خیال سے دو قربانیوں کے دام بھیجے اور وہاں ان داموں کی ایک ہی ملی اور ذبح کر دی تو ناکافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... قارن نے دو قربانیاں بھیجیں اور یہ معین نہ کیا کہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ معین کر دے کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قارن نے عمرہ کا طواف کیا اور وقوف عرفہ سے پیشتر محصر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا اور اگر نیت تھی مگر یاد نہیں ہے کہ کاہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور اگر دو حج کا احرام باندھا ہو تو دو دم دے کر احرام کھولے اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لیے مکہ معظمہ کو چلا مگر نہ جا سکا تو ایک دم دے اور چلا نہ تھا کہ محصر ہو گیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت نے حج نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا تو اس کا احرام کھلنے کے لیے قربانی کا ذبح ہو جانا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہو گئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضروری ہے اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا اور اگر شوہر یا محرم کے مر جانے سے محصر ہوئی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جا رہی تھی شوہر نے منع کر دیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۸..... محصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹…… وہ مانع جس کی وجہ سے رکا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فبہا اور نہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے اور قربانی کا جانور جو بھیجا تھا مل گیا جو چاہے کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰…… مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مفرد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱…… وقوف عرفہ کے بعد احصار نہیں ہو سکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوف عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو محصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲…… محصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قران تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قران کرے پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ (عالمگیری وغیرہ)

حج فوت ہونے کا بیان

ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و حاکم عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔

مسئلہ نمبر ۱…… جس کا حج فوت ہو گیا یعنی وقوف عرفہ اسے نہ ملا تو طواف و سعی کر کے سر منڈا کر یا بال کترواکر احرام سے باہر ہو جائے اور سال آئندہ حج کرے اس پر دم واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲…… قارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کے لیے سعی و طواف کرے پھر ایک اور طواف و سعی کر کے حلق کرے اور دم قران جاتا رہا اور پہلا طواف جسے کر کے احرام سے باہر ہوگا اسے شروع کرتے ہی لبیک موقوف کر دے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (منسک، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳…… تمتع والا قربانی کا جانور لایا تھا اور تمتع باطل ہو گیا تو جانور کو جو چاہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴…… عمرہ فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵…… جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف و سعی کر کے احرام نہ کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (منسک)

حج بدل کا بیان

حدیث ۱…… دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے روز قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حدیث ۲…… نیز جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔

حدیث ۳…… نیز زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور

ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ عزوجل کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔

حدیث ۴: ابو حفص کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

حدیث ۵: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں۔

حدیث ۶: ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔

مسئلہ ۱: عبادت تین قسم کی ہے (1) بدنی (2) مالی (3) مرکب۔ عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں کر سکتا۔ جیسے نماز روزہ۔ مالی میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے۔ جیسے زکاۃ صدقہ۔ مرکب میں اگر عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ جیسے حج۔ رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ لے کر قرآن کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ ہے تو یہ بیع ہوئی اور یہ بیع قطعاً باطل و حرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور طاعت پر اجارہ باطل سوا ان چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔ (ردالمحتار)

حج بدل کے شرائط

مسئلہ ۱: حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں (1) جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا لہٰذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔ (2) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کر سکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کر سکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہو گیا لہٰذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرائے۔ (3) وقت حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہو گیا کہ خود حج کرے تو پہلے جو حج کیا جا چکا ہے وہ کافی نہیں۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے۔ مثلاً وہ اندھا تھا اور حج کرانے کے بعد انکھیارا ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہیں۔ (4) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے حج نہیں ہو سکتا ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔ (5) مصارف اسی کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے لہٰذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا تو حج بدل نہ ہوا یعنی جبکہ تبرعاً کیا ہو اور اگر کل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کر لے گا تو ہو گیا اور اگر اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کر لے تو اگر زیادہ حصہ اس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲...... اپنا اور اس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اس نے دیا تھا نکالا اس میں سے زیادہ حصہ کا خرچ کیا تو حج بدل ہو گیا اور اس ملانے کی وجہ سے اس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کرا دیا تو حج بدل نہ ہوا اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہو گا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہو گیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کرا دیا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ ہو اگرچہ خود اسی کو حج بدل کرنے کے لیے کہہ گیا ہو اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرا دیا اگرچہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... میت کی طرف سے حج کرنے کے لیے مال دیا اور وہ کافی تھا مگر اس نے اپنا مال بھی خرچ کیا اور وصول کر لے اور اگر ناکافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) (6) جس کو حکم دیا وہی کرے دوسرے سے اس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵...... میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا اس نے انکار کر دیا اب دوسرے سے حج کرایا گیا تو جائز ہے۔ ردالمحتار (7) سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا البتہ سواری میں جو کچھ صرف ہوا واپس دے ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو (8) اس کے وطن سے حج کو جائے (9) میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو (10) اس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے لبیک عن فلان کہے۔ اور اگر اس کا نام بھول گیا تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو عنقریب مذکور ہوں گی یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ کی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں۔ تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کیے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... جس کو بھیجا اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لیے اجیر کیا کہ عبادت پر اجارہ کیسا بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لیے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے گا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف ملیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔ (منسک و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج بدل ہو جائے گا۔ (عالمگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۰...... افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچے سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (منسک وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مجنون یا کافر (مثلاً وہابی وغیرہ) کو بھیجا تو ادا نہ ہوا کہ یہ اس کے اہل ہی نہیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲...... دو شخصوں نے ایک ہی کو حج بدل کے لیے بھیجا اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لیے کر دے تو یہ بھی نہیں کر سکتا اور

اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معین نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یونہی مبہم رکھا جب بھی کسی کا نہ ہوا اور اگر بعد میں یعنی افعالِ حج ادا کرنے سے پہلے معین کر دیا تو جس کے لیے کیا اس کا ہو گیا اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معین نہ مبہم، جب بھی یہی دونوں صورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لیے کر دے یا ماں کے لیے اور اس حج کا فرض ادا ہو گا یعنی جبکہ ان دونوں نے اسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور اگر بغیر کہے اپنے آپ دو شخصوں کی طرف سے حج نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لیے چاہے کر دے مگر اس سے اس کا فرض ادا نہ ہو گا جبکہ وہ اجنبی ہے۔ یونہی ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... حج فرض ہونے کے بعد مجنون ہو گیا تو اس کی طرف سے حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اس نے دونوں کا احرام باندھا خواہ دونوں اسی کی طرف سے کیے یا ایک اس کی طرف سے دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہرحال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... حج کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر مکۂ معظمہ سے حج کا جب بھی اس کی مخالفت ہوئی لہٰذا تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... حج کے لیے کہا تھا اس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اس کا حج یا عمرہ ادا ہو گیا مگر اپنے حج یا عمرہ کے لیے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے بھیجنے والے پر نہیں اور اگر الٹا کیا یعنی جو اس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہو گئی اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے ان دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکۂ معظمہ میں بالکل رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو تاوان لازم ہے پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے یعنی واپس دے اور اپنے مال سے سالِ آئندہ حج و عمرہ کرنا ہو گا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اس پر اپنے مال سے دم دینا لازم ہے اور اگر غیر اختیاری آفت میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے اس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... خود ایک راستہ چھوڑ کر دوسری راہ سے گیا کہ قریب تر تھا یا دوسرا تھا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اسے اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح محصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا وہ اس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دم اس کے ذمہ ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنا یا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قران و تمتع کیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۲۵...... جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لئے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اس تہائی سے بھیجا جا سکے۔ یونہی اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جا سکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین بیرون میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال پر حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہو گیا پھر اگر طواف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اس کا حج پورا کر دیا جائے تو اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے اگرچہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اس کے وطن سے بھیجا جا سکتا ہو اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی تھی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جا سکتا تو گنہگار ہوا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... وصی نے میت جس کو کہہ گیا کہ تو میری طرف سے حج کرا دینا غیر جگہ سے بھیجا اور تہائی اتنی تھی کہ وطن سے بھیجا جا سکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا لہٰذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... مال اس قابل نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اور ادھر سے بھیجا جا سکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے لہٰذا دوبارہ حج بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جبکہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... اگر اس کے لئے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہے وہاں سے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرا دینا تو ایک حج کرا دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کرا دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا جائے تو تہائی سے حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے

ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں۔ اب اگر کچھ بچ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یوہیں اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزاروں روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرا دیے جائیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... اگر وصی سے کہا کہ کسی کو مال دے کہ میری طرف سے حج کرادے تو وصی خود اس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف حج بدل کرادیا جائے تو وصی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثا اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... حج کی وصیت کی تھی اس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کرلیا پھر وہ مال جو حج کے لئے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہو جائے تو بقیہ کی تہائی سے وعلیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہو یا اس کے پاس سے جس کو حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۳۵...... جسے حج کرنے کو بھیجا وقوف عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہو گیا یا مال چوری ہو گیا پھر جو مال باقی رہ گیا اس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لئے کسی کو بھیجا جائے اور اگر رستے میں وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یوہیں کرتے رہیں یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہے کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہو گئی اور وقوف عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہو گئی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... جسے بھیجا تھا وہ وقوف کرکے بغیر طواف کے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں اسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو افعال باقی ہیں ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... وصی نے کسی کو اس سال حج بدل کے لئے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ادا ہو گیا۔ اس پر تاوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال خرچ ہو گیا تو وصی کے ذمہ واپسی کے لئے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... جسے حج کے لئے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے ہاں اگر بھیجنے والے نے اسے اجازت دے دی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے لہٰذا بھیجتے وقت چاہیے کہ اجازت دے دی جائے۔ (عالمگیری، مختار)

مسئلہ نمبر ۴۰...... اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... احرام کے بعد راستہ میں مال چوری ہو گیا اس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جبکہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لئے خرچ دے کر بھیجا اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگرچہ احرام باندھ چکا ہو۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۴۴:...... مصارف حج سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی سفر حج میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی راستہ میں پہننے کے کپڑے احرام کے کپڑے سواری کا کرایہ مکان کا کرایہ مشکیزہ کھانے پینے کے برتن جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل کپڑے دھونے کا صابن پہرا دینے والے کی اجرت حجامت کی اجرت غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو نہ بہت کمی اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دے دیا کھانے کے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان سب کی اجازت دے دی ہو تو کر سکتا ہے۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۴۵:...... جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تو بھیجنے والے کے ذمہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶:...... حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا اور کپڑے اور برتن غرض تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے کہ جو بچے اسے اپنے کو تو ہبہ کر دے اور قبضہ کر لے دوم یہ کہ اگر قریب مرگ ہو تو اسے وصیت کر دے کہ جو بچے اس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ اس سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اس کے لئے ہے جو بھیجا جائے گا تو جسے بھیجا جائے وہ مجہول ہے لہٰذا یہ وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷:...... یہ وصیت کی کہ ایک ہزار فلاں کو دیا جائے اور ایک ہزار مسکینوں کو اور ایک ہزار سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل دو ہزار ہے تو دو ہزار میں برابر برابر کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ تو اسے دیں جس کے لئے کہا اور حج و مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۸:...... زکوۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکوۃ و حج میں جسے اس نے پہلے کہا اس سے پہلے کریں اس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں فرض اور سنت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل اور نذر میں نذر مقدم ہے۔ اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اس نے پہلے کہا۔ (ردالمحتار)

ہدی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (پ ۱۷ الحج ۳۲، ۳۳، ۳۴)

جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقرر میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر کی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (پ ۱۷ الحج ۳۶، ۳۷)

اور قربانی کے ڈیل دار اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور خوشخبری پہنچاؤ نیکی کرنے والوں کو۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی، کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور ﷺ نے ان کے گلوں میں ڈالے اور ان کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے انہوں نے عرض کی ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں فرمایا اسے نحر کر دینا اور خون سے اس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔

حدیث ۵...... صحیحین میں علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور پر مامور فرمایا اور مجھے حکم فرمایا کہ گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے۔

حدیث ۶...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے راوی کہ پانچ یا چھ اونٹ حضور ﷺ کی خدمت میں قربانی کے لئے پیش کئے گئے وہ سب حضور ﷺ سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں (یعنی ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لئے کہ پہلے جسے چاہیں نحر فرمائیں) پھر جب ان کی کروٹیں زمین سے لگ گئیں تو فرمایا جو چاہے ٹکڑا لے لے۔

مسئلہ نمبر ۱...... ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم کو لے جایا جائے یہ تین قسم کے جانور ہیں بکری اس میں بھیڑ اور دنبہ بھی داخل ہے گائے بھینس بھی اسی میں شمار ہے اونٹ۔ ہدی کا ادنیٰ درجہ بکری ہے تو اگر کسی نے حرم کو قربانی بھیجنے کی منت مانی اور معین نہ کی تو بکری کافی ہے۔
(منسک)

مسئلہ نمبر ۲...... قربانی کی نیت سے بھیجا یا لے گیا جب تو ظاہر ہے کہ قربانی ہے اور اگر بدنہ کے گلے میں ہار ڈال کر ہانکا جب بھی ہدی ہے اگرچہ نیت نہ ہو اس لئے کہ اس طرح قربانی ہی کو لے جاتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... قربانی کے جانور میں جو شرطیں ہیں وہی ہدی کے جانور میں بھی ہیں۔ مثلاً اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی مگر بھیڑ دنبہ چھ مہینے کا اگر سال بھر والے کی مثل ہو تو ہو سکتا ہے اور اونٹ گائے میں یہاں بھی سات آدمی کی شرکت ہو سکتی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴...... اونٹ گائے کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے اور بکری کے گلے میں ہار ڈالنا سنت نہیں مگر صرف شکرانہ یعنی تمتع و قران اور نفل اور منت کی قربانی میں سنت ہے احصار اور جرمانہ کے دم میں نہ ڈالیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... ہدی اگر قران یا تمتع کا ہو تو اس سے کچھ کھا لینا بہتر ہے۔ یونہی اگر نفل ہو اور حرم کو پہنچ گیا ہو اور اگر حرم کو نہ پہنچا تو خود نہیں کھا

سکتا فقرا کا حق ہے اور ان تین کے علاوہ نہیں کھا سکتا اور جسے خود کھا سکتا ہے مالداروں کو بھی کھلا سکتا ہے نہیں تو نہیں اور جس کو کھا نہیں سکتا اس کی کھال وغیرہ سے بھی نفع نہیں لے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....تمتع و قران کی قربانی دسویں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور دسویں کے بعد کی تو ہو جائے گی مگر دم لازم ہے کہ تاخیر جائز نہیں اور ان کے علاوہ کے لئے کوئی دن معین نہیں اور بہتر دسویں ہے۔ حرم میں ہونا سب میں ضروری ہے منیٰ کی خصوصیت نہیں ہاں دسویں کو ہو تو منیٰ میں ہونا سنت ہے اور دسویں کے بعد مکہ میں سنت ہے۔ نذر کا حرم میں ذبح ہونا شرط نہیں جبکہ منت میں حرم کی شرط نہ لگائی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷.....بدی کا گوشت حرم کے مساکین کو دینا بہتر ہے یہاں کی نکیل اور جھول کو خیرات کر دیں اور قصاب کو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ دیں ہاں اگر اسے بطور تصدق دیں تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸.....بدی کے جانور پر بلا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہوا یا سامان لادا اور اس کی وجہ سے اس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدق کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....اگر وہ دودھ والا جانور ہے تو دودھ نہ دوہے اور تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا کرے کہ دودھ موقوف ہو جائے اور اگر ذبح میں وقفہ ہو اور نہ دوہنے سے ضرر ہو گا تو دوہ کر دودھ خیرات کرے اور اگر خود کھا لیا یا غنی کو دے دیا یا ضائع کر دیا تو اتنا ہی دودھ یا اس کی قیمت مساکین پر تصدق کرے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....اگر وہ بچہ جنے تو بچہ کو تصدق کر دے یا اسے بھی اس کے ساتھ ذبح کر دے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا یا ہلاک کر دیا تو قیمت کو تصدق کرے اور اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید لیا تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....غلطی سے اس نے دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا اور دوسرے نے اس کے جانور کو تو دونوں کی قربانیاں ہو گئیں۔ (منسک)

مسئلہ نمبر ۱۲.....اگر حرم کو جانور لے جا رہا تھا راستہ میں مرنے لگا تو اسے وہیں ذبح کر ڈالے اور خون سے اس کا ہار رنگ دے اور کوہان پر چھاپا لگا دے تاکہ اسے مالدار لوگ نہ کھائیں فقرا ہی کھائیں پھر اگر وہ نفل تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا نہیں اور اگر واجب تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا واجب ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا عیب آ گیا کہ قربانی کے قابل نہ رہا تو اسے جو چاہے کرے اور اس کے بدلے دوسرا لے جائے جبکہ واجب ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳.....جانور حرم کو پہنچ گیا وہاں مرنے لگا تو اسے ذبح کر کے مساکین پر تصدق کرے اور خود نہ کھائے اگرچہ نفل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا نقصان پیدا ہوا ہے کہ ابھی قربانی کے قابل ہے تو قربانی کرے اور خود بھی کھا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....جانور چوری ہو گیا اس کے بدلے کا دوسرا خریدا اور اسے ہار ڈال کر لے چلا پھر وہ مل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کی قربانی کرے اور اگر پہلے کی قربانی کی اور دوسرے کو بیچ ڈالا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر پچھلے کو ذبح کیا اور پہلے کو بیچ ڈالا تو اگر وہ اس کی قیمت میں برابر تھا یا زیادہ تو کافی ہے اور کم ہے تو جتنی کمی ہوئی صدقہ کرے۔ (عالمگیری)

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہو گیا کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا خواہ یوں کہا کہ اللہ عزوجل کے لئے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے

پر حج کو شروع کیا اور وہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسائل متفرقہ:

مسئلہ نمبر ۱...... احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ معظمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ اس پر واجب ہے اور ایک کو معین کرنا اس کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طواف فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دم دے اور اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو اسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سر منڈانے تک پیدل رہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... لونڈی غلام محرم کو بیچنا جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ احرام ترک دے اگرچہ انہوں نے اپنے پہلے مولیٰ کی اجازت سے احرام باندھا ہو اور احرام توڑنے کے لیے فقط یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ احرام توڑ دیا بلکہ کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہے جو احرام میں منع تھا مثلاً بال لینا ناخن ترشوانا خوشبو لگانا۔ اس کی ضرورت نہیں کہ حج کے افعال بجالا کر احرام توڑے اور قربانی بھیجنا بھی ضروری نہیں مگر آزادی کے بعد قربانی اور حج یا عمرہ واجب ہے اگر حج کا احرام تھا اور عمرہ ہے اگر عمرہ کا احرام تھا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... افضل یہ ہے کہ اس خریدی ہوئی لونڈی کا احرام جماع کے علاوہ کسی چیز سے کھلوا دے اور جماع سے بھی احرام کھل جائے گا مگر جب کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ احرام سے ہے اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر مولیٰ نے احرام کھلوا دیا پھر اس نے باندھا پھر کھلوا دیا اگر چند بار اسی طرح ہوا پھر اسی سال احرام باندھ کر حج کر لیا تو کافی ہو گیا اور اگر سال آئندہ میں حج کیا تو ہر بار احرام کھولنے کا ایک عمرہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے۔ کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلوا سکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلوا سکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلوا سکتا ہے اور اگر اس کا محرم ہونا معلوم نہ ہو اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... مسافر خانہ بنانا حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جب اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت نفیس حکایت اس میں بیان نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کو جا رہے تھے ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انہوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آ گئے۔ جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگے اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول فرمائے انہیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے میں تو حج کو گیا نہیں یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خواب میں زیارت حضور اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے ارشاد فرمایا کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تو نے جو میری اہل بیت کی خدمت کی اس کے عوض اللہ عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۹...... حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ معاف ہو جائے گا واجبات ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر نیا گناہ ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حج اکبر کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَرَمِکَ وَ حَرَمِ حَبِیْبِکَ بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَابْنِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فضائل مدینہ طیبہ

حدیث ۱...... صحیح مسلم و ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث ۲......۳...... صحیح مسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ عزوجل اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اسی کی مثل بزار و حضرت عطیہ نے بھی حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴...... صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرکے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۵...... طبرانی کبیر میں ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لئے ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپا دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ پھر حضور ﷺ نے سر اقدس اٹھایا صحابہ کو روتا پایا ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی، پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۶...... تا ۸...... ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور اسی کے مثل صمیتہ اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مدینہ طیبہ کے برکات:

حدیث ۹...... صحیح مسلم وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے۔ حضور ﷺ اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مد میں برکت کر۔ یا اللہ عزوجل! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکت مکہ سے دو چند ہو) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔

حدیث ۱۰...... تا ۱۳...... صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ عزوجل! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا

فرمایا اور یہاں کے بخار کو منتقل کرکے جحفہ میں بھیج دے۔ (یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ اکثر بیمار ہوجاتے اور بیماریاں بکثرت ہوتیں) اسی مضمون کی حضور ﷺ نے مدینۂ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دوچند یہاں برکتیں ہیں۔ مولیٰ علی و ابو سعید و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج:

حدیث ۱۴..... صحیح بخاری و مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

حدیث ۱۵..... ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ عزوجل اسے خوف میں ڈالے گا۔

حدیث ۱۶، ۱۷..... طبرانی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ اسی کی مثل نسائی و طبرانی رحمہما اللہ نے سائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸..... طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ تعالیٰ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

حدیث ۱۹..... صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب[1] کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو۔

حدیث ۲۰..... صحیحین میں انھیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے) ہیں، اس میں نہ دجال آئے نہ طاعون۔

حدیث ۲۱..... صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے۔ مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرا باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں۔ دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اترے گا اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

حاضری سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم ﷺ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

(پ۵ النساء ۶۴)

---

[1] ہجرت سے پیشتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس سے منع فرمایا گیا کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینۂ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں انھیں اس سے احتراز لازم ہے اور ایسے شعر کو پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور نے رکھا ہے بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے ۱۲ منہ غفرلہ۔

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت
فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱: ...... دارقطنی و بیہقی رحمہما اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب۔

حدیث ۲: ...... طبرانی کبیر میں انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔

حدیث ۳: ...... دارقطنی و طبرانی رحمہما اللہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

حدیث ۴: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔

حدیث ۵: ...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں سے مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

حدیث ۶: ...... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کامل میں انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی (1) زیارت اقدس قریب بواجب ہے بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں، راہ میں خطرہ ہے، وہاں بیماری ہے، یہ ہے وہ ہے، خبردار کسی کی نہ سنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو۔ جان ایک دن ضرور جانی ہے اس کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ میں با آرام لے جاتے ہیں کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

والحمدللہ (2) حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کرو یہاں تک کہ امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔ (3) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو، ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوت قلبی ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادت دینی و دنیوی کے لئے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لئے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی (4) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔ (5) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہو لو روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کئے درود شریف کی اور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ:

جائے سر است اینکہ تو پا می نہی | پائے نہ بینی کہ کجا می نہی
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا | ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبہ انور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی خوب کثرت کرو۔

(6) جب شہر اقدس تک پہنچو جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازۂ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے دہنا قدم رکھو اور یہ

پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَآءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ

اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ سے، اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا، الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیا اور فرمانبردار بندوں کے لئے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کئے گئے۔ ۱۲ منہ

(7) حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو و مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل (8) اب فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو۔ رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف التجا کرو۔ (9) جب درِ مسجد پر حاضر ہو صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔ (10) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔ (11) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو (12) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔ (13) یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے امام محمد ابن حاج مکی رحمۃ اللہ علیہ مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین فرماتے ہیں۔

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِيٌّ لَا خَفَاءَ بِهٖ

(ترجمہ) حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ امام رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں

وَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ اَیْ بَلْ بِجَمِيْعِ اَفْعَالِكَ وَاَحْوَالِكَ وَمَقَامِكَ

(ترجمہ) بے شک رسول اللہ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں (14) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانۂ حاضری دربار اقدس صرف سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو پھر سجدۂ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی اپنے حبیب ﷺ کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول

نصیب کرے آمین۔

(15) اب کمالِ ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُرنور ﷺ کے عفو و کرم کی امید رکھتے حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس ﷺ مزار انور میں روبقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو گے تو حضور ﷺ کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے والحمد للہ (16) اب کمالِ ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیر قندیل اوس چاندی کے کیل کے سامنے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑا ہو۔ لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ یقف کما یقف فی الصلوٰۃ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا واضعا یمینہٗ علی شمالہٖ دست بستہ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو (17) خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے وللہ الحمد (18) بحمد اللہ اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرامگاہ ہے نہایت ادب و وقار کے ساتھ باآواز حزیں و صورت درد آگیں و دل شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند و سخت کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں نہ نہایت نرم و پست کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا مجرا و تسلیم بجا لاؤ اور عرض کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ۔

(ترجمہ) اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ پر سلام اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ ﷺ پر سلام آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

(19) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرو حضور ﷺ سے اپنے اور اپنے ماں باپ پیر استاد اولاد عزیزوں دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے شفاعت مانگو بار بار عرض کرو

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ۔

(ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ میں حضور کی شفاعت مانگتا ہوں۔ ۱۲ منہ)

(20) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجا لاؤ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزائے خیر بخشے آمین۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَذُرِّیَّتِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ مِّنْ عُبَیْدِکَ اَمْجَدْ عَلِیٍّ یَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) یا رسول اللہ ﷺ حضور اور حضور کی آل اور سب علاقہ والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود و سلام حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے وہ حضور سے شفاعت مانگتا ہے۔ حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی

شفاعت فرمائیں۔

(21) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ
(ترجمہ) اے خلیفہ رسول اللہ آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام، اے غارِ ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔۱۲

(22) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو:
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ
(ترجمہ) اے امیر المومنین آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام، اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔۱۲

(23) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَسْاَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
(ترجمہ) اے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور ہماری سفارش کیجئے اللہ عزوجل ان پر اور آپ دونوں پر درود و برکت و سلام نازل فرمائے۔۱۲

(24) یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں دعا میں کوشش کرو۔ دعائے جامع کرو اور درود پر قناعت بہتر اور چاہو تو یہ دعا پڑھو:
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ رَسُوْلَکَ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاُشْھِدُ الْمَلٰٓئِکَۃَ النَّازِلِیْنَ عَلٰی ھٰذِہِ الرَّوْضَۃِ الْکَرِیْمَۃِ الْعَاکِفِیْنَ عَلَیْھَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ بِجِنَایَتِیْ وَمَعْصِیَتِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰٓی اَوْلِیَآئِکَ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے رسول ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر نازل معتکف ہیں ان سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندہ اور رسول ہیں، اے اللہ میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیا پر کیا بے شک تو احسان کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(25) پھر منبر کے قریب دعا مانگو (26) پھر جنت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرۂ منورہ کے درمیان ہے اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔ (27) یوہیں مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو دعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت (28) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جانے دو ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت

حاضر رہو۔ نماز، تلاوت، درود میں وقت گزارو، دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں۔ (29) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف[1] کی نیت کرلو یہاں تمہاری یاددہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف[2] (30) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔ (31) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو اور جہاں تک ہو سکے تصدق کرو خصوصاً یہاں والوں پر خصوصاً اس زمانہ میں کہ یہ حضرات بہت حاجت مند ہیں۔ (32) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کرلو۔ (33) روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور درود و سلام عرض کرو۔ (34) پنجگانہ یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لئے حاضر ہو۔ (35) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوۃ و سلام عرض کرو، بے اس کے ہرگز ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔ (36) ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صحیح حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔ (37) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اول یعنی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھو اور اس کی مقدار سو ہاتھ طول اور سو ہاتھ عرض ہے اگرچہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔ (38) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔ (39) روضۂ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

اہل بقیع کی زیارت (40)

بقیع کی زیارت سنت ہے، روضۂ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن۔ اس قبرستان میں تقریباً دس ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیا و علما و صلحا وغیرہم کی گنتی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ

(ترجمہ) تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے پیشوا اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں بقیع والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ ہم کو اور انھیں بخش دے۔۱۲ اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہے تو یہ پڑھے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَ لِاَسَاتِذَتِنَا وَ لِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَّہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

(ترجمہ) اے اللہ ہم کو اور ہمارے والدین کو اور استادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔۱۲

اور درود شریف و سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی و قل ھو اللہ وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اس کا نذر کرے۔ اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات معروف و مشہور ہیں ان کی زیارت کرے۔ تمام اہل بقیع میں افضل امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے مزار پر حاضر ہو کر سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْھِجْرَتَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُجَھِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ بِالنَّقْدِ وَالْعَیْنِ جَزَاکَ اللہُ عَنْ رَّسُوْلِہٖ وَ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَضِیَ اللہُ عَنْکَ وَ عَنِ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ

---

[1] اعتکاف کے معنی ہیں مسجد میں باقصد نیت کر کے ٹھہرنا اس لیے کہ ذکر الٰہی کروں گا۔۱۲ منہ

[2] میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔۱۲ منہ

(ترجمہ) اے امیر المومنین آپ پر سلام اور خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام اے غزوۂ تبوک کی فوج عسرت کی تیاری کرنے والے آپ پر سلام اللہ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزا دے آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ راضی ہو۔

قبہ حضرت سیدنا ابراہیم ابن سرور دو عالم رسول اللہ ﷺ اور اسی قبر شریف میں ان حضرات کرام کے بھی مزارات طیبہ ہیں حضرت رقیہ (حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضور اقدس کے رضاعی بھائی ہیں عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود (اجلۂ صحابہ و فقہائے اربعہ کے جد سب سے افقہ) خنیس بن حذافہ سہمی و اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔ **قبہ حضرت سیدنا عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی قبہ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سر مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبات ہیں۔ ان پر سلام عرض کرے قبور ازواج مطہرات حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا کا سرف میں ہے۔ باقی تمام ازواج مطہرات اسی قبہ میں ہیں۔ **قبہ حضرت عقیل بن ابی طالب** اس میں ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب و عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں اور اس کے قریب ایک قبہ ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کی تین اولادیں ہیں قبہ صفیہ رضی اللہ عنہا حضور انور ﷺ کی پھوپھی قبہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبہ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہو کر مالک بن سنان و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسماعیل بن جعفر صادق محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو۔ بقیع کی زیارت کس سے شروع ہو اس میں اختلاف ہے بعض علما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا کرے کہ یہ سب میں افضل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ سے شروع کرے اور بعض فرماتے ہیں کہ قبر سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا ہو اور قبر صفیہ پر ختم کہ سب سے پہلے وہی ملتا ہے تو بغیر سلام عرض کئے وہاں سے آگے نہ بڑھے اور یہی آسان بھی ہے۔

قبا شریف کی زیارت (41) قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قبا میں نماز عمرہ کی مانند ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ نبی ﷺ ہر ہفتہ کو قبا شریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

احد و شہدائے احد کی زیارت۔ (42) شہدائے احد شریف کی زیارت کرے حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہدائے احد پر آتے اور فرماتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (پ ۱۳ الرعد ۲۴) اور کوہ احد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا کہ کوہ احد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم جاؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول ہو بہتر یہ ہے کہ پنجشنبہ کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبداللہ بن جحش و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں سید الشہدا کی بائیں جانب اور صحن مسجد میں جو قبر ہے یہ دونوں شہدائے احد میں نہیں ہیں (43) مدینہ طیبہ کے وہ کنویں جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو ان کی بھی زیارت کرے اور ان سے وضو کرے اور پانی پیے۔ (44) اگر چاہو تو مسجد نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوئے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لئے کھلا ہوا اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

سر ایں جا سجدہ ایں جا بندگی ایں جا قرار ایں جا

(45) وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور ﷺ سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (پ۴، النساء: ۳)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۸، النور: ۳۲، ۳۳)

نکاح کردو ان میں جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱ ...... بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔

حدیث ۲ ...... ابن ماجہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: جو خدا سے پاک و صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

حدیث ۳ ...... بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔

حدیث ۴ ...... مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔

حدیث ۵ ...... ابن ماجہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تقویٰ کے بعد مومن کے لئے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں، اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔

حدیث ۶ ...... طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (1) دل شکر گزار (2) زبان یاد خدا کرنے والی اور (3) بدن بلا پر صابر اور (4) ایسی بیوی کہ اپنے نفس اور مال شوہر میں گناہ کی جویاں نہ ہو۔

حدیث ۷ ...... امام احمد و بزار و حاکم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے

ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں سے نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری۔ اور بدبختی کی تین چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔

حدیث ۸...... طبرانی و حاکم میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ عزوجل نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ عزوجل سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے)۔

حدیث ۹...... بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (1) مال (2) حسب (3) جمال (4) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔

حدیث ۱۰...... ترمذی و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی اللہ عزوجل مدد فرمائے گا۔ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔

حدیث ۱۱...... ابو داود و نسائی و حاکم میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ حضور ﷺ نے منع فرمایا پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی حضور ﷺ نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا: ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی اور بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔

حدیث ۱۲...... ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کردے۔

حدیث ۱۳...... ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔

حدیث ۱۴...... ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

مسائل فقہیہ: نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱...... خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت اس سے نہ مرد کا نکاح ہوسکتا ہے نہ عورت کا اگر کیا گیا تو باطل ہے۔ ہاں بعد نکاح اگر اس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یونہی اگر عورت سے نکاح ہوا اور اس کا مرد ہونا قرار پایا۔ خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ سے بھی نہیں ہوسکتا مگر اس صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق ہو جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اس سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴...... اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت و تعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضائے شہوت منظور ہو تو ثواب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یونہی جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہرحال ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... نکاح اور اس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... نکاح میں یہ امور مستحب ہیں۔ (1) علانیہ ہونا (2) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا[1] (3) مسجد میں ہونا (4) جمعہ کے دن (5) گواہان عادل کے سامنے (6) عورت عمر، حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و (7) جمال میں بیش ہو۔ (درمختار) حدیث میں ہے جو کسی عورت سے بوجہ اس کی عزت کے نکاح کرے، اللہ عزوجل اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاک دامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔ ([illegible])

مسئلہ نمبر ۱۰..... جس سے نکاح کرنا ہو اسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوا لے اور عادت و اطوار و سلیقہ وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ اور بدخلق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عورت کو چاہیے کہ مرد دیندار، خوش خلق، مالدار، سخی سے نکاح کرے، فاسق بدکار سے نہیں اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کر دے۔ (ردالمحتار) یہ مستحبات نکاح بیان ہوئے، اگر اس کے خلاف نکاح ہو جب بھی ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا، یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا الٹ بھی ہو سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایجاب و قبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی موکلہ کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے لیے یا اپنے بیٹے یا موکل کے لیے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہے کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا، اس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہو جائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے، اس نے کہا کیا تو ہو گیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں، اس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا۔ ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا، اس نے کہا کر دیا یا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہو جائے گا، مثلاً چچا کی نابالغہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (۳۳: ۷۰، ۷۱)

ولی بھی ہے تو وہ گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا۔ یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا اس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا فلانی کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پرچہ پر لکھا۔ میں نے تجھ سے نکاح کیا دوسرے نے بھی لکھ کر دیا زبان سے کہا۔ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب اس غائب نے لکھ بھیجا اس موجود نے گواہوں کے سامنے پڑھا یا کہا فلاں نے ایسا لکھا میں نے اپنا نکاح اس سے کیا۔ تو ہو گیا اور اگر اس کا لکھا ہوا سنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا ہاں اگر اس میں امر کا لفظ تھا مثلاً تو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خط سنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر موجود نے اس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیئے جب بھی نہ ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہا اور مہر کے روپے دے دیئے تو نکاح نہ ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... یہ اقرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں۔ یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرار نکاح قرار نہ پائے گا البتہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میاں بیوی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا کہا ہاں تو ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کل مراد لیتے ہیں۔ مثلاً سر و گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... الفاظ نکاح دو قسم کے ہیں ایک صریح یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزوج باقی کنایہ ہیں۔ الفاظ کنایہ میں ان لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے جن سے خود شے ملک میں آ جاتی ہے۔ مثلاً ہبہ۔ تملیک۔ صدقہ۔ عطیہ۔ بیع۔ شرا مگر ان میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اسے نکاح سمجھیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی یہ لڑکی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ نکاح ہے مثلاً گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے کہا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ نہ ہو مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد لیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو ہبہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یہ الفاظ کہے تو نکاح ہی ہے قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی اس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔ یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کیلئے میں نے تجھے ہبہ کر دی۔ اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں مگر جب کہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... عورت سے کہا تو میری ہو گئی اس نے کہا ہاں میں تیری ہو گئی یا عورت سے کہا عوض اتنے کے تو میری ہو جا اس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا کہ میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تو نے اپنے کو میری عورت کیا اس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... جس عورت کو بائن طلاق دی ہے اس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا۔ (عالمگیری) اجنبی عورت یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... کسی نے دوسرے سے کہا اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے۔ اس نے کہا اسے اٹھا لے جا یا تو جہاں چاہے لے جا تو نکاح

نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا۔ ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی اس نے کہا دی نکاح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا ایسا ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا اس نے کہا میں نے تو اس کا نکاح فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اس نے کہا میں نے اس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں خواہ مرد کو خیار ہو یا عورت کے لئے یا دونوں کے لئے۔ تین دن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً دو لھے نے پانچ سونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوبصورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کنواری ہو اور ہے اس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یونہی عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے تو نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اسے اختیار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہو گا کہ مہر کا ذکر بھی کر لے مثلاً یہ کہا تھا کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مہر کے ذکر سے پیشتر اس نے کہا میں نے قبول کی نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ میں تیرے پاس اس لئے آیا کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا۔ قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اسے اب یہ اختیار نہیں کہ قبول نہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی اس نے کہا دی۔ اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منگنی کی ہے تو منگنی (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... عورت کو اپنی دلہن یا بیوی کہہ کر پکارا اس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا (ردالمحتار)

نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں (1) عاقل ہونا۔ مجنون یا ناسمجھ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا (2) بالغ ہونا۔ نابالغ اگر سمجھ وال ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا (3) گواہ ہونا یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہو۔ گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہو۔ مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے لہذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہو سکتا اور اگر کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمی کافر بھی ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو مثلاً عورت نصرانیہ ہے اور گواہ یہودی یا بالعکس۔ یونہی اگر کافر نے کافرہ کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہو سکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہوا اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں یا بچہ اب بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو ان کی گواہی مان لی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... مسلمان کا نکاح ذمیہ سے ہوا اور گواہ ذمی تھے اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ

ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... صرف عورتوں یا خنثیٰ کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا تو نکاح نہ ہوا۔ یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ انہوں نے الفاظ نکاح نہ سنے تو نکاح نہ ہوا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۷...... ایک گواہ سنتا ہوا ہے اور ایک بہرا، بہرے نے نہیں سنا اور اس سننے والے نے یا کسی اور نے چلا کر اس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین سے نہ سنیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... ایک گواہ نے سنا دوسرے نے نہیں پھر الفاظ کا اعادہ کیا اب دوسرے نے سنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۹...... گونگے گواہ نہیں ہوسکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے۔ ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہوسکتا ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۴۰...... عاقدین گونگے ہوں تو نکاح اشارہ سے ہوگا لہٰذا اس نکاح کا گواہ گونگا ہوسکتا ہے اور بہرا بھی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہو رہا ہے اور الفاظ بھی سنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کر سکتے ہیں اگرچہ ان کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہوگیا۔ (خانیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲...... نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا ان پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بیوی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں۔ مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لئے پیش کیا تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لئے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لئے نہیں مانی جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴...... کسی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے کر دیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۵...... ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری نابالغہ لڑکی کا نکاح فلاں سے کر دے اس نے ایک گواہ کے سامنے کر دیا تو اگر لڑکی کا باپ بوقت نکاح موجود تھا نکاح ہوگیا کہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقد اور موجود نہ تھا تو نہ ہوا۔ یوہیں اگر بالغہ کا نکاح اس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا اگر لڑکی وقت عقد موجود تھی تو ہوگیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا اس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا دیا تو اگر مؤکلہ موجود ہے ہوگیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مؤکل اگر بوقت عقد موجود ہے تو اگرچہ وکیل عقد کر رہا ہے مگر مؤکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نا مقبول ہے کہ یہ تو اپنے فعل کی شہادت ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶...... مولیٰ نے اپنی باندی یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو اگرچہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہوا اور اگر اسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷...... گواہوں کا ایجاب وقبول کے وقت ہونا شرط ہے لہٰذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب وقبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہوگیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... گواہی اسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلس عقد میں مقرر کر لئے جاتے ہیں بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب وقبول سنا اگر قابل شہادت ہوں۔

مسئلہ نمبر ۴۹...... ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو انہوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سن رہے ہیں اگر وہ لوگ انہیں دیکھ بھی رہے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰...... عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں۔ یعنی اس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا البتہ اذن کے لئے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت کیا جائے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۵۱...... یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج ہو گیا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنادے اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے۔ اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہئے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے خواہ یہ خود اس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لئے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے عورت کہے ہاں۔

مسئلہ نمبر ۵۲...... یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ اگر وہ مجلس عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے منہ پر نقاب پڑا ہو بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارہ کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اس کے باپ اور دادا کے نام لئے جائیں کہ فلانہ بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ ان کے نام بھی لئے جائیں اور اس کی اصلا ضرورت نہیں کہ گواہ اسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلانی اور فلاں کی بیٹی اور فلاں کی پوتی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہوا۔ اور ہماری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اس کا نام ہی لیا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے خواہ نام کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی یا سنجھلی یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضروری ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب ہے۔ لہٰذا یہی پچھلا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

تنبیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینا ضروری بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ لہٰذا دولہا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔ پھر ان لفظوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے میں نے اپنی وکالت سے تیرے نکاح میں دی۔ اس صورت میں اگر اس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعیین نہ ہوئی یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے اسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵۳...... ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی تو ان میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو ہو گیا وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ یونہی اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۵...... کسی کی دو لڑکیاں ہیں۔ بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہیں ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۶.....لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا۔ لڑکے کے باپ نے کہا۔ میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ پیشتر سے خود لڑکے کی نسبت وغیرہ ہو چکی ہو اور یوں کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا اس نے کہا میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا۔ اگرچہ اس نے یہ نہ کہا تھا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۷.....لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا۔ اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہو سکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کر دے۔ کہ وہ تو ہمیشہ کے لئے لڑکے پر حرام ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۸.....عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج اور اس کے باپ دادا کا نام ذکر کر دیں کہ جہالت باقی نہ رہے۔

مسئلہ نمبر ۵۹.....عورت نے اذن دیا اگر اس کو دیکھا یا جانتا پہچانتا ہے تو اس کے اذن کا گواہ ہو سکتا ہے۔ یونہی اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تنہا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تنہا نہیں اور اذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اس نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اس نے اذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہو گیا ورنہ نکاح فضولی ہوگا کہ اس کی اجازت پر موقوف رہے گا (ردالمحتار وغیرہ) سنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں دوسری عورتیں ہوں کر دیا کرتی ہیں۔ یہ نہیں چاہیے

(4) ایجاب و قبول میں دونوں کا ایک مجلس میں ہونا تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا دوسرا قبول سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو ایجاب باطل ہو گیا اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰.....مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی اسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا انہیں کے سامنے قبول بھی ہوا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱.....اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اس کے پاس پہنچا اس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جبکہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غیر آزاد نابالغ ہو یا بالغ صالح ہو یا فاسق۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲.....کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے۔ اس پیغام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳.....چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جا رہے تھے اور ایجاب و قبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵.....ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جبکہ مجلس نہ بدلی ہو۔ لہٰذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولہا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا (ردالمحتار وغیرہ)

(5) قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی اس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں کیا تو نکاح نہ ہوا اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶.....اگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی اس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کی یا مرد نے عورت سے کہا ہزار روپے مہر پر میں

نے تجھ سے نکاح کیا عورت نے کہا پانچ سو پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اسی مجلس میں وہ ہزار قبول کیے تو مہر وہ ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانچ سو روپے ہے اور عورت نے ہزار کو کہا مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا اس لیے کہ ایجاب کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷: غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہو گیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے۔ غلام بیچ کر مہر ادا کیا جائے۔ (عالمگیری)

(6) لڑکی بالغہ ہے تو اس کا راضی ہونا شرط ہے۔ ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اس کی رضا کے نکاح کر دے۔ (7) کسی زمانۂ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو نہ کسی شرط نامعلوم پر معلق کیا ہو۔ مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۶۸: جب صریح الفاظ نکاح میں استعمال کیے جائیں تو عاقدین اور گواہوں کا ان کے معنی جاننا شرط نہیں۔ (درمختار)

(8) نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ان اعضا کی طرف جن کو بول کر کل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا کہ فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۟ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ (پ۴، النسآء: ۲۲-۲۴)

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا وہ بیشک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں۔ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۟ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۱)

شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمھیں نہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمھیں نہ بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱...... صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔

حدیث ۲...... ابوداود و ترمذی و دارمی و نسائی رحمہم اللہ کی روایت انھیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اس کی خالہ سے۔

حدیث ۳...... امام بخاری نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے رضاعت سے انھیں حرام کردیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا۔

مسائلِ فقہیہ: محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں۔ لہٰذا اس بیان کو نو قسم پر منقسم کیا جاتا ہے۔

قسم اول: نسب۔ اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔ (1) ماں (2) بیٹی (3) بہن (4) پھوپھی (5) خالہ (6) بھتیجی (7) بھانجی۔

مسئلہ نمبر ۱...... ماں سے مراد اصول ہیں یعنی ماں، دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا دادی یا نانا نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یا بواسطہ۔

مسئلہ نمبر ۲...... بیٹی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳...... بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴...... باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ ہم اصول کی پھپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یونہی حقیقی یا علاتی پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ۔

مسئلہ نمبر ۵...... بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں۔ ان کی پوتیاں نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶...... زنا سے بیٹی پوتی بہن بھتیجی بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷...... جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔ (ردالمحتار)

قسم دوم: مصاہرت۔ زوجہ موطوءہ کی لڑکیاں، زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، باپ دادا وغیرہ ہم اصول کی بیبیاں، بیٹے پوتے وغیرہ ہم فروع کی بیبیاں۔

مسئلہ نمبر ۸...... جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اس کی لڑکی اس پر حرام نہیں اور حرمت اس صورت میں ہے کہ وہ

عورت مشتہاۃ ہو اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوت صحیحہ بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوت صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی جب تک وطی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وطی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ وطی حلال ہو یا شبہہ و زنا سے مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیز مشترک یا مکاتبہ یا جس عورت سے ظہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے حیض و نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یونہی وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے یونہی بشہوت چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انھیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یونہی بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں مثلاً منکوحہ یا کنیز ہے یا ناجائز طور پر جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں شہوت سے چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۱...... فرج داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اس وقت نہ تھی جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے۔ یہ جوان کے لئے ہے۔ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے۔ محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوتی کہ انزال نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت ثابت ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... حرمت مصاہرت کے لئے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔ ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہوگئی (عالمگیری)۔ بوڑھیا عورت کے ساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کئے تو حرمت مصاہرت ہوگئی۔ اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ دادا پر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... وطی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے آگے کے مقام میں ہو اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اغلام سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... مراہق (یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہو مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے اس نے) اگر وطی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... یہ افعال قصداً ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہرحال مصاہرت ثابت ہو جائے گی مثلاً اندھیری رات میں مرد نے

اپنی عورت کو جماع کے لئے اٹھانا چاہا غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا اس کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا جو مراہق تھا ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... منہ کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ یہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... چٹکی لینے دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لئے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضروری ہے اور بوسہ لینے گلے لگانے چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کئے گئے جب بھی وہی حکم ہے کہ وہ شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... کسی سے پوچھا کیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا۔ اس نے کہا جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا بلکہ اگر مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینا یا چھونا یا نظر کرنے کا اقرار کیا تو حرمت ثابت ہو گئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم ہے مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو شہوت سے چھویا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا یعنی جب کہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے (درمختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم:

مسئلہ نمبر ۲۹...... وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لئے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجا خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزر لے دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۳۰...... ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کو جمع کرنے میں حرج نہیں مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی کہ اس

کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا۔ یونہی عورت اور اس کی بہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا۔ جب تک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کر لے مثلاً منکوحہ کو طلاق دے دی یا وہ خلع کرا لے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کر دے خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو ہبہ کر دے اور قبضہ بھی دلا دے یا اسے مکاتبہ کر دے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کر دے اور اگر نکاح فاسد کر دیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہو سکتی مگر جبکہ نکاح فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کر لی تو چونکہ اب اس کی عدت واجب ہوئی لہٰذا مالک کے لیے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیع وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی ملک میں واپس آ گئی مثلاً بیع فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہو جائے گی جب تک پھر سبب حرمت نہ پایا جائے۔ باندی کے احرام و روزہ و حیض و نفاس و رہن و اجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا۔ فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے گا اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے گا اور اگر ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی کا نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل۔ لہٰذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جب کہ دوسری سے وطی کر لی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے اور اگر وہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں۔ اگر دونوں کا مہر برابر مقرر ہوا اور اگر دونوں کے مہر برابر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے اور ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اتنا تو جو کم ہے اس کے نصف میں دونوں برابر تقسیم کر لیں اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ[1] واجب ہوگا جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا یونہی اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہو چکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کر سکتا ہے اور پہلی سے نہیں کر سکتا۔ جب تک دوسری کی عدت نہ گزر لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک مدخولہ کی عدت نہ گزر جائے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا اور دوسری نے انکار کیا تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدت میں تھی جو خالی ہے اس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر دوسری کی

۱۔ متعہ کے متعلق مہر کے بیان میں ذکر آئیں گے۔

عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا (عالمگیری)

قسم چہارم: حرمت بالملک:

مسئلہ نمبر ۳۹...... عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰...... مولیٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ ام ولد ہو یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بربنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے لہٰذا ثمرات سے نکاح کے اس نکاح پر مترتب نہیں یعنی وہ جب ہوگا بطلاق ہو سکے گی نہ دیگر احکام نکاح جاری ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... اگر زوجین میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا مالک ہو گیا تو نکاح باطل ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... ماذون یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔
(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳...... مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولیٰ نکاح بھی نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴...... مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہو گیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵...... غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا اگر بدل کتابت ادا کر دے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کرسکا اور پھر غلام ہو گیا تو اب نکاح فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری)

قسم پنجم: حرمت بالشرک

مسئلہ نمبر ۴۶...... مسلمان کا نکاح مجوسیہ، بت پرست، آفتاب پرست، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷...... مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۸...... یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے مگر چاہیے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے جبکہ اپنے اسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آج کل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہوسکتا نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹...... کتابیہ سے نکاح کیا تو اسے گرجا جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰...... کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کرکے دارالاسلام میں لایا تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱...... مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا اور مرد پر حرام ہو گئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ تھی یہودیہ ہو گئی تو نکاح باطل نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲...... کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہو سکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق باقی ہے۔ جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں اگر مسلمان ہو گئی فبہا ورنہ تفریق کر دیں۔ یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرے کوئی اسے منع نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۵۴...... مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔ (عالمگیری)

قسم ششم: حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا:

مسئلہ نمبر ۵۵...... آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا حرہ کا صحیح ہوا باندی سے نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶...... ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہو گئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نے نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غلام نے بغیر اجازت مولیٰ حرہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۸...... آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت میں ہے باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹...... اگر حرہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کر لے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۰...... باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا پھر رجعت کر لی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۱...... اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا باندیوں کا نہ ہوا۔ (درمختار)

قسم ہفتم: حرمت بوجہ تعلق حق غیر:

مسئلہ نمبر ۶۲...... دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۶۳...... دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ علم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت واجب ہے اور علم تھا تو عدت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴...... جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔ پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو

جب تک بچہ نہ پیدا ہو اُسے وطی جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... جس عورت کا حمل ثابت النسب ہے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کردیا نکاح ہوگیا مگر مالک پر استبرا واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے بعد حیض نکاح کردے اور شوہر کے ذمہ استبرا نہیں۔ لہٰذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کرلی تو جائز ہے مگر نہ چاہیے اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبرا مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... باپ اپنے بیٹے کی کنیز شرعی سے نکاح کرسکتا ہے (عالمگیری)

قسم ہشتم: متعلق بعدد

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰ ...... غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولی نے اجازت دے دی ہو (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱ ...... پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے باقیوں کا صحیح۔ یونہی غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲ ...... کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کردے اور ایک عقد تھا سب کو علیحدہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳ ...... دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہوسکتا تو دوسری کا ہوگیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴ ...... متعہ حرام ہے۔ یونہی اگر کسی خاص وقت تک کے لئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس کے لئے کرے۔

مسئلہ نمبر ۷۵ ...... کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدت ٹھہرالی ہو کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہوگیا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۶ ...... حالت احرام میں نکاح کرسکتا ہے مگر نہ چاہیے۔ یونہی محرم اس لڑکی کا بھی نکاح کرسکتا ہے جو اس کی ولایت میں ہے (عالمگیری)

قسم نہم رضاعت۔ اس کا بیان مفصل آئے گا۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ نمبر ۱ ...... بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلادے گی حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲...... مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا پلانا جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲...... رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہو گئی جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔ (ہدایہ، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ نمبر۳...... عورت کا دودھ حاقنہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۴...... کنواری یا بڑھیا کا دودھ پیا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا جب بھی رضاعت ثابت ہے۔ (درمختار) مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاعت نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۵...... عورت نے بچے کے منہ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶...... بچہ کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے مگر اس کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا اگر ڈھائی برس کے اندر ہے تو رضاعت ثابت ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷...... عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتی یعنی لڑکے کا باپ اجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو برس تک کی اجرت اس سے جبراً لی جا سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸...... دو برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کے بعد کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹...... عورتوں کو چاہیے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں۔ (ردالمحتار) مگر میعاد کے اندر رضاعت بہرصورت ثابت۔

مسئلہ نمبر۱۰...... بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یوہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اس کے بھائی اس کے چچا اور اس کی بہنیں اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یوہیں ہر ایک کے باپ ماں اس کے دادا دادی نانا نانی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۱...... مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیے گا عورت اس کی ماں ہو جائے گی۔ مگر شوہر اس کا باپ نہیں۔ لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۲...... پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا تو پہلا شوہر اس کا باپ ہوگا۔ دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہو گئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۳...... مولیٰ نے کنیز سے وطی کی اور اولاد پیدا ہوئی تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پیے گا یہ اس کی ماں ہوئی اور مولیٰ اس کا باپ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۴...... جو نسب میں حرام ہے رضاعت میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ اور دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لہٰذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ یوہیں بیٹے یا بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یا ربیبہ اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ۔ یوہیں چچا یا پھوپھی کی ماں یا ماموں یا خالہ کی ماں کہ نسب میں دادی نانی ہوگی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔
(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر۱۵...... حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے، یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۶...... ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۷...... دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں پوتوں سے نہیں ہو سکتا کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۸...... جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۹...... پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاعت ہے ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاعت ہے ورنہ نہیں اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاعت ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاعت ثابت ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۲۰...... کھانے میں عورت کا دودھ ملا دیا اگر وہ چیز پتلی ہے پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب ہے یا برابر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۱...... دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲۲...... خنثیٰ مشکل کو دودھ اترا اس نے بچہ کو پلایا تو اگر اس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثل عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۲۳...... کسی کی دو عورتیں ہیں۔ بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئیں۔ بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا۔ تو دونوں کا نکاح فسخ ہو گیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور بڑی سے وطی کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جبکہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی بحالت جنون میں دودھ پلا دیا یا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں ٹپکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا بڑی سے وصول کر سکتا ہے۔ یوہیں اس سے وصول کر سکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ ٹپکایا بلکہ اس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کر سکتا ہے۔ جب کہ اس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے کہ بھوکی ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں۔ عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہیں پلایا تھا تو حلف کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے۔
(جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۴...... بڑی نے چھوٹی کو بھوکی جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکی نہ تھی تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے

پلایا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... رضاعت کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرلے (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... رضاعت کے ثبوت کے لئے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے۔ مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے مثلاً یہ کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہو جانا کافی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وطی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے پھر اگر وطی نہ ہوئی ہو تو مرد کو افضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور وطی ہوئی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں یونہی اگر غیر عادل یا دو عورتوں یا ایک مرد یا ایک عورت نے شہادت دی تو اس میں بھی یہی صورتیں ہیں اور اگر زوجہ نے اس خبر کی تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب کی تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کر دی جائے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر ہے مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہو گئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاعت کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا تو اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے سچی ہے۔ صحیح ہے۔ حق وہی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب اقرار سے پھر نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کر دی جائے اور اگر عورت اقرار کر کے پھر گئی تو اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور ثابت رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے دونوں اقرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی احکام ہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ منہ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔ (درمختار)

ولی کا بیان

امام احمد و مسلم و مالک رضی اللہ عنہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔ ابو داود ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے حضور ﷺ نے اسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے یا رد کر دے۔

مسائل فقہیہ: ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔ بچہ اور مجنون ولی نہیں ہو سکتا مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں۔ متقی ہونا شرط نہیں فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں (1) قرابت (2) ملک (3) ولا (4) امامت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱...... قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہ کے لئے ہے۔ یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے لے ایسی قرابت والا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا۔ پھر پوتا پھر پرپوتا اگرچہ کئی پشت کا فاصلہ ہو یہ نہ ہوں تو باپ پھر دادا پھر پردادا

وغیرہم اصول اگرچہ کئی پشت اوپر کا ہو پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا بھائی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا پھر حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر اس کا بیٹا پھر باپ کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر دادا کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا خلاصہ یہ کہ اس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو وہ ولی ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے وہ نہ ہو تو پرپوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں وہ ولی ہوگا جو اس کے بعد ولی ہو سکتا ہے (عالمگیری ودرمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر۲...... کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور پوتا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳...... عصبہ نہ ہوں تو ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر بیٹی پھر پوتی پھر نواسی پھر پرپوتی پھر نواسی کی بیٹی پھر نانا پھر حقیقی بہن پھر سوتیلی بہن پھر اخیافی بہن بھائی یہ دونوں ایک درجہ کے ہیں۔ ان کے بعد بہن وغیرہ کی اولاد اسی ترتیب سے پھر پھوپھی پھر ماموں پھر خالہ پھر چچازاد بہن پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد۔ (خانیہ ودرمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴...... جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولی الموالاۃ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہوگا یا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہرا لیا ہو۔ (خانیہ وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵...... ان سب کے بعد بادشاہ اسلام ولی ہے پھر قاضی جبکہ سلطان کی طرف سے اسے نابالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر۶...... قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یونہی بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷...... قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جبکہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کو نائب کیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸...... وصی کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگرچہ اس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۹...... نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی مثلاً اسے متبنیٰ کیا یا لاوارث بچہ کہیں پڑا ملا اسے پال لیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰...... لونڈی غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں اگر کسی اور نے یا اس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر۱۱...... مسلمان شخص کافر کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافر باندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یونہی بادشاہ اسلام اور قاضی بھی کافر کے ولی ہیں کہ ان کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۲...... لونڈی غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۳...... کافر اصلی کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں نہ مسلم کا نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا ولی بھی نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۴...... ولی اگر پاگل ہو گیا تو اس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت

باقی ہے افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... لڑکا معتوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا معتوہ ہو گیا تو باپ کی ولایت پھر عود کر آئے گی اور کسی کا باپ مجنون ہو گیا تو اس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہو گیا اب اس کے باپ نے نکاح جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر نابالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور نہ اس کا ولی ہے نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے گا ہو جائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہو گیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور نابالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کر دیا تو اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہو گیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... دو برابر کے ولی نے نکاح کر دیا مثلاً اس کے دو حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا تو جس نے پہلے کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے کون پہلے تو دونوں باطل۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ولی اقرب غائب ہے اس وقت دور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت کی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی اقرب نے ابھی اجازت نہ دی تھی اور مر گیا یا غائب ہو گیا کہ اب ولایت اسی دور والے ولی کو پہنچی تو پہلے میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے اور کفو بھی ہے ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر ولی اقرب مفقود الخبر ہو یا کہیں دور ہو کہ اس کا پتہ معلوم نہ ہو یا وہ ولی اسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال معلوم نہیں اور ولی ابعد نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱...... ولی اقرب صالح ولایت نہیں مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ابعد ہی نکاح کا ولی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتہ بھی نہ چلے جب بھی لونڈی غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... لونڈی آزاد ہو گئی اور اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہو گا وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی الارحام پر آزاد کنندہ مقدم ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... کفو نے پیغام دیا اور وہ مہر مثل بھی دینے کے لئے تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ بلاوجہ انکار کرتا ہے تو ابعد نکاح کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... نابالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لئے ولی شرط ہے بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہو سکتا اور حرہ بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے نکاح کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا البتہ اگر ولی نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہو گیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے گا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸ ...... ایک درجہ کے چند ولی ہوں، بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقتاً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اسے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب کی رضا بیکار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثا کا حق ساقط نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹ ...... راضی ہونا دو طرح ہے ایک یہ کہ صراحۃً کہہ دے کہ میں راضی ہوں دوسرا یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو مثلاً مہر پر قبضہ کر لیا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دیا یا عورت کو رخصت کر دیا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں اس کو دلالۃً رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰ ...... بالغہ عورت یا بالغہ کنواری نے کفو سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا یونہی اس کا عکس۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱ ...... عورت عاقلہ بالغہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا نہ اس کا باپ نہ بادشاہ، کنواری ہو یا ثیب۔ یونہی مرد عاقل بالغ آزاد ہو، مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح بلا ان کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲ ...... کنواری عورت سے اس کے ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بلا اجازت لیے نکاح کر دیا اب اس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی اس نے سن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اسے کھانسی یا چھینک آ گئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے یونہی اگر کسی نے اس کا منہ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں اور ہنسنا اگر بطور استہزا کے ہو یا رونا آواز سے ہو تو اذن نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳ ...... ایک درجہ کے دو ولی نے ایک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول یا فعل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کرے وہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴ ...... ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مر جانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا اور شوہر کے ورثا انکار کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہٰذا وارث ہوگی اور عدت واجب اور اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب ورثا کا قول معتبر ہے اب مہر پائے گی نہ میراث رہا یہ کہ عدت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں سچی ہے تو عدت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدت کیونکر نکاح کر سکتی۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵ ...... عورت سے اذن لینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور نکاح کے بعد خبر دی گئی اور عورت نے یہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶ ...... ولی اس عورت سے خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کر لیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷ ...... کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کر دیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہو گیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸......اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کردوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کردوں تو یوں اذن نہیں ہو سکتا اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کردوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہو گیا ان دونوں میں جس ایک سے چاہے کردے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کردوں یا یوں کہا کہ چچازاد بھائیوں میں سے کسی سے نکاح کردوں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہو گیا ان میں جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹......عورت نے اذن عام دے دیا مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیام بھیجا ہے عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کردے تو یہ اذن عام ہے جس سے چاہے نکاح کردے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر انکار کر چکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔ (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰......اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے یہ شرط بتایا لہٰذا ذکر ہو جانا چاہیے کہ اختلاف سے بچنا ہے اور اگر ذکر کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا اور اگر زیادتی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱......ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اسے اس کا علم بھی ہو اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲......یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کنواری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا خوشی سے ہنسنا خلوت پر راضی ہونا مہر یا نفقہ قبول کرنا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳......ولی نے عورت سے کہا میں چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کردوں اس نے کہا ٹھیک ہے جب نکاح کیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم نہ ہو اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴......بکر (کنواری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو لہٰذا اگر زینہ پر سے کودنے یا اچھلنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح عمر زیادہ ہو جانے یا زنا کی وجہ سے بکارت زائل ہو گئی جب بھی وہ کنواری ہی کہلائے گی۔ یوہیں اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل مقطوع ہے اس وجہ سے تفریق ہو گئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگرچہ ان سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو گیا یا اس پر حد زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کنواری نہ ہو اس کو ثیب کہتے ہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵......لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغہ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کیے تو بلوغ کے گواہ کو ترجیح ہے۔ یوہیں اگر لڑکے مراہق نے اپنے بلوغ کا دعویٰ کیا تو اس کا قول معتبر ہے مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں مرہ بیع صحیح نہ ہوئی اس کا باپ یا خریدار کہتا ہے نابالغ ہے تو بالغ ہونا قرار پائے گا جبکہ اس کی عمر اس قابل ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶......نابالغ لڑکا اور لڑکی اگرچہ ثیب ہوں اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے تو اگرچہ مہر مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یوہیں مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہو سکتا ہاں اگر باپ دادا یا بیٹے کا سوء اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کر دیا اور اب یہ

دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔ یوہیں اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کمی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح اس وقت فسخ ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دے دے لہٰذا اسی اثنا میں قبل حکم قاضی اگر ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔ (درمختار، خانیہ، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۷...... عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت اسے یہ بھی پتہ چلا کہ فلاں جائداد فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ جاتا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی یہ ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور ثیب کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... عورت جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے یہ کہ بالغ ہوا اور اختیار کرنا بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہے میں اس وقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے یہ مراد لے کہ میں اس وقت بالغ ہوں تاکہ جھوٹ نہ ہو۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۹...... عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسے خیار بلوغ حاصل ہے اس وجہ سے اس نے اس پر عمل درآمد بھی نہ کیا اب اسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لئے جہل عذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیار عتق حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہے اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کر دے اس کے لئے جہل عذر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اسی کا قصور ہے لہٰذا قابل معذوری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... لڑکا یا ثیب بالغ ہونے پر تو سکوت سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا جب تک صاف طور پر اپنی رضا یا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا، چھونا، مہر لینا، دینا، وطی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے مجلس سے اٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے (خانیہ) رہا یہ کہ فسخ نکاح سے مہر لازم آئے گا یا نہیں اگر اس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ ہو۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۱...... اگر وطی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لئے عدت بھی ہے اور نفقہ نہیں اور زمانہ عدت میں اگر شوہر اسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں لہٰذا اگر پھر انہیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا مالک ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... ثیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا اس نے لے لیا رضا ثابت نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے یہاں کھانا کھایا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... نابالغ غلام کا نکاح یا نابالغہ لونڈی کا ان کے مولیٰ نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا اب بالغ ہوئے تو ان کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو بالغہ ہونے کے بعد اسے خیار حاصل ہے۔ (عالمگیری)

کفو کا بیان

ترمذی و حاکم و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو۔ اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔

ترمذی شریف میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو (1) نماز کا جب وقت آجائے (2) جنازہ جب موجود ہو (3) بے شوہر والی کا جب (4) کفو ملے۔

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کردیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کرسکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاءت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفاءت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے (1) نسب (2) اسلام (3) حرفہ (4) حریت (5) دیانت (6) مال۔ قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں یہاں تک کہ قرشی غیر ہاشمی ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قرشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں۔ عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالم دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صرف باپ مسلمان ہو وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے مسلمان ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے مسلمان ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے عربی کے لیے خود مسلمان ہوا یا باپ دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔ (خانیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... غلام حرہ کا کفو نہیں نہ وہ جو آزاد کیا گیا اور حرۃ الاصل کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۶...... جس لونڈی کو آزاد کرنے والے اشراف ہوں اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ فسق اعتقادی فسق عملی سے بدرجہا بدتر لہٰذا سنی عورت کا کفو وہ بد مذہب نہیں ہوسکتا جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچی ہو اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ ان کی بد مذہبی کفر کو پہنچی ہوان سے تو نکاح ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض، وہابیہ زمانہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اول میں ہوچکا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸...... مال میں کفاءت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف روز دے سکے اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔ (خانیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر ہے اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے جو مال اتنا ہے کہ قرض ادا کردے یا دین مہر تو کفو ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... عورت محتاج ہے اور اس کے باپ دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگرچہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے باپ دادا کے تمول سے غنی کہلاتے ہیں۔ (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۲...... محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کردیا تو وہ کفو نہیں ہوجائے گا کہ کفاءت کا اعتبار وقت عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابل جماع ہو ورنہ جب تک اس قابل نہ ہو شوہر پر اس کا

نفقہ واجب نہیں لہٰذا اس پر قدرت بھی ضروری نہیں صرف مہر معجّل پر قدرت کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۴...... جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہیں وہ اچھے پیشہ والوں کے کفو نہیں مثلاً جوتا بنانے والے، چمڑا پکانے والے، سائیس، چرواہے یہاں کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے عطر فروشی کرتے تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیکر بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے یونہی اور کاموں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۵...... ناجائز محکموں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں ظالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس بارہ میں یہی فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں تاجر وغیرہ کے کفو نہیں مگر چونکہ کفاءت کا مدار عرف دنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں لہٰذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جبکہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۶...... واقف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہوسکتا ہے۔ یونہی علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۷...... نکاح کے وقت کفو تھا بعد میں کفاءت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۸...... کفاءت میں شہری و دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط مذکورہ پائے جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۹...... حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر اولیا کو چاہیے کہ اس کا بھی خیال کریں کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۰...... معمولی عیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی وغیرہ کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۱...... کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتایا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۲...... عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ نہیں ہے چاہے رکھے یا طلاق دے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۳...... اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ پہلی صورت میں عورت کو نہیں دوسری میں کسی کو نہیں۔ (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۴...... عورت مجہول النسب سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا بعد میں کسی قریشی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ (عالمگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ نمبر۱...... نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں (عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا ہو گیا گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لیے گواہوں کی حاجت ہے۔

مسئلہ نمبر۲...... عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اسے نہیں لا سکتا۔ یونہی مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳...... مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لے کر) یا فلانی عورت (موکلہ کا نام لے کر) سے اپنا نکاح کیا ہو گیا قبول کی بھی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴...... کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کر دے وکیل نے اس مہر پر اپنا نکاح اس عورت سے کر لیا تو اسی

وکیل کا نکاح ہوا پھر وکیل نے اسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اسے طلاق دے دی اور عدت گزرنے پر موکل سے نکاح کر دیا تو موکل کا نکاح جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اپنی بالغہ یا نابالغہ لڑکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کر دیا جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یوہیں عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا اس نے اس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اس سے کر لیا عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لئے وکیل بنایا تھا نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا جب بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے دوسرے سے کر دیا یا حرہ سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا یا جتنا مہر بتایا تھا اس سے زیادہ باندھا یا عورت نے نکاح کا وکیل کیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کر دیا ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا مگر وہ اندھا یا لنجا یا بچہ یا معتوہ ہے تو ہو گیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا لنجی یا مجنونہ یا نابالغہ سے نکاح کر دیا صحیح ہو گیا اور اگر خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا اس نے کالی حبشن سے کر دیا یا اس کا عکس تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنے کے لئے کہا تھا وکیل نے آنکھ والی سے کر دیا تو صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے اس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا تھا کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہو گیا اور طلاق پڑ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کر دے وکیل نے اس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے اگر موکل نے اس کی بدخلقی وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا اور اگر جس سے نکاح کیا ہے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... وکیل سے کہا فلانی یا فلانی سے کر دے تو جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نہ ہوا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کر دے اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائے گا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا اس نے ایک سے کیا یا دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہو گیا اور اگر کہا تھا فلانی سے کر دے وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کر دے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی اب وکیل نے اس سے نکاح کر دیا تو ہو گیا (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کر دے اس نے دوسری قوم سے کیا جائز نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کر دے اور اس میں اتنا معجل ہو وکیل نے مہر تو وہی رکھا مگر معجل کی مقدار بڑھا دی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہو گیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہو گئی اور لاعلمی میں کی تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کسی کو بھیجا کہ فلانی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے

میری منگنی کر دے اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے اس نے کہا دی اب وکیل کہتا ہے میں نے اس لفظ سے اپنے مؤکل کا نکاح مراد لیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہو گیا مگر وکیل سے ہوا مؤکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں مؤکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کر دیا یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا مؤکل سے۔ وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... یہ بات تو پہلے بتا دی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اس نے بطور خود نکاح کر لیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا اس نے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر مؤکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی۔ جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... کسی کی زبان بند ہو گئی اس سے کسی نے پوچھا تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں اس نے کہا ہاں ہاں۔ اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اس میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہو گیا بعد مجلس قبول کرنا بیکار ہے اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود کا یہی حکم ہے مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا گواہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا یا عورت نے کہا گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بھتیجی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کر دیا دونوں کا وکیل ہو مثلاً میں نے اپنے مؤکل کا نکاح اپنی مؤکلہ سے کر دیا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو دو گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں ایک طرف سے اصیل دوسری طرف سے وکیل مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی مؤکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا یا ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی مثلاً چچا زاد بہن نابالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مؤکل سے کرے اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے وکیل مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مؤکل سے کرے اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے وکیل یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے ولی یا ایک طرف سے فضولی ہو اور دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب و قبول دونوں نہیں کر سکتا۔ اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا اس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اس نے جائز کر دیا ہو گیا اور رد کر دیا تو باطل ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... فضولی نے جو نکاح کیا اس کی اجازت قول و فعل دونوں سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ ﷻ ہمارے لئے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزاء کے طور پر کہے تو اجازت نہیں۔ اجازت فعلی مثلاً مہر بھیج

دیا اس کے ساتھ خلوت کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... فضولی نے نکاح کیا اور مر گیا اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا تو اس نے اجازت دی صحیح ہو گیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب و قبول کیا ہو اور فضولی نے فسخ کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... فضولی اپنے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا بقول سے فسخ کر سکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کر دیا یا فعل سے مثلاً اس شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کر دیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کر دیا اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کردے اس نے اس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہو گیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کر دیا اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے دی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہو گئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کر لے اور ایک کو چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے وہ جائز کر دے تو جائز، رد کر دے تو باطل خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتب اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کا مہر ملے گا انہیں کا ہوگا۔ (خانیہ)

مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا (پ ۵، النساء: ۲۴)

جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا (پ ۴، النساء: ۴)

عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۚۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۶، ۲۳۷)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے

اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو نہ بھلا دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱:...... صحیح مسلم شریف میں ہے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا، فرمایا حضور ﷺ کا مہر ازواج مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا یعنی پانچ سو درہم۔

حدیث ۲:...... ابو داود و نسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور ﷺ کی طرف سے خود دیے اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔

حدیث ۳:...... ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ روای کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عورت کو مہر مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اسے میراث ملے گی معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے۔

حدیث ۴:...... حاکم و بیہقی رحمہما اللہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو۔

حدیث ۵:...... ابو یعلیٰ و طبرانی رحمہما اللہ صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی چیز خریدے اور نیت یہ ہو کہ قیمت میں سے اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔

مسائل فقہیہ: مہر کم از کم دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا جس کی مقدار آج کل کے حساب سے ۲ روپے بارہ آنے پائی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اس قیمت کا کوئی سامان اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو (اور چونکہ آج کل کے روپے خالص چاندی کے نہیں بلکہ کچھ ملاوٹ ہوتی ہے جس کا وزن ایک تولہ چاندی ۱۵ ماشہ اسی حساب سے آج کل پونے تین تولہ چاندی کی قیمت سے مقرر ہوگا) اور اگر اس وقت تو اسی کی قیمت تھی مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی وہ لے گی مثلاً اس روز اس کی قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت دو درہم اور لے گی اور اگر اس چیز میں کوئی نقصان آ گیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱:...... نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب۔ (متون)

مسئلہ نمبر ۲:...... وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یوہیں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدت کے اندر اس سے پھر نکاح کر لیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائے گا ہاں صاحب حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہو ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا مثلاً اس کو بیچا یا ہبہ کیا یا تصدق کرنا چاہا نہیں کر سکتا اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدھی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی ہو مثلاً گائے بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا اس کے بچہ ہوا یا درخت تھا اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا اسے رنگا یا مکان تھا اس میں کچھ تعمیر ہوئی یا غلام تھا اس نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی[1] متولد ہے اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل

---

[1] زیادت دو قسم ہے متولد اور غیر متولد اور ہر ایک کی دو دو قسم متصل و منفصل متولد متصل مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں متولد منفصل مثلاً جانور کا بچہ یا توڑ لیے ہوئے پھل غیر متولد متصل جیسے کپڑے کو رنگا یا مکان میں تعمیر غیر متولد منفصل جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تحقیق صرف زیادہ متولدہ کی بحث کی ہے باقی کی نہیں (ردالمحتار) ۱۲ منہ

زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... جو چیز مال متقوم نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علم دین پڑھا دے گا یا حج یا عمرہ وغیرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر یا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے گی تو یہ مہر صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر یہ اس کی اجازت سے ایسا ہوا یا اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اس قسم کی لے لی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ۔
(فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۶...... شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے تیرا نکاح کیا بعوض اس غلام کے حالانکہ وہ آزاد تھا یا مٹکے کی طرف اشارہ کر کے کہا بعوض اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہر مثل واجب ہے۔ یونہی اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کیا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہر مثل واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیحہ ہو گئی یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو مہر واجب ہے بشرطیکہ بعد میں کوئی مہر طے نہ ہو چکا ہو تو وہی طے شدہ ہے۔ یونہی اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے موکد ہوتا ہے موکد ہو جائے گا اور موکد نہ ہوا بلکہ خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو گئی تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتا پاجامہ دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی۔ (جوہرہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت زوج کی جانب سے ہو مثلاً طلاق، ایلا، لعان، نامرد ہونا، شوہر کا مرتد ہونا، عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت کے ساتھ بوسہ لینا اور اگر فرقت جانب زوجہ ہو تو واجب نہیں مثلاً عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے لڑکے کو شہوت سے بوسہ دینا۔ سوت کو دودھ پلا دینا۔ بلوغ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔ یونہی اگر زوجہ کنیز تھی شوہر نے یا اس کے وکیل نے مولیٰ سے خرید لی تو اب وہ جوڑا ساقط ہو گیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچی یا اس سے خریدی تو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جوڑے کی جگہ اگر قیمت دے دے تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی اسے جوڑا دینا مستحب بھی نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہوا یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مہر مقرر ہو چکا تھا بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھا دی تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہو گئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا نابالغہ ہو تو اس کے ولی نے قبول کر لی اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں مثلاً کہا میں نے تیرے

مہر کی زیادتی کر دی اور یہ بتایا کہ تھی اس کے صحیح ہونے کے لئے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کردے تو ثبوت کے لئے گواہ درکار ہوں گے اگر عورت نے مہر معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا ہے جب بھی زیادتی ہو سکتی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے ہبہ کر دیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا مجھ پر اتنا ہے تو یہ مقدار لازم ہو گی خواہ یہ اقرار بقصد زیادتی ہو یا نہیں۔ (درمختار، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا اگر خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دی تو کل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہے تو نہیں لے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اور اگر وہ عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوج و زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں۔ (1) حسی (2) شرعی اور (3) طبعی۔ مانع حسی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سوتا ہو یا اندھا ہو یا اس کی دوسری بی بی ہو دونوں میں کسی کی باندی ہو ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہے اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی اگر وہاں عورت کا کتا ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔ مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی محرم ہو احرام فرض کا ہو یا نفل کا حج کا یا عمرہ کا یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ہو یا نماز فرض میں ہو ان سب صورتوں میں خلوت صحیح نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفل نماز ہو تو یہ چیزیں خلوت صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اسے نہ پہچانا تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں پہچانا چلا آیا تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی لہذا اگر عورت خلوت صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ عذر پیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوت صحیحہ ہو گئی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... بچہ کہ جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... عورت کے اندام نہانی میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہو سکتی مثلاً وہاں گوشت بڑھ گیا یا مقام جڑ گیا یا ہڈی پیدا ہو گئی یا اندر ورم آگیا تو ان صورتوں میں خلوت صحیحہ نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... جس جگہ اجتماع ہوا وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جبکہ اس میں کوئی ہو یا اس کا دروازہ کھلا ہو اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا ٹاٹ وغیرہ کوئی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا بند نہیں کہ کوئی آ جائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... خیمہ میں ہو جائے گی۔ یونہی باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور محل میں اگر اس قابل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... شوہر کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا انثیین نکال لئے گئے ہیں یا عنین ہے یا خنثیٰ ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... خلوت صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا جبکہ نکاح بھی صحیح ہوا اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر تھا تو خلوت صحیحہ سے نکاح صحیح میں مہر مثل مؤکد ہو جائے گا۔

خلوت صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں طلاق دی تو عورت پر عدت واجب بلکہ عدت میں نان و نفقہ و سکنیٰ دینا بھی واجب ہے بلکہ نکاح صحیح میں عدت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے۔ صحیحہ ہو یا فاسدہ البتہ نکاح فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدت واجب نہیں خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہو سکتیں اگر وہ آزاد ہے تو اس کی عدت میں باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اس عورت کو جس سے خلوت صحیحہ ہوئی اس زمانہ میں طلاق دے جو حیض کے طلاق کا زمانہ ہے اور عدت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کر سکتا طلاق رجعی دینے کے بعد خلوت صحیحہ سے رجعت ہو سکتی ہے اور اس کی عدت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وارث نہ ہوگی خلوت سے جب مہر مؤکد ہو چکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اگر میاں بیوی میں تفریق ہوگئی مرد کہتا ہے خلوت صحیحہ نہ ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی تو عورت کا قول معتبر ہے اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے کہنے میں نہ آئی اگر کنواری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور ثیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو ہبہ کر دی اور قبل وطی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے واپس وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کے کل کو ہبہ کر دیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یونہی اگر مہر اسباب تھا قبضہ کرنے کے بعد یا بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اسے عیب دار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... خلوت سے پہلے بیوی و شوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کر لی یا زوجہ حرہ نے خودکشی کر لی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی اس نے خودکشی کر لی تو نہیں۔ یونہی اگر اس کے مولیٰ نے جو عاقل بالغ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لئے مہر مثل ہے مثلاً اس کی بہن پھوپھی چچا کی بیٹی وغیرہ کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لئے مہر مثل نہیں جب کہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو مثلاً اس کے باپ کی چچا زاد بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہو اس کی تفصیل یہ ہے۔ عمر جمال مال میں مشابہ ہو دونوں ایک شہر میں ہوں ایک زمانہ ہو عقل و تمیز و دیانت و پارسائی و علم و ادب میں یکساں ہوں۔ دونوں کنواری ہوں یا دونوں ثیب اولاد ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا

اس وقت جس حیثیت کی تھی دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہوگئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... اگر اس کے خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو جس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو اس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... مہر مثل کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہان عادل ہونا چاہیے جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا۔ اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اسے یہاں سے لے گیا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کر لیا تو مہر مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہر مثل واجب مگر مہر مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہر مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار ہی لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بہر صورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانچ سو اور باہر لے گیا تو ایک ہزار۔ یونہی اگر کنواری اور ثیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق ٹھہری تو ثیب میں ایک ہزار مہر رہے گا اور کنواری ثابت ہوئی تو مہر مثل۔ یہ شرط ہے کہ اگر خوبصورت ہے تو دو ہزار لے گی اور بدصورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہر مثل نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوت صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہر مثل واجب ہے جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ ان میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدت وہی تین حیض ہے چار مہینے دس دن نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت ہے اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا یا چلی جا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے فقط جانا آنا چھوڑ دینے سے متارکہ نہ ہوگا جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔ نکاح سے انکار کر دینا متارکہ نہیں اور اگرچہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضروری نہیں مگر کسی کا جاننا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... نکاح فاسد میں نفقہ واجب نہیں اگر نفقہ پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا اور غلام ماذون نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... مہر مسمّٰی تین قسم کا ہے اول مجہول الجنس والوصف مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال باغ میں جتنے پھل آئیں گے ان سب میں مہر مثل واجب ہے۔ دوم معلوم الجنس مجہول الوصف مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اس کی قیمت۔ سوم جنس و وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے بالغہ ہو اگرچہ خود ولی نے نکاح پڑھایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو اور اگر مرض الموت میں ہے تو دو صورتیں ہیں وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت

کر سکتا ہے۔ یوہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس میں بھی وہی شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اسی مجلس میں قبول بھی کرے۔ جب کفالت صحیح ہو گئی اور عورت بالغہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے اور ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دے دیا تو ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطور خود ضامن ہو گیا تو نہیں لے سکتا اور اگر شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کر سکتا ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ وصول کر لے گا تو اب لے سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸......زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا یوں کہ ہزار میں دوں گا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کر لیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لئے تو زید عمرو سے وصول کر لے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لئے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹......شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کر لی پھر ادا کرنے سے پہلے باپ مر گیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اس کے باپ کے ترکہ سے اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰......نکاح کے وکیل نے مہر کی ضمانت کر لی اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱......شوہر نابالغ محتاج ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا اور اگر مالدار ہے تو یہ مطالبہ ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کر دے یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲......باپ نے بیٹے کا مہر ادا کر دیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنا لئے کہ واپس لے لے گا تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳......مہر تین قسم کا ہے۔ معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے اور مؤجّل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو اور مطلق جس میں نہ وہ نہ یہ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو کچھ مؤجّل کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجّل اور کچھ مطلق۔ مہر معجّل وصول کرنے کے لئے عورت اپنے شوہر سے اپنا نفس روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی سے باز رکھے خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے اگرچہ اس کے پیشتر عورت کی رضامندی سے وطی اور خلوت ہو چکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کر لے۔ یوہیں اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہر معجّل وصول کرنے کے لئے جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ یوہیں اگر مہر مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اس کے خاندان میں جتنا پیشتر ادا کرنے کا رواج ہے اس کا حکم مہر معجّل کا ہے یعنی اس کے وصول کرنے کے لئے وطی و سفر سے منع کر سکتی ہے اور اگر مہر مؤجّل یعنی میعادی ہے اور میعاد مجہول ہے جب بھی فوراً دینا واجب ہے ہاں اگر مؤجّل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کر سکتی جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رواج ہے کہ مہر مؤجّل سے یہی سمجھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴......منکوحہ نابالغہ ہے تو اس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہر معجّل لینے کے لئے رخصت نہ کریں اور وہ خود اپنے کو شوہر کے قبضہ میں نہیں دے سکتی اور نابالغہ کو مہر معجّل لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کر سکتے ہیں ان کے سوا کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵......عورت نے جب مہر معجّل پا لیا تو اب شوہر اسے پردیس کو بھی لے جا سکتا ہے عورت کو اب انکار کا حق نہیں۔ اور اگر معجّل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وطی و سفر سے باز رکھ سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت کا باپ مع اہل و عیال پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہو چکی ہے اور شوہر نے مہر معجّل ادا نہیں کیا ہے تو لے جا سکتا ہے اور مہر وصول ہو چکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جا سکتا اگر مہر معجّل کا ادا ہو چکا ہے صرف ایک درہم باقی ہے تو لے جا سکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کر لے تو واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... نابالغہ کی رخصتی ہو چکی مگر مہر معجل وصول نہیں ہوا ہے تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کر سکتا جب تک مہر معجل ادا نہ کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷...... باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصتی کے لئے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کر دے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں۔ اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے لیگا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... مہر موجل یعنی میعادی تھا اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض معجل تھا بعض میعادی اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹...... اگر مہر موجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی معجل ہو جائے گا یعنی فی الحال مطالبہ کر سکتی ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد موجل ہو گیا اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط قسط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰...... مہر معجل لینے کے لئے عورت اگر وطی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جا سکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے میکے والوں سے ملنے کے لئے بھی بلا اجازت جا سکتی ہے اور جب مہر وصول کر لیا تو اب بلا اجازت نہیں جا سکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں ایک بار دن بھر کے لئے جا سکتی ہے اور محارم کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے یہاں غمی یا شادی کی کسی تقریب میں نہیں جا سکتی نہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱...... مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہو ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا گواہ پیش کرے نہ پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھا لے تو مہر مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔ دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہر مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہر مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کئے تو اس کا قول مانا جائے۔ مہر مثل کچھ بھی ہو اگر دونوں گواہ نے پیش کئے تو جس کا قول مہر مثل کے خلاف ہے اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہر مثل دونوں دعووں کے درمیان ہے مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دو ہزار کا اور مہر مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا گئے یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو اور قول ہو یا نہیں یا دونوں میں ایک مر چکا ہو۔ یونہی اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی تو متعہ مثل (نصف مہر) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف، پھر جو حلف اٹھا لے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھا لیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کئے تو جس کا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا انتقال ہو چکا اور دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے گا اور نفس مہر میں اختلاف ہو کہ مہر مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہر مثل پر فیصلہ کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲...... شوہر اگر کابین نامہ لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کابین نامہ میں اشرفیاں لکھی

گئیں تو شوہر پر روپیہ ہوا جب بھی مگر قاضی اشرفیاں دلائے گا جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپیہ کا مہر بندھا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳...... شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی مگر یہ کہہ دیا کہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں بھیجی تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے تو وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے مثلاً روٹی، گوشت، حلوا، مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے گا اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو مثلاً کپڑے، بکری، گھی، شہد وغیرہ تو شوہر کو حلف دیا جائے اگر قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴...... شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا شوہر کہتا ہے جو چیز میں نے بھیجی تھی وہ مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب کرے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا اگر وہ شے ہلاک ہو گئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵...... جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوہ وغیرہ آئے پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہو گئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا ورنہ واپس لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لئے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ رکھ چھوڑے یا خود کھا لے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۶...... شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی پھر کہتا ہے کہ وہ روپیہ مہر میں بھیجے تھے اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... عورت مرگئی شوہر نے گائے بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کرکے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جاوے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸...... کوئی عورت عدت میں تھی اسے خرچ دیتا رہا اس امید پر کہ بعد عدت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہو گیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسے بطور تملیک دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور جو بطور اباحت دیا ہے مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵۹...... لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یونہی جو کچھ سامان نابالغ لڑکی کے لئے خریدا اگرچہ ابھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا اس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰...... لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو بغیر لئے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔ (درمختار وغیرہ) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطور تملیک ہیں جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈالی وغیرہ میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تملیک نہ ہو تو لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱...... لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطور عاریت دیا ہے اور لڑکی یا اس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطور تملیک دیا ہے تو اگر وہ چیزیں اتنی ہیں کہ عموماً لوگ اس سے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تملیک دونوں طرح جاری ہو تو اس کے باپ یا ورثا کا قول معتبر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اس کے باپ نے گواہ پیش کئے جو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہہ دیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہ مان لئے جائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳ ...... بالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کر دیے مگر ابھی دیے نہیں اور عقد فسخ ہو گیا پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴ ...... لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لیے تیار کی اور اس کی ماں مر گئی باپ نے وہ چیز جہیز میں دے دی تو اس کے بھائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں۔ یوہیں اس کا باپ جو کچھ لاتا رہا اس میں سے یہ اپنے جہیز کے لیے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کر لیا اور باپ مر گیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... ماں نے بیٹی کے لیے اس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا اس کا کچھ اسباب جہیز میں دیا اور باپ کو علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کر دی گئی تو اب باپ اس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... جس گھر میں بیوی شوہر رہتے ہیں اس میں کچھ اسباب ہیں جس کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتتی ہیں مثلاً دوپٹہ، سنگاردان، خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو ایسی چیز عورت کو دی جائے گی ہاں اگر شوہر ثبوت دے کہ یہ چیز اس کی ہے تو اسے دیں گے اور اگر وہ خاص مردوں کے برتنے کی ہے مثلاً ٹوپی عمامہ انگرکھا اور ہتھیار وغیرہ تو ایسی چیز مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ سے اپنی ملک ثابت کرے تو اسے دیں گے اور اگر دونوں کے کام کی وہ چیز ہو مثلاً بچھونا تو یہ بھی مرد ہی کو دیں گے مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اسے دیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا انتقال ہو چکا ہے اس کے ورثہ اور اس میں اختلاف ہو جب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اسے دیں جو زندہ ہے وارث کو نہیں اور اگر مکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے وہ کافر کے نکاح میں بھی ہو سکتی ہے اور جو مسلمان کے نکاح میں مہر نہیں ہو سکتی کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہو سکتی سوا شراب و خنزیر کہ یہ کافر کے مہر میں ہو سکتے ہیں مسلمان کے نہیں۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مردار کو مہر باندھا اور یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں ان کے یہاں مہر مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وطی ہو چکی ہو یا قبل وطی طلاق ہو گئی ہو یا شوہر مر گیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہو گئے یا مسلمان کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے مثلاً وجوب نفقہ وقوع طلاق عدت نسب خیار بلوغ وغیرہ وغیرہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر ولی نے رد کر دیا تو مہر لازم نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷۰ ...... نابالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہر معجل شوہر سے طلب کرے اور اگر لڑکی قابل جماع ہے تو شوہر رخصت کرا سکتا ہے اور اس کے لیے کسی سن کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ بالغہ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ ۵، النساء: ۲۵)

اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو (ترجمۂ کنز الایمان)

امام احمد و ابو داود و ترمذی و حاکم رحمہم اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے اور ابو داود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ امام شافعی و بیہقی رحمہما اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے زیادہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱...... لونڈی و غلام نے اگر خود نکاح کر لیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کر دیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کر دے گا نافذ ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائے گا پھر اگر وطی بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کر دیا تو جب تک آزاد نہ ہو لونڈی اپنا مہر طلب نہیں کر سکتی نہ غلام سے مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر وطی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو مثلاً مالک نابالغ ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی اور لونڈی غلام سے مراد عام ہیں مدبر، مکاتب، ماذون، ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... مکاتب اپنی لونڈی کا نکاح اپنے اذن سے کر سکتا ہے اور اپنے غلام کا نہیں کر سکتا اور ماذون غلام لونڈی کا بھی نہیں کر سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے مولیٰ پر نہیں اور مر گیا تو مہر و نفقہ دونوں ساقط اور غلام خالص مہر و نفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائے گا اور مدبر و مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انہیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں، مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر و نفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیع اس کا مولیٰ کرے اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیع کر دے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے مولیٰ اپنے پاس سے اتنے دام دے دے اور فروخت نہ ہونے دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادائے مہر کیلئے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کر سکتی ہے اور اگر خود اسی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو بقیہ مہر ساقط ہو گیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور ان داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد عتق لے سکتی ہے اور بیع کے بعد پھر اور نفقہ واجب ہوا تو دوبارہ بیع ہو اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یوہیں ہر جدید نفقہ میں بیع ہو سکتی ہے اور بقیہ میں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تو صحیح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کہ غیر ماذون مدیون نہ ہو ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کر دیا پھر فروخت کر ڈالا تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کر کے مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیع فسخ کرا دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کر دے ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب و مکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کر سکتا اگرچہ نابالغ ہوں کر دے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نابالغ مکاتب و مکاتبہ نے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہو گئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جبکہ اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ جب بالغ نہیں اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دے دے تو اجازت ہو گئی اور پہلا نکاح صحیح ہو گیا اور کہا طلاق دے دے یا اسے علیحدہ کر دے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہو گئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینا ہو گی اور نکاح فاسد میں وطی کر لی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جا سکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاح صحیح کی نیت کی تھی تو

اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاح فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاح صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کر دیا تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کر سکتا ہے اور اگر اسے نکاح فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاح صحیح کا وکیل نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی اس نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا ہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعمیم سمجھی جاتی ہے تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کر دیا پھر مر گیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو اب فاسد ہو جائے گا کہ لڑکی اس کی مالک ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولی مر گیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... لونڈی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولی کو ملے گا خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے مثلاً نکاح فاسد کہ اس میں نفس نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے کہ ان کا مہر انہیں ملے گا مولی کو نہیں کنیز کا نکاح کر دیا تھا پھر آزاد کر دی اب اس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولی ہی کو ملے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... بغیر اجازت مولی نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولی کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... کنیز نے بغیر اذن نکاح کیا تھا اور مولی نے اسے بیچ ڈالا اور وطی ہو چکی ہے تو مشتری کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اس کنیز سے وطی اس کے لیے حلال نہ ہو تو اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یونہی غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا مولی نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولی مر گیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا تو خود صحیح ہو گیا اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... لونڈی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولی نے اجازت دے دی تو مہر مولی کو ملے گا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولی نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولی کو ملے گا ورنہ لونڈی کو اور اگر نابالغہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولی پر موقوف ہے جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو ورنہ اس کی اجازت پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولی نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... باپ یا وصی نے نابالغ کی کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... لونڈی نے بغیر اجازت مولی نکاح کیا اس کے بعد مولی نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح فسخ ہو گیا اور مولی کو نکاح کا علم ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... کنیز خریدی اور قبضہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... باپ کی کنیز کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کنیز سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دے دی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... لونڈی کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ لے اور (اس) کو جو یہ کہتے ہیں کہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولیٰ پر یہ ضروری ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں یہ شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانۂ تبویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے لے تو مولیٰ پر ہے شوہر سے ساقط ہو گیا اور اگر خود کسی کسی وقت اپنے آقا کا کام کر جاتی ہے مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یونہی اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... زمانۂ تبویہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جس کنیز کا نکاح کر دیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مطلقاً اسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... جس کنیز سے وطی کرتا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبرا واجب ہے اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر لاعلمی میں نکاح کیا تو بہر صورت نکاح فاسد ہے شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے ورنہ نہیں اور دانستہ نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... کنیز کا نکاح کر دیا تو اس سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ آزاد نہیں مگر جبکہ نکاح میں آزادی کی شرط لگا دی ہو تو اس نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہوں گی آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاح ثانی کی اولاد آزاد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... کنیز کا نکاح کر دیا اور وطی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا اگرچہ قتل خطاءً واقع ہوا تو مہر ساقط ہو گیا جبکہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر لونڈی نے خودکشی کی یا مرتدہ ہو گئی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا شہوت سے بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے اگر عورت حرہ یا مکاتبہ ہے تو خود اس کی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کو تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا اور نابالغہ ہے تو وقت بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... خیار عتق سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر ساکت رہی تو خیار باطل نہ ہوگا جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جائے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو اب اختیار نہ رہا اور اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا لہٰذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہو گیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لئے ہے غلام کو نہیں اور خیار بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقت بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیار بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جاتا رہا جبکہ نکاح

کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیار بلوغ عورت و مرد دونوں کے لئے حاصل ہے۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳...... نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا جب بھی خیار عتق اسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے نہ اجازت دی نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور خیار عتق نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی۔ یوہیں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوئی اور کنیز ام ولد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف با اعتبار جمال جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیے وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ حر مسلم عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقت وطی سے وقت دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہا ہو اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ ڈالا جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کردی تھی یا کہ یہ مدبرہ تھی اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقت علوق سے وقت دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو۔ (درمختار)

نکاح کافر کا بیان

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے مرسلاً روایت کی کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لئے ناجائز اور کافر کرلے تو ہو جائے گا اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو مثلاً بغیر گواہ نکاح ہوا یا عورت کافر کی عدت میں تھی اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو اسی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یوہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... کافر نے محارم سے نکاح کیا اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یوہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے اسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے دوسری کا باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیں پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہا نہ اس سے دوسرے نے نکاح کیا نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کرایا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا

نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵...... کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا اور طلاق دے دی ہنوز عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق کردی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۶...... زوج و زوجہ دونوں کافر غیر کتابی تھے ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہوگیا فبہا ورنہ انکار یا سکوت کیا تو تفریق کردے۔ سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یوہیں اگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کردی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر۷...... نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھ والے ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور ناسمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے جب تمیز آجائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کردیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کردے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸...... شوہر مسلمان ہوگیا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں۔ یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اس کی عورت ہے یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اس کی عورت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹...... یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا زیادہ عمر ہوگئی کہ حیض بند ہوگیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۰...... جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔ (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی۔

مسئلہ نمبر۱۱...... ایک دارالاسلام میں آکر رہنے لگا دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی مثلاً مسلمان ہو کر یا ذمی بن کر دارالاسلام میں آیا یا آکر مسلمان یا ذمی ہوا یا قید کرکے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگئی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کرکے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آکر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوئی یا حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دارالحرب کو امان لے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۲...... باغی کی حکومت سے نکل کر امام برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۳...... مسلمان یا ذمی نے دارالحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا وہ وہاں سے قید کرکے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۴...... ہجرت کرکے دارالاسلام میں آئی مسلمان ہو کر یا ذمیہ بن کر یا یہاں آکر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو تو فوراً نکاح کرسکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لئے عدت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا اب مسلمان ہوا اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کر لی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہوگیا اس کے بعد دوسرے سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اس کی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کر سکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا اس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی۔ اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے گی یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب دو ہی طلاق کا مالک رہے گا کہ جملہ تین طلاقوں کے ایک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہو کر رجعت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدت واجب ہے اور عدت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی پھر اگر وطی ہو چکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... بیوی و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں۔ عورت موطوءہ ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتدہ ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتدہ ہوئی اور زمانہ عدت میں مر گئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عورت مرتدہ ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہو گیا یہ عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہوگا مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے ہاں اگر بچہ دارالحرب میں ہے اور اس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے دوسرا مجوسی یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار پائے گا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے۔ یہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہو کر لڑکی کو لے کر دارالحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہو گئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالت اسلام میں مر چکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہو کر لڑکی کو دارالحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے جب تک دونوں مرتد ہو کر اسے دارالحرب کو نہ لے جائیں۔ یونہی اگر ایک مر گیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے اگرچہ یہ مرتد ہو کر دارالحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ والا ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔ مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا جبکہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان تھا پھر مجنون ہو گیا

تو کسی کا تابع نہیں بلکہ یہ مسلمان ہے۔ یونہی بوہرے کا بھی یہی حکم ہے کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۴...... بالغ ہوا اور کچھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جب کہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتد و مرتدہ سے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... زبان سے کلمۂ کفر نکلا اس نے تجدید اسلام و تجدید نکاح کی مگر معاذ اللہ کئی بار یونہی ہوا جب بھی اسے حلالہ کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... نشہ والے کہ جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی مگر تجدید نکاح کیا جائے۔ (عالمگیری)

باری مقرر کرنے کے بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم ؕ ذلك ادنى الا تعولوا (پ ۴، النساء: ۳)

پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل الميل فتذروها كالمعلقة ؕ وان تصلحوا وتتقوا فان الله كان غفورا رحيما (پ ۵، النساء: ۱۲۹)

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو ادھر میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱...... امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی دو عورتیں ہوں ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔ ترمذی اور حاکم رحمہما اللہ کی روایت ہے کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔

حدیث ۲...... ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ باری میں عدل فرماتے اور کہتے: الٰہی یہ میں جس کا مالک ہوں اس میں میں نے تقسیم کردی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں۔ (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عدل کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک رحمٰن کی داہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔

حدیث ۴...... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جس کا قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

مسائل فقہیہ: جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں ان میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اس کے اختیار میں نہیں اس میں مجبور و معذور ہے مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے دوسری کی کم۔ یونہی جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱...... ایک مرتبہ جماع قضاءً واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے جثہ اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... ایک ہی بیوی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے حدیث میں فرمایا۔ وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ روزمرہ شب بیداری اور روزہ رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ چار دنوں میں ایک دن اس کے لیے اور تین دن عبادت کے لیے اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر سے متعلق ہے۔ (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳...... نئی اور پرانی کنواری اور ثیب تندرست اور بیمار، حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابل وطی ہو، حیض و نفاس والی اور جس سے ایلا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے ایذا کا خوف نہ ہو، مسلمہ اور کتابیہ دونوں برابر ہیں سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یوہیں مرد عنین ہو یا خصی مریض ہو یا تندرست بالغ ہو یا نابالغ قابل وطی ان سب کا ایک حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرہ تو آزاد کے لیے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لیے ایک دن اور ایک رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہو گئی تو حرہ کے پاس چلا جائے۔ یوہیں حرہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا اب کنیز آزاد ہو گئی تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو کنیز اس کی ملک میں ہے اس کے لیے باری نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... باری میں رات کا اعتبار ہے لہٰذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلاضرورت نہیں جا سکتا دن میں کسی حاجت کے لیے جا سکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جا سکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اس کا جی بہلے اور تیمارداری کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے دن میں بھی جماع نہیں کر سکتا۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶...... رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے رہا دن اس میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... شوہر بیمار ہو اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے اور اسی گھر میں ہے تو ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں بلائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے۔ ایک ہفتہ سے زیادہ دورہ نہ ہو اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دن رہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہو گئیں تو کچھ دن ان میں سے کسی کے پاس نہ رہے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لیے قاضی حکم دے گا کہ

دونوں کے پاس برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں اگرچہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ کہ قرعہ ڈالے جس کے نام قرعہ نکلے اسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا اتنے دن ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی۔ (جوہرہ)

سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سوت کو ہبہ کردے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۴...... دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کر دیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سوت کو دیدے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دیدے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... وطی و بوسہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۶...... ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کر دیا تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... عورت کو جنابت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کر سکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیر ناف صاف کرنے پر بھی مجبور کر سکتا ہے اور جس چیز کی بو سے اسے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن، پیاز، مولی وغیرہ کھانے، تمباکو کھانے، حقہ پینے کو منع کر سکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بلاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جا سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کا کوئی نگراں نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لئے جا سکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو۔ (عالمگیری)

حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ بیوی شوہر میں نااتفاقی ہے مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی۔ ہر ایک دوسرے کے لئے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثر انہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت۔ اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو جائے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالات فاسدہ طرفین

میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نیک ہو سکیں گی۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (پ۵ النساء:۳۴) جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۴ النساء:۱۹) جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔ اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انہیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ فساد نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات الجھ جاتی ہے۔

حدیث ۱: حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔

حدیث ۲ تا ۵: نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ معاذ رضی اللہ عنہ سے حاکم رحمۃ اللہ علیہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسی کے مثل ابو داود اور حاکم رحمہما اللہ کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔

حدیث ۶: امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں (محمد ﷺ) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔

حدیث ۷: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

حدیث ۸: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔

حدیث ۹: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

حدیث ۱۰: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔

حدیث ۱۱: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر با ایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

حدیث ۱۲...... ابو داود طیالسی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدوں اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔

حدیث ۱۳...... طبرانی بحوالہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور اس کی اجازت کے بغیر باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔

حدیث ۱۴...... ابو نعیم بحوالہ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا کھڑی رہتی۔

حدیث ۱۵...... ابو نعیم بحوالہ حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۱۶...... ترمذی بحوالہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

حدیث ۱۷...... بیہقی "شعب الایمان" میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دیدے اور وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں۔ عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ عزوجل کی ناراضی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔ اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے مردوں پر ضروری ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث ۱۸...... بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی میں وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق ہے۔

حدیث ۱۹...... صحیح مسلم میں انہیں سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

حدیث ۲۰...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

حدیث ۲۱...... صحیحین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید

دوسرے وقت اسے اپنا اہم ثواب کرے یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہٰذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا طلاق دینے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

شادی کی رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے مگر یہ ضروری ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کرسکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کردیں کہ سبکدوش ہوں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پورا کرنے کو بھیک مانگتے طرح طرح کی فکریں کرتے اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسوں گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بنیوں کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام۔ حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ و رسول ﷺ کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائیداد ہے تو اسے سودی قرض میں مکفول کیا اور رہنے کا مکان ہے اسی کو رہن رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا جائیداد نیلام ہوگئی مکان بنیے کے قبضے میں گیا دربدر مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانا نہ رہنے کی جگہ۔ اس طرح کی مثالیں ہر جگہ کثرت سے ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائیدادیں سود کی نذر ہوگئیں۔ پھر قرض خواہ کے تقاضے اور اس کے تشدد آمیز لہجے سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے یہ ساری تباہی و بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال گلے ہے بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید برآں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ اسی ضمن میں رتجگا بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔

یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت پھر اگر اس رسم کی

ادا کے لئے عورت ہی ہونا ضروری ہو تو اس تکلف کی کیا حاجت پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے بلکہ بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لئے چلتی ہیں تو ڈومنی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چوکی ہوتا ہے یہ سب ناجائز۔ جب صبح ہو گئی تو چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔ دولہا دلہن کو اُبٹنا لگانا مایوں بٹھانا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں دولہا کو مہندی لگانا ناجائز ہے۔ یوہیں کنگنا باندھنا۔ ڈال بری کی رسم کہ کپڑے سے زیور وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جائز۔ دولہا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام۔ یوہیں مغرق جوتے بھی ناجائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔ ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے دوسرے مال ضائع کرنا ہے تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے، کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی، کبھی کوئی جل جاتا ہے۔ ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں۔ دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیسے کیسے برے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بے ہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دی جاتی ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی جوان بیٹیوں کو دکھاتے ہیں ایسی بے تہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتہ دیتا ہے۔ شادی میں ناچ باجا بجانا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اسی کی اولاد کے کام آئے گا ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بیوی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی یہ شادی ہوئی یا اعلان جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ ولیمہ سنت ہے بہ نیت اتباع رسول اللہ ﷺ ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے اللہ ﷻ و رسول ﷺ کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَھُوَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاللہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ط (پ۲ البقرۃ ۲۲۹)

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ط فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (پ۲ البقرۃ ۲۳۰)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرۃ ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(پ۲ البقرۃ ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱: دار قطنی میں معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کوئی چیز اللہ عزوجل نے غلام آزاد کرنے سے

زیادہ پسندیدہ ہو روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔

حدیث ۲: ......ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

حدیث ۳: ......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔

حدیث ۴: ......ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ طلاق واقع ہے مگر معتوہ (بوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

حدیث ۵: ......امام احمد و ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث ۶: ......بخاری و مسلم رحمہما اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ

اس سے رجعت کر لے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔

حدیث ۷: ......نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔

حدیث ۸: ......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ "موطا" میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔

احکام فقہیہ:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہو گی اسے رجعی کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱: ......طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ زندگی بسر کروں اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲...... طلاق کی تین قسمیں ہیں (1) احسن (2) حسن (3) بدعی۔ جس طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے یہ "احسن" ہے اور غیر موطوءہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوءہ کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق "حسن" کی ہیں۔ حمل والی یا سن ایاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں یونہی اگر اس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔ بدعی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاقیں دے دے تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہا یا یوں کہدیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وطی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳...... حیض میں طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حالت میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آ کر پاک ہو اب دے سکتا ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر۴...... موطوءہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں۔ اگر اسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی۔ پہلی اس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوئی اور اگر اس وقت اسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس میں وطی کر چکا ہے اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطوءہ ہے یا اسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی اگرچہ غیر موطوءہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوءہ ہے تو باقی اس وقت واقع ہوں گی کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہو گئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لیے محل نہ رہی اور اگر موطوءہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔ (درمختار) مگر غیر موطوءہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی اور محل نہ رہے گی۔

مسئلہ نمبر۵...... طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی۔ طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ بہرحال طلاق واقع ہوگی۔
(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶...... کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطرار میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷...... یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو یا غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔ اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اکراہ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر۷...... قصداً طلاق بطور ہزل کہے یعنی اس سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہو گئی۔ یونہی خفیف العقل کی طلاق بھی واقع ہے اور بوہرا مجنون کے حکم میں ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸...... گونگے نے اشارے سے طلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور لکھنا جانتا ہو تو اشارے سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہو

گئی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۹...... کوئی اور لفظ کہنا چاہتا تھا زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اس کی طلاق واقع ہے کافر کی طلاق واقع ہے یعنی جبکہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانۂ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہوگئی مثلاً کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور اب جنون کی حالت میں اس گھر گیا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ہوش کے زمانے میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مجنون نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی ہے اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... سرسام و برسام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ یونہی اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے ہیں اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لینا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصے میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصے میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... عدد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اسے دو ہی طلاقیں دی جاسکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۵...... نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھ دار ہے اور اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختی وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اس نے بھیجی ہی نہیں یا راستہ میں گم ہوگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر تحریر عورت کے باپ کو ملی اس نے چاک کر دی لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اس کو شہر میں ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ پھٹی ہوئی تحریر بھی اسے دی اور وہ پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۷...... کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا

حکم دے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا یہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... شوہر نے عورت کو خط لکھا۔ اس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں لکھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تو تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ مٹا دیے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد متصلاً ان شاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی۔ اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے۔ محض اس کے خط سے مشابہ ہونا یا اس کے دستخط ہونا یا اس کی سی مہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴...... کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا۔ اس نے لکھ دیا مگر دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہو گی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... طلاق دو قسم ہے۔ صریح و کنایہ۔ صریح وہ ہے جس سے مراد طلاق ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔ (جوہرہ وغیرہ)

صریح کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... الفاظ صریح مثلاً (1) میں نے تجھے طلاق دی (2) تجھے طلاق ہے (3) تو مطلقہ ہے (4) تو طالق ہے (5) میں تجھے طلاق دیتا ہوں (6) اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دیانۃً واقع نہ ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... (7) طلاغ (8) تلاغ (9) طلاک (10) تلاک (11) تلاکھ (12) طلاکھ (13) تلاخ (14) طلاخ (15) تلاق (16) طلاق بلکہ توتلے کی زبان سے (17) تلات یہ سب صریح کے الفاظ ہیں۔ ان سب سے ایک طلاق رجعی ہو گی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (18) طال ق (19) طا لام الف۔ قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہو گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... اردو میں یہ لفظ کہ میں نے تجھے (26) چھوڑا صریح ہے اس سے رجعی ہو گی کچھ نیت ہو یا نہ ہو یونہی یہ لفظ کہ میں

نے (21) فارغ خطی یا (22) فارخطی (۲۳) فارکتی دی صریح ہے۔

مسئلہ نمبر ۴...... لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں بہرحال طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ کہے کہ میں نے دھمکانے کے لیے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولتا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔ (درمختار) مگر جب کہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجے سے کہا جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو نہیں (خانیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۶...... عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں طلاق دے آیا تو قضاءً ہو جائے گی اور دیانۃً نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ تین دی ہیں تو دیانۃً ایک ہوگی قضاءً تین اگرچہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ (فتاویٰ خیریہ)

مسئلہ نمبر ۷...... عورت سے کہا (24) اے مطلقہ (25) اے طلاق دی گئی (26) اے طلاق (27) اے طلاق شدہ (28) اے طلاق یافتہ (29) اے طلاق کردہ تو طلاق ہو گئی۔ اگرچہ کہے میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقہ ہے تو دیانۃً اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر اس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مر گیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائے گی۔ یونہی اگر کہا تیرے شوہر نے تجھے (30) طلاق دی تو بھی یہی حکم ہے۔
(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... (31) عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا کہ تو مطلقہ ہو جا تو طلاق ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنی لیے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیانۃً نہ ہوگی۔ قضاءً ہو جائے گی اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوگی کہ یہ لفظ قصد و ارادہ کے لیے ہے۔

مسئلہ نمبر ۹...... (32) تجھ پر طلاق (33) تجھے طلاق (34) تو طلاق ہے (35) تو طلاق ہو گئی (36) طلاق ہو جا (37) طلاق لے (38) یا عورت جاتی تھی کہا طلاق لیے جا (39) اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو (40) میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی (41) کہا تجھ پر طلاق، (42) ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور اگر لفظ "جا" بہ نیت طلاق کہا تو بائن ہوگی۔ (خانیہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰...... (43) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب پر (44) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق (45) یا تجھے یہود و نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہو گئی۔ (45) یونہی اگر کہا جائے تجھے طلاق ہے سوروں اور یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی۔ یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو بائن واقع ہوں گی۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... (46) تو مطلقہ اور بائنہ (47) یا مطلقہ پھر بائنہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ سے جدا طلاق کی نیت کی تو بائن اور تین کی تو تین۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... عورت کے بچے کو دیکھ کر کہا (48) اے مطلقہ کے بچے (49) اے مطلقہ کے بیٹے تو طلاق رجعی ہوئی (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانۃً مان لیا جائے گا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورت کی نسبت کہا (50) اسے اس کی طلاق کی خبر دے دو (51) یا طلاق کی خوشخبری سنا دے یا (52) اس کی طلاق کی خبر اس کے پاس لے جاؤ (53) اسے لکھ بھیجو یا (54) اس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا (55) اس کے لیے اس کی طلاق کی سند یا دستاویز لکھ

دے تو طلاق ابھی پڑ گئی۔ اگرچہ نہ اس نے اس سے کہا نہ لکھا اور اگر یوں کہا کہ اس سے کہہ (56) تو مطلقہ ہے یا (57) اسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... (58) تو فلانی سے زیادہ مطلقہ ہے طلاق پڑ گئی اگرچہ فلانی مطلقہ نہ بھی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... (59) اے مطلقہ (بسکون طا) (60) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (61) میں نے تیری طلاق روانہ کر دی (62) میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا (63) میں نے تیری طلاق تجھے ہبہ کر دی (64) قرض دی (65) تیرے پاس گروی رکھی (66) امانت رکھی (67) میں نے تیری طلاق پائی (68) تیرے لئے طلاق ہے (69) اللہ نے تیری طلاق چاہی (70) اللہ نے تیری طلاق مقدر کر دی۔ ان سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... (71) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بیچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی مال کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہوئی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (72) میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ تین دن کے لئے ہٹا دے جب بھی رجعی ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... (73) عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بند میں ہوئی تھی اس کی بندش کھول دی یا مقید تھی اب چھوڑ دی۔ تو یہ تاویل نہ سنی جائے گی۔ ہاں اگر تصریح کر دی کہ تجھے قید یا بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... (74) اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوئی اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اس کی عورت نہ ہو تو یمین ہے حانث ہونے پر کفارہ واجب۔ یوہیں اگر یہ کہا (75) میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہوگی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... عورت سے کہا تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہو جائے گی اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوئی اور یوں کہا کہ تجھے خدا نے طلاق دی تو ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اگر کہا تجھے حلاق تو واقع ہوگی اگرچہ طلاق کی نیت ہو۔ (ردالمحتار)

اضافت کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اس کا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تیرے سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا کہ اس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹھ یا پیٹ یا زبان یا کان یا منہ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہوگی۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... جز طلاق بھی پوری طلاق ہے اگرچہ ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدھی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک

طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہو سکتے اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو تو ایک ہوئی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور ایک تہائی اور چوتھائی کہ نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہٰذا دو واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہوں گی۔ یوہیں ڈیڑھ میں دو اور ڈھائی میں تین اور اگر دو طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہوں گی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو اور اگر کہا ایک سے دو تک تو ایک اور ایک سے تین تک تو دو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر کہا تجھے (76) طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوئی۔ ہاں اگر یوں کہا (77) کہ اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر کہا (78) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (79) گھر میں یا (80) سایہ میں یا (81) دھوپ میں تو فوراً پڑ جائے گی یہ نہیں کہ مکہ میں جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیانۃً یہ قول معتبر ہے قضاءً نہیں اور اگر یہ کہا کہ تجھے (81) قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر کہا (82) قیامت سے پہلے تو ابھی پڑ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... اگر کہا تجھے (83) کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا (84) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا اس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... کہا کہ تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب مجنون تھا تجھے طلاق دے دی تھی اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوئی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... کہا کہ (85) تجھے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اسی وقت سے طلاق قرار پائے گی جب اس نے کہا تھا۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... (86) اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی (فتح وغیرہ) یوہیں اگر کہا تجھے دو مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی تو اس وقت پڑے گی بشرطیکہ نکاح کو دو مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عنداللہ نہ ہوئی مگر قضاءً ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر کہا (87) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اسی وقت طلاق ہوئی۔ اس سے پہلے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... یہ کہا کہ (88) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (89) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے۔ (90) تو چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی اور یہ کہا کہ اگر تجھے (91) طلاق نہ دوں تو تجھے طلاق ہے۔ تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی (کتب کثیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... یہ کہا کہ اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دے گا جب بھی ہوں گی اور نہ دے گا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق دے دے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... کسی (92) عورت سے کہا تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۵...... کسی عورت (93) سے کہا اگر تجھ سے نکاح کروں یا جب (94) یا جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے۔ تو نکاح ہوتے طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اسے طلاق ہے۔ تو

نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی مگر اس کے بعد دوسری عورت سے نکاح کرے گا تو اسے طلاق نہ ہوگی ہاں اگر کہا (95) جب کبھی بھی کسی عورت سے نکاح کروں اسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کرے گا طلاق ہو جائے گی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہو جائے اور طلاق نہ پڑے تو اس کی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نہ نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر اس کے حکم کے اس عورت یا کسی عورت سے نکاح کر دے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اس کے پاس بھیج دے یا اس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارک باد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا اور طلاق نہ پڑے گی اور اگر کوئی خود نہیں کر دیتا ہے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کر دے یا کاش تو میرا نکاح کر دے یا کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہو جاتا اور اب اگر کوئی میرا نکاح کر دے گا تو نکاح فضولی ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اس کی عورت کسی کی باندی ہے اس نے اس سے کہا (96) کل کا دن آئے تو تجھ کو دو طلاقیں اور مولی نے کہا کل کا دن آئے تو تو آزاد ہے تو دو طلاقیں ہو جائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کر سکتا مگر اس کی عدت تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ وارث نہ ہوگی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷...... انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں۔ یعنی جتنی انگلیاں اشارے کے وقت کھلی ہوں ان کا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور صفت وہ کہتا ہے کہ میری مراد بند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانۃً معتبر ہوگا قضاءً معتبر نہیں اور اگر تین (97) انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اس کی مثل طلاق تو نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت سمجھی جائے تو (98) بائن ہوگی مثلاً (99) بائن یا (100) البتہ (101) فحش طلاق (102) طلاق شیطان (103) طلاق بدعت (104) بدتر طلاق (105) پہاڑ برابر (106) ہزار کی مثل (ایسی کہ (107) گھر بھر جائے (108) سخت (109) لمبی چوڑی (110) کڑی کڑی (111) سب سے بری (112) سب سے کڑی (113) سب سے گندی (114) سب سے ناپاک (115) سب سے کڑوی (116) سب سے بڑی (117) سب سے چوڑی (118) سب سے لمبی (119) سب سے موٹی پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہوں گی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو کی نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... (120) اگر کہا تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہو جائے گی یا کہا تجھے ایسی طلاق جس میں میرے لئے رجعت نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (121) تجھے طلاق ہے اور میرے لئے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔ (123) یونہی اگر کہا تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا کوئی حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اور اگر کہا (124) تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ اس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا تجھ پر وہ (125) طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں یا کہا (126) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی۔ تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہئے (فتاوی رضویہ) اور اگر کہا (127) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... (128) عورت سے کہا اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اسے طلاق دی تو نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی یا کہا تھا کہ اگر (129) تو گھر میں جائے گی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے کہا کہ میں نے اسے بائن یا تین کر دیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بیکار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... کہا تجھے (130) ہزاروں طلاق یا چند بار (131) طلاق تو تین واقع ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق (132) نہ کم

تین زیادہ تو ظاہر الروایہ میں تین ہوں گی اور امام ابو جعفر ہندوانی و امام قاضی خاں رحمہما اللہ اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ (133) دو واقع ہوں اور اگر کہا کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اگر کہا تجھے (134) طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا کل (135) طلاقیں تو تین۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں (136) تعداد نہ ہو جیسے کہا بعدد خاک (137) یا معلوم نہ ہو کہ اس میں تعداد (138) ہے یا نہیں مثلاً کہا ابلیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور ان دونوں مثالوں میں وہ بائن ہوگی اور اگر معلوم ہے کہ اس میں تعداد ہے تو اس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہوں گی باقی لغو مثلاً کہا اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو جب بھی ایک واقع ہوگی اور پنڈلی یا کلائی کے بال اڑا دیے ہوں اس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوئی اور کہا جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہو تو ایک ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاءً ایک ہے دیانۃً زیادہ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اس بات میں انہیں سچا جانتا ہو تو اختیار کرلے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقۃً طلاق نہیں بلکہ متارکہ ہے۔ (ردالمحتار)

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں۔ یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوئی اور باقی کے لیے محل نہ رہی اور موطوءہ میں بہر حال تین واقع ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... کہا تجھے تین طلاقیں الگ الگ تو ایک ہوگی یونہی اگر کہا تجھے دو طلاقیں اس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوں گی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یونہی ڈھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مر گیا یا کسی نے اس کا منہ بند کر دیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مرگیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ ناکافی ہے اور منہ بند کر دینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اس نے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کر دیا تو اس کے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۵...... غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے ایک کے بعد یا اس کے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ہوں گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر جانے پر دو ہوں گی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک

طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوئی اور موطوءہ میں بہر حال دو ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... کسی کی دو یا تین عورتیں ہیں۔ اس نے کہا میری عورت کو طلاق تو ان میں سے ایک پر پڑے گی اور یہ اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے طلاق کے لیے معین کر لے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اسی کو ہوگی جس سے کہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یوہیں دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی ان صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو دو ہوں گی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین اور پانچ چھ سات آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین۔ نو دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہوں گی۔ یوہیں اگر کہا میں نے نیت میں سب کو ایک طلاق میں شریک کر دیا تو ہر ایک پر ایک وعلیٰ ہذا القیاس۔ (خانیہ، فتح، بحر وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۹...... دو عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءہ ان سے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اس کو دو طلاقیں ہوں گی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اس کا نام نہ لیا اور اس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اسے مراد لیا ہے ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کر دے تو اس کا قول مان لیں گے اور دو عورتیں ہیں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے کہ جسے چاہے مراد لے یا معین کرے۔ یوہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔ (خانیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو طلاقوں کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے سے مقصود تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیانۃً اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اپنی عورت کو کہا اس کتیا کو طلاق یا اندھیاری ہے اس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کسی عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لے کر کہا اے فلانی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہو گئی مگر جبکہ اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تو نہ ہوئی۔ (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر کہا دنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دے دے اس نے کہا دیں تو تینوں واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے۔ (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے اس نے کہا دے دی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عورت نے کہا کہ میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے جائز کر دی تو ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دے دے اس نے کہا ہاں ہاں۔ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ

ایک وعدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کسی نے کہا جس کی عورت اس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے ان میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے یونہی اگر کہا جس کی عورت مطلقہ ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مطلقہ ہو جائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہو گئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یونہی اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپت مارتا تھا اور کسی نے کہا جو اب چپت مارے اس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چپت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہو گئی۔
(درمختار، ردالمحتار)

کنایہ کا بیان

کنایۂ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱...... کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ جواب کے لئے متعین ہیں اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔ (درمختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

(1) جا (2) نکل (3) چل (4) روانہ ہو (5) اٹھ (6) کھڑی ہو (7) پردہ کر (8) دوپٹا اوڑھ (9) نقاب ڈال (10) ہٹ سرک (11) جگہ چھوڑ (12) گھر خالی کر (13) دور ہو (14) چل دور (15) اے خالی (16) اے بری (17) اے جدا (18) تو جدا ہے (19) تو مجھ سے جدا ہے (20) میں نے تجھے بے قید کیا (21) میں نے تجھ سے مفارقت کی (22) رستہ ناپ (23) اپنی راہ لے (24) کالا منہ کر (25) چال دکھا (26) چلتی بن (27) چلتی پھرتی نظر آ (28) دفع ہو (29) دال نے میں ہو (30) رفو چکر ہو (31) پنجرہ خالی کر (32) بہت کے ہو (33) اپنی صورت گم کر (34) کھسک (35) اپنا سوجھتا دیکھ (36) اپنی گٹھری باندھ (37) اپنی نجاست الگ پھیلا (38) تشریف لے جائیے (39) تشریف کا ٹوکرا لے جائیے (40) جہاں سینگ سمائے جا (41) اپنا نگ کما (42) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (43) اے بے علاقہ (44) منہ چھپا (45) جہنم میں جا (46) چولھے میں جا (47) بھاڑ میں پڑ (48) میرے پاس سے چل (49) اپنی مراد پر فتحمند ہو (50) میں نے نکاح فسخ کیا (51) تو مجھ پر مثل مردار (52) یا سور (53) یا شراب کے ہے (نیت ہو یا نہ ہو اور مثل کا لفظ کہے یا نہ کہے) (54) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو کلام لغو ہے کچھ نہیں) (55) تو خلاص ہے (56) تیری گلو خلاصی ہوئی (57) تو خالص ہوئی (58) حلال خدا (59) یا حلال مسلماناں (60) یا ہر حلال مجھ پر حرام (61) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (62) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ کہا کہ میں نے خریدا (63) میں تجھ سے باز آیا (64) میں تجھ سے درگزرا (65) تو میرے کام کی نہیں (66) میرے مطلب کی نہیں (67) میرے مصرف کی نہیں (68) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (69) کچھ قابو نہیں (70) ملک نہیں (71) میں نے تیری راہ خالی کر دی (72) تو میری ملک سے نکل گئی (73) میں نے تجھ سے خلع کیا (74) اپنے میکے بیٹھ (75) تیری باگ ڈھیلی کی (76) تیری رسی چھوڑ دی (77) تیری لگام اتار لی (78) اپنے رفیقوں سے جا مل (79) مجھے تجھ پر کچھ

اختیار نہیں (80) میں تجھ سے لا دعویٰ ہوتا ہوں (81) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (82) اپنا شوہر تلاش کر (83) میں تجھ سے جدا ہوں یا ہو (نکاح میں جدا ہوں یا ہو اتنا کافی نہیں اگرچہ بہ نیت طلاق کہا) (84) میں نے تجھے جدا کردیا (85) میں نے تجھ سے جدائی کی (86) تو خود مختار ہے (87) تو آزاد ہے (88) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (89) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (90) میں نے تجھے تیرے گھر والوں (91) یا باپ (92) یا ماں (93) یا خاوندوں کو دیا (94) یا خود تجھ کو دیا اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دیتا کہا تو کچھ نہیں (95) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (96) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (97) بری ہوں (98) مجھ سے دور ہو (99) مجھے صورت نہ دکھا (100) کنارے ہو (101) تو نے مجھ سے نجات پائی (102) الگ ہو (103) میں نے تیرا پاؤں کھول دیا (104) میں نے تجھے آزاد کیا (105) آزاد ہو جا (106) تیری بندگی (107) تو بے قید ہے (108) میں تجھ سے بری ہوں (109) اپنا نکاح کر (110) جس سے چاہے نکاح کر لے (111) میں تجھ سے بیزار ہوں (112) میرے لئے تجھ پر نکاح نہیں (113) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (114) چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں) جب تک یہ نہ کہے کہ (115) جو راستہ چاہے اختیار کر (116) میں تجھ سے دستبردار ہوں (117) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس کردیا (118) تو میری عصمت سے نکل گئی (119) میں نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام اٹھا دیا (120) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (121) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ یا دہلی لکھنؤ سے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱......ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں، غرض نہیں، مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۲......کنایہ کے الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت ہو اور دو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جب کہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳......مدخولہ کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے اسے بائن کردیا یا تین تو بائن یا تین واقع ہوجائیں گی اور اگر عدت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴......صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی یونہی بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کرسکتا ہے جب کہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اس سے طلاق بائن پڑے اور عدت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کردیا اور اگر دوسری کو پہلی سے خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔ یونہی پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوں گی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵......بائن کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اس شرط و وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دے دی مثلاً اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دے دی تو طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶......اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اس سے خلع کیا اس کے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا کہ اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تو بائن ہے۔ ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اسی شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یونہی اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی

جب بھی دو واقع ہوں گی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے کے بعد دوسری شرط پر معلق کی تو دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷:...... قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اسے بائن کہا یا اس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اس کے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر تو بائن ہے تو واقع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸:...... یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا یا جسے طلاق بائن دی اس کی عدت میں ہے ان لفظوں سے اسے طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹:...... جو فرقت ہمیشہ کے لیے ہو یعنی جس کی وجہ سے اس سے کبھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمت مصاہرت و حرمت رضاعت تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یونہی اگر اس کی عورت کنیز تھی اس کو خرید لیا تو اب اسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰:...... زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگرچہ واپس آجائے تو طلاق نہیں ہو سکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱:...... خیار بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار عتق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۸-۲۹)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ! میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا (اور حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لیے مشورہ نہ دیں گے) ام المؤمنین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے؟ حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور ﷺ کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے بلکہ میں اللہ عزوجل و رسول ﷺ و آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور ﷺ خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا جواب دیا ہے میں اسے خبر دوں گا۔ اللہ عزوجل نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا۔ ہم نے اللہ و رسول ﷺ کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اسی میں ہے مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے کچھ پروا نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔ یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔

احکامِ فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱:..... عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگرچہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدل جانے کے بعد کچھ نہیں کرسکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سنا نہیں اور اسے اختیار انھیں لفظوں سے دیا جس مجلس میں اسے اس کا علم ہوا اس کا اختیار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج سے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کرسکتی اور اگر ان لفظوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ ہیں اور کنایہ میں بے نیت طلاق نہیں۔ ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا یا اس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اسے منع بھی نہیں کرسکتا اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دے دے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے۔ جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اس صورت میں عورت نے طلاق دے دی تو رجعی پڑے گی۔ ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کی تھی تو تین ہوں گی۔ اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی۔ اور اگر کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی، ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔ (جوہرہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲:..... ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ جب تو چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳:..... اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت کو طلاق دے دے یا کسی اور شخص سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے تو مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہو سکتی ہے اور اس میں رجوع کرسکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کر دے مگر جبکہ مشیت پر معلق کر دیا یعنی کہہ دیا کہ اگر چاہے تو طلاق دے دے تو اب توکیل نہیں بلکہ تملیک ہے۔ لہٰذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کرسکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دے دے تو خود اس کے حق میں تملیک ہے اور سوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنے کو بعد مجلس نہیں دے سکتی اور سوت کو دے سکتی ہے۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴:..... تملیک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے۔ تملیک میں رجوع نہیں کرسکتا معزول نہیں کرسکتا۔ بعد تملیک کے شوہر مجنون ہو جائے تو باطل نہ ہوگی۔ جس کو مالک بنایا اس کا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں ان سب کا عکس ہے۔ اگر بالکل ناسمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دے دے اور وہ بول سکتا ہے اس نے طلاق دے دی واقع ہو گئی۔ یوہیں اگر مجنون کو مالک کر دیا اور اس نے دے دی تو ہو گئی اور وکیل بنایا تو نہیں۔ اور مالک کرنے کی صورت میں اگر اچھا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا تو واقع ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵:..... بیٹھی تھی کھڑی ہو گئی یا ایک کام کر رہی تھی اسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگوایا یا سو گئی یا غسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہو گئی یا سوار تھی اتر گئی یا ایک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو ان سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے

گئی یا بیٹھی ہوئی تھی تکیہ لگا لیا یا تکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لئے بلایا یا گواہوں کو بلانے گئی کہ ان کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو بلا دے یا سواری پر جا رہی تھی اسے روک دیا یا پانی پیا یا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھا لیا۔ ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۶...... کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی۔ اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے۔ ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہو گئی اور اگر محمل میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لئے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔ (درمختار) گاڑی پالکی کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۷...... بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹی جیسے سونے کے لئے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... دو زانو بیٹھی تھی چار زانو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سو گئی تو مجلس نہیں بدلی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... شوہر نے اسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اسی حالت میں اختیار دیا۔ تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا۔ اگر نماز نفل ہے تو دو رکعت پڑھ کر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگرچہ سلام نہ پھیرا ہو اور اگر سبحان اللہ کہا یا تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہو گیا (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔ اور اگر یہ کہا کہ اگر تو مجھے طلاق دیتا ہے تو کاش مجھے دے دے تو اختیار باطل ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر یک وقت اس کی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہئے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا ورنہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مرد نے عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کرتی ہوں تو ایک طلاق بائن ہوئی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... تفویض طلاق میں یہ ضروری ہے کہ بیوی شوہر میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو۔ اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق کی تھی تو ہو گئی اور یہ بھی ضروری ہے کہ لفظ نفس کو متصلاً ذکر کرے اور اگر اس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہو گئی اور مجلس بدل لینے کے بعد کہا تو بیکار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... شوہر نے دوبارہ کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہ اس کے قائم مقام ہو گیا۔ یونہی عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے ماں باپ یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہو گیا۔ اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اس کے قائم مقام نہیں۔ اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے۔ اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ عورت سے کہا تین کو اختیار کر۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ گئیں۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہو جائے گی اور یوں کہا میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوئی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوئی اور اگر کہا اپنے نفس اور

شوہر کو تو واقع ہوگی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۶:..... مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کر لے تو ایک ہزار دوں گا۔ عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۷:..... شوہر نے اختیار دیا۔ عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کر دیا یا طلاق دی تو جواب ہو گیا اور ایک بائن طلاق پڑ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸:..... شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہ پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے یا پچھلے کو ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۱۹:..... شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے الفاظ باطل ہو گئے۔ یوہیں اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کر دیا تو سب باطل ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰:..... شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ طلاق دے لے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱:..... عورت سے کہا تین طلاقوں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲:..... عورت کو اختیار دیا اس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہ ہوں تو بائن ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳:..... کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دے دے تو جب تک یہ شخص اسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہو گیا اگرچہ خبر نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴:..... کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو اور ایک دن کہا تو چوبیس گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضروری نہیں بلکہ دوسرے ہلال تک ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵:..... نکاح سے پیشتر تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوہیں اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا۔ مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی۔ شرط پائی جانے پر جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶:..... مرد نے عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں بھی وہی شرائط و احکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کر سکتا۔ صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی اگرچہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا مجھے طلاق ہے اور اگر مرد نے دو کی نیت کی یا ایک کی یا نیت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... زوجہ بالغہ ہے۔ اس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس نے اپنے کو طلاق دے دی ہوگئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اس کا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... عورت کے لئے یہ لفظ کہا مگر اسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے دی واقع نہ ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹...... شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ساتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیے جس کی نسبت عورت کی طرف ہو اگر زوج کرتا تو طلاق ہوتی۔ (درمختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا یا بائن کیا یا طلاق دی وغیرہ۔ یوہیں اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں۔ یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے۔ طلاق نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... اس کے جواب میں اگر چہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی۔ ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی شوہر نے کہا کہ تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک دی دو دی تو رجعی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا داہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں تیرا امر تیرے ہاتھ کو سپرد کر دیا یا تیرے منہ میں ہے یا زبان میں جب بھی وہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق دے دیں گے اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرۂ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لئے جائیں گواہ پیش نہ کر سکے تو قسم لے کر شوہر کا قول مانا جائے اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں۔ ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو تفویضیں جدا جدا ہیں لہٰذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دے گی تو کل کے لیے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے۔ اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ تو رات داخل نہیں اور جدا جدا دو تفویض ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل پرسوں۔ تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں اور اگر آج اس نے طلاق دی لی پھر کل آنے سے پہلے اس سے نکاح کر لیا تو کل پھر اسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو دعویٰ نہ سنا جائے کہ بیکار ہے۔ ہاں اگر عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لئے دعویٰ کیا تو اب سنا جائیگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے۔ تو صرف دن کے لئے ہے۔ اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر دن میں آیا مگر عورت کو اس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہے گا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... کاتب سے کہا تو لکھ دے اگر میں اپنی عورت کی بغیر اجازت کے سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔ عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھو مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ میں ہے تو اس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دیدی تو جب تک شوہر اس طلاق کو جائز نہ کردے کافی نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں ہے اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... عورت کے اولیاء نے طلاق لینی چاہی۔ شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دیدی تو شوہر نے تفویض کے ارادے سے نہ کہا ہو تو طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱...... عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے تیرے ساتھ نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ میں پھر کسی فضولی نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہو گیا مثلاً مہر بھیج دیا یا وطی کی یا زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اسے طلاق دیدے اور اگر اسکے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲...... اپنی دو عورتوں سے کہا کہ تمہارا امر تمہارے ہاتھ میں ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... اپنی عورت سے کہا تمہارا امر تمہارے ہاتھ ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو وہ خود اپنے کو طلاق نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴...... فضولی نے کسی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور یہ خبر شوہر کو پہنچی۔ اس نے جائز کر دیا طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازت شوہر کا علم ہوا اسے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یونہی اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ لیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار حاصل ہو گیا اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی۔ شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہوگئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن واقع ہوگی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو بائن ہوگئی اور عورت نے طلاق دیا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائے گی اور تین کی نیت صحیح نہیں اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵...... شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اس نے جواب میں کہا اچھا کیا۔ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا برا کیا تو طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے۔ پھر اس عورت سے خلع کیا یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں۔ اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ ہے۔ تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷...... عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہوگی اور تین کی نیت ہو تو تین پڑ گئیں۔ اور عورت باندی ہو تو دو کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جدا کیا یا میں حرام ہوں یا بائن ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہوگی۔ اور کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کردیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸...... کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے۔ اس نے بائن دی۔ جب بھی رجعی ہوگی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ یہ کہا میں نے اسے بائن کردیا یا جدا کردیا تو کچھ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۹...... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دیں۔ عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق دے۔ عورت نے آدھی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۵۰...... شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے۔ عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی۔ عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور عورت نے اس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱...... کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں۔ اس نے دونوں کو مخاطب کرکے کہا تم دونوں اپنے کو اپنی سوت کو اور دوسری کو تین طلاقیں دو۔ ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اگر پہلے سوت کو طلاق دی پھر اپنے کو تو سوت کو پڑ گئی اسے نفس کا اختیار رہا تو ہو چکا۔ لہٰذا دوسری نے اگر اسے طلاق دی تو یہ بھی مطلقہ ہو جائے گی ورنہ نہیں اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کردیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کردینے سے وکالت باطل ہوگئی اور اگر اس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲...... کسی سے کہا اگر تو چاہے میری عورت کو طلاق دے دے۔ اس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اس کو طلاق ہے اگر تو چاہے۔ اس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۳...... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں۔ تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے۔ عورت نے کہا مجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ نہ کہے مجھے تین طلاقیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴...... عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دے دے جیسے تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدل لینے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵...... اگر کہا تو چاہے تو اپنے آپ کو طلاق دے دے اور چاہے تو میری فلاں بیوی کو دے دے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اس کو دونوں مطلقہ ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶...... عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دے دے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو وہ طلاق جس میں رجعت کا میں مالک رہوں۔ عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷...... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے۔ جواب میں کہا میں

نے چاہا یا ارادہ کیا ہو گئی۔ یوہیں اگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہو گئی اور جواب میں کہا میں نے محبوب رکھا تو نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸...... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی۔ واقع نہ ہوئی۔ اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹...... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے۔ جواب میں کہا۔ میں نے چاہا اگر تو چاہے۔ مرد نے بہ نیت طلاق کہا 'میں نے چاہا' تو واقع ہو گئی۔ اور اگر مرد نے آخر میں کہا۔ میں نے تیری طلاق چاہی تو ہو گئی جبکہ نیت بھی ہو۔ (جوہرہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو۔ کسی ایسی چیز کے لئے جو ہو چکی ہو یا اس وقت موجود ہو مثلاً اگر فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آ چکا ہے یا وہ گھر میں ہے طلاق واقع ہو گئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو اب تک نہ ہوئی اگرچہ اس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶۰...... عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے تجھ کو دو طلاقیں ہیں اگر تو چاہے۔ جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہیں اگر دونوں جملے متصل ہوں تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے دو۔ اس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱...... شوہر نے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہو سکتی چاہے یا نہ چاہے اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو بہر حال طلاق ہے۔ چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اس کو مبغوض رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق۔ اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہوں یا برا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی۔ اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ برا جانتی ہوں تو نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۲...... اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اس کو طلاق۔ دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی۔ اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مطلقہ ہو گئیں ورنہ کوئی نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳...... عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق۔ عورت نے اسی مجلس میں محبت یا عداوت ظاہر کی۔ طلاق ہو گئی اگرچہ اس کے دل میں جو کچھ ہے اس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا تو دل سے مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق۔ عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں۔ طلاق ہو جائے گی اگرچہ جھوٹی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴...... عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار ہو تو دو۔ عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہو گئیں اور چپ رہی تو ایک۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵...... تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے دو یا زیادہ نہیں اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین دفعی دیں تو ایک بھی نہ ہوئی اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دے کر دوسرے سے نکاح کیا اسکے بعد شوہر اول سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا اور اگر خود طلاق نہ دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶...... تو طلاق ہے جس جگہ چاہے۔ تو اسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷:..... اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اس مجلس میں چاہے جتنی طلاقیں چاہے دے اگرچہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد میں کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۸:..... شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا وکیل نے اس عورت کو طلاق دیدی۔ واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا (خانیہ) یعنی اس عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۹:..... ایک طلاق دینے کے لئے وکیل کیا۔ وکیل نے دو دے دیں تو واقع نہ ہوئیں اور بائن کے لئے وکیل کیا وکیل نے رجعی دی تو بائن ہوئی اور رجعی کے لئے وکیل سے کہا۔ اس نے بائن دی تو رجعی ہوئی اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو غائب ہے اور اسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور مؤکل کی عورت کو طلاق دے دی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کے کہنے سے وکیل نہ ہوا یا اس کے سامنے اس کی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اسے طلاق دینے سے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰:..... طلاق دینے کے لئے وکیل کیا اور وکیل نے طلاق دینے سے پہلے خود مؤکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دے دی۔ تو جب تک عورت عدت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور مؤکل نے خود طلاق دے کر عدت کے اندر اسی عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بیوی میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا جب بھی عدت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ ہاں اگر مرتد ہو کر دارالحرب چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دے دیا تو اب وکالت باطل ہو گئی۔ یونہی اگر وکیل معاذ اللہ مرتد ہو جائے تو وکالت باطل نہ ہوئی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دے دیا تو باطل۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷۱:..... طلاق کے وکیل کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲:..... کسی کو وکیل بنایا اور وکیل منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چپ رہا پھر طلاق دیدی ہو گئی سمجھ والے بچے اور غلام کو بھی وکیل بنایا جا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳:..... وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دینا اس نے آج ہی کہدیا کہ کل تجھ پر طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی یونہی اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یونہی وکیل سے تین طلاق کے لئے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دے دیں یا آدھی کے لئے کہا وکیل نے ایک طلاق دے دی تو واقع نہ ہوئی۔ (بحرالرائق)

تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنی ہیں کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ شرط فی الحال معدوم ہو مگر نہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر شرط ناممکن و محال ہو مثلاً یہ کہا اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یہ کلام لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ شرط متصلاً بولی جائے اور یہ کہ مزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا۔ شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہو گئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا دینا اور یہ بھی شرط ہے

ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا۔ لہٰذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اس کی عدت میں ہے کہا اگر فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق پھر اس سے نکاح کیا اور وہ عورت اس کے یہاں گئی تو طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اسے طلاق ہے۔ پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر والدین سے کہا اگر تم میرا نکاح کرو گے تو اسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کردیا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ یوہیں اگر طلاق ثبوت ملک یا زوال ملک کے مقارن ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا تیری یا میری موت کے ساتھ۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱...... طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی اور اگر دو ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے نکاح کے خود نکاح کرلیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدت ختم ہوگئی کہ بعد عدت رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی اب اگر مسلمان ہوا اور اس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا کہ اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق۔ اب وہ شخص مر گیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہٰذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا اب کلام کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہو کر کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اس جگہ مکان بن گیا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... یہ کہا کہ اگر تو اس گلاس میں پانی پئے تو تجھ پر طلاق ہے اور گلاس میں اس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اس وقت موجود تھا پھر گرا دیا تو تعلیق صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۵...... اگر عورت کنیز ہے اس سے کہا اگر تو اس کے گھر گئی تو تجھ پر تین طلاقیں۔ پھر اس کے مالک نے اسے آزاد کردیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اس میں صلاحیت نہ تھی لہٰذا دو ہی کی تعلیق ہوئی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اس میں ہے مگر اس تعلیق کے سبب دو ہی واقع ہوں گی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... حروف شرط اردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، ہر وقت، جو، ہر، جس، جب کبھی، ہر بار۔

مسئلہ نمبر ۷...... ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت اس کے گھر میں گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب طلاق واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دوبار پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہوں گی کہ کلما کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے کہا کہ جب کبھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو

اگر اس کے گھر تین بار گئی تو تین طلاقیں ہوگئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہوگیا یعنی وہ اگر عورت بعد حلالہ پھر اس کے نکاح میں آئی اب پھر اس کے گھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب کبھی بھی اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی (کتب عامہ) یونہی اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اس عورت سے کہ میں نکاح کروں اسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے واسطے ہیں۔ لہٰذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۸...... عورت سے کہا جب کبھی میں تجھے طلاق دے دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو دو واقع ہوئیں ایک طلاق تو اب خود اس نے دی اور ایک اس تعلیق کے سبب اور اگر یوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے پہلے طلاق ہوا پایا گیا لہٰذا ایک اور پڑ گئی یعنی لفظ عموم کے لئے ہے مگر بہر صورت تین سے تجاوز نہیں ہوسکتی (درمختار) شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہوجاتی ہے اگرچہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں ہو واقع نہ ہوئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ مثلاً عورت سے کہا کہ تو فلاں کے گھر جائے تو تجھے طلاق ہے۔ اس کے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدت گزر گئی اب عورت اس کے گھر گئی پھر شوہر نے اس سے نکاح کرلیا اب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہوچکی ہے لہٰذا اگر کسی نے یہ کہا اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اس کے گھر آمدورفت شروع ہوجائے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دے دے تو پھر عدت کے بعد عورت اس کے گھر جائے پھر نکاح کرلے۔ اب جایا آیا کرے۔ طلاق واقع نہ ہوگی مگر عموم کے الفاظ استعمال کئے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... یہ کہا کہ ہر اس عورت سے کہ میں نکاح کروں اسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کرے گا تو سب کو طلاق ہوجائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑے گی دوبارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور اس شخص کی چار عورتیں ہیں اور چار مرتبہ اس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک کو طلاق واقع ہوگی۔ لہٰذا اگر عورت کو معین نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کردے یا ایک ایک پر اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں تو عورت کو تین پڑ گئیں یعنی جبکہ تین یا زیادہ کھایا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... یہ کہا کہ جب بھی کوئی اچھا کلام منہ سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے اس کے بعد کہا سُبْحَانَ اللہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو ایک طلاق واقع ہوئی اور بغیر واؤ کے اور ــــ سُبْحَانَ اللہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو تین۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... یہ کہا جب کبھی اس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کے بعد کئی مرتبہ اس کے گھر گیا مگر اس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جانا کئی بار ہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... شوہر نے دروازے کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا۔ اس نے کہا اگر رات میں تو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا نہیں کہ دروازہ کھولتا۔ یونہی رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر جیب میں روپیہ تھا مگر ملا نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کو تو نے میری جیب سے لیا ہے اور ایں نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت کو حیض ہے اور کہا تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانۂ آئندہ میں ہو اور اگر اسی موجود کی نیت تو صحیح ہے اور کہا کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور اسے علم ہے کہ حیض سے ہے اس تو یہی حیض مراد ہے لہٰذا اگر صبح چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں اور اگر اسے حیض کا علم

نہیں تو بعد یہ حیض مراد ہوگا۔ لہٰذا طلاق نہ ہوگی اور اگر گھر سے ہونے جیسے سوار ہونے یا مکان پر رہنے کی تعلیق کی اور کہتے وقت وہ حالت موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اسی حالت میں رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تعلیق کی تو آئندہ کا جانا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جو اب کہنے کے بعد ہوگا۔ اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اس وقت طلاق ہوگی کہ اس دن کا آفتاب ڈوب جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... یہ کہا کہ اگر تجھے حیض آئے تو تجھے طلاق ہے۔ تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دیں گے جب تک تین رات تک مستمر نہ ہو۔ اور جب یہ مدت پوری ہوگئی تو اسی وقت سے طلاق کا حکم دیں گے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدعی ہوئی کہ حیض میں واقع ہوئی اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگی۔ پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گزر جانے پر ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... حیض اور احتلام وغیرہ مخفی چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جائیں گی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا کہ اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فلانی کو طلاق ہے اور عورت نے اپنا حائض ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اس کے کہنے کی تصدیق کی یا اس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... کسی کی دو عورتیں ہیں۔ دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے۔ دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب تو جس کی تصدیق کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اس کو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اس کے بموجب طلاق واقع ہوگئی اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دے گا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں سمجھے اور عدت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی۔ لہٰذا اب رجعت بھی نہیں کرسکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو تین طلاقیں ہوں گی اور عدت حیض سے پوری کرے اور خنثیٰ پیدا ہو تو ایک ابھی واقع مانی جائے گی اور دوسری کا حکم اس وقت تک موقوف رہے گا جب اس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دے گا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دے گا اور احتیاطاً تین سمجھے۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں یونہی اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گیہوں ہے تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تو تجھے طلاق اور بوری میں گیہوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... عورت سے کہا کہ اگر تیرے بچہ پیدا ہوا تو تجھ کو طلاق۔ اب اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے اور حمل ظاہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جنائی کی شہادت پر طلاق کا حکم نہ دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مردہ بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی اور کچا بچہ جنا اور بعض اعضا بن چکے تھے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۲...... عورت سے کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق۔ پھر کہا اگر تو لڑکا جنے تو دو طلاقیں اور لڑکا ہوا تو تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اور اگر یوں کہا کہ تو اگر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں پھر کہا وہ بچہ جو تیرے شکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہوئی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گزر جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبرا یعنی حیض کے بعد وطی کرے کہ شاید حمل ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو طلاق اس وقت واقع ہوگی کہ پچھلی شرط اس کی ملک میں پائی جائے اگرچہ پہلی اس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اسے طلاق دیدی اور عدت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... وطی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ داخل ہونے سے طلاق ہوجائے گی اور واجب ہے کہ فوراً جدا ہوجائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور رجعی کی عدت میں تھی تو ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... کسی کی تین عورتیں ہیں ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو ان دونوں کو بھی طلاق ہے پھر دوسری اور تیسری سے بھی یونہی کہا پھر پہلی کو ایک طلاق دی تو ان دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور تیسری پر دو دو اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو اور پہلی پر ایک۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... کہا کہ اگر اس شب تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق ہے۔ عورت دروازے تک آئی اور اندر نہ گئی طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سو رہا تھا تو نہ ہوئی۔ اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے مرد نے عورت کو بلایا اس نے انکار کیا۔ اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھے طلاق۔ پھر شوہر خود زبردستی اسے لے آیا طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... کوئی شخص دکان میں ہے لوگ اسے اٹھنے نہیں دیتے۔ اس نے کہا میں اگر یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا کھڑا ہے پھر اسی دکان میں سویا مگر اس جگہ سے ہٹ کر تو قضاءً طلاق ہو جائے گی دیانۃً نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... عورت سے کہا کہ تو اگر اپنے بھائی سے میری شکایت کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے۔ اس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ سے مخاطب کرکے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کیا۔ اور اس کا بھائی سب سن رہا۔ طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت نے کہا نہیں چپ رہوں گی۔ اس کے بعد خاموش ہوگئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر کہا تو چیخے گی تو تجھے طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی مگر پھر چپ ہوگئی۔ طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے۔ عورت نے کہا میں اس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اس کا ذکر نہ کروں گی۔ طلاق نہ ہوئی کہ اتنی بات مستثنیٰ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی۔ شوہر نے کہا اگر میرے گھر تو بھوکی رہے گی تو تجھے طلاق ہے۔ تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور وہ شخص مرگیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر بیچ ڈالا یا ہبہ یا کسی اور وجہ سے اس کی ملک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا۔ شوہر نے عورت سے کہا اسے روٹی کا ٹکڑا دے آ۔ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلے پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو نکلنے سے طلاق نہ ہوئی۔ اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہوگئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اس وقت سائل دروازے سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا۔ جب بھی طلاق ہوگئی اور اگر عربی میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی۔ لہٰذا اگر نکلی طلاق ہو جائے گی۔ یوں ہی سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اس نے سنا نہیں تو یہ اجازت کافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا اس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور خود عورت سے جا کر کہا کہ اس نے اجازت دے دی۔ اور ان کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہوگئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... اس بچہ کو اگر گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت غافل ہوگئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوئی۔ اگر تو اس گھر کے دروازے سے نکلی تو تجھ کو طلاق۔ عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی۔ طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اس کے متصل ہی اگر ایک طلاق بائن دے دی تو بھی ایک پڑے گی دو نہ تین۔ (خانیہ)

استثناء کا بیان

استثنا کے لیے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے اگر شور وغل وغیرہ کوئی مانع نہ ہو تو خود سن سکے۔ بہرے کا استثنا صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... عورت نے طلاق کے الفاظ سنے مگر استثنا نہ سنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اسے جماع نہ کرنے دے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲...... سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جمائی یا زبان کی گرانی کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا منہ بند کر دیا ہو اگر وقفہ ہوا تو اتصال کے منافی نہیں۔ یوہیں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبارہ کہہ کر استثنا کا لفظ بولا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور کہا تجھ کو طلاق بائن ہے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... لفظ ان شاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر انھیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق و حلف وغیرہ اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً کہا نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالٰی کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر اس کا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت و طلب توفیق کے لیے ہوتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالٰی طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مر گئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مر گیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا طلاق ہوگئی۔ رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس کا ارادہ

ایسا تھا؟ یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ اگر اس کے معنی بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوئی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق و استثنا دونوں بولے بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ ان شاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے ان شاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا دونوں کو لکھا پھر لفظ استثنا کو مٹا دیا طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے ان شاء اللہ کہا تھا مگر اسے یاد نہیں تو اگر اس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ بوجہ مشغولی یاد نہ ہوگا تو ان کی بات پر عمل کر سکتا ہے اور ایسی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا ان کا قول نہ مانے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ چاہے یا جب خدا چاہے یا جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا اس کی رضا یا حکم یا اذن یا امر میں طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اللہ کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ کے علم میں یا اس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اس کے لیے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی۔ جیسے جن و ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہ۔ یوہیں اگر کہا کہ اگر خدا چاہے[1] اور فلاں تو طلاق نہ ہوگی۔ اگرچہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یوہیں اگر کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے اگر اللہ چاہے اور تو چاہے یا جو اللہ چاہے اور تو اور اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ میری مدد کرے یا اللہ کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃً طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تملیک ہے لہٰذا جس مجلس میں اس شخص کو علم ہوا اگر اس نے طلاق چاہی تو ہوگئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے اگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگئی اگرچہ دل میں نہ چاہتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... تجھ کو طلاق اگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا۔ ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر ان شاء اللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا کہ ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوئی اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ اگر تو گھر میں گئی۔ تو مکان میں جانے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر ان شاء اللہ دو جملے کے درمیان میں ہو مثلاً تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے۔ تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کرے گا لہٰذا دوسرے سے طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں ان شاء اللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی۔ (درر، درمختار، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں اگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور اگر خدا نہ چاہے تو دو۔ اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق نہ دی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اس دن ایک طلاق دے دی تو یہی ایک واقع ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر تین طلاقیں دے کر ان میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو ہوں گی اور اگر کہا مگر دو تو ایک ہوگی اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تین طلاقیں

---

[1] اس طرح کہا جائے جبکہ مشیت خدا کے ساتھ بندے کی مشیت کو جمع کیا۔ ۱۲ منہ

مگر تین یا ایسے لفظ سے ہو جس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک یا مگر دو اور ایک تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہوں گی یا اس کی کئی عورتیں ہیں سب کو مخاطب کر کے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فلانی اور فلانی اور فلانی نام لے کر سب کا استثنا کر دیا تو سب مطلقہ ہو جائیں گی اور اگر باعتبار معنی کے وہ لفظ مساوی نہ ہو اگرچہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو استثنا صحیح ہے۔ مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فلانی اور فلانی پر تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ اس کی یہی دو عورتیں ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک بار کہا کہ تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہو سکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہٰذا صحیح نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر تین سے زیادہ طلاق دے کر ان میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر نو تو ایک ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے۔ مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ تو تینوں واقع ہوں گی۔ یونہی جزو طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا استثنا کیا تو دو واقع ہوں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک تو دو واقع ہوں گے کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہٰذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... چند استثنا جمع کئے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ان کے درمیان اور کا لفظ ہے تو ہر ایک اسی اول کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک تو ایک ہوگی اور اگر درمیان اور کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ماقبل سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر نو آٹھ مگر سات تو دو ہوں گی۔ (درمختار)

طلاق مریض کا بیان

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدت میں ہے شوہر اس کا وارث نہیں۔ فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی زوجہ کو میراث دلائی اور یہ واقعہ مجمع صحابہ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہٰذا اس پر اجماع ہوگیا۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ نمبر ۱...... مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائے گا کہ مرض نے اسے اتنا عاجز کر دیا کہ گھر سے باہر کام کے لئے نہیں جا سکتا مثلاً نماز کے لئے مسجد کو نہیں جا سکتا ہو یا تاجر اپنی دکان تک نہ جا سکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اس مرض میں غالب گمان موت کا ہو اگرچہ ابتداً جب کہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جا سکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے۔ یونہی یہاں مریض کے لئے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سل فالج اگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہو گئے اور پرانے ہو گئے یعنی ایک کا زمانہ گزر گیا تو اب اس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہو گے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... مریض نے عورت کو طلاق دی تو اسے فار بالطلاق کہتے ہیں۔ کہ وہ زوجہ کو ترکہ سے محروم کرنا چاہتا ہے اور اس کے

احکام آگے آتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳:..... جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاکت ہے۔ یوہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لیے یا پھانسی دینے کے لیے یا سنگسار کرنے کے لیے لایا گیا ہو یا شیر وغیرہ کسی درندے نے اسے پچھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے تلاطم میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اس تختہ پر بیٹھا ہوا بہا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے منہ سے چھوٹ گیا مگر زخم ایسا کاری لگا کہ غالب گمان یہی ہے کہ اس سے مر جائے گا تو اب بھی مریض ہے۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴:..... مریض نے تبرع کیا مثلاً اپنی جائداد وقف کر دی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت کے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں اس کا تصرف نافذ ہوگا کہ یہ افعال وصیت کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵:..... عورت کو طلاق رجعی دی اور عدت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یوہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدت میں مسلمان ہو گئی یا آزاد کر دی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اس کے مسلمان یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶:..... اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اسی مرض میں عدت کے اندر مر گیا خواہ اسی مرض سے مرا یا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کر ڈالا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ باختیار خود بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اس وقت مسلمان یا آزاد ہو چکی تھی۔ اور عدت گزرنے کے بعد مرا یا اس مرض سے اچھا ہو گیا پھر مر گیا خواہ اس مرض میں پھر مبتلا ہو کر مرا یا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دے دی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷:..... یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدت کے اندر مر جائے تو بشرائط مذکورہ سابقہ عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقت جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے خیار بلوغ عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور جو فرقت جانب زوجہ سے ہو اس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتدہ ہوگئی۔ یا خلع کرایا یوہیں اگر غیر جانب سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا گیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸:..... مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتدہ ہو گئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹:..... عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دے دیں اور عدت میں مر گیا تو عورت وارث ہے۔ یوہیں عورت نے بطور خود اپنے کو تین طلاقیں دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کر دیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا۔ یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے دے دیں تو وارث نہ ہوگی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰:..... مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اثنائے عدت میں مر گئی تو یہ شوہر اس کا وارث نہ ہوگا اور اگر

رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قتل کے لئے لایا گیا تھا مگر پھر قید خانے کو واپس کر دیا گیا۔ یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہو گیا۔ لہٰذا اس حالت میں طلاق دی تھی اور عدت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اسے عدت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورت مریضہ تھی اور اس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہوگئی مثلاً خیار بلوغ و عتق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لیا وغیرہ پھر مر گئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج کا بوسہ لیا یا مطاوعت کی یا مرض کی حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی عدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یوہیں اگر بلوغ یا عتق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضو تناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں عدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے لعان کیا اور عدت کے اندر مر گئی تو شوہر وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد ہے عورت کو اختیار دیا گیا۔ یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدت کے اندر مر گئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضو تناسل کٹ گیا اس کے بعد اس عورت سے عدت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اس کا حال معلوم ہوا۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدت کے اندر مر گئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... دشمنوں نے قید کر لیا ہے یا صف قتال میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بن میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لئے قید ہے تو ان صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدت میں مارا جائے یا مر جائے تو عورت وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مر گئی تو شوہر وارث نہ ہوگا۔ ہاں اگر درد زہ میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فارّہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً کہا اگر فلاں یہ کام کرے تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر شخص دونوں کی اولاد ہو یا کسی وقت کے آنے پر تعلیق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلیق اور شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی۔ مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق اور شرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہو اور شرط کا پایا جانا مرض میں یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھانا کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق و شرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لئے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہو گیا اور

دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر پہلے اس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔ (خانیہ) اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہر صورت وارث ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدت کے اندر نکاح کرلیا تو طلاقیں پڑجائیں گی اور اب سے نئی عدت ہوگی اور عدت کے اندر شوہر مرجائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۱...... مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اس کے مولی نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق و آزادی دونوں ایک ساتھ ہوں گی اور عورت وارث نہ ہوگی اور اگر مولی نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی اور اگر مولی نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پرسوں طلاق ہے اگر شوہر کو مولی کا کہنا معلوم تھا تو فار بالطلاق ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق۔ شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدت میں مرگیا تو عورت وارث ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہوجائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر عدت کے اندر مرگیا تو وارث ہوگی اور کہا کل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہوگئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو۔ ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اس کے بعد دوسری طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہیں تو دونوں وارث ہوں گی اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں۔ اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی اور یہ وارث نہ ہوگی اور اگر ایک نے سوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اس وقت ہیں کہ اسی مجلس میں ایسا ہو اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی۔ بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت نے خود اپنے کو طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... دو عورتیں مدخولہ ہیں۔ شوہر نے صحت میں کہا۔ تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں۔ اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو۔ پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ مطلقہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لئے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مرگئی تو شوہر کا بیان سچا مانا جائے گا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہٰذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابر کی حقدار ہیں اور اگر جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مرگئی تو یہ نصف کی حقدار ہے لہٰذا اگر کوئی اور عورت بھی ہے تو اسے تین ربع ملیں گے اور اسے ایک ربع اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے ان میں ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی مطلقہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اور اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً ان پر دیوار گر پڑی یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر نہیں معلوم کہ کون پہلے

مری کون پیچھے تو ہر ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اس کا نصف نصف اسے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے خلع ایک کا معلوم ہوا معین نہیں یا اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶......صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷......عورت کو مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دی تھی اور تیری عدت بھی پوری ہو چکی۔ عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا دین ہے یا اس کی فلاں شے مجھ پر ہے یا اس کے لئے کچھ مال کی وصیت کی تو اس اقرار و وصیت اور میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائے گی اور اس بارے میں عدت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی اب سے عدت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل پائے گی اور اگر عدت گزرنے پر مرا جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کر دی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عدت میں مر گیا اور اگر عورت نے تکذیب کی اور شوہر اسی مرض میں وقت اقرار سے عدت میں مر گیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدت مرا یا اس مرض سے اچھا ہو گیا تھا اور عدت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں اور اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸......عورت نے مریض شوہر پر دعویٰ کیا کہ اس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے۔ قاضی نے شوہر کو حلف دیا اس نے قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹......شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی کہ مر گیا لہٰذا مجھے میراث ملنی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہٰذا نہ ملنی چاہیے تو قول عورت کا معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰......عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مر گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہو گیا ہو۔ اگر قسم کھا لے گی وارث ہوگی قسم سے انکار کرے گی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا مگر کہتی ہے کہ میں آئسہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہوا یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱......کسی نے کہا پچھلی عورت جس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہوگئی اور وہ وارث نہ ہوگی۔ (درمختار)

رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا (پ۲ البقرۃ ۲۲۸)۔

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدت میں واپس کر لینے کا حق ہے اگر اصلاح مقصود ہو اور فرماتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (پ۲ البقرۃ ۲۳۱)

جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کے ساتھ روک سکتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کرلیں۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ نمبر ۱...... رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسی نکاح پر باقی رکھنا۔

مسئلہ نمبر ۲...... رجعت اسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے وطی کی ہو اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہو سکتی اگرچہ اسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہو چکی ہے رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہو جائے گی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہو گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵...... کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کر دیا تو ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور عورت کو بھی اس کی خبر کردے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے اور اگر کرلیا تو تفریق کر دی جائے گی اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کیے یا گواہ بھی کیے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷...... شوہر نے رجعت کرلی مگر عورت کو خبر نہ کی اس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کرلیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگرچہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... رجعت کے الفاظ یہ ہیں۔ میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلانیت بھی رجعت ہو جائے گی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسے تھی یا میری عورت ہے۔ تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے تو ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اس سے رجعت ہو جائے گی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ منہ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا حائل بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوئی۔ اور شہوت کے ساتھ بلا قصد رجعت ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی اور بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں اسے برہنہ دیکھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھوا خواہ مرد نے عورت کو اس کی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت نے ایسا کیا یا مرد سو رہا تھا یا بوہرا یا مجنون اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہو گئی جب کہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفس فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مر گیا تو اس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲......مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سوتا تھا یا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اس کا عضو داخل کر لیا تو رجعت ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳......عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کر لی۔ تو یہ رجعت نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴......محض خلوت سے رجعت نہ ہوئی اگرچہ صحیح ہو اور پیچھے کے مقام میں وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام و سخت حرام ہے اور اس کی طرف شہوت سے نظر کرنے سے نہ ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵......عدت میں اس سے نکاح کر لیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶......رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کر دی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷......عورت کا مہر موجل بطلاق تھا۔ (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کرے گی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب میعاد پوری ہوگئی۔ عورت عدت کے اندر مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے اور رجعت کر لینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸......زوج و زوجہ دونوں کہتے ہیں کہ عدت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے کہ رجعت ہوئی اور دوسرا منکر ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھلانے کی حاجت نہیں اور عدت کے اندر یہ اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اسے واپس لیا یا کہا تھا میں نے اس سے جماع کیا تو رجعت ہوگئی۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۹......عدت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدت میں رجعت کر لی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہوگئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۲۰......زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے کہ میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن۔ تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱......عورت سے عدت میں کہا تھا کہ میں نے تجھے واپس لیا اور اس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس وقت عدت پوری ہو چکی تھی اگر قسم کھانے سے انکار کرے گی تو رجعت ہو جائے گی اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت بھی کر دے تو عدت کا ختم ہونا مان لیا جائے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲......باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی۔ مولیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر و مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی کی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳......اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴......عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۲۵......عورت عدت پوری ہونا بتاتی ہے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اس زمانے

میں تین حیض پورے ہو چکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اس کے لیے کوئی مدت نہیں اگر کچا بچہ جس کے اعضا بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائے گی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس کے اعضا بن چکے تھے اور اگر ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونا چاہیے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھوا تو طلاق ہو گئی پھر دوبارہ چھوا تو رجعت ہو گئی جب کہ یہ شہوت کے ساتھ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر رجعت کی تو ہو جائے گی اور طلاق رجعی کی عدت میں اس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اس سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوگی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... رجعت اس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی اس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے۔ اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے جب تک غیر مشکوک پانی سے نہا نہ لے یا نماز کا وقت گزر نہ لے اور اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑے پہننے کے بعد اللہ اکبر کا بھی وقت نہ رہے گا تو اس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہا لے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزر لے اور اگر ایسے وقت خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اس کے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یونہی اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا باقی ہے تو اس حیض کے چھ دن پورے کرنے پر کر سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہو گئی۔ غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں۔ (عالمگیری) مجنونہ اور معتوہہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... دس دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھ لی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھا یا مصحف شریف چھوا یا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔ (فتح وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲...... غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصہ یا دو ایک انگلی بھول گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہو گئی مگر دوسرے سے نکاح اس وقت کر سکتی ہے کہ اس جگہ کو دھو لے یا نماز کا وقت گزر جائے اور اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصداً اس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہو سکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھول گئی تو رجعت ہو سکتی ہے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں مل کر ایک عضو ہیں اور ہر ایک عضو سے کم۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۳...... حاملہ کو طلاق دی اور اس کی وطی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا مگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں ولادت ہوئی تو رجعت ہوگئی۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ نمبر ۳۴...... نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اسے طلاق دی اور وطی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کرسکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا تو شرعاً وطی ثابت ہے اس سے انکار بیکار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وطی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کرسکتا اور اگر شوہر وطی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے تو خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کرسکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہوگئی اگرچہ دوسرا بچہ دو برس سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اس صورت میں عدت حیض سے تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وطی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... طلاق رجعی کی عدت میں عورت بناؤ سنگھار کرے جب کہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کرے گا تو تزئین نہ کرے اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرام ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لے جائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ لے جائے جب تک رجعت پر گواہ قائم نہ کرلے۔ یہ اس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو ورنہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸...... شوہر کو چاہیے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اسے خبر کردے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سنے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں۔ اور رجعت کا ارادہ ہو تو اس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۹...... عورت باندی تھی اسے طلاق دے دی اور حرہ سے نکاح کر لیا تو اس سے رجعت کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اس سے عدت میں بھی نکاح کرسکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ ہو تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوں گی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کرسکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم۔ (کتب عامہ)

حلالہ کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱...... حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی اس عورت سے وطی بھی کر لے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔ کہ اس کے لئے عدت نہیں۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲...... پہلے شوہر کے لئے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہوا یا موقوف اور وطی بھی ہوگئی تو حلالہ نہ ہوا مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولی اس سے نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر مولی نے جائز کیا تو اجازت مولی کے بعد وطی کرکے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے اور بلا وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یوہیں زنا یا وطی بالشبہہ سے بھی حلالہ نہ ہوگا۔ یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی

تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اس سے جماع کیا تو شوہر اول کے لئے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو طلاقیں دیں پھر اس کے مالک سے خرید لی یا اور کسی طرح سے اس کا مالک ہوگیا تو اس سے وطی نہیں کرسکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہولے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کرلے۔ یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مرتدہ ہو کر دارالحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ آئی اور شوہر اس کا مالک ہوگیا تو اس کے لئے حلال نہ ہوئی حلالہ میں جو وطی شرط ہے اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول حشفہ اور انزال شرط نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... دوسرا نکاح مراہق سے ہوا۔ (یعنی ایسے لڑکے سے جو بالغ نہیں مگر قریب بلوغ ہے اور اس کی عمر والے جماع کرتے ہیں) اور اس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لئے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہیے کہ نابالغ کی طلاق واقع ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انزال شرط ہے اور نابالغ میں انزال کہاں؟ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس کے قابل ہے تو وطی کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہوگیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے۔ یوہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... مجنون یا خصی سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لئے حلال ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی اور اس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اول کے لئے حلال ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں۔ عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اس نے بھی تین طلاقیں دیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کرکے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لئے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کردیا تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہوگیا تو کافی ہے۔ (فتح وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... عورت سورہی تھی یا بے ہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ آکر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اس نے جماع بھی کیا اور طلاق دے دی اور یہ عدت بھی پوری ہوچکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہوسکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اس سے نکاح کرسکتا ہے۔ (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اس سے نکاح حلال نہیں جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے۔ اور شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر اقرار کرتی ہے اور شوہر اول نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کردی جائے اور اگر شوہر اول سے نکاح ہو جانے کے بعد عورت کہتی ہے کہ میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور

شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اس نے وطی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے۔ اگر عورت اس کے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کسی عورت سے نکاح فاسد کرکے تین طلاقیں دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اس سے نکاح کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... نکاح بشرط التحلیل جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے۔ زوج اول وثانی اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی اور شرط باطل ہے اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر نکاح اس نیت سے کیا جارہا ہے کہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کرکے طلاق نہ دے تو دقت ہوگی تو اس کے لئے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اس سے یہ کہلوا لیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کرکے جماع کروں یا نکاح کرکے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے۔ اب عورت سے جماع کرتے ہی یا رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے اپنا یا میری موکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔ وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اسے اس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو ہے۔ عورت کو اختیار نہ ہوگا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... دوسرے سے عورت نے نکاح اور اس نے دخول بھی کیا۔ پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد شوہر اول کا نکاح ہوا تو اب شوہر اول تین طلاقوں کا مالک ہو گیا۔ پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اس کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہو ہی نہیں سکتا اور تین سے کم دی تھیں تو جو باقی رہ گئی ہے اسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لونڈی ہو تو اس کی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کرسکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں سے طلاق لکھی اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لئے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کرسکتی۔ (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں یا بائن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کرکے یا اپنا مال دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے غرض جس طرح بھی ممکن ہو اس سے کنارہ کشی اختیار کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے۔ یہ حکم نہیں کہ خودکشی کرلے۔ عورت جب ان باتوں پر عمل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے تو معذور ہے اور شوہر بہرحال گنہگار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہو چکی تھی یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت اجنبیہ ہوگئی لہذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کی جائے دونوں

بھولے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر حسب بیان گواہوں کو اس کا طلاق دینا اور عدت گزر جانا معلوم ہوا تو اور بات ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... شوہر تین طلاقیں دے کر انکاری ہوگیا۔ عورت نے گواہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا۔ اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ پیش کرتا ہے تو گواہی بھی مقبول نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... غیر مدخولہ کو دو طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہوں تو تین قرار پائیں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہٰذا تین طلاقیں پڑ گئیں۔ عورت ڈرتی ہے اگر اس سے کہے گی تو وہ دوسرے سے تعلیق ہی سے انکار کر جائے گا۔ تو عورت کو چاہیے حیلہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔ (عالمگیری)

ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرۃ ۲۲۶-۲۲۷)

(ترجمہ) جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے اگر اس مدت میں واپس ہوگئے (قسم توڑ دی) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کرلیا (رجوع نہ کی) تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (طلاق ہو جائے گی)

مسئلہ نمبر ۱...... ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ یا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو ماہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... قسم کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ عزوجل یا اس کی ان صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اس کی عظمت و جلال کی قسم۔ اس کی کبریائی کی قسم۔ قرآن کی قسم۔ کلام اللہ کی قسم۔ دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اس سے وطی کروں تو میرا غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے یا مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳...... ایلا دو قسم ہے۔ ایک موقت یعنی چار مہینے کا دوسرا مؤبد یعنی چار مہینے کی قید اس میں نہ ہو۔ بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جب کہ اللہ عزوجل یا اس کی ان صفات کی قسم کھائی اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔ اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہو گئی پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمین ساقط ہو گئی یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو اب اس کا کچھ اثر نہیں اور اگر مؤبد تھا یعنی ہمیشہ کی اس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کروں گا یا اس میں کچھ قید نہیں مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ان صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جزا واقع ہو جائے گی اور اگر چار مہینے گزر گئے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی مگر یمین بدستور باقی ہے۔ سہ بارہ نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائے گی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کرسکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار

مہینے قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوئی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کرے گا تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلا رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... ذمی نے ذات وصفات کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق یا عتاق پر تعلیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ وغیرہ عبادت پر تعلیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اس کے بعد مر گیا تو ایلا ساقط ہو گیا یونہی اگر اس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی ملک میں آگیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا معتدہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے۔ اجنبیہ سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اس سے ابتداءً نہیں ہو سکتا۔ یونہی اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہو سکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کر سکتا ہے۔ یونہی اجنبیہ سے ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائے گا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... ایلا کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو۔ لہٰذا مجنون و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... غلام نے اگر قسم کے ساتھ ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا اتنا صدقہ دینا لازم ہے تو ایلا نہ ہوا کہ مال کا مالک ہی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر نے ایلا کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہو گئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجنبیہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کروں گا اور یہ کہ بعض مدت کا استثناء نہ ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا تجھے اپنے بچھونے پر بلاؤں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو ایلا نہیں۔ (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو۔ اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں دیانۃً معتبر ہے۔ کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو۔ اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا بتاتا ہے تو قضاءً بھی اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، قربت نہ کروں گا، صحبت نہ کروں گا، وطی نہ کروں گا اور اردو میں بعض الفاظ اور بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لئے بولے جاتے ہیں ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اردو داں جانتا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا۔ صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار عرف پر ہے عرفاً جس لفظ کے معنی جماع کے متبادر ہوں صریح ہے اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤں گا، تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا، تیرے بدن سے میرا

بدن نہ ملے گا تیرے پاس نہ ہوں گا وغیرہا۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کئے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھتے ہی سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی۔ تو قضاءً ایلا ہے اور دیانۃً اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو یہ کام نہ کر لے۔ اور وہ کام چار مہینے کے اندر کر سکتی ہے تو ایلا نہ ہوا اگرچہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جس میں مشقت ہو۔ لہٰذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہوا مثلاً تلاوتِ قرآن، نمازِ جنازہ، تکفینِ میت، سجدۂ تلاوت، بیت المقدس میں نماز۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں ورنہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ رکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اس نے ایلا کیا ہے اور اس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو تو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہو گیا۔ اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہو گئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اس کا ایلا باطل ہو گیا اور دوسری کا باقی ہے مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مر گئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دے دی تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہو گیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کروں گا مگر فلانی یا فلانی سے تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اپنی دو عورتوں کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا۔ تو ایک سے ایلا ہوا پھر ایک سے وطی کر لی، ایلا باطل ہو گیا اور کفارہ واجب ہے اور اگر ایک مر گئی یا مرتدہ ہو گئی یا اس کو تین طلاقیں دے دیں تو دوسری ایلا کے لئے معین ہے۔ اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو طلاق بائن پڑ گئی، اسے اختیار ہے جسے چاہے اس کے لئے معین کرے، اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کا اختیار نہیں۔ اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی۔ مدت کے بعد کرنے کا اسے اختیار ہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہو گئیں۔ اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳......اور اگر کہا کہ تم دونوں میں سے کسی سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے۔ چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہوگئی اور ایک سے وطی کرلی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴......اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا۔ تو ایلا نہیں ہاں عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے پھر اگر لونڈی کو آزاد کرکے اس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک حرہ دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے۔ دو مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو طلاق بائن ہوگئی۔ اس کے بعد دو مہینے گزر گئے تو حرہ بھی بائن۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵......اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک بائن ہوگئی اور شوہر کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے طلاق معین کرے۔ اور اب دوسری سے ایلا ہے۔ اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی بائن ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار مہینے گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶......جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اس سے ایلا نہیں ہوسکتا۔ اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہوسکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہونے تھے کہ عدت ختم ہوگئی تو ایلا ساقط ہوگیا اور اگر ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی تو ہوگئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اس سے پھر نکاح کرلیا تو ایلا بدستور باقی ہے۔ یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہوجائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷......یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا دو مہینے اور دو مہینے تو ایلا ہوگیا اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ ان دو مہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں جماع کرے گا تو قسم کا کفارہ لازم ہے اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن پھر فوراً کہا واللہ اس دن بھی قربت نہ کروں گا۔ تو ایلا ہوگیا۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸......اپنی عورت سے کہا کہ تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہوگیا۔ اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہوگئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹......یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کردینا ہے تو ایلا ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰......یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے۔ چار مہینے گزر گئے۔ اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا۔ قاضی نے تفریق کردی پھر اس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کردیے۔ قاضی فیصلہ کرے گا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہوجائے گا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱......اپنی عورت سے کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا۔ ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی۔ پھر ایک دن اور گزرا تو ایک پڑی تیسرے دن پھر ایک اور پڑی۔ اب بغیر حلالہ اس سے نکاح میں نہیں آسکتی۔ حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہا اور نیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار بار قسم کھانا تشدید کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسمیں تین لہٰذا اگر قربت کرے گا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یا ایک دفعہ تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کر لیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہو گیا اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگرچہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا ہے تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کروں گا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن۔ یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب بھی جماع کرے گا اس وقت سے ایلا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳...... عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے۔ شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا تو ایلا نہ ہوا اگرچہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جس کی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہو گیا۔ مثلاً رجب کے مہینے میں کہا واللہ میں تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ کروں گا مگر فلاں جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچے کے دودھ چھڑانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ سے زیادہ باقی ہیں۔ تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یونہی اگر وہ کام مدت کے اندر تو ہو سکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہے گا جب بھی ایلا ہے۔ مثلاً قربت نہ کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے یا میں مر جاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مار ڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے مار ڈالوں یا میں تجھے تین طلاقیں دے دوں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵...... یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کروں گا یہاں تک آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال یمین کا خروج ہو یا دابۃ الارض ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلا ہو جاتے ہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶...... عورت نابالغہ ہے اس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تجھے حیض نہ آئے۔ اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک حیض نہ آئے گا تو ایلا ہے یونہی اگر عورت آئسہ ہے اس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دے کر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کرے گا تو کفارہ بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... قربت کو ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہ جب تک آسمان کو نہ چھولوں تو ایلا ہو گیا۔ اگر کہا کہ جماع نہ کروں گا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر بارھوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... صحت کی حالت میں ایلا کیا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا جاتا رہا۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۴۰...... ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت صغیرہ ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا یہ نامرد ہے یا اس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عورت اتنے فاصلے پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قید خانہ میں وطی نہیں کر سکتا اور قید بھی ظلماً ہو یا عورت جماع نہیں کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اس کو اس کا پتا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے۔ مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کر لیا یا ایلا کو باطل کر دیا یا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہے گا۔ یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق یا موبد تو وہ بحالہ باقی

ہے جب وطی کرے گا کفارہ لازم آئے گا اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وطی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہو گیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے وطی ضروری ہے۔ (تبیین و درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۴۱:...... اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کر سکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورا ہونے میں چار مہینے کے عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کہ حق ادا کر کے قید سے رہائی پا سکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچ جائے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲:...... وطی سے عاجز نے دل سے رجوع کر لیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳:...... جس وقت ایلا کیا اس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہو گیا تو اب رجوع کے لیے وطی ضرور ہے۔ مگر جب کہ ایلا کرتے ہی بیمار ہو گیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور ابھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہو گئی اب یہ اچھا ہو گیا تو زبانی رجوع ناکافی ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴:...... زبان سے رجوع کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دے دی تو رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کر لیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہو گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵:...... شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی یا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کی تو رجوع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶:...... اگر حیض میں جماع کر لیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷:...... اگر ایلا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں۔ تعلیق کے وقت کا لحاظ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸:...... مریض نے ایلا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دو ایلا ہیں اور دو قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں۔ اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کر لیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بیمار رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہو گیا تو وہ رجوع کرنا بیکار ہو گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو طلاقیں واقع ہوں گی اور اگر جماع کر لے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہو گیا تو اب دوسرے کے لیے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضروری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹:...... مدت میں اگر زوج و زوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول ہے مگر عورت کو جب اس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اسے اجازت نہیں کہ اس کے ساتھ رہے جس طرح ہو سکے مال وغیرہ دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے اور مدت کے اندر جماع کرنا بتاتا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اس کی تصدیق نہ کرے اس کا قول نہ مانیں۔ (عالمگیری و جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰:...... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا اسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہو گیا۔ یوہیں اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلق کیا تو مجلس میں اس کے چاہنے سے ایلا ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱:...... عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی تو ظہار ورنہ طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یمین ہے۔ شوہر نے زبردستی یا اس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲......اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مردار یا گوشت خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۳......عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی بلکہ یہ جھوٹ ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۴......اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی دوسری میں تین کی۔ تو جیسی نیت کی اس کے موافق حکم دیا جائے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ ۲، البقرۃ: ۲۲۹)

تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں اپنی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلا دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھیں تو وہی لوگ ظالم ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث......صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور وہ دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی۔ (یعنی باوجود خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں)۔ ارشاد فرمایا اس کا باغ (جو مہر میں تم کو دیا ہے) تم واپس کردو گی۔ عرض کی ہاں۔ حضور ﷺ نے ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا باغ لے لو اور طلاق دے دو۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ نمبر ۱......مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ عورت کا قبول کرنا شرط ہے۔ بغیر اس کے قبول کیے خلع نہیں ہوسکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲......اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کرلیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اس کا دینا لازم ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۳......اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴......جو چیز مہر ہوسکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہوسکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہوسکتی وہ بھی بدل خلع ہوسکتی ہے۔ مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کرسکتے ہیں مگر مہر نہیں کرسکتے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کرلیا تو طلاق بائن ہو جائے گی لہٰذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرط خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۶...... خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو رجوع کر سکتی ہے اور اپنے لئے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے بخلاف بیع کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک مجلس کی بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائے گا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷...... خلع چونکہ معاوضہ ہے لہٰذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اس لفظ کے معنی کو سمجھ کر ہو بغیر معنی سمجھے اگر محض لفظ بول دے گی تو خلع نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے۔ لہٰذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کر سکتا کہ اہل طلاق نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو۔ لہٰذا اگر عورت کو طلاق بائن دے دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اس سے خلع نہیں ہو سکتا۔ یوہیں اگر نکاح فاسد ہوا ہے یا عورت مرتدہ ہو گئی جب بھی خلع نہیں ہو سکتا کہ نکاح ہی نہیں خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہو سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔ (بدائع)

مسئلہ نمبر ۱۰...... شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں۔ تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا۔ یا کہا تو صحیح ہو گیا۔ یوہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دے دے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح کے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کر دی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائے گا۔ یوہیں عورت کے بچہ ہو تو اس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف ساقط نہ ہوں گے ہاں اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لئے کوئی وقت معین کر دیا ہے تو ساقط ہو جائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے اگر اس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال ہو گیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کرے گی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا دونوں ٹھہرے ہیں تو کپڑے کا مطالبہ نہیں کر سکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... خلع کسی مقدار معین پر ہو اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کر دے۔ اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا

اور اگر لے سکتا اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا تو شوہر سے کل مہر ساقط ہوگیا اور اگر عورت مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳:...... عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اس کے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یوہیں اس اسباب کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے معلوم ہوا کہ اس کا اسباب اس کے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائے گا۔ مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴:...... جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اس کا کچھ مجھ پر نہیں چاہیے تو اس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوئی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۵:...... یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کر ڈالا یا ہبہ کرکے قبضہ دلا دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کرسکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل دے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۶:...... عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہوگیا پہلا نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷:...... بغیر مہر نکاح ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی کی تو یہ زیادتی باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸:...... خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوج اپنی طرف سے نکاح کرادے اور اس کا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹:...... شراب و خنزیر و مردار وغیرہ کسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑ گئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں۔ اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یوہیں اگر عورت نے کہا کہ میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہو جائے گا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑے گا۔ یوہیں اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور ہاتھ میں جو کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جواہرات ہوں تو عورت پر دینا لازم ہوگا۔ اگرچہ عورت کو یہ علم نہ تھا کہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰:...... میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں ان کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) مگر اردو میں چونکہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور یہ صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ میں ایک ہی روپیہ ہے جب بھی دو دے۔

مسئلہ نمبر ۲۱:...... اگر یہ کہا کہ اس گھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں ان کے بدلے خلع کر اور حقیقتاً ان میں کچھ نہ تھا یہ بھی اس کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اس جاریہ یا بکری کے پیٹ میں جو ہے اس کے بدلے میں اور کمتر مدت حمل میں نہ جنی تو مفت طلاق واقع ہوگئی اور کمتر مدت حمل میں جنی تو وہی خلع کے بدلے ملے گا۔ کمتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ مہینے۔ یوہیں اگر کہا اس درخت میں جو پھل ہیں ان کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲:...... کوئی جانور گھوڑا، خچر، بیل وغیرہ بدل خلع قرار دیا اور اس کی صفت بھی بیان کردی تو اوسط درجہ کا دینا واجب آئے گا

اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ اس کی قیمت دے دے۔ اور جانور کی صفت نہ بیان کی ہو تو جو کچھ مہر میں لے چکی ہے وہ واپس کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا۔ تو اگر وہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا تھا تو طلاق بائن واقع ہوگئی و مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ جب تک عورت قبول نہ کرے۔ اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق نہ تھی تو اس کی بات مانی نہ جائے۔ (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۴...... بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگا دی کہ میں اس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا تاوان میرے ذمہ نہیں۔ تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اس میں کوئی عیب ہو تو میں بری ہوں۔ تو یہ شرط صحیح ہے۔ (درمختار ردالمحتار)۔ جانور گم شدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر۔ شوہر نے کہا کہ تجھ کو طلاق ہے تو یہ اس کا جواب سمجھا جائے گا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اس کا قول مان لیا جائے گا اور طلاق مفت واقع ہوئی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کر لیا جائے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دی تھی۔ تو شوہر سے دریافت کریں اگر اس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کو بیچی۔ عورت نے اسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع۔ یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اس نے قبول کی ہاں اگر اس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوئی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷...... لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقہ عدت کے بدلے خریدا۔ عورت نے کہا ہاں خریدا۔ پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا۔ اس نے کہا ہاں تو خلع ہو گیا اور شوہر تمام حقوق سے بری ہو گیا اور اگر خلع کرانے کے لیے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلوائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... لفظ بیع سے خلع ہو تو اس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ ذکر نہ ہو کہ ان حقوق کے بدلے بیچا۔
(خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹...... شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں۔ عورت نے کہا خریدیں۔ تو طلاق واقع نہ ہوئی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خرید اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہوگئیں اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۰...... عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقہ عدت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا۔ شوہر نے کہا۔ میں نے خریدا اٹھ جا وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدید نکاح کرے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۱...... عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بیچی اور عوض کا ذکر نہ کیا۔ عورت نے کہا میں نے خرید لی تو رجعی پڑے گی اور اگر یہ کہا میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدا تو بائن پڑے گی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۲...... عورت نے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کو طلاق بیچی۔ اس کو تین بار کہا۔ آخر میں عورت نے کہا میں نے خرید لی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادے سے تین بار کہا تھا تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور عورت کو صرف تین ہزار

دیے ہوں گے تو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری تیسری پر مال واجب نہیں ہو سکتا اور چونکہ صریح ہیں لہٰذا بائن کو لاحق ہوں گی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۳...... مال کے بدلے میں طلاق دی اور عورت نے قبول کرلیا تو مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دے دے۔ شوہر نے اسی مجلس میں ایک طلاق دے دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اور مجلس سے اٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوئی اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے ہزار پائے گا اور اگر عورت نے کہا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے۔ عورت نے اسی مجلس میں قبول کرلیا تو ہزار روپے واجب ہوں گے۔ اور طلاق ہوگئی ہاں اگر عورت سفیہہ ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے رقم ادا کی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷...... اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سو اشرفیوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کرلیا تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸...... اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانچ سو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور ہر ایک پر پانچ سو لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقط ہوگئے کہ قبل دخول طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانچ سو شوہر سے واپس لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہو جائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں۔ اس نے قبول کرلیں تو تین ہی واقع ہوں گی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی نہ ہوئی اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوگئیں اور اگر ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۴۲...... عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے۔ شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہوگئیں اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کے کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لا کر رکھ دے گی اس وقت طلاقیں واقع ہوں گی اگرچہ شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے

لینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴:...... دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا۔ اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵:...... عورت کہتی ہے کہ میں نے ہزار روپے کے بدلے تین طلاقوں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے ایک ہی کو کہا تھا۔ تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فبہا ورنہ عورت کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶:...... شوہر کہتا ہے کہ میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا۔ عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا۔ تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر اور اگر شوہر کہتا ہے کہ میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کی۔ عورت کہتی ہے کہ میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷:...... عورت کہتی ہے کہ میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا۔ شوہر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ ہزار کے بدلے۔ تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کئے تو شوہر کے گواہ قبول کئے جائیں گے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے کے خلع ہوا۔ اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸:...... عورت کہتی ہے کہ میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاق کو کہا تھا تو نے ایک دی۔ شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں۔ اگر اسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا۔ اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب مگر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہوگئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹:...... عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کئے تو گواہ مقبول ہیں اور بدل خلع واپس کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰:...... شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا۔ عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہوگئی۔ رہا مال اس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱:...... زن و شوہر میں اختلاف ہوا عورت کہتی ہے کہ تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے دو بار۔ اگر یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہو اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ دو ہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں۔ دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲:...... مرد نے کسی سے کہا تو میری عورت سے خلع کر تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳:...... عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لئے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پر وکیل نے اپنی طرف اضافت کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائے گا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا اور نہ وکیل سے بدل خلع مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کی اور اسباب ہلاک ہو گئے تو وکیل اس کی قیمت ضمانت دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴:...... مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے۔ اس نے مال پر خلع یا مال پر طلاق دی اور عورت مدخولہ

ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵......عورت نے کسی کو خلع کے لئے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح نہیں اور قاصد بھیجا تھا اور اس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶......لوگوں نے شوہر سے کہا کہ تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا۔ شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا۔ عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہوگئی اور بدل خلع انہیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوج مدعی ہے کہ عورت نے انہیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہوگئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوج مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷......باپ نے لڑکی کا اس کے شوہر سے خلع کرایا۔ اگر لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن ہو اور خبر پہنچنے پر جائز کر دیا جب بھی ہو گیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مہر لے گی اور شوہر اس کے باپ سے۔ اور اگر نابالغہ لڑکی کا اس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گی مگر نہ تو مہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر نابالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا اور روپے باپ کو دینے ہوں گے۔ اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دے گی تو اگر لڑکی سمجھ والی ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح سے جدا کر دیتا ہے تو اس کے قبول پر موقوف ہے۔ قبول کر لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر نابالغہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہو جائے گا اور اگر لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۵۸......نابالغہ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ والی ہے تو طلاق ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹......نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا باپ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰......عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مر گئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پائے گا اور اگر اس بدل کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پائے گا اور اگر عدت کے بعد مری تو بدل خلع لے لے گا جب کہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے۔ رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی تہائی کا شوہر حقدار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

ظہار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲)

اور وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں، اور وہ بیشک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱...... ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

مسئلہ نمبر۲...... ظہار کے لئے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف با سلام ہوا تو اس پر کفارہ لازم نہیں۔ یوہیں نابالغ و مجنون یا بوہرے یا مدہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳...... زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں آزاد ہو یا باندی مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد مدخولہ یا غیر مدخولہ مسلمہ ہو یا کتابیہ یا بالغہ ہو یا نابالغہ بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا۔ عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴...... اپنی باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوءہ ہو یا غیر موطوءہ۔ یوہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لئے نکاح کیا یا ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یوہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت کو طلاق بائن دے دی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵...... جس عورت سے تشبیہ دی اگر اس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لئے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۶...... زوجہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا ملک یا سبب ملک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۷...... عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۸...... عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو محارم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ پاؤں یا ران کی تشبیہ دی تو نہیں۔ یوہیں اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جس کی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔ (جوہرہ، خانیہ وغیرہما)

مسئلہ نمبر۹...... محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے لہٰذا ماں بہن پھوپھی لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جب کہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوہیں جس عورت سے اس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰...... محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاءً تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۱...... عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۲...... عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ تو نیت دریافت کی جائے گی اگر اس کے اعزاز کے لئے کہا تو کچھ نہیں

اور طلاق کی نیت سے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں کلام کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہوگیا۔ ہر ایک کے لئے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہوگیا۔ یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کردیا تو دوسری سے بھی ظہار ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دے لے اس وقت تک اس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا اس کو چھونا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے کے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔ کفارہ سے پہلے جماع کرلیا تو توبہ کرے اور اس کے لئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اس سے نکاح کیا تو اب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر کے بعد اس سے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اسے تین طلاقیں دی ہوں۔ یوہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز بھی تھی ظہار کے بعد خرید لی اور اب نکاح باطل ہوگیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر عورت مرتدہ ہوگئی اور دار الحرب کو چلی گئی پھر قید کرکے لائی گئی اور شوہر نے خرید لی یا شوہر مرتد ہوگیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر ظہار کسی خاص وقت کے لئے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے۔ قاضی مجبور کرے گا کہ کفارہ دے کر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اس کا کہنا مان لیں جب کہ اس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے ہوں اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے۔ بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا تو مان لیں گے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... پورے رجب اور پورے رمضان کے لئے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا اور رجب میں کفارہ دیا یا رمضان میں، شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں۔ یوہیں اگر ظہار کیا اور کسی دن کا استثنا کیا تو اس دن کفارہ نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔ (درمختار)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ
بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ

يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ۲۸ المجادلۃ ۲،۳)

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث: ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ و حاکم نے روایت کی کہ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لئے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ ارشاد فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا: تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو۔ عرض کی اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں۔ حضور ﷺ نے فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ زنبیل دے دو کہ مساکین کو کھلائے۔

مسئلہ نمبر ۱...... ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مر گئی تو واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے۔ مسلمان ہو یا کافر بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچے کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳...... پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا اور اگر درمیان میں جماع کرلیا تو ادا نہ ہوا۔ اور اگر غلام مشترک ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو ادا نہ ہوا اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اس کے حصہ کی قدر روپے دے اور کل غلام اس کی طرف سے آزاد ہوگا۔ مگر کفارہ ادا نہ ہوگا۔ یوہیں دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا اور دوسرا عورت تو نکاح ہمیشہ حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہوجائے گا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بے اختیار اس کی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہوگیا تو اگرچہ اس نے کفارے کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر باختیار خود اپنی ملک میں (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعے سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہوگیا۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۷...... جو غلام گروی یا مدیون ہے اسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہوگیا۔ یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہوجائے گا اور اگر بالکل اس کا پتا معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مرگیا تو نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنس منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے سننے بولنے پکڑنے چلنے کی اس کی قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائے گا لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اس کو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لُنجا یا فالج کا مارا ہوا ہو یا دونوں ہاتھ بے کار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۹...... اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک بایاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو انگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا خصیتین یا عضو تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوؤں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا یا چندھا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اس کو کفارے میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اس کے مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا اور مدبر و ام ولد نہیں۔ مکاتب جس نے بدل کتابت کچھ ادا نہ کیا ہو یا کچھ ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا مگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اس کے کہنے سے مثلاً اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری طرف سے اتنے پر آزاد کر دے تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... ظہار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے۔ اس نے دو غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے پھر اسے کفارۂ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہو جائے گا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے یہ کہا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارے میں آزاد ہے تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون ہے اور دین ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو نہ عید الفطر نہ عید الاضحیٰ نہ ایام تشریق ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے مگر ایام منہیہ میں اسے بھی اجازت نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لیے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہوا اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... روزوں سے کفّارہ ادا ہونے میں شرط ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے کافی نہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا۔ اگر فوراً توڑ دے گا تو اس کی قضا نہیں البتہ کچھ دیر بعد توڑے گا تو قضا لازم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کفّارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر یا دن رات میں سے وطی کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... یہ احکام جو کفّارہ کے متعلق بیان کئے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفّارہ کے یہی احکام ہیں مثلاً قتل کا کفّارہ یا روزۂ رمضان توڑنے کا کفّارہ۔ قسم کا کفّارہ مگر قسم کے کفّارے میں تین روزے ہیں اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوں گے کفّارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے در پے کی شرط ہو مثلاً پے در پے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفّارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں۔ بلکہ جتنے باقی ہوں ان کا رکھنا کافی ہے ہاں اگر اس حیض کے بعد آئسہ ہو گئی یعنی اب ایسی عمر ہو گئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفّارہ میں عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار وغیرہ کے کفّاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفّارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کر لی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یونہی ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھا لیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اس کے تصرفات روک دیئے گئے ہوں تو ان سب کے لئے کفّارے میں روزے رکھنا متعین ہے ان کے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہٰذا غلام کے آقا نے اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہو اور کفّارہ کے روزوں سے اس کا آقا منع نہیں کر سکتا اور اگر غلام نے کفّارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور اسے اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقۂ نفل ہوگا اور کفّارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقۂ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر اباحت کافی نہیں اور انہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقۂ فطر دے سکتے ہیں۔ جن کی تفصیل صدقۂ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلا دے اور شام کے لئے قیمت دے دے یا شام کو کھلا دے اور صبح کے کھانے کی قیمت دے دے یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلا دے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دے دے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع

جو دے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴......کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اس کا کھلانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر ہے اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵......ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقۂ فطر اسے دے دیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا یا ایک دفعہ میں یا سب دفعہ کر کے یا اس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیدئے یا دو دو صاع جو تو صرف تیس کو دینا قرار پائے گا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیے ہوں اور دو دنوں میں دیئے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶......ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیئے تو ضروری ہے کہ ان میں ہر ایک کو پاؤ پاؤ صاع اور دے اور اگر ان کے عوض میں اور ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷......ایک سو بیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸......اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کئے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں ساٹھ مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دے دیئے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارے میں دیئے پھر انہیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیئے تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹......دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دیئے یا چار ماہ کے روزے رکھ لئے یا ایک سو بیس مسکینوں کا کھانا کھلا دیا تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا۔ اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جب کہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اسے اختیار ہے کہ جس کے لئے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جب کہ کافر کو آزاد کیا ہو تو ظہار کے لئے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰......دو قسم کے کفارے ہیں۔ اور ساٹھ مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دے دیئے تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱......نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲......ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے اور اگر پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا باقیوں کو کھلا دے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳......دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ جو صرف ہو گا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴......جس کے ذمہ کفارہ تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ وارث نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیئے تو ہو جائے گا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔ (ردالمحتار)

لعان کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (پ ۱۸، النور: ۶ تا ۹)

اور وہ جو اپنی عورتوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو۔ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہو۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اس کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ سنو! تمہارا سردار کیا کہتا ہے۔ بے شک وہ غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔

حدیث ۲: یہ اللہ ﷻ کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ صحیحین میں انہیں سے مروی کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور ﷺ سے عرض کی کہ میری عورت سے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا انچنبا ہے۔ (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں ہے) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی سرخ۔ فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے۔ عرض کی چند بھورے بھی ہیں۔ فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آ گیا۔ عرض کی کہ شاید رگ نے کھینچا ہو یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہو گا اس کا اثر ہو گا۔ فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو۔ اتنی بات پر اسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور ﷺ نے وہی جواب دیا پھر ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بے شک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچائے۔ اسی وقت جبریل علیہ السلام اترے اور وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ (پ ۱۸، النور: ۶) نازل ہوئی۔ ہلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائے گی۔ اس پر وہ کچھ رکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑے ہو کر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اس نے ادا کر دیا۔

حدیث ۴: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور ﷺ نے لعان کے وقت مرد کو نصیحت

وعظ کیا اور یہ فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ پھر عورت کو بلا کر نصیحت وعظ کیا اور اسے بھی یہی خبر دی اور روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملے گا۔ اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔

حدیث ۵...... ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا۔ (1) نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور (2) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے اور (3) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے اور (4) باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔

مسائل فقہیہ: مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف (تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ بالغہ مسلمہ عفیفہ ہو تو لعان کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں۔ پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو۔ اور ہر بار لفظ "اس" سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت شرط ہے اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں تو لعان نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱...... لعان کے لئے چند شرطیں ہیں (1) نکاح صحیح ہو۔ اگر اس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے۔ اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔ (2) زوجیت قائم ہو خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہو سکتا اگرچہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا۔ یونہی اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مر جانے کے بعد تو لعان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں (3) دونوں آزاد ہوں۔ (4) دونوں عاقل ہوں (5) دونوں بالغ ہوں (6) دونوں مسلمان ہوں (7) دونوں ناطق ہوں یعنی ان میں کوئی گونگا نہ ہو۔ (8) ان میں کسی پر حد قذف نہ لگائی گئی ہو (9) مرد نے اپنے اس قول پر گواہ نہ پیش کئے ہوں۔ (10) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اس کے ساتھ متہم ہو لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی ناواقفی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عفیفہ نہیں۔ یونہی اگر نکاح فاسد کر کے اس سے وطی کی تو عفت جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ حقیقۃً وہ ولد الزنا نہیں ہے یہ صورت متہم ہونے کی ہے اس سے بھی عفت جاتی رہتی ہے اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض و نفاس وغیرہ میں ان میں وطی حرام ہے۔ وطی کی تو اس سے عفت نہیں (11) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اس کی جو اولاد اس کے نکاح میں پیدا ہوئی اس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یہ جو بچہ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اس کو کہتا ہو کہ یہ اس کا نہیں (12) دار الاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔ (13) عورت قاضی کے پاس اس کا مطالبہ کرے۔ (14) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دو مرد گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... لعان میں تمادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانہ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہو گا ہر وقت مطالبہ کا اس کو اختیار باقی ہے۔ لعان معاف نہیں ہو سکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اس کو معاف کر دیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں

دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دے گا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر عورت نے کچھ لے کر صلح کرلی تو لعان ساقط نہ ہوا۔ جو لیا ہے واپس کرکے مطالبہ کرنے کا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہیے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... عورت کے مرجانے کے بعد اس کو تہمت لگائی اور اس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جس کے نسب میں اس کی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حد قذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولادیں ہیں تو حد قائم نہیں کی جاسکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... مرد عورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک ہو تو ہوسکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھلائی جائے اور اگر قسم کھلائی گئی اس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ لعان کرے یا کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کرلئے تو ضروری ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہوسکتا نہ بوجہ تہمت لگانے سے شوہر پر قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ فقط اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرائط اقرار زنا حد قائم ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... شوہر کے قابل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اس پر حد قذف لگائی جاچکی ہے تو حد قذف قائم کی جائے بشرطیکہ عاقل بالغ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا باندی یا محدودۃ القذف ہے یا وہ ایسی ہے کہ اس پر تہمت لگانے والے کے لئے حد قذف نہ ہو یعنی عفیفہ نہ ہو تو شوہر پر حد قذف نہیں بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عفیفہ نہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور اگر دونوں محدود القذف ہوں تو شوہر پر حد قذف ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... اگر عورت سے کہا کہ تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے نہ شوہر پر حد قذف۔ اور اگر کہا تو نے حالت کفر یا جب تو کنیز تھی اس وقت زنا کیا تھا یا کہا پچاس برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر اتنی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... عورت سے کہا کہ اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں ان میں لعان ہوگا۔ اور اگر کہا تو نے حرام کاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حاکم الاسلام تفریق کردے گا اور اب طلاق بائن ہوگی لہٰذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے۔ ایلا و ظہار کرسکتا ہے دونوں میں کوئی مرجائے تو دوسرا اس کا ترکہ پائے گا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں علیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائے گی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ

عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کر دی تو ہو گئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہو گیا یا معزول ہو گیا اور دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳...... تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر دی تو تفریق ہو گئی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق کی جاتی ہے) تفریق کر دی تو جدائی ہو گئی اور قاضی حنفی نے ایسا کیا تو اس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اس کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اسے حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں گونگے یا مرتد ہو گئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہو گیا۔ لہٰذا قاضی اب تفریق نہ کرے گا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہو گیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہٰذا تفریق کر دے گا اور اگر بہرا ہو گیا جب بھی تفریق کر دے گا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بہرا ہو گیا یا عورت بہری ہو گئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لیے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہو گیا۔ تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کر دے گا۔ یوہیں اگر بعد لعان چل دیے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کر دے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... لعان کے بعد اگرچہ ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اس عورت سے وطی اور دواعی وطی حرام ہے اور تفریق ہو گئی تو عدت کا نفقہ و سکنیٰ یعنی رہنے کا مکان پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہو گیا اسی شوہر کا ہو گا اور اگر دو برس کے اندر پیدا ہوا اور اگر عدت اس عورت کے لیے نہ ہو اور چھ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اسی شوہر کا قرار پائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر شوہر نے اس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں اور لعان ہوا تو قاضی اس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کر دے گا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہو گا بشرطیکہ علوق ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صلاحیت لعان ہو۔ لہٰذا اگر اس وقت باندی تھی اب آزاد ہے یا اس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منتفی نہ ہوگا اس واسطے کہ اس صورت میں لعان ہی نہیں اور اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہو گا اور نسب منتفی نہیں ہو سکتا ہے یوہیں اگر دو بچے ہوئے اور ایک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کر دیا یا لعان سے پہلے ایک مر گیا تو اس مردہ کا نسب منتفی نہ ہوگا۔

نسب منتفی ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔ (1) تفریق (2) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد ہو، دو دن کے بعد انکار نہیں کر سکتا۔ (3) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کر چکا ہو اگرچہ دلالۃً اقرار ہو مثلاً اس کو مبارکباد دی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اس کے لیے کھلونے خریدے۔ (4) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔ (5) تفریق کے بعد اسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہوا یعنی چھ مہینے کے اندر (6) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچے پر گرا اور یہ مر گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ اس بچہ کے باپ کے عصبہ اس کی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہو گا اور نسب منقطع نہ ہو گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... لعان و تفریق کے بعد پھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہو گئی تو اب باہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگرچہ صراحتاً یہ نہ کہا کہ

میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا اور اس نے مال چھوڑا اس کے لینے کے لئے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حدِ قذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اس عورت سے اب ہو سکتا ہے اور اگر حدِ قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے یوہیں اگر بعد لعان تفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حدِ قذف قائم ہوئی یا عورت نے اس کی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اس وقت جائز ہوگا جب کہ چار بار ہو اور حد و لعان ساقط ہونے کے لیے ایک بار تصدیق کافی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اس حمل کو شوہر سے نفی نہ کرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی۔ اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر فقط اتنا ہی کہا کہ تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حدِ قذف۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ! تو لعان نہیں بلکہ حدِ قذف ہے اور اگر کہا کہ اے زانیہ! تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حدِ قذف۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... عورت سے کہا اے زانیہ زانیہ کی بیٹی۔ تو عورت اور اس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی۔ اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دے کر حدِ قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط ہو جائے گا اور ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا۔ پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حدِ قذف قائم کریں گے اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کیے تو ماں کی تہمت پر حدِ قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط اور صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعان ہوگا۔ یوہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان و حد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہو پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہٰذا لعان ہے اور اگر یہ کہا کہ نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... عورت سے کہا کہ میں نے تجھے بکر نہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعان۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... اولاد سے انکار اس وقت صحیح ہے جب مبارکباد دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت رضا سمجھا جائے گا اب بھی نفی نہیں ہو سکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب سے خبر ہوئی نفی کے لئے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے۔ شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... دو بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے گی اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہرحال دونوں ثابت النسب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مر گیا اور اس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اس کو اپنا پوتا، پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور بچہ کو حرامی کہا اس پر حدِ قذف قائم

ہوئی تو اب اس کا نسب ہے اور کبھی منتفی نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہو گیا تو نسب منتفی نہ ہوگا۔ حد واجب ہو یا نہیں۔ یوہیں اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منتفی نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... نکاح کیا مگر ابھی دخول نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا۔ شوہر نے اس سے انکار کیا تو لعان ہو سکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت سے منتفی کر دیا گیا ہے بعض باتوں میں اس کے لیے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لیے گواہی دے تو مقبول نہیں نہ باپ کی گواہی اس کے لیے مقبول نہ وہ اپنے باپ کو زکاۃ دے سکے نہ باپ اس کو اور اس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہو سکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہو سکتا اور اگر باپ نے اس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اس کا نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔
(عالمگیری، درمختار)

عنین کا بیان

فتح القدیر میں ہے عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مرافعہ سے ایک سال کی مدت دی جائے اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے اور حسن بصری و شعبی و ابراہیم نخعی و عطاء و سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... عنین اس کو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور وہ عورت کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے اور بعض سے نہیں یا ثیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں کر سکتا ہے اس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقۃً ایسا ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲...... اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اس کی مقدار عضو داخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر کا حکم جاری نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کے لیے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں خود بھی قصوروار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... مرد کا عضو تناسل و انثیین یا صرف عضو تناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کر دی جائے گی۔ اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی۔ اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہو گئی فبہا ورنہ تفریق کر دی جائے۔ عضو تناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام معتاد تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا۔ اس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعویٰ کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغہ نہ ہولے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... ایک بار جماع کرنے کے بعد اس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عنین ہو گیا تو اب تفریق نہیں کی جا سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... شوہر کے خصیے کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ ہوتا ہو تو عنین ہے اور عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعویٰ کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے۔ اگر اقرار کر لے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جدائی کی خواستگار ہے تو قاضی اس کو طلاق دینے کو کہے۔ اگر طلاق دے دے تو فبہا ورنہ قاضی تفریق کر دے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۹...... عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت ثیب ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں۔ قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا، انکار کرے تو ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں۔ اگر یہ عورتیں اسے ثیب بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی ثیب تو کسی اور سے تحقیق کرائیں۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہوگا۔ دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اس نے مہلت بھی دے دی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یوہیں عورت کا خود مہلت دینا بیکار ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... سال سے مراد اس مقام پر شمسی سال ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج کے سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے حج اور غیبت کا زمانہ اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب نہ ہوگا۔ اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہولے قاضی میعاد مقرر نہ کرے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر عنین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی جبکہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک کہ تندرست نہ ہولے اگرچہ مرض زمانہ دراز تک رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہولے میعاد مقرر نہ کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت مجنونہ ہے اور شوہر عنین تو ولی کے دعویٰ پر قاضی میعاد مقرر کرے گا اور تفریق کر دے گا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت ثیب تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں۔ اس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہو گیا اور قسم سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ تفریق چاہے تو تفریق کر دیں گے۔ اور اگر عورت اپنے کو بکر کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... عورت کو قاضی نے اختیار دیا اس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اسے اٹھا دیا یا ابھی اس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اٹھ کھڑا ہوا تو ان سب صورتوں میں عورت کا خیار باطل ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... تفریق قاضی طلاق بائن قرار دی جائے گی اگر خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائے گی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ ملے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آکر پھر دعویٰ کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضامندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضروری نہیں جب چاہے دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہو جائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہو گیا یا اس کا انتقال ہو گیا اور دوسرا اس کی جگہ مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ قاضی اول نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہو چکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کرے گا بلکہ اسی پر عمل کرے گا جو قاضی اول نے کیا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہے اور تفریق کے بعد اقرار کیا تو باطل نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... تفریق کے بعد اس عورت نے پھر اسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعویٰ تفریق کا حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون جذام برص یا عورت میں عیب ہو کہ اس کا مقام بند ہو یا اس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہو گئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہو تو عورت کو دعویٰ کا حق نہیں۔ (عالمگیری)

عدت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (پ۲۸ الطلاق ۱)

اے نبی لوگوں سے فرما دو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے وقت کے لئے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ عدت میں عورتوں کو ان کے رہنے کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں اور فرماتا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۲ البقرۃ ۲۲۸)

طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں یہ حلال نہیں کہ وہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۗ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (پ۲۸ الطلاق ۴)

اور تمہاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنھیں حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (ترجمۂ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پ۲، البقرۃ ۲۳۴)

تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ نیز اسی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر مباہلہ کر سکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔ امام مالک و شافعی رحمہما اللہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور شوہر مردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱......نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲......نکاح زائل ہونے کے بعد اس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو۔ زانیہ کے لیے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳......جس عورت کا مقام بند ہے اس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴......عورت کو طلاق دی بائن یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ ہو گیا اگرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور ان صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اس کے مولیٰ کا انتقال ہو گیا یا اس نے آزاد کر دیا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵......ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حساب سے بالغ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آتا تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔

مسئلہ نمبر ۶......اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہو اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوے ہوں گے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷......عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایاس کو نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے۔ جب تک تین حیض نہ آلیں یا سن ایاس کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہو سکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزار رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آگیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جب تک تین حیض نہ آلیں عدت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۹...... جس عورت سے نکاح فاسد ہوا اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شبہۃً وطی ہوئی اس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔ (جوہرہ وغیرہ) اور وہ عورت کسی کی باندی ہو تو عدت دو حیض ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خرید لی تو نکاح جاتا رہا مگر عدت نہیں یعنی اس کو وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ دو حیض نہ گزر لیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اپنی عورت کو جو کنیز تھی خرید لیا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کر دیا تو اس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ کا سا سوگ کرے۔ اور اگر ایک بائن طلاق دے کر خرید لی تو ملک یمین کی وجہ سے وطی کر سکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کر سکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کر دی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں ہاں عتق کی وجہ سے عدت گزارے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جس عورت سے نابالغ نے شبہۃً یا نکاح فاسد میں وطی کی اس پر بھی یہی عدت ہے۔ یوہیں اگر نابالغ میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی۔ متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا اس سے وطی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگرچہ دل میں ارادہ کر لیا کہ وطی نہ کرے گا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں۔ لہٰذا اس کا اعتبار نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی۔ اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانے سے طلاق دی ہے تو عورت اس کی تصدیق کرے یا تکذیب عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت کو کسی نے خبر دی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں یا شوہر کا خط آیا اور اس میں اسے طلاق لکھی ہے۔ اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عورت کو تین طلاقیں دے دیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا۔ اب لوگوں سے اس نے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اس پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... طلاق دے کر مکر گیا عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے اس وقت سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہو گئی اگرچہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگرچہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اس میں غسل کر سکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کر سکتا اور یہ عورت اب نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہا نہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی۔ یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو بہرحال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... وطی بالشبہہ کی چند صورتیں ہیں۔ عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔ عورت کو تین طلاقیں دے کر بغیر حلالہ اس سے نکاح کر لیا اور وطی کی۔ عورت کو تین طلاقیں دے کر

عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔ مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔ خاوند والی عورت تھی اور شبہ خواہ اس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اس کو طلاق دے دی۔ ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئے گا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۰...... معتدہ نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کر دی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہو گئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی۔ لہذا یہ شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آلیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہو گئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... عورت کو طلاق بائن دی تھی ایک یا دو اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار وطی پر عدت ہے مگر سب عدتیں داخل ہوں گی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقر بھی ہے تو اس وطی کے لئے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اس پر بھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲...... موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یوہیں اگر شوہر مسلمان ہے اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... عورت کنیز ہے تو اس کی عدت دو مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کی عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لئے جائیں ورنہ حرہ کے لئے ایک سو تیس دن اور باندی کے لئے پینسٹھ دن۔
(درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... عورت حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہے۔ عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متارکہ کی یا وطی بالشبہ کی۔ حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مر گیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضع حمل ہے۔
(درمختار و عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۵...... وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہوا عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶...... بچہ کا اکثر حصہ باہر آ چکا تو رجعت نہیں کر سکتا مگر دوسرے سے نکاح اس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ ہو لے۔
(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸...... بارہ برس سے کم عمر والے لڑکے کا انتقال ہوا اور اس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہر حال ثابت نہ ہوگا اور اگر شوہر مراہق ہو تو دونوں صورتوں میں وضع حمل سے عدت پوری ہوئی اور بچہ ثابت النسب ہے۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... جو شخص خصی تھا اس کا انتقال ہوا اور اس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰…… عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور شوہر عدت میں مرگیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳۱…… عورت کنیز تھی اسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہو گئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاق بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی کی یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا پانچ دن۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲…… عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی۔ اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اتنے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لئے کم از کم ساٹھ دن ہیں۔ اور لونڈی کے لئے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کے لئے انتالیس دن کہ تین حیض کی اقل مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لئے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳…… عدت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو گئی کہ حمل تھا ساقط ہو گیا۔ اگر حمل کی مدت اتنی ہو گئی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائے گا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہونا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴…… اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دے دی تو مہر پورا واجب ہوگا اور دوسرے سے عدت بیٹھے۔ یونہی اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دے دی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دے دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لڑکی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اس سے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دی۔ ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح پر پورا مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵…… بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اسے تین حیض نہ آئیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی یا سن ایاس کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اسے حیض نہ آیا ہو۔ (درمختار)

سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۟

(پ ۲، البقرۃ: ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہو گئی۔ (یعنی عدت میں ہے) اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا اسے سرمہ لگائیں۔ ارشاد فرمایا نہیں دو یا تین بار یہی کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور خراب سے خراب میلے کچیلے کپڑے پہنتی جب سال پورا ہوتا تو باہر سے مینگنی اچھالتی تب عدت پوری ہوتی)۔

حدیث ۲...... صحیحین میں حضرت ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ ﷻ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

حدیث ۳...... حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بننے سے پہلے اس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے اور ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔

حدیث ۴...... ابو داود و نسائی رحمہما اللہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر گیا ہے وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔

حدیث ۵...... ابو داود و نسائی انھیں سے مروی کہ جب میرے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں نے صبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا اس سے چہرے میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہی ہے تو رات کو لگایا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔ میں نے عرض کی تو کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں۔ فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔

حدیث ۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا۔ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دے دی پھر بلا کر فرمایا اسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہٰذا انھوں نے چار ماہ دس دن اسی مکان میں پورے کیے۔

مسائل فقہیہ: سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ (جوہرہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی، دھانی، چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزئین ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

مسئلہ نمبر ۲...... جس کپڑے کا رنگ پرانا ہوگیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اسے پہن سکتی ہے یونہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جب کہ ریشم کے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے سے سر میں درد ہو گا تو لگانا جائز ہے یا دوسر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اس طرح سے جدھر کے دندانے موٹے ہوں ادھر سے، نہیں جدھر کے باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے یا خارش ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضروری ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہٰذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع۔ مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... سوگ اس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عنین ہونے یا عضو تناسل کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... طلاق دینے والا سوگ سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں ہاں اگر اثنائے عدت میں بالغہ ہوئی، مجنونہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جو دن باقی رہ گئے ہیں ان میں سوگ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... ام ولد کو اس کے مولیٰ نے آزاد کر دیا یا مولیٰ کا انتقال ہوگیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یونہی نکاح فاسد اور وطی بالشبہہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد نہیں اور عورت شوہر والی ہے تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لئے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... عدت کے اندر چارپائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... جو عورت عدت میں ہو اس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں۔ اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے ورنہ صراحت ہو جائے گی یا کہے کہ میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں سے ملے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو اگرچہ نفقہ عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جب کہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ بالغہ مسلمہ ہو اگرچہ شوہر نے اسے

باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو اور نابالغہ لڑکی کی طلاق رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جا سکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت دے یا اجازت دونوں صورتوں میں جا سکتی ہے ہاں اگر قریب البلوغ ہے تو بغیر اجازت نہیں جا سکتی اور عورت پگلی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جا سکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد و عورت مجوسی تھے شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہوئی اور خود بخود تھی لہٰذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اس کا شوہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے۔ مولیٰ نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جا سکتی ہے اور نکاح فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آ سکتی ہے اوروں کے ہوں تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زمانہ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائے گی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہو تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لئے بھی جا سکتی ہے مگر رات کو اسی گھر میں رہنا ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... یوہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لئے بھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷...... موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لئے کہیں اور گئی تھی اس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت، عدت وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں ہے یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا ہے وہ قابل سکونت نہیں اور ورثا اپنے حصے میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھ رہا ہو یا ڈھنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو یا مال تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورثہ کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اسی میں رہنا لازم ہے اور اگر حصہ اتنا ملا کہ اس کے رہنے کے لئے کافی ہے تو اسی میں رہے اور دیگر ورثہ شوہر جن سے پردہ فرض ہے ان سے پردہ کرے اور اگر اس مکان میں دیو کا خوف ہے نہ پڑوسیوں کا مگر اس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی تو اگر خوف زیادہ ہو تو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اس کی نیت بد ہو جائے تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۰......وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اسے رکھنا چاہے رہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱......جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدت وفات میں بوقت حاجت بقدر حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲......طلاق بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اس کے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اتنے دنوں تک مکان میں رہنا چھوڑ دے یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اسی میں رہے کہ مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اسے حکماً اس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اس مکان میں کوئی ثقہ عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو۔ اور اگر رجعی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہیں ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳......تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے۔ زن و شوہر اگر بڑھیا بڈھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور ان کی اولادیں ہوں جن کی مفارقت گوارا نہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں۔ جبکہ زن و شوہر کی طرح نہ رہتے ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴......سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اس کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدت سفر ہے یا نہیں بہرصورت مکان مدت سفر ہے یا نہیں۔ اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اس کے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ ادھر جا سکتی ہے اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں شہر یا گاؤں ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور اگر ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵......عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لے جا سکتا اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶......رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لئے سوگ نہیں۔ اگر سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر ہے تو ادھر نہیں جا سکتی۔ (درمختار)

ثبوت نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا کہ بچہ اس کے لئے ہے جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لئے پتھر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱......حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال۔ لہٰذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اور وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کر لی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں

پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو۔ اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یوہیں اگر طلاق بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقت اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ کتب عامہ)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جب کہ شوہر اس بچے کی نسبت کہے کہ یہ میرا بچہ ہے یا ایک بچہ دو برس کے اندر پیدا ہوا اور دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... وقت نکاح سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت۔ اور کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہو جائے گی۔ اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تنہا جنائی کی شہادت ناکافی ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لیے فقط جنائی کا قول کافی ہے (جوہرہ) اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر اور دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضروری نہیں کہ شوہر دعویٰ کرے تو نسب ہوگا بلکہ سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... بالغہ کو اس کے شوہر نے بعد دخول طلاق رجعی دی اور اس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر اس نے عدت پوری ہونے کا اقرار کیا ہے تو وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... شوہر کے مرنے کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں۔ یہی حکم صغیرہ کا ہے جب کہ حمل کا اقرار کرتی ہو اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... عورت نے عدت وفات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر ہو گیا تو اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائے گا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷...... طلاق یا موت کے بعد دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اس کے ورثہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے۔ تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت ثابت ہے اگرچہ جنائی بھی شہادت نہ دے اور وہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہی دیں اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تنہا مکان میں گئی اور اس مکان میں کوئی ایسا بچہ نہ تھا اور بچہ لئے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصداً نگاہ کی تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اس کے ثبوت کے لئے جنائی کی شہادت کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... عدت وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہوگیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اس کے ساتھ کسی اور وارث کامل شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثہ اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہوگیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دین ہیں تو دعویٰ سننے کے لئے اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط اس کے حق میں ثابت ہے اوروں کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثا اس صورت میں انکار کرتے ہیں تو اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لئے اقرار کرنے میں لفظ شہادت اور مجلس قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر اوروں کے حق میں ان کا اقرار اس وقت مانا جائے گا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظ شہادت اور مجلس حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں اس کے لئے بھی شرط ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... بچہ پیدا ہوا۔ عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں، قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ لئے جائیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کسی لڑکے کی نسبت کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس لڑکے کی ماں جس کا حرہ مسلمہ ہونا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اس کی عورت ہوں اور یہ اس کا بیٹا تو دونوں وارث ہوں گے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ علوق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اس کی ام ولد تھی تو وارث نہ ہوگی۔ یونہی اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اس وقت عورت کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے جب بھی وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اس کی نسبت عورت کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... کسی عورت سے زنا کیا پھر اس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کردیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کرسکتا ہے نہ اس سے حمل ہو سکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا مراہق ہے اور اس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب اس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہوگئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے ان میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے منتفی ہوجائے گا مگر نفی سے اس وقت منتفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اس کے نسب کا حکم دے دیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہوسکتی اور مدبرہ کے بچے کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ منکوحہ کے بچے کا نسب ثابت ہونے کے لئے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں لعان کرنا ہوگا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

بچہ کی پرورش کا بیان

امام احمد و ابوداؤد رحمہما اللہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لئے ظرف تھا اور میرے پستان اس کے لئے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اسکے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرۃ القضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر حضرت علی و زید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اور کہا کہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱:...... بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لئے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہو گئی ہو۔ ہاں اگر وہ مرتدہ ہو گئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہا نے فرمایا کہ اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اس کی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ ناسمجھ ہو۔ جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے۔ یونہی ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جبکہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو اگرچہ اس کا جانا کسی گناہ کے لئے نہ ہو مثلاً وہ عورت مردے نہلاتی ہے یا دائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جبکہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لئے ہے کہ اس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جدا نہ کیا جائے۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر۲:...... اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کر لیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لئے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس رضاعی چچا سے شادی کر لی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچے کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳:...... ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی ہے اور باپ اجرت دے سکتا ہے تو اجرت دے اور تنگدست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر ان میں کوئی مفت پرورش کرے تو اس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا تو مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دے دے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اس کو دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اجرت مانگتی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... جس کے لئے حق پرورش ہے اور اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے۔ یوہیں اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی نہ پلاتی ہو اور بچہ یا اس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح میں یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی۔ ورنہ اس کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات بچہ مالدار ہو تو اس سے دئیے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اسی کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... ماں نے اگر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لئے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پردادی شرائط مذکورہ بالا کے ساتھ پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ پہلے حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی۔ اور اگر عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا ہو مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب وارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچازاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جب کہ مشتہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حق دار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اس سے لے لے گا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتے دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائے گا مثلاً اس کے چچازاد بھائی سے۔ ہاں اگر ماں کے بعد اسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اس نے طلاق بائن دے دی یا رجعی دی مگر عدت پوری ہو گئی تو حق پرورش عود کر آئے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... پاگل اور بوہرے کو حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہو گئے تو حق حاصل ہو جائے گا۔ یوہیں جو مرتد تھا اب مسلمان ہو گیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اس سے لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اس نے طلاق دے دی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر نکاح کو کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... جس عورت کے لئے حق پرورش ہے اس کے پاس لڑکے کو اس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اس کی حاجت نہ

رہے یعنی اپنے آپ کھاتا پیتا استنجا کر لیتا ہو اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے۔ ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اس کے حوالے کیا جائے اور اگر لڑکی اس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حد شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اسی کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا جب تک مرد کے قابل نہ ہو۔ (خانیہ، بحر وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۵...... سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہو گیا اور سمجھ دار ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو تو تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اور اگر اخراجات کا متکفل ہو تو تبرع و احسان ہے۔ (عالمگیری، درمختار) یہی حکم فقہی ہے مگر نظر بحال زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہولیں اور پورا وثوق نہ ہو لے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶...... لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کنواری ہے باپ دادا بھائی وغیرہ ہم کے یہاں رہے گی مگر جب کہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ جہاں چاہے رہے اور لڑکی ثیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کے لئے حق پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضروری ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... لڑکا بالغ نہ ہو مگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اسے کسی کام میں لگا دے۔ جو کام سکھانا چاہے اس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ ان سے کام سیکھے۔ نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اس کے لئے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے۔ (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں۔ روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچہ کا علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھدار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس کو سلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بدسلیقہ نہیں کر سکتی۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہے تو لے جا سکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جا سکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے

شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اس کا میکا ہے اور وہیں اس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے اور نہ وہاں جہاں اس کا نکاح ہوا۔ ماں کے علاوہ کوئی پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لے جاسکتی اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت کو طلاق دے دی اس نے کسی اجنبی سے نکاح کرلیا تو باپ کو اس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حق دار نہ ہو ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانے میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر چلی گئی گہوارہ گرا اور بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اس نے خود ضائع نہیں کیا۔ (خانیہ)

نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا (پ۲۸ الطلاق ۷)

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ (پ۲ البقرۃ ۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ (پ۲۸ الطلاق ۶)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ عورتوں

کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں۔ اللہ عزوجل کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ عزوجل کے کلمہ کے ساتھ ان کی فروج کو حلال کیا۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔

حدیث ۲...... صحیحین میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو سفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں۔ (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اس کے مال میں سے تو اتنا لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لئے کافی ہو۔

حدیث ۳...... صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔

حدیث ۴...... صحیح بخاری میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

حدیث ۵...... بخاری شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تو خرچ کرے گا وہ تیرے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو بی بی کے منہ میں اٹھا کر دے دے۔

حدیث ۶...... صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے۔

حدیث ۷...... ابو داود و ابن ماجہ رحمہما اللہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے۔ فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔

مسائل فقہیہ: نفقہ سے مراد کھانا کپڑا اور رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت نسب ملک۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۱...... جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ آزاد ہو یا مکاتبہ محتاج ہو یا مالدار دخول ہوا ہو یا نہیں بالغہ ہو یا نابالغہ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشتہاۃ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر السن ہو اس پر نفقہ واجب ہے اس کے مال سے دیا جائے گا اور اگر اس کی ملک میں مال نہ ہو تو اس کی عورت کا نفقہ اس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عنین ہے یا اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔ (عالمگیری ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... نابالغہ جو قابل جماع نہ ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک کہ قابل وطی نہ ہو جائے ہاں اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اس سے انس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہو سکتی یا دیوانی یا بوڑھی ہے تو نفقہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... زوجہ کنیز ہے یا مدبرہ یا ام ولد تو نفقہ واجب ہونے کے لئے تبویہ شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں

(جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... نکاح فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یوہیں وطی بالشبہ میں اور اگر بظاہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا مثلاً وہ عورت اس کی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود بغیر حکم قاضی دیا تو نہیں لے سکتا۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... انجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوئی عورت سے جماع نہیں کر سکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اس کی بہن پھوپھی وغیرہا کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... نابالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطالبہ درست ہے جب کہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اس سے نہ کہا ہو اور اگر شوہر نے کہا تو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں، اگر کہتی ہو کہ جب تک مہر معجل نہ دو گے نہیں جاؤں گی۔ جب بھی نفقہ پائے گی کہ اس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہر معجل ادا کر چکا ہے یا مہر معجل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہر معجل کا مطالبہ کرتی ہے کہ دیدو تو چلوں گی تو نفقہ کی مستحق ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لئے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہٰذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے پرایا مکان غصب کر لیا ہے اس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافت سفر پر ہے شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اسے یہاں اپنے ساتھ لے آئے عورت اس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آ سکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آ سکتی ہے مگر نہیں آتی تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہو گیا کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت یہ کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر پھر شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دے دی تھی تو بظاہر عورت کا قول معتبر نہ ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہو گیا اور لوٹ کر

آئے جب بھی اس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر باجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت اگر قید ہوگئی اگرچہ ظلماً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر دین تھا اسی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عورت کو کوئی اٹھا لے گیا یا چھین لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت حج کو گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو اگرچہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ واجب ہے لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارف سفر شوہر پر واجب نہیں۔ (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہٰذا عورت کے باپ نے اسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہرحال عدت کے اندر نفقہ پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... جو عورت بے اجازت شوہر کے گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس حالت میں اسے طلاق دے دی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعد طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو نفقہ پائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... جب تک عورت سن ایاس کو نہ پہنچے اس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سن ایاس تک حیض نہ آیا تو بعد ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگی اور اس وقت تک نفقہ دینا ہوگا ہاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہوگئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقت طلاق سے دو برس تک وضع حمل کا انتظار کیا جائے وضع حمل تک نفقہ واجب ہے اور دو برس پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر لیتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سن ایاس آ کر تین مہینے گزر جائیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... مفقود کی عورت نے نکاح کر لیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کر لیا اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کر دی جائے گی اور عورت عدت گزارے گی مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے نہ دوسرے پر۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دے دیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کر لیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کر دی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کر دی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اس نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳...... عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدار معین پر صلح ہو سکتی ہے اور حیض یا وضع حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہو اس میں بھی نہیں مثلاً عورت مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھوا ہاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ ساقط ہو گیا پھر اسلام لائی تو نفقہ عود کر آئے گا اور اگر عورت نے شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ

ساقط نہ ہوگا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سبب مباح سے ہو اس میں نفقۂ عدت ساقط نہیں مثلاً خیار عتق، خیار بلوغ عورت کو حاصل ہوا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقۂ عدت معاف کر دے تو نفقہ نہیں پائے گی مگر سکنیٰ سے شوہر اب بھی بری نہیں کہ عورت اس کو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵ ...... عورت سے ایلا یا ظہار یا لعان کیا یا شوہر مرتد ہو گیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عنین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶ ...... عورت نے کسی کے بچے کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ ہر ایسے کام سے منع کر سکتا ہے جس سے اسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بو ناپسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے تو دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں نفقہ ساقط ہے۔ یونہی اگر عورت مردہ نہلانے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لئے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷ ...... اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہو دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج ہو تو بہتر یہ ہے کہ جیسا کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے مگر یہ واجب نہیں کہ واجب متوسط ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸ ...... نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جا سکتا کہ ہمیشہ اتنے ہی روپے دیئے جائیں اس لئے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے۔ ارزانی و گرانی دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹ ...... عورت آٹا پیسنے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے۔ اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ ان کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکا دے پکانے پر مجبور نہیں کی جا سکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے اور نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا پکا سکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا اسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اجرت مانگتی ہے تو اجرت نہیں دی جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰ ...... کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے مثلاً چکی، ہانڈی، توا، چمٹا، رکابی، پیالہ، چمچے وغیرہ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسب حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ، متوسط۔ یونہی حسب حیثیت اثاث البیت دینا واجب مثلاً چٹائی، دری، قالین، چارپائی، لحاف، توشک، تکیہ، چادر وغیرہ۔ یونہی کنگھا، تیل، سر دھونے کے لئے کھلی وغیرہ اور صابن یا بیسن میل دور کرنے کے لئے اور سرمہ، مسی، مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔ عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کی بو کو دفع کر سکے۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳۱ ...... غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲ ...... عورت اگر جائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ نہ پینے سے اس کو ضرر پہنچے گا۔ یونہی پان چھالیا، تمباکو شوہر پر واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳ ...... عورت بیمار ہو تو اس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴:...... بچہ پیدا ہوا تو جنائی کی اُجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے بلایا اور عورت پر ہے اگر عورت نے بلوایا اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں سے کسی کے بلائے آجائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵:...... سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دے دیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادۃً جس طرح پہنا جاتا ہے اسی طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہو گئی اور وہ جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶:...... جاڑوں میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن ہے وہ دے۔ چمڑے کے موزے عورت کے لئے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں اور سوتی، اونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہوں گے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷:...... عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمہ اس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزر لیں تو کپڑے بنائے اگرچہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں۔ نہ عورت پر یہ واجب ہے کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸:...... شوہر کو خود ہی چاہیے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لا کر یا منگا کر دے اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کر دے کہ شوہر وہ رقم دے دیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے اور اگر اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچا لے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کرے گی نہ آئندہ کے نفقہ میں مجرا دے گی اور شوہر بقدر کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازت شوہر عورت اس کے مال سے لے کر صرف کر سکتی ہے۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹:...... نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لئے یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو اتنا دے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لئے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر اور نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار اور کھیتی کرنے والے ہر سال یا ربیع و خریف دو فصلوں میں دیا کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰:...... اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنا دو کہ مہینے پر اس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لئے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لئے جاتا ہے اتنے دنوں کے لئے ضامن مانگے۔ اور اس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کروں گا تو ہمیشہ کے لئے ضامن ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱:...... شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لئے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر ان میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہو جائے گی تو شوہر کو حق ہے کہ اسے تنگی کرنے سے روک دے نہ مانے تو قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے رکوا سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جمال میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲......اگر باہم رضا مندی سے کوئی مقدار معین ہو یا قاضی نے معین کر دی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کر سکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بلکہ جو مہینہ آ گیا اس کا بھی نفقہ معاف کر سکتی ہے۔ جب کہ ماہ بماہ نفقہ دینا ٹھہرا ہو اور سالانہ مقرر ہوا تو اس سنہ اور سال گزشتہ کا معاف کر سکتی ہے۔ پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اس سال کا جو ابھی نہیں آیا۔ معاف نہیں کر سکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زمانۂ گزشتہ کا نفقہ نہ طلب کر سکتی ہے نہ معاف کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف کر دے تو یہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳......عورت کو مثلاً مہینے بھر کا نفقہ دے دیا اس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یا چوری جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے ہلاک ہو گیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴......عورت کے لئے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگ دست نہ ہو اور عورت آزاد ہو اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے ان کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵......شوہر اگر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یونہی اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لے کر یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اسے دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶......عورت نے قاضی کے پاس آ کر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مجھے نفقہ کے لئے کچھ دے کر نہ گیا۔ تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اس کی عورت ہے تو حکم دے گا کہ اس میں سے خرچ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی جس سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۷......شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت ان چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں صرف نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸......جس مقدار پر رضا مندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھا دی جائے یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائے گا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر ہی زیادہ مقدار ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کر دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹......چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مر گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لے کر صرف کرے پھر کوئی مر گیا تو ساقط نہ ہوگا۔ طلاق سے بھی گزشتہ کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے مگر جبکہ اسی لئے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہو جائے تو ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۰......عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہو سکتا۔ یونہی اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱......مرد نے عورت کے پاس کپڑا یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے کہ ہدیہ بھیجے اور مرد کہتا ہے کہ نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کر دے کہ ہدیہ بھیجا یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵۲..... غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو اگر اسے بیچ کر اس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہو جائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جا رہا ہے۔ اور اگر خریدتے وقت اسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیع رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیع کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ راضی ہے لہٰذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیع کر دے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لئے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دے کر اپنے غلام کو چھڑا لے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ کما کر نفقہ کی مقدار پوری کرے اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔ (خانیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر۵۳..... بغیر اجازت مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵۴..... لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵۵..... غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے قریبی رشتہ دار ہو اس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز جب بھی یہی سب احکام جو مذکور ہوئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵۶..... غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵۷..... نفقہ کا تیسرا جز مسکن ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یوہیں شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اسے وہاں رکھے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر۵۸..... عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں رہا یہ امر کہ پاخانہ غسل خانہ اور باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا چاہئے اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵۹..... یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا رہنا اور اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہو تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اس کے ہمسایہ نیک لوگ ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶۰..... عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آ سکتے ہیں شوہر منع نہیں کر سکتا ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آ سکتے ہیں۔ یوہیں عورت اپنے والدین کے

یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی دن ہی دن میں واپس آئے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا اور غیروں کے یہاں جانے یا ان کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائیگی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱ ...... عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اس میں نقصان آتا ہے یا اس کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار ہے۔ (درمختار) بلکہ بہر حال زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہئے جس کے لئے باہر جانا پڑے۔

مسئلہ نمبر ۶۲ ...... جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کریا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاتنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جب کہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو وسوسے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گے اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳ ...... نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جب کہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی ملک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو اور بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا اندھا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی ہو جب کہ مال نہ رکھتی ہو تو اس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اس کے اعضا سلامت ہوں اور اگر نابالغ کی ملک میں مال ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اس سے لے لے اور اگر بطور خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنالے کہ جب مال آئے گا میں لے لوں گا اور گواہ نہ کئے تو دیانۃً لے سکتا ہے قضاءً نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶۴ ...... نابالغ کا باپ تنگدست ہے اور ماں مالدار ہے جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کرلے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵ ...... اگر باپ مفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپاہج ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اسی کے ذمہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ...... طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اس کا نفقہ بھی اس کے والد کے ذمہ ہے۔ وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات و لغویات فلاسفہ میں مشغول ہوں اگر بیاتمیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقۃً دین ڈھانا چاہتے ہوں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے تو بارہا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بدباطنی و خباثت اور اللہ رسول ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے ایسوں کا نفقہ درکنار ان کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہئے۔ ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب و دین سب کو برباد کیا اور بہتیرا اپنا بلکہ وہ قوم کو بھی لے ڈوبے گا۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

مسئلہ نمبر ۶۷ ...... بچہ کی ملک میں کوئی جائداد منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہوجائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸ ...... لڑکی جب جوان ہوگئی اور اس کی شادی کردی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹ ...... بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کردی اور اگر کوئی مقدار معین کر دی گئی تو اس میں بھی حرج نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ واقعی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کردی جائے اور اگر اندازہ

سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کمی پوری کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰...... کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو یہ اسی کی ملک ہے جس کی ملک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولی پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام باپ پر نہیں اگرچہ مالدار ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولی کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولی پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اس پر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱...... ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اس کے باپ سے لیا اور چوری ہو گیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بچ رہا تو واپس کرے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲...... باپ مر گیا اس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ ان کے حصوں میں سے دیا جائے گا۔ یوہیں ہر وارث کا نفقہ اس کے حصہ میں سے دیا جائے گا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں پر ان کے حصوں سے دے یا قاضی کو وصی بنا دے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر ان کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاءً ان کو تاوان دینا ہوگا اور دیانۃً نہیں۔ یوہیں اگر سفر میں دو شخص ہیں ان میں سے ایک بے ہوش ہو گیا دوسرے نے اس کا مال اس پر صرف کیا یا ایک مر گیا دوسرے نے اس کے مال سے تجہیز و تکفین کی تو دیانۃً تاوان لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳...... بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لیتا ہو یا اس کا باپ تنگ دست ہے کہ اجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانۃً ماں کے ذمہ دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جاسکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴...... بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے والی دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتداء ہی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۵...... بچہ چونکہ ماں کی پرورش میں ہوتا ہے لہٰذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر نوکر رکھتے وقت یہ شرط نہ کر لی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہو گا تو دائی پر یہ واجب نہ ہو گا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلا کر جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلاؤں گی یا گھر لے جا کر پلاؤں گی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷۶...... اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے سے انکار نہیں کرسکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۷...... باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلوائے اگرچہ ماں پلانا چاہتی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸...... بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے اس کی اجرت نہیں لے سکتی اور طلاق بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اس شوہر کا ہو دودھ پلائے تو مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اگرچہ نکاح میں ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۹...... عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت پلانے کو کہتی ہے یا اتنی ہی اجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اجرت مانگتی ہے اور دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یا ماں سے کم اجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری سے زیادہ مستحق ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۰...... عدت کے بعد عورت نے اجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچے کے باپ کا

انتقال ہوگیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۸۱:...... باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگ دست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جب کہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگرچہ وہ نصاب نامی نہ ہو۔ اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں البتہ اگر باپ اپاہج یا مفلوج ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگرچہ بیٹا فقیر ہو۔ اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے اگرچہ اپاہج نہ ہو اگرچہ بیٹا فقیر ہو یعنی جب کہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کرلیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کر سکتی ہے۔ (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸۲:...... باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے یونہی بیٹی پر بھی ہے اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالک نصاب ہے اور دوسرا بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۸۳:...... باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے پوتے پر نہیں۔ یونہی بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے پوتے پر نہیں۔ اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو ان پر ہے اس پر نہیں۔ اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر ہے ان پر نہیں۔ اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ثلث دادا پر اور باقی پوتے پر۔ اور باپ ہے اور نواسہ تو باپ پر ہے اس پر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸۴:...... باپ اگر تنگ دست ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مالدار ہے تو باپ اور اس کی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸۵:...... بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے اور باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بچہ زیادہ حق دار ہے اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اسی میں سے انہیں بھی کھلائے اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کرا دینا واجب ہے یا اس کے لئے کوئی کنیز خرید دے۔ اور اگر باپ کی دو بیبیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دے دے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۸۶:...... باپ بیٹے دونوں نادار ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دیانۃً حکم کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ساتھ لے لے یہ جب کہ بیٹا تنہا ہو اور بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸۷:...... جو رشتہ دار محارم ہوں ان کا بھی نفقہ واجب ہے جب کہ محتاج ہوں اور نابالغ یا عورت ہو اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً دیوانہ ہے یا اس پر فالج گرا ہے یا اپاہج یا اندھا ہے اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگرچہ محتاج ہو اور عورت میں بالغ نابالغ کی قید نہیں۔ اور ان کے نفقات بقدر میراث واجب ہیں یعنی اس کے مرنے کے بعد جتنی مقدار کا وارث ہوگا اسی کے موافق اس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیافی تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر۔ اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیافی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلے پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو دادا پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ اور ہے یا بالغ ہے مگر عاجز تو اس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر کہ جب اس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپھی یا حقیقی

ماموں ہے تو نفقہ چچا پر ہے پھوپھی یا ماموں پر نہیں اور وراثت سے مراد محض اہل وراثت ہیں کہ حقیقۃً وراثت تو مرنے کے بعد ہوگی۔ (جوہرہ،عالمگیری،درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۸...... یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغ کی قید نہیں بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اس کا نفقہ واجب ہے ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یوہیں اندھا وغیرہ بھی کماتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۹...... طالب علم دین اگرچہ تندرست ہے کام کرنے پر قادر ہے مگر اپنے طلب علم دین میں مشغول رہتا ہے تو اس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۰...... قریبی رشتہ دار غائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتے دار پر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۱...... عورت کا شوہر تنگدست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو واپس لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۲...... اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچازاد بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو جیسے رضاعی بھائی بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو جیسے چچا زاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت کی وجہ سے ہے نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۳...... محارم کا نفقہ دے اور اس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہوگا اور اگر کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۴...... باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صرف کرے مگر جائداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یوہیں اگر بیٹا مجنون ہو گیا اس کے اور اس کے بال بچوں کے خرچ کے لئے اس کی چیز یں باپ فروخت کر سکتا ہے اگرچہ جائداد غیر منقولہ ہے اور اگر باپ کا بیٹے پر دین ہو اور بیٹا غائب ہو تو دین وصول کرنے کے لئے اس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۵...... کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں تو دیا تھا تاوان دینا پڑے گا اور امین نے جن پر خرچ کیا ہے ان سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں ہے یا ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں۔ یوہیں اگر وہ مالک غائب مر گیا اور امین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اس کا وارث ہے تو اب وارث تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پا لیا۔ یوہیں اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مر گیا دوسرے نے اس کے مال سے تجہیز و تکفین کی یا مسجد سے متعلق جائداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے اہل محلہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ دین تھا جس کو معلوم ہو اس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مر گیا اور مالک پر دین تھا امین نے اس امانت سے ادا کر دیا یا قرض خواہ مر گیا اور اس پر دین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں دیانۃً تاوان نہیں۔ (درمختار)(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۶...... کوئی شخص غائب ہے اور اس کے والدین یا اولاد یا زوجہ کے پاس اس کی اشیاء از قسم نفقہ موجود ہیں انہوں نے خرچ کر لیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعوی کریں تو انہیں اختیار ہے اس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں۔ یوہیں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت خفیۃً اس کا مال لے سکتی ہیں اور

کفایت سے زیادہ لیتا یا بغیر حاجت لینا جائز نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۷:...... باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زائد ہے اسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اس کے بیٹے پر ہے یوہیں اگر اس کے پاس اعلیٰ درجے کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ سواری خریدے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھر اس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام اولاد اور دیگر محارم کے بھی ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۸:...... زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزر گیا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہو گیا۔ اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ بہر حال بعد حکم قاضی وصول کر سکتی ہے اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں ان لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر کی جب بھی ساقط ہو جائے گا جو کچھ مانگ لائے وہ ان کی ملک ہو گیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہو لے حاجت نہ رہی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۹:...... غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰:...... لونڈی غلام کا نفقہ ان کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپاہج ہوں یا تندرست اندھے ہوں یا انکھیارے اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کر کے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کچھ بچے تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و ام ولد میں ولی کو حکم دیا جائے گا کہ ان کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر و ام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشۂ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۱:...... غلام کو اس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدر کفایت بلا اجازت لے سکتا ہے ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری کر کے وہ کمی پوری کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۲:...... لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ اور لباس اس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا چاہیے اور لونڈی کو صرف اتنا ہی کپڑا دینا جو ستر عورت کے لائق ہے جائز نہیں۔ اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے۔ اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب سے وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھاتا پہنتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ غلام کو وہاں کے عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا تو مولیٰ کو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اس میں سے اسے کچھ دیدے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۳:...... چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لونڈی سے وطی کرتا ہے اس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۴:...... غلام کے وضو غسل وغیرہ کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۵:...... جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کر دیا ہے اس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۶:...... جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اس کا نفقہ بائع پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر بیع میں کسی جانب خیار ہو تو

نفقہ اس کے ذمہ ہے جس کی ملک ہونا قرار پایا ہے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریۃً دیا تو کھلانا عاریت والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ ہے اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کمائے اس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام بیچ ڈالے بعد ثمن مولیٰ کے لئے محفوظ رکھے اگر قاضی کے نزدیک یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے یہی احکام اس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۷...... کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ غاصب پر ہے جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کر دے گا تو قاضی بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۸...... غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اس طرف سے خرچ کرے گا اس سے وصول کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۹...... اگر غلام کو آزاد کر دیا تو اب مولیٰ پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپاہج یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۰...... جانور پالے اور انہیں چارہ نہیں دیتا تو دیانۃً حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیچ ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضاءً بھی اسے حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیچ ڈالے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱...... اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور یہ دودھ دوہنا اسے مضر ہو تو یہ دودھ دوہنا مکروہ ہے۔ یونہی بالکل نہ دوہے یہ بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچے کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے اور ناخن بڑھے ہوں تو ترشوا دے کہ اسے تکلیف نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۲...... جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔ (جوہرہ) کاشت و زراعت، مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو خرچ کرے اور خرچ نہ کرکے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا منع ہے۔ (درمختار)

واللہ تعالیٰ اعلم۔ شب بست و دوم ماہ فاخر ربیع الآخر شب پنجشنبہ ۱۳۳۶ھ باتمام رسید۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ شرعی غلام ہیں اور نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یونہی فقہ کے اور بھی ایسے ابواب ہیں جن کی زمانہ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلو تہی کی جائے۔ لہٰذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ (پ۳۰، البلد:۱۳،۱۴)

کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا (ترجمۂ کنزالایمان)

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے اللہ عزوجل اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ سعید بن مرجانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی۔ انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ دس ہزار دیتے تھے۔

حدیث ۲: نیز صحیحین میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کس گردن کو آزاد کرنا بہتر ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔ میں نے کہا، اگر یہ نہ کر سکوں۔ فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اس کا کام کر دو۔ میں نے کہا اگر یہ نہ کروں۔ فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

حدیث ۳: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "شعب الایمان" میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی، ایک اعرابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا اگرچہ تمہارے الفاظ کم ہیں مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ۔ عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ فرمایا ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کر دے۔ اور گردن چھڑانا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔

حدیث ۴: ابو داود و نسائی رحمہما اللہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا۔ ارشاد فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ عزوجل اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

حدیث ۵: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "شعب الایمان" میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھڑانے میں سفارش کی جائے۔

مسائل فقہیہ: غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ اس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ جس

سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اس کا مالک ہو جائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱:..... آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں: واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل و ظہار و قسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے۔ مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔ مندوب وہ ہے کہ اللہ عزوجل کے لئے آزاد کرے اس وقت کی جانب شرع سے اس پر یہ ضروری نہ ہو۔ مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔ کفر وہ کہ بتوں یا شیطانوں کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا مگر اس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا بتوں کی تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲:..... آزاد کرنے کے لئے مالک کا حر، عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو آزاد نہیں کر سکتا یا مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے جنون کی حالت میں میں نے آزاد کر دیا تھا اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تو آزاد ہے۔ تو اس کے کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳:..... اگر نشہ میں یا مسخرہ پن سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کر دیا جب بھی آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴:..... آزاد کرنے کو اگر ملک یا سبب ملک پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں یا تجھے خرید لوں تو تو آزاد ہے اس صورت میں جب اس کی ملک میں آئے گا آزاد ہو جائے گا اور اگر مورث کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی ملک میں ہے اس سے کہا کہ اگر میرا مورث مر جائے تو تو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موت مورث سبب ملک نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۵:..... زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶:..... طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہو جائے گا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں "تو آزاد ہے، حر ہے، اے آزاد، اے حر، میں نے تجھ کو آزاد کیا"۔ ہاں اگر اس کا نام ہی آزاد ہے اور اسے آزاد کہا یا نام حر ہے اور اسے حر کہہ کر پکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اسے حر کہہ کر پکارا یا نام حر ہے اور اسے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہو جائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں نیت کی ضرورت نہیں۔ میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کرنے کی ضرورت ہوئی اگر قبول کرے گا تو آزاد ہو گا اور اتنے روپے دینے پڑیں گے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر تیری گردن تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہو گیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا۔ اور اگر تہائی چوتھائی نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اتنا آزاد ہو گیا۔ اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگرچہ عمر میں یہ زیادہ ہوں یا غلام کو کہا کہ یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگرچہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگرچہ اس نیت سے نہ کہا ہو اور اگر کہا اے میرے بیٹے۔ اے میرے بھائی۔ اے میری بہن۔ اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں، تو میری ملک سے نکل گیا۔ ان میں بغیر نیت آزاد نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷:...... الفاظِ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو۔ یعنی یہ آزادی کے لئے کنایہ بھی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸:...... ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو جیسے باپ ماں بیٹا بیٹی بہن بھائی چچا پھوپھی ماموں خالہ بھتیجا بھانجی ان میں سے کسی کا مالک ہوا تو فوراً ہی آزاد ہو جائے گا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہوا تو اتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹:...... اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت ملک میں ہو اور اگر کسی ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے۔ مثلاً اگر میں تیرا مالک ہوں تو تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰:...... لونڈی حاملہ تھی اسے آزاد کیا تو اس کے شکم میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱:...... لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اس لونڈی کے مالک کی ملک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۲:...... یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اتنا ہی آزاد ہوگا یہ اس صورت میں ہے کہ جب وہ حصہ معین ہو مثلاً آدھا تہائی چوتھائی اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہو گیا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تیری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اس میں سعایت کرائیں گے یعنی اس غلام کی اس روز جو قیمت بازار کے نرخ سے ہو اس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اتنا مزدوری وغیرہ کر کے وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اس وقت پورا آزاد ہو جائے گا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۳:...... یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ اس کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے نہ مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکے نہ ان معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی نہ ہبہ کر سکے نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے اور نہ کسی کو قرض دے سکے نہ کسی کی کفالت کر سکے اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴:...... جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان و خادم و سامانِ خانہ داری و بدن کے کپڑوں کے علاوہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال کے اندر ہو تو آزاد ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵:...... جب ایک شریک نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو اس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مہر میں دینے کا حق نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶:...... شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سعایت شروع کرا دی تو اب تاوان نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر غلام اثنائے سعایت مر گیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷:...... تاوان لینے کا حق اس وقت ہے کہ اس نے بغیر اجازتِ شریک آزاد کر دیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں سے ایک آزاد ہے تو اسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائے گا اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا یا رہن رکھا یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے متعین ہو گیا اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا اور ایک مر گیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہو گیا اور اگر مولیٰ خود مر گیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد ہے اور آدھے باقی میں دونوں سعایت کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اس نے اسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کو علم ہوا قبول کر لیا تو اسی وقت آزاد ہو گیا یہ نہیں کہ جب ادا کرے گا اس وقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو اتنا ادا کرے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہو گیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہو گئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کر دے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اتنا ادا نہ کر دے مولیٰ اسے بیچ سکتا ہے۔ (درمختار)

مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ﳓ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ (پ۱۸، النور: ۳۳)

"جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمہارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو انھیں مکاتب کر دو اگر ان میں بھلائی دیکھو اور اس مال میں سے جو خدا نے تمھیں دیا ہے کچھ انھیں دے دو۔"

حدیث ۱...... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔

حدیث ۲...... ابو داود و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔

حدیث ۳...... ابن ماجہ و حاکم رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں جس کنیز کے بچہ اس کے مولیٰ سے پیدا ہو وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

حدیث ۴...... دارقطنی و بیہقی رحمہما اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں مدبر نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔

مسائل فقہیہ: مدبر اس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تو آزاد ہے غرض اس قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱...... مدبر کی دو قسمیں ہیں۔ مدبر مطلق و مدبر مقید۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا۔ مثلاً اگر میں مروں تو تو آزاد ہے اور اگر کسی وقت معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کیا تو مقید ہے۔ مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اس سال یا اس مرض سے مرنا ضروری نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مر جانا ہے مثلاً یوں کہا کہ آج سے سو برس پر مروں تو تو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی

ہے کہ اب سے سو برس تک زندہ نہ رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲...... اگر یہ کہا جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگرچہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو نیت اس کی مانی جائے گی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳...... مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ ہبہ کر سکتے ہیں نہ رہن رکھ سکتے ہیں نہ صدقہ کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴...... مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی ملک ہے اس کو آزاد کر سکتا ہے مکاتب بنا سکتا ہے اس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پر دے سکتا ہے اپنی ولایت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اس سے وطی کر سکتا ہے اس کا دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو ام ولد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵...... جب مولیٰ مرے گا تو اس کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال کا ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہو گیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہو گیا باقی کے لئے سعایت کرے اور اگر اس کے علاوہ مولیٰ کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے یہ اس وقت ہے کہ ورثہ اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کل آزاد ہے اور اگر مولیٰ پر دین ہے کہ یہ غلام اس دین میں مستغرق ہے تو کل قیمت میں سعایت کر کے قرض خواہوں کو ادا کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶...... مدبر مقید کا مولیٰ مرا اور اسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائے گا ورنہ نہیں اور ایسے مدبر کو بیع و ہبہ و صدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷...... مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کے کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مر گیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہو گیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸...... مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹...... مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۰...... مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہو گئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی اگرچہ اس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۱...... غلام اگر نیک چلن ہو اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونے کے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائے گا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اس کی درخواست قبول کر لینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنی ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے اب یہ مکاتب ہو گیا جب کل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اور جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر۱۲...... مکاتب نے جو کچھ کمایا اس میں تصرف کر سکتا ہے جہاں چاہے تجارت کے لئے جا سکتا ہے مولیٰ اسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقد کتابت میں یہ شرط لگا دی ہو کہ پردیس نہیں جائے گا یہ شرط باطل ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۱۳...... عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کر دے یا اس کی قسطیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اس سے عقد کتابت نہیں ہوسکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید و فروخت کرسکے تو ہوسکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کرسکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کرسکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں ہاں تھوڑی سی چیز تصدق کرسکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶...... مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب ان کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷...... مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کرسکتا اور اگر وطی کرے گا تو عقر لازم آئے گا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہوا تو اسے اختیار ہے کہ عقد کتابت باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کر کے ام ولد ہو جائے (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مولیٰ نے مکاتب کا مال ضائع کردیا تو تاوان لازم ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ام ولد کو بھی مکاتبہ کرسکتا ہے اور مکاتب کو آزاد کردیا تو بدل کتابت ساقط ہوگیا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ بلکہ کچا پیدا ہوا جس کے کچھ اعضا بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کرلے تو لونڈی ام ولد ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو یہ مولیٰ ہی کا قرار دیا جائے گا جبکہ اس کے تصرف میں ہو اب اس کے لیے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ اگر مولیٰ انکار کردے اور کہہ دے کہ یہ میرا نہیں تو اب اس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... ام ولد سے صحبت کرسکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لاکر دے۔ ام ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے مگر اس کے لیے استبراء ضروری ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اسے تصدق کرسکتا ہے بلکہ کسی طرح دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... مولیٰ کی موت کے بعد ام ولد بالکل آزاد ہو جائے گی اس کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔ (کتب عامہ)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝

(پ۲، البقرۃ: ۲۲۴)

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کھالو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم کھالو) اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ۳ آل عمران ۷۷)

"جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔
(ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (پ۱۴ النحل ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو بیشک تمہارے کام جانتا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا (پ۱۴ النحل ۹۴)

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۱۸ النور ۲۲)

تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
(ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ عزوجل کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

حدیث ۳...... صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ الفاظ اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔

حدیث ۴...... صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو کسی چیز سے قتل کرے گا اسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور

مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اسے قتل کر دیا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لئے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے اللہ ﷻ اس کے لئے قلت میں اضافہ کرے گا۔

حدیث ۵...... ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ رحمہم اللہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔

حدیث ۶...... ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔

حدیث ۷...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مکحول سے راوی کہ فرمایا یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔

حدیث ۸...... ترمذی ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی رحمہم اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ ان شاء اللہ ﷻ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔

حدیث ۹...... بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ رحمہم اللہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ان شاء اللہ ﷻ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کروں جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

حدیث ۱۰...... امام مسلم وامام احمد وترمذی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کام کرے۔

حدیث ۱۱...... صحیحین میں انہیں سے مروی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ ﷻ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دے دے۔

حدیث ۱۲...... قسم اس پر محمول ہوگی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔

مسائل فقہیہ: قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصدو بے قصد زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی۔ یہ سخت معیوب ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔ (تبیین وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱...... قسم کی تین قسمیں ہیں۔ غموس، لغو، منعقدہ۔

اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے۔ مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آ گیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقتاً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں اور اگر اپنے خیال سے اس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آ گیا ہے ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں اور اگر آئندہ کے لئے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔ جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنئے۔

مسئلہ نمبر ۲...... غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳...... بعض قسمیں ایسی ہیں کہ ان کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ

سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضروری ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے تیسری وہ کہ اس کا توڑنا مستحب ہے۔ مثلاً ایسے امر کی قسم کھائی کہ اس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۴..... منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا اگرچہ اس کا توڑنا شرع نے ضروری قرار دیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵..... منعقدہ تین قسم ہے (1) یمین فور۔ (2) مرسل (3) موقت اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں۔ مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اس نے کہا کہ اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اس نے کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اس وقت اس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لئے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اس نے کہا کہ خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اسی روز ناشتہ کیا۔

اور موقت وہ ہے جس کے لئے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا اس میں اگر وقت معین کے اندر قسم کے خلاف کیا ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس کٹورے میں جو پانی ہے اسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اس وقت کے پورے ہونے سے پہلے وہ شخص مر گیا یا اس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اس کٹورے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہو تو اسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کے کام کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصد اور بلا مجبور کئے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔ قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (تبیین)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کے لئے چند شرطیں ہیں اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں (1) قسم کھانے والا مسلمان (2) عاقل (3) بالغ ہو کافر کی قسم قسم نہیں۔ یعنی اگر زمانہ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم ہے۔ قسم توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے روک سکتا ہے بلکہ اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔ اور (4) قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہے اگرچہ محال عادی ہو (5) اور یہ بھی شرط ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوئی۔ مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اس

نے کہا کہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں ان میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم، یوہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اس کی قسم کھائی ہو گئی۔ مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اس کی کبریائی کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، اس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔ حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں، مجھ پر قسم ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میں یہ کام نہ کروں گا، اگر یہ کام کروں یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑی تو بعض صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اس کی نسبت حدیث میں فرمایا وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یوہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی۔ تو اکثر علما کے نزدیک کافر ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہو گا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اس کی لعنت ہو۔ اس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو۔ خدا کی پھٹکار ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نصیب نہ ہو۔ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ عزوجل نے جس چیز کو حلال کیا اسے کون حرام کر سکے مگر اس کے برتنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ نمبر ۱۱...... تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر اس کو کھاؤں تو سور کھاؤں یا مردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۱۳...... غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ اولاد کی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبہ کی قسم۔ عرش الٰہی کی قسم۔ رسول اللہ کی قسم۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... خدا اور رسول ﷺ کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اس سے بڑھ کر کوئی نہیں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا الفاظ فاصل قرار نہ دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی امیدیں ہیں سب سے ناامید ہوں یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اس پر شرف ہو تو قسم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا واللہ باللہ میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم۔ پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہیں کروں گا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸......واللہ اس سے ایک دن کلام نہ کروں گا خدا کی قسم اس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا خدا کی قسم اس سے سال بھر بات نہ کروں گا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ بکوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد دو دن ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹......دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی۔ مثلاً کہا تمھیں خدا کی قسم یہ کام کر دو تو اس کہنے سے اس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اس نے اٹھنا چاہا اس نے کہا خدا کی قسم نہ اٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰......ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اس نے کہا ہاں پھر اس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم نے فلاں شخص سے بات کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اس نے جواب میں کہا مگر تمہاری اجازت سے تو اس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ اگر بغیر اس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے۔ لہٰذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱......ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲......ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا۔ خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں۔ اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳......ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

(پ۲، البقرۃ: ۲۲۵)

اللہ تمھیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (پ۲۸، التحریم: ۲)

بیشک اللہ نے تمہاری قسموں کا اتار مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم و حکمت والا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ

اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ　(پ۷، المائدہ: ۸۹)

اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکین کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں تمہارے بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو　(ترجمۂ کنزالایمان)

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے اور اس کی کیا کیا صورتیں ہیں لہٰذا اب اس کے احکام کی تفصیل سنئے۔۔۔

مسائل فقہیہ: مسئلہ نمبر ۱......قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔

مسئلہ نمبر ۲......غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں ان تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً اس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کھلایا انہیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت و تملیک دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دے دیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دے دے۔ غرض یہ کہ اس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳......کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جا سکے لہٰذا اگر اتنا کپڑا دیا جو اکثر بدن کو چھپانے کے لئے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا یونہی ایسا گھٹیا کپڑا دیا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یونہی ایسا کرم کپڑا دیا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جا سکتا ہو جائز نہیں۔　(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴......کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہئے اس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یونہی ایک کپڑا دس مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے یونہی اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔　(مبسوط وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵......نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پرانا بھی دیا جا سکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶......عورت کو اگر کپڑا دیا تو سربند جتنے کا رومال یا دوپٹہ بھی دینا ہوگا کیونکہ اسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔　(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷......پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دے دیئے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے۔ یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائے گا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا

دسوں کو کپڑے دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... اگر مسکین کو دسوں کپڑے ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق طور پر دے دیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دیے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہو گیا۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۹...... مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مر گیا اور اس کے پاس وہ چیز وارث کو پہنچی یا اس نے اسے ہبہ کر دیا اس نے اس سے وہ شے خرید لی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... پانچ صاع گیہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیے انہوں نے لوٹ لئے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... کفارہ ادا ہونے کے لئے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ (طحطاوی)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ ادا ہی نہیں تو صرف اس کا مواخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... گیہوں، جو، کھجور، منقی کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔ اس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴...... رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام و سحر دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس دن شام کا کھانا کھلائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۶...... عاجز ہونا اس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کر سکتا۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اپنا تمام مال ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دے دیا اس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑے دے سکے اگرچہ خود قرضدار یا مدیون ہو تو جائز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر قرض اور دین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہو جائے گا اور مبسوط میں امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کل مال دین میں مستغرق ہو تو دین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اس کی احتیاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آ گیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے رکھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو۔ یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو

روزے کافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہوا یوں ہوا کہ اس کے مورث کا انتقال ہو گیا اور اس کو اتنا ترکہ ملے گا جو کفارہ کے لئے کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو اس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲...... اپنی ملک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یوہیں اگر مورث مر گیا اور اسے اس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں اس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کر سکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے کافی ہیں۔ یوہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دین مہر باقی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۲۶...... قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لئے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو بقدر صدقہ فطر کے برابر دیا یا دو کپڑے دیئے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اس کے ذمہ دو کفارے تھے اور تنگدست تھا ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اس نے پہلے تین روزے رکھ لئے پھر دوسرے کفارہ کے لئے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر ۲۸...... دو کفارے تھے ایک کے لئے کھانا کھلایا اور ایک کے لئے کپڑے دیئے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود محتاج ہو گیا کہ باقی کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ روزہ رکھنے کی امید ہے تو اگر کوئی اپنی طرف سے دس مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے ہیں تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... مر جانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیئے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... کفارہ انہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف نہیں کر سکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دی جا سکتی۔ (عالمگیری)

منت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (پ۳ البقرۃ:۲۷۰)

اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (پ۲۹ الدھر:۷)

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱...... امام بخاری و امام احمد و حاکم رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ منت مانے اللہ عزوجل کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے یعنی منت پوری کرے اور جو نافرمانی کرنے کی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے۔

حدیث ۲...... صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ عزوجل کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔

حدیث ۳...... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے دریافت کیا ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں ارشاد فرمایا جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کرو اس لئے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔

حدیث ۴...... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ منت دو قسم کی ہے جس نے اطاعت کی منت مانی وہ اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔

حدیث ۵...... صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی یہ ابو اسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کرو کہ کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔

حدیث ۶...... ابو داؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

حدیث ۷...... ابو داؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیروں کو کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔

حدیث ۸ ...... صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا۔ حضور ﷺ نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کریں۔

حدیث ۹ ...... ابوداؤد و دارمی رحمہما اللہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ عزوجل آپ کے لئے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ پھر سوال کا اعادہ کیا حضور ﷺ نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔

حدیث ۱۰ ...... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرنے جائیں گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ عزوجل کو کیا فائدہ ہے وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دے دے۔

حدیث ۱۱ ...... رزین رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربان کردوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پیش ہوا انہوں نے فرمایا کہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے ایک مینڈھا حاضر کر ذبح کرکے مساکین کو دے دے۔

مسائل فقہیہ: چونکہ منت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لئے اسے یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائے گا اس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے روزہ کے بیان میں ہم نے منت کی شرطیں لکھ دی ہیں ان شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔

مسئلہ نمبر ۱ ...... منت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا۔ دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ عزوجل کے لئے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منت مانی پہلی صورت میں یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا۔ ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہوگیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضروری ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دے دے۔ اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا ہے مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا۔ تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس کے یہاں گیا یا اس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ روزے رکھ لے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲ ...... منت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد اس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اس گناہ کو کرلیا تو منت پورا کرنا ضروری ہے اور وہ شخص نیک بخت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منت اس گناہ سے بچنے کے لئے ہے مگر وہ گناہ اس سے ہوگیا تو اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳ ...... جس منت میں شرط ہو اس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منت کا پورا کرنا ضروری ہے۔ حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منت

مانی ہو وہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: منت میں اگر ایسی کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہ تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵: منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزے کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے رکھ لے اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہ کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے اور صدقہ کی نیت اور مقرر نہ کی تو دس مساکین کو بقدر صدقۂ فطر کے دے۔ یونہی اگر فقیروں کو کھلانے کی نیت مانی تو جتنے فقیروں کو کھلانے کی نیت تھی انھیں کو کھلائے اور تعداد اس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس فقیروں کو کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار ان کو دے اور فقیر کو کھلانے کی منت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔ (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۶: یہ منت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں یعنی اس کا پورا کرنا اس پر ضروری نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۷: نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی جب بھی دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور تین رکعت کی منت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی منت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قرأت یا ننگے نماز پڑھنے کی منت مانی تو منت صحیح ہے قرأت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹: آدھی رکعت ظہر کی منت مانی تو آدھی واجب نہ ہوئی بلکہ چاروں پڑھنی پڑیں گی اور اگر کہا کہ مجھے اللہ عزوجل دو سو روپے دے دے تو مجھ پر ان کے دس روپے زکوۃ ہے تو دس روپے زکوۃ کے فرض نہ ہوں گے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰: سو روپے خیرات کی منت مانی اور اس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اس کے پاس اسباب ہے کہ بیچے تو سو ہو جائیں گے تو سو روپے کی خیرات ضروری ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو نہ ہوں گے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منت پوری ہو گئی اور اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱: یہ منت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات کروں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیئے یا اس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیئے منت پوری ہو گئی یعنی اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضروری۔ یونہی اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضرور نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی۔ یونہی اگر منت میں کہا یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص انھیں روپوں کو خیرات کرنا ضرور نہیں اتنے ہی دوسرے روپے دیدیے منت پوری ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲: جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منت پوری ہو گئی یعنی جس منت میں شرط نہ ہو اس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کر سکتا ہے اور جس میں شرط ہے اس میں ضروری ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانے کے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوئی۔ شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑے گا مثلاً کہا کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کروں گا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیے تو منت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳: اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کو خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز

تل وغیرہ دس روپے کا خیرات کر سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... دس روپے مسکین پر خیرات کرنے کی منت مانی اور ایک فقیر کو دسوں روپے دیدیئے منت پوری ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... یہ کہا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کے لئے دس مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس مسکین کے لئے کافی ہو ایک مسکین کو دیدینے سے منت پوری ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اونٹ یا گائے ذبح کر کے اس کے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی اور اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دے گا تو خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منت پوری ہو جائے گی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ، ماں، دادا، دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منت مانی تو یہ منت نہ ہوئی اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم یا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہے کرے تو اچھا ہے ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کنبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے بعض لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلاوا دینا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... علم اور تعزیہ بنانے اور پیک بنانے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس پڑھنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بڑھ کر شیخ سدو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰...... بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کو چوٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یونہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ پوری نہ کریں تو بچہ مر جائے گا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی۔ منت ماننا ہو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے اور فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں۔ وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ ایچ پیچ سے جائز امر کو ناجائز کہہ دے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... منت یا قسم میں ان شاء اللہ کہا تو اس قسم کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاء اللہ کا لفظ اس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر ان شاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یونہی ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق، اقرار وغیرہ یہ سب ان شاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیع ہو تو یہاں اس کو بیچنے کا

اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد اتنا مال خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے مثلاً نیت کی کہ کل ان شاء اللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔ (درمختار)

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضروری ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لئے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائے گا اور مسجد میں یا کعبۂ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں۔ یونہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا۔ اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لئے جائیں گے۔ قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لئے ایک پیسے کی چیز نہیں خریدوں گا اور روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہیں جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اس میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گر گئی ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہیں جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہوگئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اس حصہ میں گیا جو اب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد میں نہ جاؤں یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اس نام کا ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہیں کہیں گے۔ یونہی اگر مکان کے باہر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤں گا اور اس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... دو مکان ہیں اور ان دونوں پر ایک بالاخانہ ہے اگر بالاخانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اس میں شمار کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازے سے داخل ہوا یا

سیڑھی لگا کر دیوار سے اترے اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائے گا تو سیڑھی لگا کر دیوار سے اترنے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی جانب سے دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر دروازہ بنانے کے لئے دیوار توڑی گئی اس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی۔ اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازے سے نہ جائے گا تو جو دروازہ بعد میں بنا یا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ نمبر ۱۰..... قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائے گا اور اس کی چوکھٹ پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر رہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔ یوہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر کیا یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اٹھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... صورت مذکورہ میں اگر چت یا پیٹ یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اور اگر اکثر حصہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہیں جائے گا اور دوڑتا ہوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا رہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا رہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی۔ مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا اگر چوکھٹ دروازے سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ایک شخص نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر مسجد سے باہر لایا قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو زبردستی کے معنی یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قسم کھائی کہ میری فلاں عورت شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی

اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اس کے مکان یا اس کی دکان پر جانا ضروری ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اس کی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اس کے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک مر گیا تو اس کی زندگی کے آخری وقت میں قسم ٹوٹ گئی کہ اب اس کے پاس آنا نہیں ہوسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع مثلاً جنون یا نسیان یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہ پیش نہ آئے تو آؤں گا لہٰذا اگر یا وجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوئی کہ عورت اسے سنے اور سمجھے اگر اس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یونہی اگر اس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یونہی اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں۔ مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لئے کہا جا تو اجازت نہیں یا کہا جا نکل گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کرے گا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لئے کھڑی ہوئی اس نے لوگوں سے کہا چھوڑ دو جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر ہے اس نے کہا فقیر کو کھلا دو یہ اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے ہاں جانے کی اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لئے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا کہ اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھ لیا اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اس سے کہا خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو باہر نکلنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی ہر بار اجازت دینے کے لئے درکار ہے اور زید کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دے دی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے تو یہ اجازت ہر بار کے لئے کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... قسم کھائی کہ بغیر اجازت زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مر گیا تو قسم باقی رہی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... عورت سے کہا کہ خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اسی وقت تک ہے کہ عورت اس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھے طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہٰذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لئے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لئے نکلا چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹...... قسم کھائی کہ فلاں محلّہ میں نہ جائے گا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اس محلّہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی ہو دوسرا دوسرے محلّہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤں گا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں ان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اس گاؤں کے متعلق جو اراضی ہیں جو آبادی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں

ٹوٹی اور اگر کسی ملک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، روہیلکھنڈ وغیرہ تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱...... قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادے سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت یہ نیت کی تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲...... قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا جس گھر میں وہ رہتا ہے اس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اس کا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً اس میں رہتا ہو۔ یوہیں جو مکان اس کی ملک میں ہو اگرچہ اس میں رہتا نہ ہو اس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳...... قسم کھائی کہ فلاں کی دکان میں نہیں جاؤں گا اگر اس شخص کی دو دکانیں ہیں ایک میں وہ خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دے دی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک دکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے تو اب اس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ اس صورت میں دکان سے مراد سکونت کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی ملک میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤں گا تو اس مکان کے اندر کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید کے دو مکان ہیں ایک میں وہ رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کا سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اس سے قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کر دیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (غایہ، بحر)

مسئلہ نمبر ۳۸...... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک اس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤں گا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے کسی سے مکان عاریۃً لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی ہاں اگر مالک مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت اس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم

کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائے گا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لئے نہیں جائے گا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لئے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۲...... قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اور اب اگر پھر کبھی اس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۴۳...... قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دوں گا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی ملک میں نہیں ہے تو زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضروری ہے ورنہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۴۴...... زید و عمرو سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائے گا عمرو کے ڈیرے اور خیمے یا جس مکان میں اترا ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵...... قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے اب وہاں سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ یا منبر ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائے گا یعنی جس نے اس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہ جاؤں گا اس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷...... قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لے کر اس مکان سے چلا گیا پھر اس مکان میں آگیا تو اب اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸...... قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اس کے اصطبل میں آگیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۴۹...... قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اس گلی کے کسی مکان میں آیا مگر اس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵۰...... قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵۱...... قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اس مکان یا محلہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اس مکان یا محلہ سے چلا گیا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اس وقت پوری ہوئی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اس قدر لے جائے جو سکونت کے لئے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اس مکان میں جائے گا قسم ٹوٹ جائے گی۔ مگر یہ اس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی میں اگر خود اس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائے گا اگرچہ اس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اردو میں اگر خود اس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اس میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی اردو کا یہ۔ (عالمگیری، بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲ ...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ **(عالمگیری)**

مسئلہ نمبر ۵۳ ...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اسے مقید کر لیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۴ ...... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ کئی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہے۔ یوہیں اگر اسی وقت سے سامان اٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا سامان تھوڑا تھوڑا کر کے لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھو جاتا اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردو میں قسم ہے تو اس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لیے کافی ہے اگر سامان وغیرہ لے جانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔ **(درمختار، خانیہ)**

مسئلہ نمبر ۵۵ ...... قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور کل سامان لینے کو وہاں آئے گا تو اگرچہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔ **(عالمگیری)**

مسئلہ نمبر ۵۶ ...... قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ **(عالمگیری)**

مسئلہ نمبر ۵۷ ...... قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔ **(عالمگیری)**

مسئلہ نمبر ۵۸ ...... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اٹھوا کر اس مکان کے دو حصے جدا جدا کر دیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت کا دروازہ علیحدہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اس مکان میں رہنے لگا اگر یہ فوراً اس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ جائے گی اگرچہ اس کا اس مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہوا اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلہ کے برابر ہو۔
(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۹ ...... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہیں رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اس مکان پر جا کر اترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔ **(خانیہ)**

مسئلہ نمبر ۶۰ ...... قسم کھائی کہ اس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہے گا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہٰذا دونوں اگر اس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اس قسم سے اس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو

اگرچہ دونوں دو مکانوں میں ہوں قسم ٹوٹ گئی یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱...... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہے گا اور دونوں بازار میں ایک دوکان پر بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اس میں نیت یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام کریں گے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲...... قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین نہ کیا کہ یہ مکان اور اس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس قسم کے بعد اس نے مکان خریدا اور جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہوں گا اگرچہ کسی کا ہو تو اگر بیچ ڈالا اس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳...... قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اس میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لئے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی ہاں اگر وہ کہے کہ مرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لئے خریدے گا اس میں نہ رہوں گا اور یہ مکان تو عمرو کے لئے خریدا ہے تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴...... قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہٰذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یونہی اگر گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں لوگ ان پر سوار نہیں ہوا کرتے ہاں اگر قسم کھانے والا ان لوگوں میں سے ہو جو ان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور گھوڑے یا ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یونہی اگر قسم کھانے والا ان لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (مستفاد من الفتح وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵...... قسم کھائی کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی، ڈولی، بہلی، ریل، یکہ، تانگہ، ٹمٹم وغیرہا ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۶۶...... قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا پاکھر رکھ کر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷...... قسم کھائی کہ اس زین پر سوار نہ ہوگا پھر اس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸...... قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں آدمی کو جانور نہیں کہتے۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۶۹...... قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰...... قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس نے زبردستی کی اور اس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱...... جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے ورنہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲...... قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اس کو بیچ ڈالا تو اب اس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳...... قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین نہیں جو مستغرق ہو تو قسم ٹوٹ گئی خواہ غلام پر بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نیت ہو۔ (درمختار)

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اتاری جاتی ہو اس کے حلق سے اتارنے کو کھانا کہتے ہیں اگرچہ اس نے بغیر چبائے اتار لی اور بہتی ہوئی چیز کو حلق سے اتارنے کو پینا کہتے ہیں مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دارومدار بول چال پر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... اردو میں دودھ پینے کو بھی کھانا کہتے ہیں لہٰذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ نمبر ۲...... قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائے گا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ پینا ہے۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائے گا اور اسے سکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۴...... اگر کسی چیز کو منہ میں رکھ کر اگل دیا تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائے گا اور منہ میں رکھ کر اگل دیا یا پانی نہیں پئے گا اور اس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۵...... قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائے گا اور اسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائے گا اور چوس کر عرق پی گیا اور فضلہ پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوہیں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اسے منہ میں رکھ کر جو گھلتی حلق سے اتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو منہ میں رکھ کر اس کا مزہ معلوم کرنا اور اردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے کے لیے تھوڑا سا کھا لینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھا لینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے منہ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھے گا پھر نماز کے لیے اس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۷...... قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں کھائے گا اور اسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پئے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ نمبر ۸...... آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت سے کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے

گئی۔ خود درخت کھانے کی چیز نہیں اس سے مراد اس کا پھل کھانا ہے۔ یوہیں پھل کو نچوڑ کر جوس نکالا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اس کی کوئی چیز بنائی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلف کر کے کسی نے اس درخت کا کچھ حصہ چھال وغیرہ کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ ہو تو اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ اس کے کھانے سے مراد اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔ (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹...... قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری نہ کھاؤں گا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقیٰ کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۰...... قسم کھائی کہ اس بکری یا گائے سے کچھ نہ کھائے گا تو اس کا دودھ، دہی، مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائے گا اور اس کی روٹی یا اور کوئی پکی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو اس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں، جو، جوار، باجرہ، مکئی کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں لوگ چاول کی روٹی کھاتے ہیں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۳...... قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا اور چٹنی یا سکنجبین کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اس میں سے بچہ نکلا اور اسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۴...... قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اس کی قلم لگائی تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائے گا پھر جب وہ جوان ہو گئی اس وقت اس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر ان کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ خواہ شوربا ہو یا بھنا ہوا یا کوفتہ یا کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کلیجی، تلی، پھیپھڑا، دل، گردہ، اوجھڑی، دنبہ کی چکی کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائے گا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھا بھی شامل ہے اور دنبہ اس میں داخل نہیں اگرچہ دنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب میں شامل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائے گا تو پیٹ میں اور آنتوں میں جو چربی لپٹی رہتی ہے اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ گئی

پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوتی ہے اس کے کھانے سے یا دُنبہ کی چکّی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی یونہی قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قسم کھائی کہ تل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں نہ کھانے کی قسم کھائی تو بھنے ہوئے گیہوں کھانے سے ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائے گا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱...... قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انہیں بویا اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو پراٹھے، پوریاں، سموسے، بسکٹ، شیرمال، کلچے، ٹکیے، نان، پاپے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳...... قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائے گا اور وہ شخص کھانا بیچا کرتا ہے اس نے خرید کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کے کھانے سے مراد اس سے خرید کر کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اس کی ملک میں ہے لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائے گا اور اس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اس نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر اس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہتے۔ اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر یہ مراد ہے کہ اس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤں گا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو مگر جب اس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائے گا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھا لیا یا ہلاک ہو گیا یا قسم کھانے والا مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اس کو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مر گیا یا کھانا تلف ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً کھاتے ہیں لہٰذا اگر مردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ یا کسی جانور کا سر نہیں کھائے گا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا، بطخ، مچھلی وغیرہ جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹...... قسم کھائی کہ انڈے نہیں کھائے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰...... میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہ ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے

ہیں۔ کچے، اگوری، گاجر وغیرہ کو میوہ نہیں کہتے۔

مسئلہ نمبر ۳۱...... مٹھائی سے مراد امرتی، جلیبی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، قلاقند، برفی، لڈو وغیرہ جن کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوہ ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوہ کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول، کدّو وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں دہلی میں اس کی پیٹھا بھی بولتے ہیں غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں دال کو بھی سالن کہتے ہیں اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، کدّو، اروی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلجم، گوبھی اور دیگر چیزیں کو ترکاری کہتے ہیں۔ جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲...... قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور کوئی چیز ایسی کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ نمبر ۳۳...... قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائے گا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہے اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائے گی ہاں اگر اس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴...... قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائے گا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵...... قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائے گا اور کوئی چیز ایسی کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶...... جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیئے گا اگر وہ اتنا ہے کہ اس مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک بار اس میں پی سکتا ہے تو جب تک کل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پئے گا تو ایک گھونٹ پینے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کھانا اتنا ہے کہ مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائے گا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائے گی اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہے مگر اس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یوہیں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا اگرچہ وہ ایک پیالہ کا بھی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور کل کھا گیا ایک ذرا سی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائے گا کہ روٹی کھائی ہاں اگر اس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائے گا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸...... قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھا لیا ایک دو دانے چھوڑ دیئے تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر اتنے زیادہ چھوڑ دیئے کہ عادۃً اتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹...... قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائے گا اور غصب کے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار ہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰...... قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اسے قبول کرلیا تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر زید سے اس نے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید مرگیا اور اس کی کمائی کا مال زید کے وارث کے یہاں کھایا یا قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھا لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱...... کسی کے پاس روپے ہیں قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائے گا پھر روپے کے پیسے بھنالئے یا اشرفیاں کرلیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲...... قسم اس وقت صحیح ہوتی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانۂ آئندہ میں پائی جاسکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کردوں گا تو قسم ہوگئی اور اسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یوہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو لہٰذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کردوں گا اور کل آنے سے پہلے ہی مرگیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ باقی نہیں اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھئے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اس میں سے پانی گر گیا یا اس نے گرا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری صورت میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یوہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرا دیا گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔ (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ نمبر ۴۳...... عورت سے کہا اگر تو نے نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آ گیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... یہ کہا تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کرے گا اور اس کے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید سو رہا تھا اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اس نے پکارا مگر اتنی آواز تھی کہ سن سکتا اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وہ دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید کسی مجمع میں تھا اس نے مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید داہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یوہیں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی اس نے اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۴...... قسم کھائی کہ زید سے بات نہیں کروں گا اور کسی کام کو اس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کرکے کہا اور مقصود

زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا تو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت کا بھائی آیا اس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵......قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کروں گا اور راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداء نہ ہوگا۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۶......کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنا یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنا یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷......اقرار و بشارت و خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمہارا بھید کسی پر ظاہر نہ کروں گا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ کہ ظاہر کرنا اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۸......قسم کھائی کہ زید سے کلام نہیں کرے گا اور زید نے دروازے پر آکر کنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

قسم کھائی کہ بیوی سے کلام نہ کرے گا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹......کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰......قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مر گیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا اور کلام کر لیا تو نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱......یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا امرا میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسرے سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۲......قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں۔ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کرے گا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قول ثانی پر فتویٰ ہے۔ (بحر) مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ[1] ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یقیناً کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنی کے لیے بھی

---

1. ثم رایت فی ردالمحتار قال، و قول محمد هو الموافق تعرفنا کمالا حقی افقله الحمد ۱۲ منه

ثم رایت فی ردالمحتار نقل عن الخانیه انه لا حد علیه وان کان ظاهر الدرر یعنی عن وجوب الحد وهذا بعید جدا لان الحدود تندرئ بالشبهة وهذه شبهة قوی فکیف لا تعتبر ثم نقل المسئله عن الکافی انه لو یقید المسئله باخبار امرأة النساء امرأته ۱۲ منه حفظ ربه غفر الله ۱۲ منه

بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم توڑنے کے لئے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے قسم ٹوٹے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہیں کرے گا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کرے گا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۴...... قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کرے گا اور ایک سے کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نیت یہ ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کرے گا تو نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے کلام نہ کرے گا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولاد آدم ہے تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کرے گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کروں گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے دوسرے دن کے اسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اسی وقت تک مراد ہے لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے اور اگر رات میں کہا کہ خدا کی قسم فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کرلے اور اگر کہا اس سال کلام نہ کروں گا تو سارا سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لئے جائیں گے یعنی اس وقت سے ختم ذی الحجہ تک۔ یونہی اگر کہا اس مہینہ میں کلام نہ کروں گا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لئے جائیں گے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات کلام نہ کروں گا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کروں گا اور نہ کل اور نہ پرسوں کلام کروں گا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں۔ یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کروں گا نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کرسکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تینوں دنوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ نمبر ۱۶...... قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبحان اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یونہی کیا تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی لہٰذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... قسم کھائی کہ اسے کچہری میں لیجا کر حلف دوں گا مدعا علیہ نے جا کر اس کے حق کا اقرار کرلیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس کا قرض

آج ادا کر دے گا اور اس نے معاف کر دیا تو قسم باقی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اس کے دوست یا اس کی عورت سے کلام نہ کروں گا اور اس نے غلام کو بیچ ڈالا اور کسی طرح اس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اس کا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کروں گا اور اس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کروں گا۔ اس نے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اس سے کلام کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہیں بیٹھوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵...... کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص سے کلام کرتے دیکھا اس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اس گھر میں رہتا ہے مگر محارم میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے کوئی خوشی کی خبر سنائی اس نے کہا الحمد للہ یا رنج کی سنائی اس نے کہا انا للہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزر لے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزر لے کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور اگر رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ نمبر ۱...... اگر کہا کہ پہلا غلام خریدوں تو آزاد ہے تو اس کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائے گا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں اور کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یونہی اگر کپڑے کی نسبت کہا پہلا تھان خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲...... اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں خریدوں آزاد ہے اور اس کے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد ہے اور اس کا پچھلا ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اس نے خریدا ہے اسی وقت سے آزاد قرار دیا جائے گا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا جب تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳...... اگر کہا کہ پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئی اسے طلاق ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ نمبر۴...... اگر کہا پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ سے نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اسے طلاق پڑ جائے گی مگر اس کا علم اس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد نکاح کرے لہٰذا اس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر پر طلاق پائے گی اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی اور عدت میں سوگ نہ کرے گی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی اور اگر اس صورت مذکور میں اس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دے دی پھر اس سے نکاح کیا تو اگرچہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوئی بلکہ دوسری کو ہوئی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے اگرچہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵...... یہ کہا کہ اگر میں گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دے گا اس کے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶...... کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دے گا اب اس قسم کے بعد وکیل نے اس عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد قسم کھائی کہ طلاق نہ دے گا قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷...... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب و قبول نہ کروں گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸...... عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر۹...... جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے لہٰذا آزاد نہ ہوں گے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائیں گے۔ (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ نمبر ۱...... بعض عقد اس قسم کے ہیں کہ ان کے حقوق اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہو اور اس میں وکیل کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ کہے کہ فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا، کرایہ پر لینا اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل کی طرف سے نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑنا کہ وکیل کو کہنا پڑے گا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اسی کو ہوتا ہے جو اس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹ گئی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دوں گا اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعویٰ نہ کروں گا اور وکیل سے دعویٰ کرا دیا یا اپنے لڑکے کو نہیں ماروں گا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔

اور جو عقد اس قسم کے ہیں ان کے حقوق اس کے لئے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط ہوتا ہے بلکہ حقوق اس کے لئے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو موکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ کرنا، صدقہ، وصیت، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا، عاریت لینا یا جو فعل ایسے ہوں کہ ان کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لئے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا تقاضا، دین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرے یا دوسرے سے کرائے بہرحال قسم ٹوٹ جائے گی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا اس وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ و صدقہ و وصیت اور قرض لینے کے لئے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیا یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اس نے پہنا دیا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوا دیا یا مکان نہیں بنائے گا اور اس کے حکم سے دوسرے نے بنا دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بکوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کر کے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی۔ یونہی اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا ان لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے اور بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بکوانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائے گی۔ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو۔ یونہی اگر بائع یا مشتری نے خیار اپنے لئے رکھا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ اجارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہو گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بلا اس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ

قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... قسم کھائی کہ بیچنے کے لئے غلہ نہیں خریدے گا اور گھر کے خرچ کے لئے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۹...... قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر باندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دے دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا اور اس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہو گیا تو جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... کسی چیز کا بھاؤ کیا بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم نہیں دوں گا اس نے کہا اگر میں بارہ روپے میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے میں اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہو گئی اور اگر بارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کمل یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، بے دھلا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (بحر)

مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ ان کے دھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگرچہ استعمالی ہیں کہ انہیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵...... قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدوں گا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں چاندی سونا خریدنا نہیں کہتے۔ یوہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدے گا اور پیسے مول لئے تو نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۶...... قسم کھائی کہ "جو" نہ خریدے گا اور "گیہوں" خریدے ان میں کچھ دانے جو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر اینٹ، چونہ، لکڑی وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدا جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدے گا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدے گا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۸...... قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۹...... قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائے گا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۲۰...... قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہیں کرے گا اور نکاح فاسد کیا۔ مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱...... قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کرے گا اور نابالغ ہو تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کر دے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ جائے گی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا پھر پاگل یا مجنون ہو گیا اور اس کے باپ نے نکاح کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کر دیا ہے تو اگر قول سے جائز کرے گا ٹوٹ جائے گی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور

اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴...... نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح کرا دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۵...... قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کرے گا اور اتنے ہی پر نکاح کیا اور بعد کو مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کرے گا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷...... قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہیں دے گا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اس نے لینے سے انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لوں گا اور اس نے مانگا اس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸...... قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز رعایت نہ لے گا اس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی اور اگر شروع صحت کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑ دی تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدۂ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہیں ٹوٹے گی یعنی اس سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کرے گا اور تنہا شروع کر دی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کر لی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی ہو تو مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں اگر جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں لوگوں نے اس کی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کروں گا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر دہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگرچہ ساتھ کھڑا نہ ہو بلکہ پیچھے کھڑا ہو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۶...... قسم کھائی کہ نماز کا وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر وقت ہو جانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ نمبر ۸...... عورت سے کہا اگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً قضا کر دینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹...... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد بڑھائی گئی اس نے اس حصہ میں نماز پڑھی جو اب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم میں یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اس نے اس جگہ پڑھی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بن کر کپڑا تیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اسی کا کاتا ہوا ہے مگر دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... انگرکھا، اچکن، شیروانی، قمیص میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قمیص اور کرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ نمبر ۳...... قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی کو پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اس سے چھپا سکیں ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین سے ٹوٹ جائے گی۔ اگر قسم کھائی کہ کرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ یوہیں اگر اس پر سونے کا ملمع ہو تو ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵...... قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تخت یا چٹائی یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہیں کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا اور اس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اس پر دوسرا تخت بچھا دیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی ہاں

اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائے گی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... جو فعل ایسا ہے کہ اس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اس میں خاص زندگی کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی یعنی جبکہ اس فعل کے کرنے کی قسم کھائی اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ کو بھی بعض چیز وں سے لذت پاتا ہے اور اسے رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر میں نگاہیں اس کے ادراک سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہٰذا ایسے افعال میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اسے غسل دیا یا اس کا جنازہ اٹھایا یا اسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھا اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اس سے کلام کروں گا یا اس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اسے پیار کروں گا اور یہ افعال اس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اسے مارا یا اس سے کلام کیا یا اس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یونہی اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مرجائے۔ ہزاروں گھونسے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کر دے تو قسم اس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مرجائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ اسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار چوڑی کر کے اسے ماردی تو قسم پوری ہو گئی اور تلوار میان میں تھی وہی مع میان سمیت اسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اس شخص کو زخمی کر دیا تو قسم پوری ہو گئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو چوڑی کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اسے کلہاڑی یا تیر سے ماروں گا اور اس کے بینٹ سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ سو کوڑے ماروں گا اور سو کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہو گئی جبکہ اسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھو دیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۶..... کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمہیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے

دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... قسم کھائی کہ اس کا قرض فلاں روز ادا کروں گا اور کھوٹے روپے یا بدلی کوئی کا روپیہ جو دکاندار نہیں لیتے اس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس روز روپیہ لے کر اس کے مکان پر آیا مگر وہ نہیں ملا تو قاضی کے پاس داخل کر آئے ورنہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ اگر یہ روپیہ اس کے سامنے ہے مگر وہ انکار کرتا ہے نہیں لیتا تو اگر اس کے پاس اتنے قریب رکھ دیئے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگئی۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ فلاں روز اس کے روپے ادا کروں گا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اس نے معاف کر دیا یا اس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائے گا اور اگر آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی[1] اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کر لوں گا اور اس دن سے پہلے معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھے نہ چھوڑوں گا پھر قرض دار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لئے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس روپے کو مہر قرار دے کر عورت سے نکاح کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ کسی جگہ ہے کہ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی اور قرض دار کو مکان میں بند کر کے باہر سے قفل لگا دیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا اور قرض دار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور کنجی قرض دار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ اس سے اپنا روپیہ وصول کروں گا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اس سے لے یا اس کے وکیل یا ضامن سے یا اس سے جس پر اس نے حوالہ کر دیا بہرحال قسم پوری ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... قرض خواہ قرض دار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لئے نہ ہٹوں گا اور قرض دار نے آکر اسے دھکا دے کر ہٹا دیا مگر اس کے دھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اس جگہ سے ہٹا دیا اب اس کے بعد بغیر لئے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ میں اپنا روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی گننے میں جو وقت ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لئے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ مگر جب تک کہ کل روپے پر قبضہ نہ کر لے نہیں ٹوٹے گی بلکہ جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائے گا اس وقت ٹوٹے گی اس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لئے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق اور اس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لئے نہیں طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار)

۱۔ یہاں پر اکثر کتب میں ۔۔۔۔۔ کا نشان تھا جو ہم نے ختم کر دیا (ادارہ)

مسئلہ نمبر ۹......قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کروں گا اس نے ہبہ کیا مگر اس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہو گئی اور قسم کھائی کہ اس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اس نے قبول نہ کیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰......قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱......قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجا لاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اس نے بیوی کے پاس جانے سے منع کر دیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا اس سے بھی باز آؤں گا جب قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ (پ ۱۹ الفرقان ۶۸، ۶۹، ۷۰)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ (پ ۱۸ المؤمنون ۵-۷)

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا اور کچھ چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا (پ ۱۵ الاسراء ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ (ترجمہ کنز الایمان)

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۱۸ النور ۲)

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۸ النور ۳۳)

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر ہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱ ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔

حدیث ۲ ...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ عزوجل کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔

حدیث ۳ ...... بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا پھر لوگوں نے کہا کہ سوا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ غرض اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفارش کی اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ پھر حضور ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ (و رضی اللہ تعالیٰ عنہا) چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

حدیث ۴ ...... امام احمد و ابوداود رحمہما اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے اس نے اللہ عزوجل کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑا کرے وہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی ناراضی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو اللہ عزوجل اسے ردغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔

حدیث ۵ ...... ابوداود و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدود کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمہیں درگزر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔

حدیث ۶ ...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا (اے آئمہ) عزت داروں کی لغزشیں دفع کرو مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کرسکتے۔

حدیث ۷ ...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمایئے دوسرے نے بھی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے ارشاد فرمایا عرض کرو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے اس کے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے انیس! صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا گیا۔

حدیث ۸...... صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کردیا جائے۔

حدیث ۹...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ راوی کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ عزوجل نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور حضور ﷺ کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے۔ رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔

حدیث ۱۰...... بخاری و مسلم وغیرہما رحمہم اللہ راوی کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور ﷺ تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائے گا کہ یہ خود فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بےقصور ہیں) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں رجم کے متعلق کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل اور مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپا لیا اور اس کو نہیں پڑھا)۔

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور ﷺ نے زانی اور زانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ یہودیوں نے کہا وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیے جو امیر وغریب سب پر جاری کی جائے لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا منہ کالا کریں اور گدھے پر الٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت اور قباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں ان میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱...... بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرماتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۲...... ابوداود و ترمذی و بیہقی و حاکم رحمہم اللہ انہیں سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

حدیث ۱۳...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔

حدیث ۱۴:...... صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے ۔ (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلہ کم ہو جاتا ہے تو شعلہ کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

حدیث ۱۵:...... حاکم رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ عزوجل کے عذاب کو حلال کر لیا۔

حدیث ۱۶:...... ابو داود و نسائی و ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اس کو داخل کردے جو اس قوم میں نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اس سے اولاد ہوئی) تو اسے اللہ عزوجل کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔

حدیث ۱۷:...... مسلم و نسائی رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ عزوجل نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر متکبر۔

حدیث ۱۸:...... بزار رحمۃ اللہ علیہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔

حدیث ۱۹:...... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا کہ تو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کون سا گناہ ہے فرمایا یہ کہ اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی پھر کون سا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

حدیث ۲۰:...... امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ عزوجل و رسول ﷺ نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔

حدیث ۲۱:...... حاکم و بیہقی رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو۔ جو شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے جنت ہے۔

حدیث ۲۲:...... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۲۳:...... بخاری و ترمذی رحمہما اللہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

حدیث ۲۴...... امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ۔ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (1) بات بولو تو سچ بولو (2) وعدہ کرو تو پورا کرو (3) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (4) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اور (5) اپنی نگاہوں کو پست کرو (6) اپنے ہاتھوں کو روکو۔

حدیث ۲۵...... ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔

حدیث ۲۶...... ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔

حدیث ۲۷...... رزین رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار ڈھا دی۔

حدیث ۲۸...... ترمذی و نسائی و ابن حبان رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔

حدیث ۲۹...... ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ عزوجل حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔

حدیث ۳۰...... حدیث امام احمد و ابو داود و حاکم رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

احکام فقہیہ: حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱...... جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو حد ساقط ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کر سکتا اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقت پر قائم نہ کریں کہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اس وقت حد قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳...... حد کی چند صورتیں ہیں ان میں سے ایک حد زنا ہے وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہ ہو نہ شبہ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴...... حشفہ سے کم داخل میں حد واجب نہیں اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں۔ اگرچہ نابالغ سمجھ والا ہو۔ یونہی اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی ہوئی تو حد نہیں۔ یونہی کسی نے اپنے لڑکے کی باندی یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہ

نکاح کیا شبہ ملک ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں عدت کے اندر اس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں ورنہ ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... حاکم کے نزدیک زنا اس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو ثابت نہ ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اٹھ اٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کر لی جائے گی اور اگر دارالقضا کے باہر سب مجتمع تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷...... دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اس پر حد ہے نہ گواہوں پر اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو ان تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۸...... اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اس پر حد ہے نہ ان پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی ان سے دریافت کرے گا کہ زنا کس کو کہتے ہیں؟ جب گواہ اس کو بتا لیں گے اور کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو ان سے دریافت کرے گا کہ کس طرح زنا کیا؟ یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتا لیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا؟ کہ زنا ہوئے زمانہ گزر گیا تو حد نہ ہوگی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا؟ کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا؟ کہ شاید دارالحرب میں ہوا تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی کو معلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی حالت کی تفتیش کرے گا یعنی پوشیدہ و علانیہ اس کو دریافت کرے گا پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ کر دیں کہ یہ عادل ہے اس کی گواہی قابل قبول ہے اس کے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اسے بلا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے۔ جب وہ تصدیق کر لے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگی اب اس کے بعد اس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کرے گا کہ وہ محصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد، عاقل، بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو) اگر وہ محصن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اس کا محصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنی دریافت کریں گے یعنی اگر خود اس نے محصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کریں گے اگر اس کے صحیح معنی بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائے گا اور اگر اس نے کہا میں محصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اس کا احصان ثابت نہ ہو تو سو کوڑے مارنے کا قاضی حکم دے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰...... گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کریں گے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اس پر نہ گواہوں پر۔ یوہیں جب ان سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اسے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ جب بھی حد نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۱...... دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تینوں مرتبہ ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کر دے جب چوتھی بار اس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس

سے بھی کرے گا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں؟ اور کس کے ساتھ کیا؟ اور کب کیا؟ اور کہاں کیا؟ اور کس طرح کیا؟

اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دے دے تو حد قائم کریں گے اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان سب صورتوں میں حد نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کرے گا۔ یوہیں اگر عورت کنیز تھی اور زنا کے بعد اسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائے گا اور اگر چار دنوں میں یا چار مجلسوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائی جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... بہتر یہ کہ قاضی اسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تو نے اس سے نکاح کیا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کریں گے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۶...... قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد قائم نہیں کرسکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرے گا اور اگر کہیں دوسری جگہ اس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس سے گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جب اقرار کرلے گا تو قاضی دریافت کرے گا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احصان کے معنی پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کرے اور گواہوں سے اس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ درے مارنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اقرار کرچکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اسے چھوڑ دیں گے حد قائم نہ کریں گے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کرگیا تو رجم نہ کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰...... رجم کی صورت یہ ہے کہ اسے میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے کہ ایسا ماروں کہ مر جائے تو اس میں بھی حرج نہیں ہاں اگر یہ اس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دیں گے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی ہاں اگر حکم رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص

یا دیت واجب ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں، اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہے مثلاً سخت بیمار ہے یا ان کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا ان میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... سب گواہوں میں یا ان میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا ہو گیا یا گونگا ہو گیا یا اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائے گا۔ یوہیں اگر زانی غیر محصن ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو کوڑے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر مارے گا پھر اور لوگ۔ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا تو پہلے بادشاہ شروع کرے اس کے بعد اور لوگ۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم رجم کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصلہ کی تحقیق کر کے موافق شرع نہ پالے اس وقت تک رجم جائز نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس کو رجم کیا گیا اسے غسل و کفن دیں اور اس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اسے درے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سو درے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس اور درہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو نہ اس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اس کو کوٹ کر ملائم کر لیں اور متوسط طور پر ماریں نہ آہستہ بہت زور سے نہ درے کو سر سے اونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اسے کھینچے بلکہ اوپر کو اٹھا لے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... درہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اتار لئے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اتاریں کہ ستر ضروری ہے اور عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں ہاں پوستین یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اتروا لیں مگر جبکہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اتروائیں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر درے ماریں زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ ہو تو اسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں اور عورت کے لئے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لئے نہ کھودیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہ نہیں ہو سکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لئے شہر بدر کر دیں ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کر سکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... زانی اگر مریض ہے تو رجم کر دیں گے مگر کوڑے نہ ماریں گے جب تک اچھا نہ ہو جائے۔ ہاں اگر بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ماریں کہ سب شاخیں اس کے بدن پر پڑیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہولے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کر دیں ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنے والا کوئی نہ ہو تو دو برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معائنہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہو گیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کردیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... محصن ہونے کی سات شرطیں ہیں (1) آزاد ہونا، (2) عاقل ہونا، (3) بالغ ہونا، (4) مسلمان ہونا، (5) نکاح صحیح ہونا، (6) نکاح صحیح کے ساتھ وطی ہونا، (7) میاں بیوی دونوں کا وقت وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن و محصنہ نہیں ہاں اگر اس کے آزاد ہونے کے بعد وطی واقع ہوئی تو اب محصن ہو گئے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳...... مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بیوی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہولے رجم نہ کریں گے۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۳۴...... مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے۔ مگر دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵...... محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

محصن رہنے کے لئے نکاح کا باقی رہنا ضروری نہیں لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے اگرچہ مجرد ہے۔ (درمختار)

حد کہاں واجب ہے اور کہاں نہیں؟

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حد کے ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو) اگر کوئی مخلص نکلتی ہو تو اسے چھوڑ دو کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا حضور ﷺ نے اس عورت پر حد نہیں لگائی اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ یہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

احکام فقہیہ:

وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائے گی اور اگر اس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائے گی اور اس کا اعتبار صرف اس شخص کی نسبت کیا جا سکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہو سکتا ہے اور جس کو نہیں وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضروری ہے فقط وہم کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... اکراہ کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کر دے کہ اکراہ پایا گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... جس عورت سے وطی کی گئی اس میں ملک کا شبہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اس کے حرام ہونے کا گمان ہو جیسے اپنی اولاد کی باندی۔ جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی وہ عدت میں ہو اگرچہ تین طلاق کی نیت ہو۔ بائع کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اس لونڈی سے وطی کی۔ لونڈی میں چند شخص شریک ہوئے ہیں ان میں سے کسی نے اس سے وطی کی۔ اپنے مکاتب کی کنیز سے وطی کی۔ غلام ماذون جو خود اور اس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے اس کی لونڈی سے وطی کی۔ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے ان میں سے کسی سے وطی کی۔ بائع کا اس لونڈی

سے وطی کی جس میں مشتری کو خیار تھا یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی یا اس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے یا اس کی بہن اس کے تصرف میں ہے یا اپنی اس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ ہے یا اپنی زوجہ سے وطی کی جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی مثلاً اس کے بیٹے سے اس کا تعلق ہوگیا یا اس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳:...... شبہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام کہتا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴:...... شبہ فعل اس کو شبہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں مگر اس نے وطی کو حلال گمان کر لیا تو جب ایسا دعویٰ کرے گا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو مثلاً ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں یا اپنی عورت کی باندی سے وطی کی یا مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا مرتہن نے اس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا دوسرے کی لونڈی اس لئے مانگ لایا تھا کہ اس کو گروی رکھے گا۔ اور اس سے وطی کی یا عورت کو مال کے بدلے طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا اس سے عدت میں وطی کی یا ام ولد کو آزاد کر دیا اور زمانۂ عدت میں اس سے وطی کی ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اس کا گمان معلوم ہو سکے تو جو موجود ہے اس پر حد قائم کی جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵:...... بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لئے کسی کی لونڈی مانگ لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانت تھی اس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶:...... نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بیوی ہے اس سے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بیوی نہ تھی تو حد نہیں۔ (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے یہ اس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو ان عورتوں کا قول کس طرح اعتبار کرے گا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سسرال والوں نے جس عورت کو اس کے یہاں بھیجا ہے اس میں یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو بیاہتیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں دلہنیں بدل گئیں اس کی اس کے یہاں اس کی اس کے یہاں آ گئی لہٰذا اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ نمبر ۷:...... شبہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا اس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدت میں تھی اس سے نکاح کیا تو اگرچہ نکاح نکاح نہیں ہے مگر حد ساقط ہوگئی مگر اسے سزا دی جائے گی۔ یوہیں اگر اس عورت کے ساتھ نکاح تو ہو سکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸:...... اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے جب تو حد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹:...... عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سوتی تھی اس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی عورت پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰:...... مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دیں گے اور اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں اس سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اسے اوندھا کرکے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اسے قتل کر ڈالے الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ ایسا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے۔ (درمختار و ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۲...... کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اس سے وطی کی پھر اس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔ (فتح، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ نمبر ۱...... جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اس کو خوف تھا یا راستہ اندیشناک تھا تو یہ تاخیر مضر نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حد قذف میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہوچکی ہے تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ منہ سے بو جاتی رہی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۴...... تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو زانی پر حد ہے نہ گواہوں پر۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵...... گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں کہ عورت راضی تھی یا دو نے کہا کہ فلاں مکان اور دو نے دوسرا مکان بتایا یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں بالاخانہ پر یا دو نے کہا جمعہ کے دن کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا یا دو ایک عورت کا کہتے ہیں اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت ان چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں نہ ان پر نہ گواہوں پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھے اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھگنی تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لےکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی نہ قصاص یہ اس وقت ہے کہ

دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور ایک شہادت گزری اور حاکم نے اس کے مطابق حکم دیا اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی اور اگر ان کی شہادت کی بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص نا قابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کیا تو صرف اسی پر قذف جاری کریں گے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کیا تو سب پر حد قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کیا تو اس پر کچھ نہیں اور ان چار باقی میں سے ایک نے رجوع کیا تو ان دونوں پر حد قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں مل کر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کیا تو اس کیلئے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں ہر ایک، ایک ایک حصہ دے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۱...... جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم کی دیت اسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے اور نہ حد قذف۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہوں گے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے لہٰذا الغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لئے نظر کی تھی تو فاسق ہو گئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مرد اپنے محصن ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہو گیا اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی محصن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محصن ہے اور عورت نہیں۔ (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (پ ۷ المائدۃ ۹۰ تا ۹۲)

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاک ہیں شیطانی کاموں سے ہیں ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے اندر عداوت اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور پرہیز کرو اور اگر تم

اعراض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

(شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں لہٰذا اگر اس کو ساری برائیوں اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے) حدیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱...... ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ رحمہم اللہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔

حدیث ۲...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضا کو سست کرنے والی حواس کو کند کرنے والی اختلاج القلب) سے منع فرمایا۔

حدیث ۳...... بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و بیہقی رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے۔ (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے اور اس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پئے گا۔

حدیث ۴...... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ بے شک اللہ عزوجل نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا اسے ردغۃ الخبال سے پلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی ردغۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا عصارہ (نچوڑ)۔

حدیث ۵...... صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور ﷺ نے منع فرمایا انہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لیے بناتے ہیں۔ فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

حدیث ۶...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ عزوجل قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اب اگر توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اسے پلائے گا۔

حدیث ۷...... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ میں نے عرض کی لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔

حدیث ۸...... دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث ۹...... امام احمد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اسے چھوڑے گا میں اس کو حوض قدس سے پلاؤں گا۔

حدیث ۱۰...... امام احمد و نسائی و بزار و حاکم رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخصوں پر

اللہ عزوجل نے جنت حرام کردی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔

حدیث ۱۱...... امام احمد و ابو یعلی و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

حدیث ۱۲...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔

حدیث ۱۳...... ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔ (1) بنانے والا (2) بنوانے والا (3) اور پینے والا (4) اٹھانے والا (5) جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی (6) پلانے والا (7) بیچنے والا (8) اس کے دام کھانے والا (9) خریدنے والا (10) جس کے لیے خریدی گئی۔

حدیث ۱۴...... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے وہ شراب نہ پئے اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔

حدیث ۱۵...... حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

حدیث ۱۶...... ابن ماجہ و بیہقی رحمہما اللہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاؤ اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

حدیث ۱۷...... ابن حبان و بیہقی رحمہما اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہو گئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اسے بلا کر لاؤ وہ بلا کر لائی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کروں گی جب اس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑے گا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو بھی قتل کیا لہٰذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔

حدیث ۱۸...... ابن ماجہ و ابن حبان رحمہما اللہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں سے بعض لوگ بندر اور سور بنا دیے جائیں گے۔

حدیث ۱۹...... ترمذی و ابو داود رحمہما اللہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پئے اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پئے اسے قتل کر ڈالو اور یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور ﷺ کی خدمت میں شراب خوار لایا گیا اسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔

حدیث ۲۰...... بخاری و مسلم رحمہما اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔

حدیث ۴۱...... صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانہ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اسے مارتے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔

حدیث ۴۲...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد خمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہوگا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افترا کرے گا لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... مسلمان عاقل بالغ ناطق غیر مضطر بلا اکراہ شرعی خمر کا ایک قطرہ بھی پئے تو اس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یونہی اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یونہی اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔

شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع میں اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائے گا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ دارالاسلام میں جہل عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۳...... انگور کا کچا پانی جب جوش کھانے لگے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اسے خمر کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جب تک اس کے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر خمر کا عرق کھینچا تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جب کہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتا رہنے کے بعد قائم کریں اور اگر نشہ کی حالت میں قائم کر دی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... شراب خور پکڑا آیا اور اس کے منہ میں ہنوز بو موجود ہے اگرچہ افاقہ ہوگیا ہو یا نشہ کی حالت میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہوگیا تو حد ہے اور اگر جس وقت انہوں نے پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بو بھی مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بو جاتی رہی تو حد ہے جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بو بھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... نشہ والا اگر ہوش میں آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز بو موجود ہے تو حد ہے اور بو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ بذیان ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... شراب پینے کا ثبوت فقط منہ میں شراب کی سی بو ہونے یا قے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کریں گے کہ ہوسکتا ہے بحالت اضطرار یا اکراہ میں پی ہو مگر بو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کریں گے جبکہ ثبوت نہ ہوا اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لئے یہ ثبوت نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی ان سے چند سوال کرے کہ خمر کس کو کہتے ہیں؟ اس نے کس طرح پی؟ اپنی خوشی سے یا اکراہ کی حالت میں؟ کب پی؟ اور کہاں پی؟ کیونکہ تمادی کی صورت میں یا دارالحرب میں پینے سے حد نہیں جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہو جائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہو لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... گواہوں نے جب بیان کیا اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا سنا نہ جائے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۳...... گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہو ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔ (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کر دیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور ان کی مجلس اسی قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ انہیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دی جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... اس کی حد میں اسی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس اور بدن کے متفرق حصوں میں ماریں گے جس طرح حد زنا میں بیان ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دے دی تو طلاق ہو گئی یا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہو گئی صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں (1) اگر کوئی کلمہ کفر بکا تو اسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے ورنہ نہیں (2) جو حدود خالص حق اللہ ہیں ان کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں (3) اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ (4) اپنے چھوٹے بچہ کا مہر مثل سے زیادہ پر نکاح نہیں کر سکتا۔ (5) اپنی نابالغہ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔ (6) کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے اور نشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی (7) کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کریں گے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لئے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... حد ماری جا رہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ جتنی باقی ہے پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لئے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل ہو گئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

حدِ قذف کا بیان

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○ (پ۲۲، الاحزاب:۵۸)

ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیا۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(پ۱۸، النور:۵)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔

عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱..... کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یونہی لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حدِ قذف آزاد پر اسی کوڑے اور غلام پر چالیس۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲..... زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کی اتہام کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے جس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ نمبر۳..... قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اس تہمت لگانے والے کے اقرار سے اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادت علی الشہادت کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ کر بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہوچکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حدِ قذف قائم نہیں کرسکتا۔ یونہی اگر قاذف نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اس پر حلف رکھا گیا اور اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا تو حد قائم نہ کریں گے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہو ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کریں گے اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اردو میں تو حد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴..... جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ بھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو قید میں رکھیں گے اور اس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لایا فبہا ورنہ رہا کردیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵..... تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں جس پر تہمت لگائی وہ (1) مسلمان، (2) عاقل، (3) بالغ، (4) آزاد، (5) پارسا ہو اور (6) تہمت لگانے والے کا بیٹا پوتا نہ ہو اور (7) نہ گونگا ہو، (8) نہ خصی (9) نہ اس کا عضو تناسل کٹا ہے

کتا ہو (10) عورت اس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی ہو (11) اور اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور وقت حد تک وہ شخص محصن ہو لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانہ عدت میں اس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اس کو خرید لیا یا اس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے وطی کی یا زمانہ کفر میں زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا یا حالت جنون میں زنا کیا یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام تھی اس سے وطی کی یا جو باندی اس کے باپ کی موطؤہ تھی وہ اس نے خریدی اور وطی کی یا اس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور وطی کی ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... حرہ اس کے نکاح میں ہے اس کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپھی بھتیجی اور وطی کی یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸...... کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا یا جان بوجھ کر عدت کے اندر یا اس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہو اس کو کسی نے تہمت لگائی یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بیوی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا یا بچہ موجود تھا مگر اس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوا یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی تھی اب اس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اسی طرح چھوا یا نظر کی تھی اس کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہو گئی۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۳...... حد قذف اس وقت قائم ہوگی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تو زانی ہے یا تو نے زنا کیا یا تو زنا کار ہے اور صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تو نے وطی حرام کی یا تو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تو زانی ہے یا کہا تو فلاں کے پاس جا کر اس سے کہہ کہ تو زانی ہے اور قاصد نے یونہی جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا ویسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی

بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہوا گرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا اور اگر کہا کہ تو چچا یا باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی کا نام لے کر کہا تو اس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کسی شخص کو اس قوم کے سوا دوسری طرف نسب کیا یا کہا تو اس قوم کا نہیں ہے جب حد نہیں پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحق تعزیر ہے جبکہ حالت غضب میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اس پر کہا یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے نہ گالی۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... کسی عفیفہ عورت کو رنڈی یا کسبی کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لئے ہیں جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹...... ولد الزنا یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانیہ کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرامزادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا ہو وطی حرام کے لئے زنا ہونا ضروری نہیں اس لئے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰...... اور حرامزادہ میں حد نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ یا ولد الحرام کہنے پر بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... عورت کو اگر جانور مثلاً گھوڑے، گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۲...... جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اس تہمت کی وجہ سے حرف آتا ہے تو اس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کر دی جائے گی مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹی یا بیٹا پر لگائی اور جسے تہمت لگائی مر چکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ محجوب یا محروم بھی مطالبہ کر سکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کر سکتا ہے اگرچہ محجوب ہے یا اس وارث نے اپنے مورث کو مار ڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق ہے اگرچہ محروم ہیں۔ یوہیں نواسہ اور نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳...... قریبی رشتہ دار نے مطالبہ کیا یا معاف کر دیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴...... کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مر چکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں۔ یوہیں اگر دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵...... کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حد قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر اس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑ دی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حدِ قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کردیا جائے اگر محصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محصن نہ ہو تو اسی طرح عمل کریں اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر مرد نے زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر اس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹...... تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کرگیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع صحیح نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے یوہیں اگر باہم صلح کرلیں اور کچھ معاوضہ لے کر معاف کردے یا بلا معاوضہ معاف کردے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کرسکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰...... ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو زانی ہے اس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہوگئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کرسکتے ہیں حق اللہ کو ساقط کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۱...... شوہر نے عورت کو زانیہ کہا عورت نے جواب میں کہا کہ میں نہیں بلکہ تو۔ تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حدِ قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح سے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستر ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط ہے۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح کردی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کردیے یا مقذوف نے زنا کا چار بار اقرار کرلیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی۔ اور تہمت لگانے والا بری ہے اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کر لاؤں تو اسے کچہری کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اسے جانے نہ دیں گے بلکہ کہا جائے گا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بلا لے اور اگر چار فاسق گواہ پیش کردیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳...... کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھے فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حدِ قذف قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴...... حدِ قذف میں سوا پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اتاریں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۳۵...... جس شخص پر حدِ قذف قائم کی گئی اس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول کریں گے۔ یوہیں اگر کافر پر حدِ قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اس کی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یوہیں غلام پر حدِ قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہوگیا تو گواہی مقبول نہیں اور اگر کسی پر حد قائم کی جارہی تھی درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کرلی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور

پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنھوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس پر تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶...... بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کر دیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

"اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔" (ترجمۂ کنز الایمان)

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے جب بھی بیس کوڑے مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے، اس میں کوئی حد مقرر نہیں۔ حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا جو حد نہیں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔

احکامِ فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱...... کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔ شارع نے اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہِ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بیوی کو، آقا غلام کو، ماں باپ اپنی اولاد کو، استاد شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلاخوف و خطر معاصی کرتے ہیں اور ان پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور بے حیائی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و انسب ہوگا بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی اس کا بند کر دیتے ہیں اور نہ اس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کر لے اور اس کی وجہ سے ان لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر ان کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچایتی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہرہ کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قوموں میں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن

ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و تنازعات میں بھی شرع مطہر کو امین بنائیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے اس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ نمبر ۲...... گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیادار با عزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک و دلیر ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... سادات و علما اگر وجاہت والے ہوں کہ کبھی ان سے کوئی گناہ صغیرہ بھی نادر یا بطور لغزش ان سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ کی ہوتی قاضی ان سے اتنا ہی کہہ دے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لئے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لئے کافی ہے اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خون ہو گیا یا چھوٹا جرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے یا لواطت میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں درے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ ان علما و سادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تجار و مالداروں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انہیں متنبہ کرے گا کہ کیا تم نے ایسے کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لئے قید ہے چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں کا ہے کہ انہیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا، ڈانٹنا، ترش روئی سے اس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔ (زیلعی)

مسئلہ نمبر ۵...... اگر تعزیر ضرب سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے لگائے جائیں اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس سے کمی نہ کرے ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو انتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کردے۔ کم از کم تین کوڑے یہ متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶...... اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ نہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بیکار نہ ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لئے باز نہ آئے گا تو وصول کرلے پھر جب اس کام سے توبہ کرے واپس دے دے۔ (بحر وغیرہ) پنچایت میں بھی بعض قومیں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں انہیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۸...... جس مسلمان نے شراب بیچی اس کو سزا دی جائے۔ یونہی گویا اور ناچنے والا اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ مقیم بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... کوئی شخص کسی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ مر جائے یا اسے واپس کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرنے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اس کے ساتھ راضی ہے تو

عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یوہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے اسے مار ڈالے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ نمبر ۱۱...... چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشار اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے اور جس گھر میں باجا رنگ شراب خوری کی مجلس ہو اس کا محاصرہ کر کے گھر میں گھس پڑیں اور خم توڑ ڈالیں اور باجے نکال باہر کریں اور مکان ڈھادیں۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۲...... یہ احکام جو بیان کئے گئے ان پر اس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔ (درمختار) قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے گا لہٰذا حالات موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مقاطعہ کیا جائے اور ان سے میل جول نشست و برخاست وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی ہے مگر کسی وجہ سے ساقط ہو گئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حد قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... چوپایہ کے ساتھ برا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اس کے سر سے پگڑی اتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... تعزیر کے درے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اوس سے نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی، سود خوار، شراب خور، خائن، دیوث، مخنث، ہیجڑا، چور، حرامزادہ، ولدالحرام، پلید، منافق، کمینہ، بازاری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے کہا اور واقع میں یہ عیب اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹...... کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا کیونکہ یہ فاسق ہے تو اس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور قاضی اس سے دریافت کرے کہ اس میں فسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اس خاص فسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فسق بیان نہ کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لئے یہی بس ہے اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے اور علانیہ سود لیتا ہے تو خیر اس کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا اور اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

یہاں صورت میں ہے کہ وجہ جس کی بنا پر اس نے کافر کہا ظنی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائے گا مگر جس نے اسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا اور اگر اس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بے شک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے، ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱...... کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲...... رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ، کہنے پر بھی تعزیر ہے۔ (درمختار) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بد مذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یوہیں سنی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳...... حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرامزادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے۔ کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴...... سور، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، الو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسا لفظ علماء و سادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کرے۔ (درمختار وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیئے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت گندے فحش الفاظ گالی میں بولے جاتے ہیں یا بعض بیباک مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصد نہیں لکھے اور ان کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی ان الفاظ سے ہتک حرمت ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا ان الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵...... جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے۔ یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶...... جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷...... جہاں تعزیر کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸...... شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ (1) عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگھار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودانے کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اس کے پاس نہیں تو نہیں مار سکتا۔ (2) غسل جنابت نہیں کرتی۔ (3) بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ (4) اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی۔ اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ (5) چھوٹے ناسمجھ بچے کے مارنے پر (6) شوہر کو گالی دی یا احمق وغیرہ کہا یا (7) اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ (8) غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ (9) اجنبی مرد سے کلام کیا۔ (10) شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دیدی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۲۹...... عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا

اور کوئی معصیت کریں تو والد کو چاہیے کہ انہیں سمجھائے اگر مان لیں فبہا ورنہ سکوت کرے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کسی شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو والد کو منع کرنے کا حق نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰...... چھوٹے بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی یا معلّم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لئے بچہ کو اس کے باپ ماں مجبور کر سکتے ہیں یتیم بچہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی ان باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱...... عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر انکار ہو اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں نے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲...... عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اسے سزا دی جائے گی اور اسلام لانے اور اسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے۔ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (درمختار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ ۶ المائدہ ۳۸-۳۹)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱...... امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ ﷻ کی لعنت کہ بیضہ (خود) چراتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

حدیث ۲...... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور ﷺ نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔

حدیث ۳...... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور ان کی چادر لے بھاگا انہوں نے اسے پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے حضور ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ یہ چادر اس پر صدقہ ہے ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

حدیث ۴...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چرا لیا ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کہ تمہارا خادم ہے جس نے تمہارا مال لیا ہے۔

حدیث ۵...... ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

حدیث ۶...... امام مالک و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھل

اور گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جبکہ پیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چرائے۔

حدیث ۷...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا درختوں پر جو پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں اور نہ ان بکریوں کو چرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب وہ مکان میں آجائیں اور پھل ترمن میں جمع کر لئے جائیں اور سپر کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔

حدیث ۸...... عبداللہ بن عمر و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت مختلف روایت میں بہت مختلف ہیں بعض میں تین درہم بعض میں ربع دینار بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی بات کی روایت پر عمل فرمایا۔

احکام فقہیہ: چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لئے چند شرطیں ہیں

(1) چرانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

(2) گونگا نہ ہو

(3) انکھیارا ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہوسکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یونہی اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

(4) دس درہم چرائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چرائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور

(5) دس درہم کی قیمت چرانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی اور

(6) یہ قیمت اس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا لہذا اگر چرانے کے وقت دس درہم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہو گئی یا جہاں چرایا ہے وہاں تو اب بھی دس درہم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہو گئی یا اس میں سے کچھ ضائع ہو گئی کہ دس درہم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور چرانے میں خود اس شے کا چرانا مقصود ہو لہذا اگر چین وغیرہ کوئی کپڑا چرایا اور کپڑے کی قیمت دس درہم سے کم ہے مگر اس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چرایا وہ دس درہم کا نہیں لہذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاں اگر وہ کپڑا ان درہموں کے لئے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چرانا نہیں بلکہ اس شے کا چرانا ہے یا کپڑا چرایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کا قصد چرانا قرار دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چرانا تھا۔

(7) یونہی اگر روپے کی تھیلی چرائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چرائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چرانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(8) اس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اس کا نکالنا ظاہر ہو لہذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نگل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

(9) اعلانیہ نہ ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کو لیا علانیہ ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہو اگرچہ مال علانیہ یا لڑ جھگڑ کر لیا ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

(10) جس کے یہاں سے چوری کی اس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین اور اگر چور کے یہاں سے چرایا تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو ورنہ اس کا کاٹا جائے (11) ایسی چیز نہ چرائی ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

(12) وہ چوری دار الحرب میں نہ ہو

(13) مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لئے بنائی ہو۔ جیسے مکان، دکان، خیمہ، خزانہ، صندوق دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان

(14) بقدر دس درہم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لایا گیا کہ سب کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے مگر ہر بار دس سے کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ نہیں بلکہ متعدد ہیں اب اگر دس درم یکبار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چرایا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے۔ شبہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو لہٰذا اگر باپ کا مال چرایا یا قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہ ہے اور دوسرے میں تاویل ہے کہ پڑھنے کے لئے لیا ہے۔ (درمختار، بحر، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱...... چند شخصوں نے مل کر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ نمبر ۲...... چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے۔ کس طرح چوری کی؟ اور کہاں کی؟ اور کتنے کی کی؟ اور کس کی چیز چرائی؟ جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... پہلے اقرار کیا تھا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اس کی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کیا تو تاوان لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم ہونے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف رکھا اس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اسی کا ہے یا میں نے اس کے پاس امانت رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... گواہوں کے بیان میں اختلاف ہو ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۰...... ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ (درمختار)

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کن میں نہیں؟

مسئلہ نمبر۱......ساکھو، آبنوس، اگر کی لکڑی، صندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پیتل، لوہے، چمڑے وغیرہ کے برتن۔ چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے غلے گیہوں، جو، چاول، اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، منقیٰ، روغن، سوت، کتان، پہننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ ونفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر۲......حقیر چیزیں جو نہ تو محفوظ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور جو ان میں کوئی ایسی صنعت بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، نرکل، مچھلی، پرند، گیرو، چونا، کوئلے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں، یوہیں شیشہ اگرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ، گیہوں، چاول، جو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بہی، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جیسے اخروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھ اب چرائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ نمبر۳......شراب چرائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اس برتن کی قیمت دس درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چرانا بھی مقصود تھا مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت ہے تو قطع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴......لہو ولعب کی چیزیں جیسے ڈھول، طبلہ، سارنگی وغیرہ ہر قسم کے باجے اگرچہ طبل جنگ چرایا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب یا بت اور شطرنج نرد چرانے میں قطع نہیں اور روپیہ اشرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵......گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہو گئیں جیسے آج کل بمبئی، کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶......مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دوسرے اسباب جھاڑ، فانوس، ہانڈیاں، قمقمے، گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چرانے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں۔ یہاں تک کہ توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۷......ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چرانے میں قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸......شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور باز، شکرا، مینا، چیل وغیرہ جانوروں کو چرایا تو قطع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹......مصحف شریف چرایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر وحدیث وفقہ ونحو ولغت واشعار میں بھی قطع نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... حساب کی بہیاں اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درہم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... آزاد بچہ کو چرایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یونہی اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بچا سکتا ہو چرایا تو قطع نہیں اگرچہ سوتے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چرایا ہو اور اگر ناسمجھ غلام کو چرایا تو قطع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲...... ایک شخص کے دوسرے پر دس درہم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپیہ یا اشرفیاں چرالیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب چرایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لئے لایا تو قطع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳...... امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اچک لیا تو قطع نہیں۔ یونہی قبر سے کفن چرانے میں قطع نہیں اگرچہ قبر مقفل مکان میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا چرایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست ہاتھ کاٹ دیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... ذی رحم محرم کے یہاں سے چرایا تو قطع نہیں اگرچہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے کے یہاں تھا وہاں سے چرایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اس کے شوہر کے یہاں سے چوری کی تو قطع نہیں۔ یونہی تاجروں کی دکانوں سے چرانے میں بھی قطع نہیں جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اس کا مال وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو مگر مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یونہی میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور مالک وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶...... جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لئے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لئے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپیہ چوری کئے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپیہ کی حفاظت کی جگہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہِ اسلام اسے سیاستاً قتل کرسکتا ہے۔ (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... چور کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیں اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اسے قید میں رکھیں گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانے کے مصارف سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اس کے بشرہ سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... اگر داہنا ہاتھ اس کا شل ہوگیا ہے یا اس میں انگوٹھا یا دو انگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کا انگوٹھا یا دو انگلیاں کٹی ہوں تو اب داہنا نہیں کاٹیں گے یونہی اگر داہنا پاؤں بے کار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے بلکہ قید کریں گے۔
(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور

نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہی دیں اس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اس وقت بھی موجود ہو۔ لہٰذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے جو میں نے چرائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کرسکتا ہے جیسے امین و غاصب و مرتہن و متولی و باپ اور وصی اور سود خور جس نے سودی مال پر قبضہ کر لیا اور سود دینے والا جس نے سود کے روپیہ ادا کر دیئے اور یہ روپے چوری ہو گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... وہ چیز جس کے چرانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کر دی اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خریدار یا موہوب لہ نے ضائع کر دی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن واپس لے اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... کپڑا چرایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس درہم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہو گئی ہو تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۠ (پ ۶، المائدۃ: ۳۳-۳۴)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... ابوداود و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ عزوجل ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے محصن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ و رسول یعنی مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں قبیلہ عکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا حضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سنگستان میں ڈلوا دیا تھا۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

مسئلہ نمبر ۱...... رہزن جس کے لئے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے اس میں چند شرطیں ہیں (1) ان میں اتنی طاقت ہو کہ راہ گیر ان کا مقابلہ نہ کرسکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکہ ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے (2) بیرون شہر راہزنی کی ہو یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکہ ڈالا (3) دارالاسلام میں ہو (4) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔ (5) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے ان کو گرفتار کر لیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲: ......ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہوگیا تو تعزیراً اسے زدوکوب کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اس کی حالت قابلِ اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو قید میں رکھیں۔ یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یوہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درہم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ (1) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (2) سولی دیدے یا (3) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھادے یا (4) صرف قتل کردے (5) یا قتل کرکے سولی پر چڑھادے یا (6) فقط سولی دیدے یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں پھر مرجانے کے بعد تین دن تک اس کی لاش سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اس کے ورثہ دفن کردیں اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳: ......ڈاکوؤں کے پاس اگر وہ مال موجود ہو تو بہرحال واپس دیا جائے گا اور نہیں ہے تو ہاتھ پاؤں کاٹ دیے یا قتل کردیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو انہوں نے راہ گیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اس کا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴: ......ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اسی ایک کی نہ ہوگی بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵: ......ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی اور مال واپس دیدیا یا ان میں کوئی غیر مکلف یا گونگا ہو یا کسی راہ گیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں اور ولی مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے۔ (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا ؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (پ۱۷، الحج: ۳۹، ۴۰)

"ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوی غالب ہے۔"

اور فرماتا ہے:

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ۲، البقرۃ:۱۹۰تا۱۹۳)

اور اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمۂ کنزالایمان)

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں) یا اس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔

حدیث ۳: ابوداود و نسائی و دارمی رحمہم اللہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال و جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جاؤ۔

حدیث ۴: ترمذی و ابوداود رحمہم اللہ تعالیٰ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث ۶، ۷: صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ عزوجل کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینے کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی و نسائی رحمہما اللہ کی روایت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

مسائل فقہیہ:

مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کر لیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا اگر تیری وجہ سے اللہ عزوجل ایک شخص کو ہدایت فرما دے تو یہ اس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمہیں مل جائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام ان پر جزیہ

مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱...... مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورہ سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے اور اسی کے توابع سے رباط ہے یعنی بلاد اسلامی کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے اور اس کا ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم سے بڑھ کر ہے اور مرجائے تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہیگا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا اور فزع اکبر سے مامون رہیگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں تو وہاں والے مقابلہ کریں اور ان میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یونہی بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائیں۔ یونہی اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جا سکتا اور اگر دین میعادی ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے گا تو جانا جائز ہے اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یونہی اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہہ دے کہ جن جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جا سکتا ہے۔ (بحر و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر و مولیٰ پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یونہی ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا مریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اسے معاف ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵...... جہاد واجب ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھےگی اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... بیت المال میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لئے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیب خاطر کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جا سکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگئی اور یوں کیا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے انہیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت ان سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کا دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو ان کے گھروں کو آگ لگادینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کردینا سب جائز ہے۔ یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ ہلاک نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو آگے کر لیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے، جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں، اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مرجائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہل شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جو چیزیں واجب التعظیم ہیں ان کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں۔ جیسے قرآن مجید، کتب فقہ و حدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یونہی عورتوں کو بھی نہ لیجانا اچھا ہے۔ اگرچہ علاج و خدمت کی غرض سے ہو ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لیجانے میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانہ عہد میں جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع جنگ شروع کر دی تو حرج نہیں۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۱۴...... مثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا منہ کالا کر دینا منع ہے۔ یعنی فتح ہونے کے بعد مثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گیا یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۱۵...... عورت اور بچے اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لنجے اور اپاہج اور راہب اور پجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا داہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہو گیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے۔ یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ دیتے ہوں اور اگر ان میں سے کوئی لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں اور بچے اور مجنون کو اثنائے جنگ میں قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے اور جنہیں قتل کرنا منع ہے انہیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دارالاسلام میں لائیں گے۔ (درمختار، مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۱۶...... کافروں کے سر کاٹ کر لائیں یا ان کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آکر اسے مار ڈالے ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یا دے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضروری ہے کہ پہلے انہیں اس کی اطلاع کر دیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے یہ اس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اگر میعاد ہو تو پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹...... صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ ان کے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازت بادشاہ سرگرم پیکار ہے تو صرف انہیں قتل کیا جائے ان کے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے

حق میں باقی ہے۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۲۰......کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یونہی تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں ان کے ملک میں تجارت کے لئے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا بھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱......مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو اور بچہ و غلام کی امان صحیح ہونے کی لئے شرط یہ ہے کہ انہیں قتال کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کافر نے لفظ امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲......امان میں شر کا اندیشہ ہو تو بادشاہِ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اسے سزا دی جائے۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۲۳......ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنہیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔ (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (پ۹، الانفال)

اے محبوب تم سے غنیموں کے بارے پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیموں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ (پ۱۰، الانفال۴۱)

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱......صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ عزوجل نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لئے حلال کر دیا۔

حدیث ۲......سنن ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے تمام انبیا علیہم السلام سے افضل کیا یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لئے غنیمت حلال کی۔

حدیث ۳......صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لئے تشریف لے

گئے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور خریدے ہیں اور بچے جننے کا منتظر ہے۔ (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو جہاد کا خیال ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے وقت عصر آ گیا۔ (وہ جمعہ کا دن تھا اور شب شنبہ کی رات آنے والی ہے جس میں قتال منع اور مشکل ہو جاتا) انہوں نے آفتاب کو خطاب کر کے فرمایا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں۔

اے اللہ (عزوجل) آفتاب کو روک دے آفتاب رک گیا اور اللہ (عزوجل) نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں آگ ان کے کھانے کے لئے آئی مگر اس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے یہاں بھی یہی ہوا) نبی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے لہٰذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سرلائے جو گائے کے سر کے برابر تھا اس کو غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔

حدیث ۴..... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے لئے حصہ مقرر فرمایا اور کسی کو بھی عطا فرمایا جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے ان میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے رفقا انہیں کو حصہ دیا۔

حدیث ۵..... صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی کہ نجدہ حروری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ انہوں نے یزید سے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کے لئے سہم (حصہ) نہیں بلکہ کچھ دے دیا جائے۔

حدیث ۶..... صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لئے کہیں بھیجتے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔

حدیث ۷..... نیز صحیحین میں انہیں سے مروی کہتے ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس میں سے نفل دیا تھا مجھ کو ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔

حدیث ۸..... ابن ماجہ و ترمذی نے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے راوی کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں لی تھی۔

حدیث ۹..... امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا ہے کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

حدیث ۱۰..... ابو داود رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لئے کچھ نہیں (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی نہیں سوا خمس کے (کہ یہ میں لوں گا) اور وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہو جائے گا لہٰذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی میں نے پالان درست کرنے کے لئے یہ بال لئے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبد المطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمہیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔

حدیث ۱۱..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔

مسائل فقہیہ:

غنیمت اس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے اور لڑائی کے بعد جو ان سے لیا جائے جیسے خراج و جزیہ اس کو

لئے کہتے ہیں غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کردیے جائیں اور فے کل بیت المال میں رکھا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱ ...... دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود مسلمان ہوگئے وہاں مسلمانوں کا تسلط نہ ہوا تھا تو صرف ان پر عشر مقرر ہوگا جو زراعت پیدا ہو اس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کریں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو ان کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور ان پر جزیہ۔ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے ان پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عشر لے یا خراج مقرر کرے یا ان کو ان کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کردے فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے انہیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد انہیں اور ان کے اموال مجاہدین پر تقسیم کردے اور زمینوں پر عشر مقرر کردے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کرڈالے اور عورتوں اور بچوں اور اموال کے بعد خمس تقسیم کردے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کردے اور چاہے تو انہیں وہاں سے نکال دے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو انہیں وہاں سے نکال دے اور عورتوں اور بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کردے مگر اس صورت میں بقدر زراعت انہیں کچھ مال بھی دے دے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کردے اور انہیں، عورتوں اور بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیے ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کردیں تو ان کو چھوڑ دیا تو یہ جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲ ...... اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی ان پر باقی رکھیں اس کے خلاف کرنے کی نہ انہیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین انہیں لوگوں کی ملک رہے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳ ...... دارالحرب کے جانور قبضہ میں کئے اور ان کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کرکے جلا ڈالے۔ یونہی اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلادے اور برتنوں کو توڑ ڈالے۔ روغن وغیرہ بہادے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں انہیں پوشیدہ جگہ دفن کردے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴ ...... دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر باربرداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کردی جائے کہ دارالاسلام میں آکر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵ ...... مال غنیمت دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبل تقسیم صرف کرسکتے ہیں۔ مثلاً جانوروں کو چارہ، اپنے کھانے کی چیزیں، کھانا پکانے کے لئے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے خشک و تر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغن گل وغیرہ اس وقت استعمال کرسکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کرسکتے ہیں مگر چمڑا مال غنیمت میں واپس کریں اور مجاہدین اپنی باندی غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مال غنیمت سے کھلا سکتے ہیں اور جو شخص تجارت کے لئے گیا ہے لڑنے کے لئے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف نہیں کرسکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتا ہے اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کروں گا جائز ہے۔ یونہی جو چیز کام کے لئے لی تھی اور بچ گئی اسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام واپس کرے۔

(عالمگیری، ردالمحتار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶ ...... مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو بیع واپس کی جائے گی اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷ ...... دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں ان میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آگیا تو بقیہ واپس کردے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہوچکی تو فقرا پر تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہوچکی ہے تو قیمت تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... مال غنیمت میں قبل تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوگیا وہ خود اور اس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اس کے پاس مال و متاع ہے سب محفوظ ہیں جبکہ اسلام لانا گرفتاری سے پہلے ہو اور اس کے بعد کو مجاہدین نے اسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ غلام ہے اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فے ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اس سے پیشتر کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اسی کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوکر دارالاسلام چلا آیا پھر مسلمانوں کا اس شہر پر تسلط ہوا تو اس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اس کے ہیں باقی سب فے ہیں۔ (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر...... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اس کی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائیداد غیر منقولہ اور اس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ یہ سب غنیمت ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لئے آگیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فے ہے۔ (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ نمبر ۱...... غنیمت کے پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا پائے گا یعنی ایک اس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے سردار لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں۔ یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو ان کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لئے ملتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲...... سوار دو چند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سواری کا حصہ پائے گا اور سوار کے دو چند حصہ پانے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر بچھیرا تھا اور غنیمت سے قبل جوان ہو گیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لے کر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... سوار کے لئے یہ ضروری نہیں کہ گھوڑا اس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو بلکہ اگر غصب کر کے لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائے گا اور غصب کا گناہ اس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائے گا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴...... غلام اور بچہ اور عورت اور مجنون کے لئے حصہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اس وقت کہ انہوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا، بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری

کرنا، ان کو پانی پلانا وغیرہ۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵...... غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا ہے اس کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لئے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لئے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ یا مساکین پر صرف کر دیئے جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶...... بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکوٰۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷...... جو شخص یا فوج لڑنے کے ارادے سے دارالحرب میں پہنچی اور جس وقت پہنچی لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یونہی جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا غنیمت پائے گا اور اگر کوئی تجارت کے لئے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... جو شخص دارالحرب میں مر گیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کو نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹...... تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰...... غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ ان میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ ملیں اور اگر بادشاہ اسلام مسلمانوں کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور عاقل معتمد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں اگر سونے یا چاندی کے برتن ملے جن میں صلیب یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انہیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپے اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑے تقسیم و بیع کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱...... شکاری کتے اور باز اور شکرے غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کئے جائیں گے اور تقسیم سے قبل ان سے شکار مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲...... جو جماعت بادشاہ سے اجازت لے کر دارالحرب میں گئی یا با قوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر وہاں سے مال لائی تو اس پر غنیمت ہے خمس لے کر باقی تقسیم ہو گا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی اجازت نہ لی نہ با قوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انہیں کا ہے خمس نہ لیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ با قوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اس میں سے خمس لے کر باقی ان پر تقسیم ہو جائے گا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اسی کا ہے اس کے ساتھ والا بھی اس میں شریک نہیں اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہو گئی تو اب خمس لے کر غنیمت کی مثل تقسیم ہوں گی یعنی ایک نے جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴...... غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ

فقرا پر تصدق کر دے یا بیت المال میں جمع کر دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵...... اجازت لے کر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے اس میں خمس نہیں لوں گا تو اگر وہ جماعت با قوت ہے تو اس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائے گا اور با قوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶...... بادشاہ یا سپہ سالار اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہہ دے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمہارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اس کا سامان اس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے ان سپاہیوں کو ترغیب ہوگی اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اسی پانے والے کا ہے اور اگر یہ لفظ کہے تھے جو جس کافر کو قتل کرے گا اس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مار ڈالا تو تمہیں ہزار روپے دوں گا لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷...... جن لوگوں کو نفل (انعام) دیا گیا ہے انہوں نے خود نہیں سنا اوروں نے سن لیا جب بھی اس انعام کے مستحق ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸...... دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور ان سے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹...... ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰...... نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے لہٰذا اگر لونڈی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا نہ کرے وطی نہیں کر سکتا نہ اسے فروخت کر سکتا ہے۔ (عامۂ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ نمبر ۱...... دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کر لیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اس کا مالک ہو گیا لہٰذا اگر ہم ان سے خرید لیں یا ان قید کرنے والوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اس کافر کو ان سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲...... اگر حربی کافر ذمی کو دارالاسلام سے پکڑ کر لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳...... حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو نہ پہنچ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کا پیچھا کریں اور ان سے چھین لیں پھر جبکہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل ان کی ملک ثابت ہو گئی کہ اب ان سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے اسے دے دیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اسے بلا معاوضہ دے دیں گے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب قیمت دے دیں گے اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اس دن جو قیمت تھی وہ دی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... کافر امان لے کر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چرا کر دارالحرب لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلا دی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہوں گے لہٰذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہو چکی ہو ہاں اگر تقسیم کے بعد دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اسے بیت المال سے قیمت دیں۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۶..... مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر ان سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلا معاوضہ مالک کو دیا جائے اور باقی چیزیں قیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... جو کافر امان لے کر دارالاسلام میں آیا اس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لینا واجب ہے اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا یا مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا اور اس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔ یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آ گیا یا ہمارا لشکر دارالحرب میں تھا اس لشکر میں آ گیا یا اس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالحرب میں خرید لیا یا اس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہوا بہرحال آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لے کر گیا دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لے کر گیا تو مستامن ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... دارالحرب میں مسلمان امان لے کر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اس کا پورا کرنا واجب ہے یوہیں ان کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی سے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا ناجائز ہو۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ ملک حرام و خبیث ہے کہ اس کو دینا کرنا جائز نہ تھا لہٰذا حکم ہے کہ فقرا پر تصدق کر دے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہو گئی۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کر لیا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور منع نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرنے سے گنہگار نہیں کہ بدعہدی ان کی جانب سے ہے اس کی جانب سے نہیں اور اس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں سے لائے گا حلال ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۴..... مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضا مندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یوہیں اگر اس کو قرض دیا اور یہ ٹھہرا لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... مسلمان دارالحرب میں امان لے کر گیا اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ ادھار بیچی یا حربی نے اس

مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز ادھار بیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کرے گا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوئی تو فیصلہ کیا جائے گا۔ یونہی اگر دو حربی امان لے کر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لئے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لئے لے جانا چاہتا ہو تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... حربی امان لے کر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دیں گے اور اس سے کہہ دیا جائے گا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہے گا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھی رہے گا تو جزیہ لیا جائے گا اور وہ ذمی ہو جائے گا اور اب دارالحرب جانے نہ دیں گے اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لئے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... سال سے کم بیشی بھی بادشاہ اسلام اس کے لئے مدت مقرر کر دے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اس وقت وہ ذمی ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... حربی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عشری زمین خریدی اور خراج اس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور جس وقت خراج مقرر ہوا اسی وقت سے سال آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... کتابیہ عورت امان لے کر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہو گئی اب دارالحرب کو نہیں جا سکتی۔ یونہی اگر میاں بیوی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہو گیا تو عورت اب نہیں جا سکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہو سکتا ہے کہ طلاق دے کر چلا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لئے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آکر مسلمان ہو گیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن حربی کے لئے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہو گیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا ان پر اس کا دین تھا اور اس کافر کو کسی نے قید کر لیا یا اس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اس کو مار ڈالا تو دین ساقط ہو گیا اور ودیعت فئے ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مر گیا تو دین و امانت اس کے ورثہ کے لئے ہے۔ (ملتقی)

مسئلہ نمبر ۱۳..... حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں گے کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو جگہ دارالحرب ہے جب وہ دارالاسلام اس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اس وقت دارالحرب ہوگا جب کہ یہ تین باتیں پائی جائیں (1) کفر کے احکام جاری ہو جائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا (2) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو (3) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اول پر باقی نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے خواہ مخواہ اسے دارالحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضامندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لئے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اس سے فیصلہ کرائیں اور یہ

مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز انھیں اس سے نہیں روکتے پھر بھی نہیں احکام شرعیہ کے اجرا کی بالکل پروا نہیں۔

عشر وخراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں جن کو ہم کتاب الزکوٰۃ میں بیان کرآئے ہیں اور جو شہر بطور صلح فتح ہوا یا بزور فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیے گئے یہ سب خراجی ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا اگر اس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری ہے اور خراجی ہے تو خراجی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: ...... زمین وقف کر دی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراجی نہیں اور عشری تھی تو عشری ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲: ...... عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکوٰۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں ان سے زائد جزئیات کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا انھیں پر اکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو گویا چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے مسلمان وہ ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (پ ۳، البقرۃ: ۲۶۷) خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اس سے کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا۔ اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا کے بندے وہ ہیں جو اتباع شریعت کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکوٰۃ دیتے ہیں انھیں بھی ادا کریں گے۔ واللہ هو الموفق

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (پ ۲۸، الحشر: ۶-۷)

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱: ...... ابو داود نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری (یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں بنتا ہے)

حدیث ۲: ...... امام احمد و ترمذی و ابو داود رحمہم اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔

حدیث ۳...... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً لینا اچھا نہیں سمجھتے۔ (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔

حدیث ۴...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسلم سے راوی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جزیہ مقرر کیا۔ سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی ان کے ذمہ تھی۔

مسائل فقہیہ:

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہو سکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہی ہے۔ دوسری یہ کہ ملک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائے گا اس میں ان کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں۔ اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اسے اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں۔ دوسری صورت میں آسانی ہے مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دو سو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دو سو سے دس ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱...... فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ رہتا ہو۔ ایسا بھی نہ ہو کہ اسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو نہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲...... سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور اگر فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائے گا اس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کریں گے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳...... مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے گا اسلام لائے ورنہ قتل کر دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴...... بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، گونگے، بے دست و پا، اپاہج، فالج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، اندھے فقیر، ناکارہ، پجاری جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہوں ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵...... جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶...... شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷...... اثنائے سال میں یا سال کے تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال گزشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یوہیں مر جانے اندھے ہو جانے، اپاہج ہو جانے، فقیر ہو جانے، بڈھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸...... نوکر یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی

دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذر دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھا لے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اس کے ہاتھ میں دے دے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹...... جزیہ و خراج مصالح عامۂ مسلمین میں صرف کیے جائیں مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد و سرائے بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام و مؤذن پر خرچ کریں اور علما، طلبا اور قاضیوں اور ان کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کو کھانے کے لیے دیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰...... دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے اور بت خانے اور آتش کدے نہیں بنا سکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے اگر ہم نے کسی شہر کو فتح کیا ہے تو وہ وہ جتنے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے اگر ان کے عبادت خانے منہدم ہو گئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اسی جگہ بنا سکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ ان کے بدلے میں بنا سکتے ہیں نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے ہیں مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنائیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کر دیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور جو شہر سے اب کچھ زیادہ کر دیا ہو تو ڈھا دیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱...... ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز رکھا جائے گا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہوگا وہ ذمی نہ پہنے گا۔ اس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اسے اجازت نہیں بلکہ اسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دیں گے۔ زنار وغیرہ جو اس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انہیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کا دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے، ریشم کی زنار نہ باندھے لباس فاخرہ جو علما وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے مسلمان کھڑا ہو تو وہ اس وقت نہ بیٹھے۔ ان کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود ان کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جب کہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس و وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز داڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید میں داڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گچھا مونچھیں بڑی بڑی یا بیچ میں ذرا سی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند کپڑے جوتے ہوں تو نصرانیوں کے سے کھانا کھائیں تو ان کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہوئے تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی ہندو جو کہیں اس پر دل و جان سے حاضر، اگرچہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں اگر وہ کہیں اور جب وہ کہیں روزہ رکھنے کو تیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلا نہ شرم نہ عار وہ کہیں تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ دو اس کی طرف اصلاً التفات نہیں۔ غرض مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے اس کا کہاں تک رونا رویا جائے۔ یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان بھی ترقی کا زینہ طے کریں گے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسئلہ نمبر ۱۲...... نصرانی نے مسلمانوں سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچا دے تو نہ لے جائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اس کے لئے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اس کے لئے تنگ راستہ چھوڑے۔ **(عالمگیری)**

مسئلہ نمبر ۱۴..... کافر سنکھ یا ناقوس بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بجائیں۔ یونہی اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں۔ اور کفر و شرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں۔ یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گزری ہوئی توراۃ و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیئے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں۔ **(عالمگیری)**

جب توراۃ و انجیل کے لئے یہ احکام ہیں تو رامائن وید وغیرہ خرافات جو دیکھو کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لئے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں کے لیکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بے حرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا اور رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائے گا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ پیش کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور مجھ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سرکہ بنانے کے لئے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دیں ورنہ شراب بہادیں گے اور اسے سزا دیں گے اور قید کریں گے تاوقتیکہ توبہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکال دیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔ **(عالمگیری)**

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ **(پ۲، البقرۃ:۲۱۷)**

اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا۔ دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ **(ترجمہ کنزالایمان)**

اور فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ **(پ۶، المآئدۃ:۵۴)**

"اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔" **(ترجمہ کنزالایمان)**

اور فرماتا ہے:

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ (پ۱۰ التوبہ ۶۵-۶۶)

تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

حدیث ۱...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ عزوجل کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ عزوجل کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت ہے مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

حدیث ۲......۳...... صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ عزوجل کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جماعت مسلمین کو چھوڑ دینا ہے اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴...... صحیح بخاری شریف میں عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند زندیق پیش کئے گئے انہوں نے ان کو جلا دیا جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا۔ فرمایا کہ اللہ عزوجل کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انہیں قتل کرتا اس لئے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔

مسائل فقہیہ:

کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی ہے اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

مسئلہ نمبر ۱...... جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲...... کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳...... آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا یہ تھا کہ اگر مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ بلا بھی پھیلی ہوئی ہے

کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔" یہ بھی غلط ہے۔ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (پ۳۰ الکافرون ۱) اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا، اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں۔" مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علماء نے انھیں بتائے ہیں یا عوام کے لیے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی

مسئلہ نمبر۳..... کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی تو اب کافر ہوگیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر۴..... کفر کی بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔

مسئلہ نمبر۵..... مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: (1) عقل۔ نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (2) ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (3) اختیار۔ مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (پ۱۴ النحل ۱۰۶)

مسئلہ نمبر۶..... جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔ یوہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہوں گے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑے گا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں۔ ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی۔ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام و کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموفق۔

مسئلہ نمبر ۷...... کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سور کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸...... عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹...... مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۰...... مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد ہوا تو ہوا مگر اب توبہ کر لی لہٰذا قتل نہ کیا جائے گا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہوں گے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کئے تھے سب اکارت ہو جائیں گے حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔ (درمختار، بحرالرائق) مگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر وہ یعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا اس زمانہ کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی شان پاک میں سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گھڑتا ہے یا بعض معاندین وہابیہ کہ حضور اقدس ﷺ کی شان رفیع میں کلمات دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو نابود کرتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند اور تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ نمبر ۱۱...... زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲...... اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر وہ عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوئی اور بچے ولدالزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہیں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳...... عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے خبر دینے والے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴...... عورت مرتدہ ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵...... مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مسلمہ سے، نہ کافرہ سے، نہ مرتدہ سے، نہ حرہ

سے نہ کنیز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۔۔۔۔۔مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷۔۔۔۔۔مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۔۔۔۔۔ارتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائے گا اور کفر ہی پر مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانۂ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اوّلاً ان دیون کو ادا کریں گے جو زمانۂ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانۂ ارتداد کے دیون ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فے ہے۔ (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۹۔۔۔۔۔عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ (تبیین)

مسئلہ نمبر ۲۰۔۔۔۔۔مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دے دیا تو اس کے مدبر و ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی تھے ان کی میعاد پوری ہو گئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۲۱۔۔۔۔۔مرتد یہ قول کر سکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کر سکتا ہے یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانۂ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہٰذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲۔۔۔۔۔مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے اس میں کچھ نہیں ملے گا۔ (عالمگیری)

تنبیہ۔ زمانۂ حال میں جو لوگ باوجود دعائے اسلام کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال و افعال کا بیان حصہ اوّل میں گزرا یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی حفاظت کی جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۳۔۔۔۔۔جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴۔۔۔۔۔ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵۔۔۔۔۔اگر یہ کہا کہ خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم

خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی) یونہی ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲۷.....خدا کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۸.....کسی سے کہا گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پرواہ نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کرسکتا ہے اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے۔ یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....کسی سے کہا ان شاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر ان شاء اللہ کروں گا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کیے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری) حدیث میں ایسے ہی کے لئے فرمایا کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نالائق کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱.....اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ نمبر ۳۲.....ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہو تیرا باپ اللہ اللہ کر رہا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کی یاد کرتا ہے۔ (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ لا الٰہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳.....انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

مسئلہ نمبر ۳۴.....جو شخص حضور اقدس ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ ﷺ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور ﷺ کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے کہنے پر کہ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور ﷺ کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یونہی کسی نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۵.....اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶.....حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم کرنا تبرا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت یا امامت و

خلافت سے انکار کرنا کفر ہے (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷...... دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہا ملک الموت آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرائیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (پ۳۰ التکاثر۳) جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى (پ۲۱ العنکبوت۴۵)

مسئلہ نمبر ۳۹...... مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ ریکارڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئے گی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو ولعب کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰...... کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں اور کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱...... کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہی بات بہت ہے یا جتنی پڑھ لی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲...... اذان کی آواز سن کر یہ کہا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳...... روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانا دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴...... علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ نمبر ۴۵...... کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶...... شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا --- لا حول ولا قوة الا بالله ...... دوسرے نے کہا --- لا حول ولا --- کو میں کیا کروں یا --- لاحول ...... روٹی کی جگہ

کام بنو دیگا۔ یونہی ---- سبحان اللہ ---- اور ---- لا الہ الا اللہ ---- کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷...... بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یونہی مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸...... مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسے کرے۔ یونہی کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا کہ تو کافر ہو جا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۹...... ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔ (بحرالرائق) مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

......وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين.

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۲ ماہ مبارک رمضان ۱۳۴۸ھ

تاریخی مادے سنِ اشاعت بہارِ شریعت

مصنف: صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہٗ

ناشر: مکتبۂ اعلیٰ حضرت، لاہور

بفرمائش: محترم مولانا محمد اجمل قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

استخراج: ملک محبوب الرسول قادری،

شدہ: ایڈیٹر ماہنامہ "سوئے حجاز" لاہور

تاریخی مادے سنِ اشاعت بہارِ شریعت

مصنف: صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہٗ

ناشر: مکتبۂ اعلیٰ حضرت، لاہور

بفرمائش: محترم مولانا محمد اجمل قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

استخراج: ملک محبوب الرسول قادری،

شدہ: ایڈیٹر ماہنامہ "سوئے حجاز" لاہور

تاریخی مادے بحساب سنِ اشاعت ہجری 1425ھ

(1) اجتماعی عقد و کشا، فقہی انسائیکلوپیڈیا

1425ھ

(2) اچھا علم فقہ کا خزانہ

1425ھ

(3) دریا، بہار شریعت

1425ھ

(4) اصل بے بہا، ادب اسلام شیخ فقہ

1425ھ

(5) ضابطہ ـ فقہی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام

1425ھ

تاریخی مادے بحساب سنِ اشاعت عیسوی 2004ء

(1) ماشاء اللہ اصل بہار، بہار شریعت

2004ء

(2) دریا ادب مکتبۂ اعلیٰ حضرت

2004ء

(3) بحر حکیم بے بدل، بہار دانش، بہار شریعت

2004ء

(4) ہالہ صدر الصدور مولانا امجد علی اعظمی

2004ء

(5) فقہی بصیرت، صاحب علم، صاحب عمل، صدر الصدور

2004ء